بعون صناع بیچون و مکان فضل خلاق زمین و زمان سبحانہ تعالی

زر کامل عیار

ترجمہ

معیار الاشعار

مطبع منشی نولکشور میں بہ طبع مزین مقبول جہان ہوا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و سپاس خدای عزوجل و نعت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ نبی مرسل و منقبت
شیر خدا علی مرتضی علیہ التحیۃ والثنا و محمدت ایمہ ہدی ارکین شریعت غرا کہتا ہی فقیر حقیر سید
مظفر علی اسیر کہ در بنولا اکثر دوستان صادق الولا اور آشنایان باصدق و صفا فقیر خانہ
مین جمع ہوئے اور بیشتر تذکرہ اشعار اردو اور ابیات فارسی کا اور مسائل علم عروض اور قوافی کا
بایکدیگر رہا چنانچہ صحیفہ رشیقہ اعنی کتاب معیار الاشعار تصنیف عالم کامل فخر اماجد و اماثل رئیس الحکما
سند الکملا محقق طوسی علیہ الرحمہ کہ اسی صناعت مین ہی اور اوسپر بعضے کملاے اصحاب خلت و
براعت [illegible] مولوی سعد اللہ صاحب نے حاشیہ لکہا ہے اور انصاف کو بالاے طاق رکھہ کر جابجا
اعتراض [illegible] اور شرح شیخ مہدی علی زکی مشتہر بہ ملک الشعرا کی بہی ہر بار صحبت مین پڑہا گیا
[illegible] مطالب [illegible] حاشیہ اور شرح سے ذہن مین آئے اور معلوم ہوا کہ بعض مقامات کتاب کے
[illegible] ہوگئے ہین لہذا بہ تکلیف بعض احباب اور بمفاد دکان حقا علینا نصر المومنین حتی المقدور
مطالب [illegible] عبارت اردو مین بطریق ترجمہ لکہے اور نام اسکا زر کامل عیار در ترجمہ معیار الاشعار

اور کہین کہین عبارت حاشیہ و شرح بھی بعینہ لکھ دی اسلیے کہ دریافت کرنا اوسکا مبتدیونکو سہل ہووے اور جس جس مقام مین عبارت متن پیچیدہ اور حاشیہ و شرح مین بسبب عدم فہم کے خلاف واقع ہوگیا منتہیون پر حال اوسکا منکشف ہوجاوے طرز تحریر یہ ہے کہ میم اشارہ عبارت متن کا اور رے عبارت اپنے ترجمے سے اور حے نشان عبارت حاشیہ کا اور شین علامت شرح کی وباللہ التوفیق

[illegible] الشاکرین والصلوٰۃ علیٰ محمد سید المرسلین وآلہ الطاہرین ت سب تعریفین ثابت ہین خدا تعالے کے تعریفین شکر [illegible] والون کی اور درود کاملہ نازل ہووے اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جو سردار انبیاے مرسل کے ہین اور اوپر انکی اولاد کے جو طاہر ہین معلوم ہو کہ حمد الشاکرین مفعول مطلق ہے اور منصوب اور حمد مین مقابلہ نعمت کا ضرور نہین ہے اور شکر مین مقابلہ نعمت کا ضرور ہے پس جو حمد کہ بمقابلہ نعمت ہے البتہ افضل حمد ہے اور انسان نعمت آلہی سے کسی وقت خالی نہین علی الخصوص وقت تالیف کہ قوت تالیف بھی عمدہ نعمت آلہی ہے حمد ستودن اور ستایش صلوٰۃ دعا اور رحمت اور آمرزش اور آل باالمد فرزندان تینون لغت منتخب سے ہے م اما بعد این مختصری در علم عروض و قوافی شعر تازی و فارسی کہ بالتماس بعضی دوستان مرتب کردہ شد و آنرا معیار الاشعار نام نہادہ آمد ت بعد اسکے یہ ایک رسالہ مختصر علم عروض اور علم قوافی شعر عربی و فارسی مین ہے کہ بالتماس بعضے دوستون کے مرتب کیا گیا اور نام اوسکا معیار الاشعار رکھا ع عروض بالفتح نام ایک علم کا ہے کہ میزان شعر موزون اور ناموزون کی منتخب سے اور عروض کرسول بمعنی معروض [illegible] اوسکا محذوف یعنے عروض علیہ کسواسطے کہ اشعار کو اوس پر عرض کرتی ہین کہ موزون ناموزون سے جدا ہو کذا فی القاموس اور وجہ تسمیہ عروض رسالہ سیفی وغیرہ رسالہ ہاے عروض مین بکثرت لکھی ہین مگر بہتر سب سے یہی ہے جسکا ذکر ہوا اور قوافی جمع قافیہ اور قافیہ بمعنی ازپی روندہ ہے اور اوسکو قفو سے لیا ہے بمعنی ازپی رفتن جو بیشتر یہہ قافیہ پیچھے باقی الفاظ بیت کے اکثر باقی الفاظ کے واقع ہوتا ہے گویا پیچھے اونکے جاتا ہے لہذا قافیہ نام رکھا در اصطلاح مین عبارت ہے اوس سب سے جو تکرار پائی الفاظ متشابہ الاواخر مین یا ایک لفظ متغایر المعانی مین اواخر مصاریع یا ابیات کذا فی الغیاث [illegible] رسالہ عطائی و دیگر رسائل قافیہ اور معیار بالکسر پیمانہ و اندازہ و جاشنی گرفتن زر و سیم و آلہ راست گرفتن ترازو منتخب اور کشف سے ہے م واین مختصر مشتمل بر مقدمہ و دو فن

فصل اول در حد شعر و تحقیق آن ست و آن سه فصل ست مقدمه در بیان ماهیت شعر و ذکر صناعتی که شعر را بدان تعلق باشد

اور اس مختصر مین ایک مقدمہ اور دو فن ہین مقدمہ بیان ماہیت شعر مین اور ذکر صنائع مین کہ شعر سے تعلق رکھتے ہین اوسمین تین فصلین ہین فصل اول تعریف اور تحقیق شعر مین

مقدمہ بالضم میم و کسر دال مشدد پیش رونده ہے یا وہ مطلب جو پیشتر کہا جاے واسطے آسانی مطالب آیندہ کے کذا فی المدار و المؤید و المنتخب و الغیاث اور ماہیت بکسر ہا و تشدید یہ تحتانی بمعنی حقیقت شی مستعمل ہے اور یہ مصدر جعلی ہے تراشیدہ اہل منطق اور اہل حکمت کا اور معنی لفظی ماہیت کی چیست

اینچنین ہین مرکب از ما موصولہ اور لفظ ہی سے بکسر ہا اور فتح یا ضمیر مونث واحد اور یا ر مشدد علامت جعل ہے اور تا مصدری مگر یا لفظ ہی بجہت اجتماع یاآت حذف ہوئی ہے کذا فی الغیاث آور صناعت بکسر اول

پیشہ اور کام اور اصطلاح مین اطلاق اوسکا علم پر شائع ہے کذا فی الصراح والمنتخب و الکشف آور حد بفتح و تشدید دال حائل میان دو چیز اور نہایت اور کنارہ ایک چیز کا اور اصطلاح منطق مین تعریف شی بذاتیات

جیسے کہ تعریف انسان کی بحیوان ناطق بخلاف رسم کے کہ وہ تعریف ہے بعرضیات جیسے کہ تعریف انسان کی بماشی ضاحک غیاث سے ہم شعر نزد منطقیان کلام مخیل موزون باشد در عرف جمہور کلام

موزون مقفیٰ ات شعر نزدیک منطقیون کے کلام مخیل ہےتیل ہے اور عرف جمہورین یعنی نزدیک شعرا کے کلام موزون عروضی اور مقفیٰ ہے کلام سخن گفتن و سخن متخب سے اور مخیل خیال کردہ شدہ جس کی تخییل ہو مقفیٰ وہ کلام جو قافیہ رکھتا ہو اور معنی ان لفظون کے آیندہ متن مین مفصل مرقوم ہین

صاحب [illegible] نے یہ شبہہ کیا ہے شرح قولہ مخیل موزون باید دانست کہ وزن نزد منطقیان از امور مقصودہ بالذات نیست آری از امور مقصودہ بالعرض ست کہ معین و مفید کمی از تخییل باشد کہ

مقصود [illegible] ذاتی ست کہ شیخ در منطق الشفا آوردہ لا نظر للمنطقی فی شیء من ذلک الا فی کونہ کلاما مخیلا

و در جای دیگر گفتہ انہ ینظر المنطقی فی الشعر من حیث ہو مخیل و لہذا بعضی قدما وزن را داخل حد شعر نکردہ اند

چنانکہ محقق خود در اساس الاقتباس میگوید بعضی قدما کلام مخیل را شعر گفتہ اند اگرچہ وزن حقیقی نداشتہ باشد

[illegible] اشعار یونانیان ست و در دیگر لغات قدیمہ مانند عبری و سریانی و فرس ہم وزن حقیقی اعتبار

[illegible] وزن حقیقی اول عرب [illegible] متابعت ایشان کردہ اند و نظر منطقی خاص ست

[illegible] ازان جہت اعتبار کنند کہ بوجہی اقتضای تخییل کند و صناعت منطق باحث بالذات

از تخییل شعر ہست و بالعرض از دیگر احوال تم کلامہ اور صاحب شرح نے اوسکا جواب یون لکھا ہے ش
باید دانست کہ شعر جزوی از اجزای منطق ہست زیرا کہ قیاس را از علم منطق بر پنج نوع قسمت کردہ اند و شعر ہم
جزوی از ہمان اجزای پنجگانہ ہست و این بجہت مناسبت تخییل ست تم کلامہ پس کیفیت جواب کی ظاہر ہے
اس وجہ سے کہ یہہ عبارت خارج از بحث ہے اور اعتراض سے بالکل تعلق نہین رکھتی بہر کیف فقیر نے
اس باب مین رقعہ مولوی عبدالرزاق صاحب کی خدمت مین لکھا اور مولوی صاحب موصوف نے جواب
اوسکا یون لکھ بھیجا کہ فی الواقع شعر در اصطلاح منطقیین کلام مخیل کہ باعث انبساط النفس یا انقباض باشد
ہست پس مراد از لفظ موزون عرف عام یعنی دلچسپ گرفتہ نہ متعارف صرفیان و عروضیان پس این شبہہ
شبہہ محض ہست و بس اور جناب سید علی محمد صاحب خلف الرشید جناب قبلہ و کعبہ مجتہد العصر والزمان دام اللہ فیوضہم
نے اس جگہہ یہہ عبارت تحریر فرمائی ہے کہ کبھی اطلاق تخییل کا اوس مقام پر ہوتا ہے کہ ایک شی انسان کے
خیال مین گذری چنانچہ یہہ معنی لغوی ہین اور کبھی تخییل سے یہہ مراد ہوتی ہے کہ اثر کرے سخن نفس مین
از روے انقباض یا انبساط کے چنانچہ یہہ معنی اصطلاحی ہین اور وزن کے معنے لغت مین معتدل کے بھی
آئے ہین چنانچہ کتاب مجمع البحرین مین تفسیر آیہ وانبتنا فیہا من کل شی موزون لکھے ہین اور عرف عام
مین کہتے ہین قد موزون اور بنا بر اصطلاح جمہور شعرا کے ایک ہیات ہے تابع نظام حرکات و سکنات وغیرہ
کی چنانچہ انشاء اللہ تعالے معلوم ہوگا جب یہہ ممہد ہوا پس معلوم ہو کہ یہہ شبہہ جب ہوتا ہے کہ تخییل اور
وزن کے معنی اصطلاحی ہون اور اگر تخییل سے مراد معنی لغوی ہون اور موزون سے مراد معتدل در معنی
تمام عبارت کے یہہ کہین کہ شعر بنا بر اہل منطق کے کلام مخیل یعنے خیال کردہ شدہ اور معتدل ہو جس مین
تطویل یا اجمال مضر فہم مطالب مین اور یہہ کہ ہم البتہ اثر کریگا نفس مین بہ انقباض یا بہ انبساط یا یہہ کہ
تخییل کے معنی اصطلاحی ہون مگر تجرید کرین اوس سے معانی کو بعد ازان اوس لفظ کو ذکر کرین کہ وہ دلالت کرے
اون معنون پر چنانچہ تفسیر منہ جلوا الذین الآیہ مین تحریر کی ہے پس بنا برین اعتراض مذکور مرفوع اور
شبہہ مسطور مدفوع ہے فقال لس اللہ یحدث بعد ذلک امرا انتہی اور فقیر کے ذہن مین یہہ آتا ہے
کہ اس تکلف اور تاویل کی حاجت نہین شعر کے واسطے وزن ضرور ہے اور یہی وزن فارق ہے درمیان
نثر اور نظم کے ورنہ کلام مخیل دونون مین چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے ما علمناہ الشعر یعنی نہ سکھایا ہم نے پیغمبر
صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو شعر شک نہین کہ کلام خدا مین بھی شعر سے مراد کلام موزون ہے نہ منطقی کو

غرض اور بحث قضایاء تخییلیہ سے ہے نظم ہو خواہ نثر مگر تعریف نظم اور نثر کی اوسکے نزدیک بھی علاحدہ علاحدہ ہے
نثر فقط کلام مخیل ہے اور نظم کلام مخیل موزون جو اہل عروض کے نزدیک ہے مگر بحث وزن سے کام اہل عروض کا
ہے نہ کام اہل منطق کا جیسا کہ مثلاً نغمہ جب ذکر اسکا علم فقہ مین ہوگا فقیہ کو غرض اور بحث اوسکی حلال اور
حرام مین ہوگی مگر جب تعریف نغمہ کی فقیہ سے پوچھیے وہی تعریف نغمے کی کریگا جو اہل موسیقی نے کی ہے
اگرچہ اوسکو غرض اور بحث اوس سے نہین ہے وہ کام اہل موسیقی کا ہے پس محقق علیہ الرحمہ تعریف شعر مین
فرماتے ہین کہ شعر نزد منطقیان مخیل موزون ہے غرض اور بحث منطق بیان نہین کرتی اور شک نہین کہ اگر
قید موزون کی نہو نثر بھی نظم مین داخل ہو جائے کہ کوئی کلام تخییل سے خالی نہین نظم ہو خواہ نثر اور حال
اہل منطق کا اس باب مین یہہ ہے کہ متقدمین اونمین دو فرقے ہین بعضون نے فقط کلام مخیل کو شعر کہا ہے
اور اونکو اپنے مطلب سے مطلب ہے اور فرقۂ ثانی نے وزن کو معتبر جانا ہے تا فارق ہو درمیان نثر اور
نظم کے چنانچہ یہہ دعوی ہمارا عبارت معترض سے کہ لہذا بعضے قدما وزن را داخل حد شعر نکردہ اند اور عبارت
اساس الاقتباس سے کہ بعضے قدما کلام مخیل را شعر گفتہ اند اگرچہ وزن حقیقی نداشتہ باشد صاف پیدا ہے
کسواسطے کہ جب کہا بعض قدما نے اعتبار نہین کیا لازم آیا کہ بعض دیگر نے اعتبار کیا ہے اور متاخرین
اہل منطق کا یہہ حال ہے کہ کل اونکے وزن کو اعتبار کرتے ہین بلکہ قافیے کو بھی چنانچہ عبارت شرح
تجرید کی یہہ ہے متن والشعر من الصناعات وہو عند القدماء کلام مخیل وعند المحدثین کلام موزون متساوی الارکان
المقفی اشرح الشعر صناعۃ من الصناعات وہو عند القدماء کل کلام مخیل یقتضی للنفس انبساطا او قبضا اما المحدثون
فالشعر عندہم کل کلام موزون متساوی الارکان مقفا دوسری جگہہ شرح مذکور مین یون لکھا ہے والشعر التام یحاکی
بالکلام المخیل بالوزن وبالنغمۃ المناسبۃ ان قارنتہما والکلام یحاکی اما بالالفاظ وبالمعانی او بہما اور وزن
کی بھی کئی صورتین ہین فہ ان صرفی اور وزن موسیقی اور وزن عروضی اور سوا اسکے اعتدال بھی ایک وزن ہے
چنانچہ عبارت شرح تجرید کی یہہ ہے وآما فی الامم القدیمۃ من الیونانیین والعبرانیین والسریانیین فلم
ینقلوا عن قدمائہم شعرا موزونا بہذہ الاوزان العروضیۃ بل باوزان ہی بالنثر اشبہ وقوافیہا غیر متفقۃ
اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ قدما جنکے نزدیک شعر فقط کلام مخیل ہے وہ بھی اعتدال کو داخل حد
جانتے ہین وہ بھی ایک وزن ہے پس ان دلیلون سے نزدیک متامل کے پیدا ہے کہ شعر کو وزن سے
چارہ نہین اور اہل منطق بھی اوسکو داخل حد جانتے ہین ہرچند غرض اور بحث اونکو تخییل سے ہے پس

قول محقق صحیح ٹھہرا قتباس م اما کلام الفاظی باشد مؤلف از حروف کہ بحسب وضع بر معنی مقصود دال باشد
و شعر بی الفاظ تصور نتوان کرد و اگر کسی بہ تکلف فعلی غیر ملفوظ را مانند حرکتی از دست یا بچشم مثلاً جزوی
از اجزای شعر گرداند حکم آن فعل حکم الفاظ باشد ازان جہت کہ مشتمل باشد بر حدوث صوتی یا خیال صوتی
دال بر مرادی ت پس کلام الفاظ ہین مولف حروف سے کہ بحسب وضع معنی مقصودہ پر دال ہون اور
شعر بلا الفاظ نہین ہو سکتا اور اگر کوئی بہ تکلف ایک فعل غیر ملفوظ کو مثل حرکت دست یا حرکت چشم کی
ایک جزو اجزای شعر سے مقرر کرے حکم اوسکا حکم لفظ کا ہے کہ حدوث صوت یا خیال صوت اوسمین
ایک مراد پر شامل ہے پس کلام کے معنی لغوی سابق لکھے گئے اور اصطلاح اہل نحو مین لفظ ہے
متضمن دو کلمہ یعنی مرکب دو اسم سے یا فعل سے اور اسم سے کہ نسبت ایک کی دوسرے سے ہو
اسطرح کہ فائدہ تام دے جیسے زید قائم اور قام زید تخصیص او نحویات سے اور مراد حروف سے حروف بھی
ہین اور مثال فعل غیر ملفوظ کی جسکو حکم لفظ مین کہا ہے یہہ ہے مثلاً کہے کوئی یہہ مصرع ۵ مردی
از خانہ برون آمد و گفتا اور اشارہ آنکھہ سے کرے معنی اوسکے یہہ ہوے کہ بیا یا ہاتھہ ہاتھہ پر مارے
معنی اوسکے یہہ ہوے کہ بزن پس یہہ حدوث صوت یعنی ہاتھہ پر ہاتھہ مارنا اور یہہ خیال صوت یعنی
آنکھہ سے اشارہ کرنا چونکہ دال ایک مراد پر ہے حکم لفظ مین ہے اگرچہ یہہ بھی تکلف سے خالی نہین
حاشیہ کا مطلب اسی قبیل سے ہے مگر شارح نے اسکو خلاف ٹھہرایا ہے عبارت اوسکی یہہ ہے ش
مطلب متن از فہم صاحب میزان رو گرفتہ و بزعم مصنف براہ دور از معانی رفتہ اللہم ارنی حقائق الاشیاء
کما ہی باید دانست کہ مراد مصنف انیست کہ آن حرکت دست یا چشم مثلاً بجہت اشتمال بر حدوث صوت
یا خیال صوت کہ دال بود بر مرادی در حکم لفظ باشد اما بحرکت دست حدوث صوت چنانکہ درین مصرع
ع مردی بدر خانہ ما زد دستک پس لفظ دستک ذکر نسازند و دست بر دست زدہ مفہوم مراد گیرند
و خیال صوت بحرکت دست یعنی آوازی پیدا نباشد چنانکہ درین مصرع ع کہ مرا با تو ہیچ کار نماند و دست را
دو بار حرکت دہند کہ لفظ برو برو ازان مراد بود اما بحرکت چشم حدوث صوت راست نیاید پس خیال
صوت می شاید چنانکہ درین مصرع ع گفتم کہ بحالم نگری گفت و پس از لفظ گفت اشارہ بحرکت چشم
نماید کہ لفظ بچشم بخیال در آید و دلالت این حرکات بر مدلولات وضعی غیر لفظی باشد و این ہمہ از تکلف
خالی نباشد چنانچہ مصنف ہم اشارہ بآن نمودہ تم کلامہ ظاہر ہے کہ حاصل دونون عبارتون کا ایک ہی

معلوم ہوتا ہے یا مطلب شارح کا کچھہ اور تھا مگر بیان درست نہو سکا بہر کیف یہہ مقام چندان وقت طلب
نہین ہے ہم وہمچنین الفاظ مہمل بمعنی را اگرچہ مستجمع وزن وقافیہ باشد از قبیل شعر نشمرند ت یہہ فقرہ
عطف ہے اوس قول پر کہ شعر بی الفاظ تصور نتوان کرد یعنی جیسے شعر بے الفاظ نہین ہوتا اسیطرح
الفاظ مہمل بیمعنی کو اگرچہ موزون اور مقفی ہون قبیل شعر سے نہین گنتے مہمل لغت مین بضم اول اور
میم ثانی مفتوح فرو گذاشتہ شدہ اور متروک اور بیکار مدار اور کشف اور غیاث سے اور اصطلاح مین
جو کلام کہ معنی نرکھتا ہو ایک تذکرے مین لکھا ہے کہ کسی امیر نے کسی شاعر سے کہا کہ دو چار شعر ایسے
کہو کہ فقط الفاظ جمع ہون اور معنی اونکے کچھہ نہون تا سامع اشتباہ مین پڑین اوس بزرگ نے
اتباعًا للامر فی البدیہہ تین شعر کہے ایک اونمین سے یہہ ہے ؎ روزی کہ در بدخشان یخ برخیار بندد٭
فالودۂ دمشقی خلخال مار گردد پس ایسے کلام بیمعنی کو شعر نکہنا چاہیے ہم وحکم ہذیانات اہل مجون وہزل
کہ بر الفاظ مہمل مشتمل باشد و در نظم ایراد کنند حکم الفاظ معنی دار باشد ازان جہت کہ مراد ایشان بحسب قصد
ایشان ازان الفاظ حاصل آید پس کلام شعر را و غیر شعر را بجاے جنس ست ت اور حکم بیہودہ گویون
اہل مجون اور اہل ہزل یعنی بیباکون اور گستاخون کا کہ مشتمل بالفاظ مہمل ہون اور نظم مین وارد کرین
حکم الفاظ معنی دار کا ہے اس جہت سے کہ مراد اونکی موافق اونکے قصد کے اون الفاظ سے حاصل ہے
پس کلام شعر اور غیر شعر کو بجاے جنس سے ہے ہذیان لغت مین بفتحتین اور ذال معجمہ سخن بیہودہ کہنا
بیہوشی مرض مین کذا فی المنتخب والصراح والغیاث اور مجون لغت مین بالضم کالدخول بمعنی بیباکی پس
اگرچہ ہذیان کلام بیہوشی اور ہزل سخن بیہودہ ہے عمدًا الا اصطلاح مین ہزل اور ہذیان دونون کلام
مسخرگی کو کہتے ہین جیسا کہ کلام جعفر زٹلی کا کہ مشہور ہے اور اشعار میر انشاء اللہ خان کے ہجو مولوی
فائق مین ؎ شعر چہ خوش گفت فائقِ شاعرِ غرّا٭ کہ چون ذہن من دہنِ رسا نباشد٭ بمقامِ شعر چو صفت
افتد٭ تشدید صحیح چرا نباشد٭ نقل اسکی زبانی مولوی فائق کے یون ہے کہ مینے ایک شعر
کسی وزن مین کہا تھا اوس مین لفظ یہ مشدد تھا میر انشاء اللہ خان نے اعتراض کیا اور مرزا قتیل بھی
اس مین شریک اونکے ہوئے مینے سند قاموس وغیرہ کتب لغت سے لکھہ بھیجی انشاء اللہ خان نے
خفیف ہوکر چند شعر میری ہجو مین کہے مینے بھی ایک سالہ اون دونون کی ہجو مین لکھا کہ جواب ترکی
ترکی شعر آخر اوسکا یہہ ہے ؎ شعر چون این رسالہ وافع دخل ہر شاعر ست از زین جہت نامش شدہ یک گز دو فاختہ

صاحب میزان نے بھی شعر انشاء اللہ خان کا لکھا ہے مگر ایک مصرع کہین کا اور ایک مصرع کہین کا
آدم بر مطلب فرمایا محقق علیہ الرحمہ نے کہ کلام شعر اور غیر شعر کو یعنی نظم و نثر کو بجائے جنس سے یعنی
معنی جنس کے صادق ہین مگر جنس حقیقی نکہا چاہیے اسواسطے کہ مرکب مین دریافت کرنا معنی جنس کا
عسیر اور دقیق ہے چنانچہ کتاب مسلم العلوم مین مؤید اسکے یہہ عبارت ہے لاکن فی المرکب تحصیل
معنی الجنس عسیر دقیق و فی البسیط تنقیح المادۃ متعسر و مشکل فان ابہام المعین و تعیین المبہم امر عظیم انتہی لہذا مصنف
علیہ الرحمہ نے احتیاطا کلام کو بجائے جنس کہا قال ح قولہ بجائے جنس یعنی بجائیکہ آنجا جنس مذکور
نمایند پس مراد ازان عین جنس است هم اما تخییل تاثیر سخن باشد در نفس بر وجہی از وجوہ مانند بسط یا قبض
و شبہہ نیست کہ غرض از شعر تخییل ست تا حصول آن در نفس مبدء صدور فعلی شود ازو مانند اقدام بر کاری
یا امتناع ازان یا مبدء حدوث ہیأتی شود درو مانند رضا یا سخط یا نوعی از لذت کہ مطلوب باشد الا آنکہ
تخییل را حکمای یونان از اسباب ماہیت شعر شمردہ اند و شعرای عرب و عجم از اسباب جودت او
می شمرند پس بقول یونانیان از فصول شعر باشد و بقول این جماعت از اغراض و منافع غایات است
لیکن تخییل تاثیر کرنا سخن کا ہے نفس مین کسی وجہ سے مانند بسط کے یا قبض کے کہ دل خوش ہو جاے
یا آزردہ جاوے اور شک نہین ہے کہ غرض شعر سے بھی تاثیر سخن ہے تا حاصل ہونا اوسکا نفس مین منشاء صدور ایک
فعل کا ہو مثل اقدام کے ایک کام پر یا امتناع کی اوس سے یا مبدء پیدا ہونے ایک ماہیت کا نفس مین مانند رضا کے
یا ناخوشی کی یا کسیطرح کی لذت کہ مطلوب ہو مگر اس تخییل کو حکمای یونان اسباب ماہیت شعر سے کہتے ہین اور شعرای عرب
اور عجم اسباب حسن شعر سے سمجھتے ہین پس بقول یونانیان یہہ تخییل فصول شعر سے ہی اور بقول شعرا بمنزلہ غرض اور غایت
شعر سے ہی پس معنی تخییل کے لغت سے قبل ازین لکھے گئے اور بسط بالفتح بمعنی فراخی صراح سے ہی اور بمعنی گستردن غیاث سے
اور مراد اوس سے انبساط نفس ہے اور قبض بفتح اول اور سکون ثانی گرفتن اور گرفتگی غیاث سے ہی اور مراد اوس سے
انقباض نفس ہے اور مبدء بفتح صیغہ اسم ظرف ثلاثی مجرد سے جگہہ آغاز کرنے اور آشکارا کرنے کی
اور بضم اور دال مہملہ مکسورہ اور بعدہ اوسکے ہمزہ صیغہ اسم فاعل کا باب افعال کا سے آغاز
کرنے والا اور پیدا کرنے والا اور بضم اور دال مہملہ مفتوحہ صیغہ اسم ظرف کا
باب افعال سے جگہہ آغاز اور آشکارا کرنے کی کذا فی الغیاث اور اقدام بکسر پیشروی کرنا کسی کام مین غیاث سے
اور ہیأت بر وزن غیرت سجانا اور شکل اور صورت کشف اور غیاث سے اور رضا بالکسر خوشنودی اوسے

بفتح خوشنود ہونا کشف اور صراح اور غزل سے اور صاحب منتخب نے دونون لفظ بالفتح لکھے ہین غیاث
سے اور سخط بفتحتین اور خاء معجمہ خشم اور غضب مدار اور موید سے اور منتخب مین بالضم اور بفتحتین ہے
اور صراح مین بضم اور بفتح اور سکون ثانی اور جودت بفتح نیکی اور نیک ہونا او خوبی ہر چیز کی منتخب
اور کشف اور شرح نصاب اور غیاث سے اور فصل بالفتح جدا کرنا اور جدا ہونا اور اصطلاح منطق مین
وہ چیز کہ تمیز دے ایک شی کو مشارکات ذاتیہ سے اور واقع ہو جواب ای شی ہو فی ذاتہ مین جیسے کہ لفظ ناطق
تمیز دیتا ہے انسان کو اور حیوانون سے کہ شریک اوسکے ہین حیوانیت مین غیاث سے مثال اوسکے
جو نفس مین انبساط پیدا کرے مصرع شراب سرخ چون یاقوت سیال * مثال اوسکی جو نفس مین انقباض
پیدا کرے مصرع عسل تلخ وعفونت چون گس ہا * مثال اوسکی جو نفس مین منشاء اقدام کار کا ہو
سعدی کہتا ہے بیت خواہی کہ خدای بر تو بخشد * با خلق خدای کن نکوئی * یا اشعار رجز وقت
جنگ نظامی کہتا ہے بیت ز راہ منم پیل فولاد خای * کہ بر پشت پیلان کشم پیلپای * دھم
پہلوی پہلوانان بہ تیغ * خورم گردہ گردنان بیدریغ * مثال وسکی جو نفس مین باعث امتناع
کار کا ہو سعدی کہتا ہے بیت الا تا نخواہی بلا بر حسود * کہ آن بخت برگشتہ خود در بلاست * چہ حاجت
کہ با وی کنی دشمنی * کہ وی را چنین دشمن اندر قفاست * مثال اوسکی جو نفس مین بھد ر رضا ہو
سعدی کہتا ہے بیت رسکم آید چو کسے سیر نگہہ در تو کند * باز گویم کہ کسے سیر نخواہد بودن یا اشعار
مدح جیسا کہ ناصر علی نے مدح ذوالفقار خان مین ایک مطلع پڑھا وہ ایسا خوش ہوا کہ لاکھہ روپے
صلہ مین دیے مطلع ای شان حیدری ز جبین تو آشکار * نام تو در نبرد کند کار ذوالفقار * مثال
اوسکی جو نفس مین باعث سخط ہو سعدی کہتا ہے بیت بہ تیشہ کس نخراشد ز روی خارا گل *
چنانکہ بانگ درشت تو میخراشد دل * یا اشعار ہجو کہ باعث سخط ہین اوسکو کہ جسکی ہجو ہے جیسے یہ
بیت ای سیر آفتاب ترا خواند روزگار * خورشید سر برہنہ برآمد ز کوہسار * مثال اوسکی کہ جسسے
نفس کو لذت حاصل ہو اور لذتین بہت سی ہین از انجملہ ذکر عیش و نشاط کا حافظ کہتا ہے بیت
ساقیا برخیز دردہ جام را * خاک بر سر کن غم ایام را * ھم و اما وزن میثاقی ست تابع نظام ترتیب
حرکات و سکنات و تناسب آن در عدد و مقدار کہ نفس از ادراک آن ہیات لذتی مخصوص یابد کہ آنرا
درین موضع ذوق تواند گفت و اما وزن ایک شکل ہے تابع نظام ترتیب حرکات اور سکنات کی

اور اوسکے مناسبت کے عدد مین اور مقدار مین کہ نفس اوسکے دریافت کرنے سے ایک لذت مخصوص
پاتا ہے کہ اوسکو اس جگہہ ذوق کہتے ہین پس مناسبت عدد کی یہہ ہے کہ مثلاً حروف اور حرکات
اور سکنات دونون مصرعون مین برابر ہون اگرچہ حرکات مختلف ہون اور کہین ایک ساکن اور
کہین دو ساکن ہون اور مناسبت مقدار کی یہہ ہے کہ مثلاً عروض مین فعلن ہو اور ضرب مین فعلان
یا عروض مین فعِلن ہو اور ضرب مین فعلتن یہہ مناسبت سے خارج نہین جسوقت ایسی حرکات اور سکنات مناسب
کمیت اور کیفیت مین واقع ہونگی اوسکے لیئے ایک شکل پیدا ہوگی کہ اوسکا نام وزن ہے اور اوس وزن
کے ادراک سے نفس جو لذت اوٹھائے گا اوسکو ذوق کہین گے ھم و موضوع آن حرکات و
سکنات اگر حروف باشد آنرا شعر خوانند والا آنرا ایقاع خوانند چنانکہ فطرت نفس را در ادراک آن ہیات
مدخلی عظیم ست و باین سبب بعضی مردم در ہریکے از شعر یا ایقاع بحسب فطرت صاحب ذوق باشند
و بعضی نباشند و از صنف دوم بعضی را امکان تحصیل آن باشد باکتساب و بعضی را نبود و عادت را ہم
دران باب مدخلی تمام است و باین سبب اوزان اشعار و ایقاعات مستعمل بحسب اختلاف امم مختلف است
ت اور محل عرض اون حرکات اور سکنات کا اگر حروف ہون اوسکو شعر کہتے ہین اور اگر سوا حروف کے
یعنی اصوات مزامیر وغیرہ ہون اونکو ایقاع کہتے ہین اور فطرت نفس کو اوسکے ادراک مین دخل تمام
ہے اسی سبب سے بعضے آدمی بحسب فطرت شعر یا ایقاع مین صاحب ذوق ہوتے ہین اور بعضے
نہین ہوتے اور قسم دوم سے یعنی جو صاحب ذوق نہین ہوتے اونمین سے بعضونکو امکان تحصیل
باکتساب ہے اور بعضونکو امکان تحصیل اکتساب بھی نہین ہے اور عادت کو بھی اس مین دخل تمام
ہے اور اسی باعث سے اوزان شعر اور ایقاعات مستعملہ موافق اختلاف امم کے مختلف ہین مثلاً
اکثر اوزان عرب مین مستعمل اور خوشنما ہین عجم مین مستعمل اور خوشنما نہین اور بیشتر اوزان عجم مین مستعمل و خوشنما ہین عرب مین
متروک ہین ایقاع لغت مین واقع کرنا اور جنگ مین ڈالنا ہے منتخب سے اور اصطلاح موسیقی
مین تال اور اہل کلام کے نزدیک مطلق صوت حرفی ہو یا غیر حرفی مگر محقق علیہ الرحمہ کو اس جگہہ
بیان وزن شعر منظور ہے نہ تعریف ایقاع لہذا وزن کو منقسم کیا طرف شعر اور ایقاع یعنی تال کے
ھم و وزن اگرچہ از اسباب تخییل ست و ہر موزونی بوجہے از وجوہ مخیل باشد و اگرچہ ہر مخیلی موزون
باشد اما اعتبار تخییل دیگر ست و اعتبار وزن دیگر و نیز اعتبار وزن ازان جہت کہ وزن ست دیگر ست

و ازان جهت که اقتضای تخییل کند دیگر ست اور وزن اگرچہ اسباب تخییل سے ہے کس واسطے کہ وزن
سے بھی ایک ذوق جدید طبیعت کو حاصل ہوتا ہے اور ہر موزون کسی وجہ سے مخیل ہے یعنی ہر کلام
موزون رضا اور سخط وغیرہ تاثیرات سے خالی نہین اگرچہ ہر مخیل موزون نہین ہے کس واسطے کہ تخییل نثر سے
بھی حاصل ہے مگر اعتبار تخییل کا اور ہے کہ وہ تابع تاثیر سخن ہے نفس مین اور اعتبار وزن کا اور ہے
کہ یہہ تابع نظام ترتیب حرکات وسکنات ہے اور اعتبار وزن کا اس جهت سے کہ وزن ہی اور ہے
اور اس جهت سے کہ اقتضاے تخییل کرتا ہے اور ہر کہ بوجہ وزن اوسکو موزون کہتے ہین اور بوجہ تخییل
کلام مخیل پس وزن خاص اور تخییل عام ہے کہ کوئی کلام موزون تخییل سے خالی نہین اور کلام مخیل نثر بھی
ہے هم و باتفاق وزن از فصول ذاتی شعرست الا آنکه ہیاتہا باشد کہ تناسب آن تام نباشد و نزدیک
باشد بتام مانند اوزان خسروانی و بعضی لاسکوہیا و شاید کہ بعضی امم آنرا بسبب مشابهت از اوزان
شعر شمرند و بعضے بسبب عدم تناسب حقیقی نشمرند پس ازین جهت در اعتبار وزن باشد کہ خلاف افتد
ست اور باتفاق حکما اور شعرا کے وزن فصول ذاتی شعر سے ہے یعنی شعر کو تمیز دیتا ہے اور جدا کرتا
ہے نثر سے مگر اوس وزن کی صورتین ہین کہ مناسبت اوسکی تام نہو اور نزدیک ہو ساتھ مناسبت
تام کے مانند اوزان خسروانی اور بعضی اوزان آواز لاسکوی کے اور کبھی بعضے لوگ اوسکو بسبب مشابہت
کے اوزان شعر سے جانتے ہین اور بعضے بسبب عدم تناسب حقیقی کے وزن شعر سے نہین جانتے
پس اس جهت سے کبھی اعتبار وزن مین اختلاف پڑتا ہے پس لاسکوی بفتح سین و کاف و کسرۂ واو
اور یاے معروف نام ایک چھوٹے جانور کا ہے کہ خوش آواز ہوتا ہے جہانگیری سے اور برہان سے اور
خسروانی ایک لحن ہے مصنفات باربد مطرب سے کہ نثر مسجع ہے مدح خسرو پرویز مین جہانگیری سے
اور برہان قاطع سے شش خسروانی عبارت ازان ست کہ نقیبان پیش سلاطین سرایند و لاسکوی
منسوب باشد بلاسکو نام شخصے از قوم ترک رندانہ وضع بود کہ تصنیف ہاے جاہلانہ میکرد و بنام موجد آن
طرح شهرت یافت اکنون گفتهٔ ہر کہ باشد آنرا لاسکوی خوانند الی آخرہ تم کلامہ ظاہرا یہہ معنی ایجادی ہین کہ
جہانگیری اور برہان وغیرہ کتب لغت مین پائے نہین جاتے هم واما قافیه تشابهٔ اواخر ادوار باشد و مراد
از تشابهٔ اینجا اتحاد حروف خاتمه است یا اختلاف کلمات مقاطع یا آنچه در حکم مقاطع باشد در لفظ یا
در معنی ست واما قافیه تشابه اواخر مصاریع کا ہے اور مراد تشابہ سے متحد ہونا حروف خاتمہ کا یعنی رکن

وغیرہ کا ساتھہ اختلاف کلمات آخر کے یا وہ کلمے جو حکم آخر مین ہون لفظ مین یا معنی مین پس کلمات آخر
وہ قافیے ہین کہ جنکے بعد ردیف نہو اور حکم کلمات آخر مین وہ قافیے ہین کہ جنکے بعد ردیف ہو یا قافیہ جو
قافیے کے ہو جیسے یہہ بیت ساقی ازان بادۂ منصور دم ٭ در رگ و در ریشۂ من صور دم ٭ پس اگر بعد قافیے
کے تمام بیت ردیف ہو وہ بھی حکم آخر مین داخل ہے جیسے یہہ بیت زر بہر بتان نثار کردم ٭ سر
بہر بتان نثار کردم ٭ جاننا چاہیے کہ یہہ تین صورتین ہین لائق قافیہ ہونے کے ایک قافیہ کار کا ساتھہ
بار کے کہ اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھہ اختلاف کلمات کے لفظاً اور معناً دوسرا قافیہ زبان کا
ساتھہ لسان کے اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھہ اختلاف کلمات کے لفظاً نہ معناً تیسرا قافیہ
چشم کا بمعنی آنکھہ کے ساتھہ چشم کے بمعنی امید کے اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھہ اختلاف کلمات
کے معناً نہ لفظاً ح تحت عبارت تشابہ اودار نوشتہ کہ این قول باعتبار اکثر ست چہ گاہی ہمہ بیت جز
قافیہ و ردیف نباشد فافہم و مراد از دوار درینجا یا مصراعہا ست کہ قافیہ دران اعتبار کنند چنانکہ
در مثنوی یا بیت ہای تام چنانکہ در قطعہ ہا و قصیدہ ہا ست اور مراد دور سے یہان وہ مصرع ہین جنمین
قافیہ ہو جیسے مثنوی مین یا ابیات تام جیسے قطعون اور قصیدون مین یعنی اشعار مثنوی اور مطلعہای
قصیدہ اور غزل مین کہ دونون مصرعون مین قافیہ ہوتا ہے انکو دور کہتے ہین اور باقی ابیات قصیدہ
اور غزل اور قطعہ مین کہ مصاریع آخر محل قافیہ ہین وہ دور ہین حقیقۃ اور تمام بیت کو یعنی دونون مصرعون کو
بسبب شمول قافیے کے مجازاً دور کہتے ہین ھم و باشد کہ ہم در بعضی مصراعہا و ہم در بیتہا اعتبار کنند
چنانکہ در رباعیات دوار امہات اور کبھی بعضے مصرعون مین اور بیتون مین اعتبار کرتے ہین جیسا کہ
رباعیون مین اور ادوار مین پس ادوار جمع دور بمعنی مستزاد سے یعنی رباعی مین مصرع اول اور ثانی
ہم قافیہ ہے اور بیت اخیر مثال رباعی کے [illegible] ہے رباعی تیغ بستہ جہان پس ز تاتیر ہوا شد
موجۂ آب ہمچو موج خارا ٭ در صفحہ بشکل نقطہ گردید الف ٭ از بسکہ شدہ غنچہ ز تاب سرما ٭ اور مستزاد مین
بھی قافیہ معتبر ہوتا ہے جیسے ابن حسام کہتا ہے بیت آن کیست کہ تقریر کند حال گدا را ٭ در حضرت
شاہی ٭ در غلغل بلبل چہ خبر باد صبا را جز نالہ گاہی ھم و باشد کہ در دورہا کہ اجزای یک بیت باشد اعتبار
کنند مانند مسمطات چہار خانہ و غیر آن ت اور کبھی دورون مین کہ اجزا ایک بیت کے ہوتے ہین
اعتبار کرتے ہین مانند مسمطات چہار خانہ وغیرہ کے پس مسمط چہار خانہ وہ بیت ہے کہ جسمین چہار قافیہ

ہون تین قافیے جداگانہ اور چوتھا موافق قوافی قصیدہ خواہ غزل کے مثال سعدی کہتا ہے ؎
من ماندہ ام مہجور ازو ٭ درماندہ و رنجور ازو ٭ گویا کہ نیشی دور ازو ٭ در استخوانم میرود ٭ اور کبھی
چار قافیوں سے زیادہ بھی ہوتے ہین مثال بیت چہ یاری شوخ پرکاری لگاری خاطر آزارے ٭
بہاری حسن گلزاری بفن وفتنہ فتانی ح در تحت عبارت وغیر آن نوشتہ پنج خانہ وشش خانہ
یعنی مخمس ومسدس فافہم ھم واگر در غیر شعر اعتبار کنند آن را سجع خوانند وباشد کہ انجا اتحاد حروف خاتمہ
اعتبار نکنند وبر تقارب آن در مخارج اقتصار نمایند ت اور اگر غیر شعر یعنی نثر مین اعتبار قافیہ کرین
اوسکو سجع کہتے مین اور کبھی نثر مین اتحاد حروف خاتمہ اعتبار نہین کرتے ہین حروف قریب المخرج پر
اقتصار کرتے ہین پس سجع لغت مین بالفتح بمعنی آواز طیور خوش آواز ہے مثل بلبل اور قمری کے
اور اصطلاح مین برابر ہونا دو لفظ آخر فقرتین کا اور سجع تین قسم پر ہے اول متوازی اوس مین حرف روی
اور وزن اور عدد مین برابری چاہیے جیسے گل اور مل اور بہار اور قرار اور صوری اور دوری اور مہجوری
اور مجھوری اور نظر اور شکر دوم مطرف بہ تشدید را اوسمین موافقت دو لفظون کی بحرف روی چاہیے
اور وزن اور عدد حروف مختلف جیسے وقار اور اطوار اور مال اور منال اور بود اور وجود سوم متوازن
اوسمین موافقت دو لفظون کی وزن اور عدد حروف مین چاہیے اور رو مختلف جیسے اعمار اور ازراق
اور مراتب اور مراسم اور تحریر اور تسوید یہہ قسم مرغوب نہین ہے پس اطلاق لفظ قافیہ کا نظم مین کرتے
ہین اور نثر مین اوسکو سجع کہتے ہین غیاث اللغات اور اقتصار لغت مین بالکسر و صاد مہملہ کوتاہی کرنا
اور ایک چیز پر ٹھہرنا منتخب سے اور اصطلاح اہل معنی مین کلام کثیر اللفظ اور قلیل المعنی کرنا اور قول محقق
علیہ الرحمہ کا قریب المخرج پر اکتفا کرتے ہین جیسے یہہ فقرہ کُنْ سَبُعًا خَالِسًا وَذِئبًا خَالِسًا او کَلْبًا
حَادِسًا وَلَاتَکُنْ اِنْسَانًا نَاقِصًا یہان روی قریب المخرج ہے معنی یہہ ہین کہ ہو درندہ قاہر یا گرگ
ربایندہ یا سگ نگہبان اور نہ ہو آدمی ناقص ھم و در یک دور اعتبار قافیہ ممکن نباشد الا بعد تقدیر
دوری دیگر با آن ست اور ایک مصرع اور فرد مین اعتبار قافیے کا ممکن نہین الا بعد فرض کرنے
مصرع یا فرد دوم کے یعنی جب تک دو دور نہونگے قافیہ معتبر نہوگا ھم وچنین گویند کہ در اشعار یونانیان
قافیہ معتبر نبودہ ست وحشوی بزبان فارسی کتابی جمع کردہ ست مشتمل بر اشعار غیر مقفی وآن را
یونہ نامہ نام نہادہ ست اور ایسا کہتے ہین کہ یونانیون کے اشعار مین قافیہ لازم اور ضروری

نہ تھا اور حشوی شاعر نے زبان فارسی مین ایک کتاب جمع کی ہے کہ اوس مین اشعار غیر مقفی ہین اور اوسکا یونہ نامہ نام رکھا ہے ھ پس ازین بحث ہا معلوم می شود کہ اعتبار قافیہ از فصول ذاتی شعر نیست بلکہ از لوازم اوست بحسب اصطلاح اما از فصول ذاتی بعضی انواع شعر ست مانند قصیدہ و قطعہ و مانند آن ت پس ان بحثون سے معلوم ہوا کہ اعتبار قافیے کا فصول ذاتی شعر سے نہین ہے بلکہ اوسکے لوازم سے ہے حسب اصطلاح اما فصول ذاتی بعضے انواع شعر سے ہے مانند قصیدہ او قطعہ کے اور جو مثل قصیدے اور قطعے کے ہے جیسے غزل او مثنوی اور رباعی او لوازم جمع لازم کی اور لازم وہ ہے کہ ہمیشہ ساتھ ایک چیز کے ہو کذا فی المنتخب او قطعہ بکسر اول اور سکون ثانی ٹکڑا ہر چیز کا او اصطلاح شعرا مین دو بیتین یا زیادہ مطلع ہو یا نہو گو یا وہ ایک ٹکڑا غزل سے یا قصیدے سے بریدہ ہوا ہے مدار او کشف او بہار عجم سے اور اس معنی مین بالفتح خطا ہے مگر بعضے فصحاے متاخرین نے جائز رکھا ہے مطلب عبارت کا یہہ ہے کہ قصیدہ او قطعہ او غزل اور رباعی او مثنوی جسمین دو مصرع یا دو بیتین یا زیادہ ہونگی اونمین قافیہ فصول ذاتی سے ہے اور ایک مصرع یا ایک فرد اوسمین فصول ذاتی سے نہین بلکہ اوسکو موزون کہینگے اور اعتبار قافیہ نہوگا ھ و حد شعر بحسب عرف اہل روزگار بموجب این تحقیق کلام موزون باشد و بس و اگر اعتبار قافیہ در حد شعر واجب شمرند کلام موزون باشد بر وجہی کہ چون قراین زیادت از یکی شود ان قراین مقفی باشد ست او تعریف شعر کی بحسب عرف اہل زمانہ بموجب اس تحقیق کے کلام موزون ہے اور اگر اعتبار قافیہ تعریف شعر مین واجب جانین کلام موزون ہو اسطرح کہ جب مصاریع یا ابیات ایک سے زیادہ ہون وہ مقفی ہون حاصل یہہ کہ کلام موزون مین قافیے کی قید ضرور نہین اور اگر ضرور ہو جیسا کہ شیخ شفا مین کہتا ہے لا یکادُ اَن یُسمّیٰ عِندَنا بالشعر مالیس مُقفّیٰ اور واجب جانین تو اسطرح جاننا چاہیے کہ مصرع اور فرد مین ضرور نہین زیادہ مین ضرور ہے ھ

فصل دوم در اسباب اختلاف اوزان و قوافی در لغات

لغت در رزانت و خفت مختلف ست چہ تازی مثلا بقیاس با پارسی برزانت و ثقل نزدیکتر باشد و پارسی بخفت مایل تر ت فصل دوسری اسباب اختلاف اوزان و قوافی مین از روی لغات کے زبانین گرانی اور سبکی مین مختلف ہین اسواسطے کہ تازی بہ نسبت فارسی کے گران تر ہے و فارسی سبکتر لغت بضم اول و فتح غین معجمہ زبان قوم کو کہتے ہین اور عربی اصطلاح مین وہ الفاظ کہ معانی اونکے مشہور ہون

غیاث اور منتخب سے رزانت بفتح آہستگی اور گرانباری اور آرامیدگی بحر الجواہر اور صراح سے اور کشف
اور مدار مین معنی استواری غیاث سے ھم و اسباب اختلاف یا ماہیات حروف باشد و آن چنان بود
کہ حروف مستعمل در بعضی لغات از مخارج دشوار باشد مانند ضاد و ثا و طا در تازی و در بعضی بضد آن ست
اور سبب اختلاف کا یا ماہیات حروف ہین یعنی بین حروف اوسکی صورت یہہ ہے کہ حروف مستعمل
بعضے زبانون مین مخرج سے بدشواری نکلتے ہین مثل ضاد معجمہ اور ثاے مثلثہ اور طاء مہملہ کے تازی مین
اور بعضی زبانون مین برخلاف اسکے ہے یعنی حروف مخرج سے بآسانی نکلتے ہین جیسے رے اور
دوسرے حروف فارسی مین ھم و یا ہیئت حروف باشد و آن چنان بود کہ حرکات حروف در بعضی لغات
با کمیت بیشتر بود مانند لغت تازی کہ اکثر مقاطع کلمات دران لغت متحرک باشد و در بیشتر لغات
بخلاف آن و یا بہ کیفیت تمام تر بود مانند لغت تازی کہ حرکات حروف در وی تام باشد بخلاف
پارسی کہ بعضی حرکات در وی مختلس بود مانند حرکت را در لفظ پارسی ست اور یا سبب اختلاف
زبانونکا صورت حروف کی ہے اوسکی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ حرکتین حروف کی بعض لغت مین
مقدار مین زیادہ ہوتی ہین مانند لغت تازی کے کہ اکثر اواخر کلمات اوس مین متحرک ہوتے ہین
مثل ماضی اور مضارع اور اسماے معرب اور اکثر مبنیات مگر بعضے ساکن الاخر بھی ہوتے ہین مثل امر و نہی
کے اور بعض نہی کو مثل صنہ کی اور اکثر زبانون مین برخلاف اوسکے ہے یعنی اواخر کلمات ساکن
ہوتے ہین مثل فارسی اور ہندی اور ترکی کے اور دوسری صورت یہہ ہے کہ حرکتین حروف کی درمیان
بعض لغت کے کیفیت مین زیادہ ہوتی ہین مانند لغت تازی کے کہ حرکتین حروف کی اوسمین تام
ہوتی ہین بخلاف فارسی کے بعضی حرکتین اوس مین مختلس ہوتی ہین یعنی غیر تام مانند حرکت حرف را کے
لفظ پارسی مین پس اختلاس معنی ربودن سے ہے منتخب سے اور حرکت مختلسہ یعنی حرکت ربودہ کہ ایک ثلث
حذف کر کے دو ثلث کو تکلم کرین ھم و اوزان ہم در رزانت و خفت مختلف باشد چہ بحسب اختلاف و اتفاق
اجزای او و چہ بحسب کثرت و قلت حرکات در ہر دو بری ست اور اوزان بھی ثقالت او خفت مین مختلف
ہوتے ہین کبھی بحسب اختلاف و اتفاق ارکان مصاریع کے یعنی وہ بحرین کہ جنکی وضع ارکان مختلف سی ہے
بیشتر عربی مین مستعمل ہین مثلاً فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن بحر سالم طویل اور جنکی وضع ارکان متفق سی
ہے بیشتر فارسی مین استعمال اونکا ہے مثلاً فعولن فعولن فعولن فعولن بحر متقارب سالم پس ہمیہ وزن لعمر

اوس وزن کی بہ نسبت البتہ خفیف ہے اور کبھی بسبب کثرت و قلت حرکات کی ہر مصرع مین کہ فعولن
مفاعیلن مین حرکتین زیادہ ہین اور فعولن فعولن مین اوس سے کم ہین ولامحالہ وزن گران تر است بلغتے
مانند آن خاص تر تواند بود مثلاً در تازی کہ حرکات بیشتر استعمال افتد شعر گفتن بر وزنی کہ زیادہ در آن
وزن حرکات بیشتر باشد آسان تر بود و بر آنچہ حرکات کمتر باشد بتکلف تر پس بعضی اوزان مناسب
بعضے لغت باشد دون بعضی الخ باین سبب بسیار بحر است کہ خاص شدہ است بہ بعضی لغات
و در لغات دیگر اگر دیگران شعر گویند در آن … آنرا موزون شمرند است اور لامحالہ وزن ثقیل لغت ثقیل
مین خاص تر ہے مثلاً عربی مین کہ حرکات بیشتر ہوتے ہین شعر کہنا اوس وزن مین کہ اوسکے عناصر میں
حرکات زیادہ ہین آسان تر ہے اور جس زبان مین کہ حرکات کمتر ہین بتکلف پس بعضی اوزان مناسب
بعضے لغت کے ہین سوا جس کی طبیعت مین اور اسی سبب سے اکثر بحرین خاص ہین بعضی زبانو نمین
اگر اور زبانون مین اوس وزن پر شعر کہین بہ آہستہ نظر مین نہ موزون معلوم ہون شک نہین کہ اکثر
اوزان عرب مین مانوس اور فارسی مین غیر مانوس ہین قلم و ہمچنین قیاس در قوافی چہ باشد کہ اندک
تشابہی در لغتی گران تر محسوس باشد و در لغتی سبکتر نامحسوس مثلاً ضرب و سلب در تازی قافیہ را
نشاید و در پارسی از جہت اختلاف را و لام نشاید ست اور یہی قیاس کیا چاہیے قافیون مین
اسواسطے کہ تھوڑا سا تشابہ بھی لغت گران تر مین یعنی عربی مین محسوس ہوتا ہے اور لغت سبکتر مین
یعنی فارسی مین نامحسوس مثلاً قافیہ ضرب و سلب کا عربی مین چاہیے اور فارسی مین بسبب اختلاف
را اور لام کے نچاہیے اسواسطے کہ اختلاف ردف کا با وصف قریب المخرج ہونے کے لغت سبکتر
مین یعنی زبان فارسی مین جائز نہین اور اگر کسی نے جائز رکھا ہے داخل عیب ہے ح قولہ اندک
تشابہی یعنی در لغت زرین و گران تشابہ قلیل ہم میان دو لفظ محسوس و معتبر می شود مثل تناسب و
تشابہ میان ضرب و سلب اگر حرف روی را و لام را قرار دہند میتوانند زیرا کہ ہر دو حرف مذکور جہت
قرب مخرج تناسب دارند لیکن تناسب تام و کامل نیست الی آخرہ ش عجب ست از صاحب میزان
کہ در قافیہ ضرب سلب را و لام را روی قرار دادہ زیرا کہ بالاتفاق جمہور روی حرف آخر اصلی از
کلمہ مقررہ قافیہ میباشد پس اگر لام و را روی باشد بای ضرب و سلب چہ باشد و روی قرار دادن
حرف میانہ لفظ بکدام تقریب تواند شد تم کلامہ اور اس جگہ تک جواب شارح ہے کہ محقق علیہ الرحمۃ نے

رسالہ قافیہ میں جس جگہہ بیان روی ہے یہہ عبارت لکھی ہے روی حرفی است کہ بنای قافیہ
بروی است و ہر قصیدہ کہ بقافیہ منسوب باشد نسبتش بحرف روی کنند مثلاً قصیدہ را کہ ضرب و سلب
قافیہ باشد بای خوانند **فصل سوم در ذکر صناعتہا کہ شعر را بآن تعلق باشد** چون این
قواعد ممہد شد گوئیم اما کلام کہ بجای جنس است بحث از نفس الفاظ آن تعلق بصناعات لغویان دارد
و از معانی آن تعلق بصناعات ارباب معانی از عموم علمائ است اور جب یہہ قاعدے مقرر ہولئے
اب کہتے ہین ہم کہ کلام جو بجای جنس ہے اوسکے نفس الفاظ کی بحث متعلق بصناعات لغویان ہے یعنی اہل لغت اوسکو جانتے ہین
اور معانی کی بحث متعلق بصناعات ارباب معانی ہے یعنی سوم علما ہیں محقق علیہ الرحمہ نے جو کلام کو بجای جنس لکھا اسکی وجہ مجملاً
پہلے اسکے تحریر ہوئی ہے اور پھر لکھا جاتا ہے کہ فائدہ بجای جنس لکھنے سی یہہ ہے کہ جنس کلی ہے اور بحث اوسکی مفہوم سے
ہوتی ہے ذہن میں اور یہان کلام سے مراد الفاظ ہین اور الفاظ سے بحث امر خارجی ہے پس یہہ کلام
لفظی جنس حقیقی نہین بلکہ مفہوم اوسکا جنس حقیقی ہے اور لغت زبان تو ہم کو کہتے ہین اور زبان
قوم میں تعلیل اور تصریف صرفی اور ترکیب نحوی دونون شامل ہین یعنی شعر میں احتیاج صرف و نحو
دونون کی پڑتی ہے اور معانی کی بحث متعلق بعلم معانی ہے ح مناسب آن بود کہ ابیات قافیہ سرود
دارد ہیات کلما تش من حیث التعلیل والتصریف بعلم صرف و از ترکیب آن بعلم نحو [illegible] شیخ
نیز کہ این کلام محقق ترجمہ آنست احتیاج فن نحو مذکور است [illegible] صاحب میزان بجہت ذکر نکردن
علم صرف و نحو کہ بر محقق علام است محض بیجا است کما لا یخفی تم کلامہ مگر حقیر نے یہہ شبہہ صاحب میزان کا
مولوی عبد الرزاق صاحب جامع علوم معقول و منقول کی خدمت میں لکھہ بھیجا مولوی صاحب نے
یہہ عبارت جواب میں لکھی کہ نزد فقیر در صناعت لغت نحو داخل است زیرا کہ بحث لغویان از ہیئت کلمہ است
و بحث نحو از اعراب است آنہم از ہیئت کلمہ است و ہم میتواند شد کہ در صناعت ارباب معانی داخل شود
کہ ہر چند اعراب از ہیئت لفظیت اما استفاضہ معنی از ان می شود فقط اب کہتے ہین ہم کہ منشا اس
اعتراض کا یہہ ہے کہ اطلاق علم لغت کا علم نحو اور صرف پر نہین ہوتا اور یہہ باطل ہے اس سبب سے
کہ اطلاق لغت کا علم صرف اور نحو پر کلام عرب میں واقع ہے چنانچہ کتاب مختصر المعانی میں یہہ عبارت ہے
و انما قال متن اللغۃ یعنی معرفۃ اوضاع المفردات لان اللغۃ اعم من ذلک اور مطول میں یہہ عبارت ہے
و انما قال متن اللغۃ یعنی معرفت اوضاع المفردات لان اللغۃ تطلق علی جمیع اقسام العلوم العربیۃ

تھے اور یہہ عبارت کہ یعنی دلالت کرتے ہین مطلوب پر ھم و از تحسینات و تزئینات ہر دو کہ از جملہ عوارض
کلام باشد تعلق بصناعاتی کہ بآن خاص ست ست اور تحسنیات اور تزئینات لفظ و معنی کی کہ عوارض
کلام سے ہین تعلق اونکا بصناعات خاص ہے کہ محقق علیہ الرحمہ خود بیان فرماتے ہین ھم مانند علم خطابت
و علم بیان و علم ترسل و علم محاسن و بدائع سخن کہ آنرا علم صنعت خوانند و علم تعرف معائب و فضائل
آن کہ آنرا علم نقد خوانند ست مانند علم خطابت کے اور خطابت ایک علم ہے کہ اوس مین اشخاص
معتقد فیہم سے مثل انبیا اور علما اور حکما کے بحث کرتے ہین کہ کس آیۃ اور کس حدیث اور کس قول کے کون راوی
ہین اور جسکے راوی معتبر پاتی ہین اوسکو ترجیح دیتے ہین اور مانند علم بیان کے اور علم بیان ایک علم ہے
کہ اوسمین ایراد معنی واحد سے بطریق مختلفہ وضوح دلالت مین بحث کرتے ہین اور غرض اوس سے اختراز تعقید
معنوی سے ہے اور مانند علم ترسل کے اور ترسل ایک علم ہے کہ اوس مین حال کاتب و مکتوب الیہ
سے من حیث الآداب والمناسبات بحث کرتے ہین اور مانند علم محاسن اور بدائع سخن کے اور علم محاسن
اور بدائع سخن ایک علم ہے کہ اوس سے طریقے تحسین کلام کے حاصل ہوتے ہین مثل ترصیع و تجنیس
کے کہ اوسکو علم صنعت کہتے ہین اور مانند علم تعرف معائب و محاسن فضل کی کہ اوسکو علم نقد کہتے ہین
کہ اوس مین سرقات شعر وغیرہ ذکر کرتے ہین غرض یہہ کہ شاعر کو ان سب علمون مین دخل چاہیے
ھم واما تخییل بحث ازان تعلق یعنی خاص از علم منطق دارد ست واما تخییل تعلق اوسکا علم منطق سے
ہے یعنی جب تک علم منطق سے آگاہی نہو بحث تخییل سے نہین ہو سکتی ھم واما وزن بحث از ماہیت
آن وزن استعمالش در ایقاعات تعلق یعنی خاص دارد از علم موسیقی و از استعمالش در اشعار مطلقاً
تعلق بموضعی خاص دارد ہم ازان فن از علم موسیقی کہ مشتمل باشد بر تفصیل اوزان شعرہا و از استعمالش
در اشعار بحسب اصطلاح خاص باہل ہر لغتی تعلق بصناعتی مفرد دارد کہ آنرا علم عروض خوانند ست واما
وزن بحث اوسکی ماہیت مین اور اوسکے استعمال مین یعنی حرکات و سکنات مین از روی ایقاعات
کے متعلق ایک فن خاص یعنی علم موسیقی سے ہے اور استعمال اوسکا اشعار مین جو زبان ہو تعلق ایک
موضع خاص سے رکھتا ہے اوسی فن سے یعنی علم موسیقی کہ مشتمل ہوتا ہے اوزان اشعار پر مثلاً موسیقی میں
کہتے ہین تُن تن تُنن بروزن مستفعلن اور استعمال اوسکا اشعار مین بحسب اصطلاح خاص ہر زبان
مین متعلق بصنعت مفرد ہے کہ اوسکو علم عروض کہتے ہین جاننا چاہیے کہ عروض ہر لغت کا بوضع علاحدہ

موضوع ہے اور عروض تازی اور فارسی مین بیکدیگر البتہ مناسبت ہے ص واما قافیہ بحث ازان ہم بصناعتی
منفرد تعلق دارد کہ آنرا علم قوافی خوانند ت واما قافیہ بحث اوس سے بھی ساتھ صناعت مفرد
یعنی فن علحدہ کے تعلق رکھتی ہے کہ اوسکو علم قوافی کہتے ہین ص واین دو صناعت یعنی علم عروض
و علم قوافی در لغات مختلف باشد چنانکہ گفتیم بحسب اسباب مذکورہ و این جملہ تعلق بماہیت شعر
دارد و بعد ازان علم اقسام و انواع شعر و علم صنعتہا و بدائع کہ در شعر افتد و علم نقد شعر از جملہ صناعاتی
بود کہ تعلق بعوارض شعر داشتہ باشد و چون این معانی مقرر شد در تقریر علم عروض شروع کنیم
و باللہ التوفیق ت اور یہہ دو فن یعنی علم عروض اور علم قافیہ زبانون مین مختلف ہین بسبب
اسباب مذکورہ کے یعنی بہت ثقالت اور خفت کے جیساکہ بیان اوسکا ہوچکا اور یہہ سب یعنی
کلام اور تخییل اور وزن اور قافیہ تعلق ماہیت شعر سے رکھتے ہین اور علم اقسام اور انواع شعر کا
جیسے مثنوی اور غزل اور قصیدہ اور مسمط اور قطعہ اور ترجیع بند اور رباعی اور فرد اور مستزاد وغیرہ
اور علم صنائع اور بدائع کہ شعر مین آتا ہے اور علم نقد شعر یہہ سب صنعتین تعلق عوارض شعر
سے رکھتے ہین اور جب یہہ معانی مقرر ہوئے شروع کرتے ہین ہم علم عروض مین ح قولہ این
جملہ تعلق بماہیت شعر دارد میگویم کہ اگر مراد از جملہ ہمہ علوم سابق الذکر ست از لغت و بلاغت
و غیرہما پس این قول صحیح نیست زیراکہ منجملہ علوم مذکورہ علم محاسن و بدائع سخن و علم نقد بماہیت شعر
تعلق ندارد بل بعوارض ان کما ہو الظاہر و عجب آنست کہ علم صنائع و نقد را اولاً ہم ذکر ساختہ و متعلق
بماہیت گفتہ و من بعد آن ہر دو را متعلق بعوارض نیز قرار دادہ و اگر مراد از جملہ علم عروض و قافیہ است
این سخن صحیح است لیکن لغت نیز تعلق بماہیت شعر دارد چہ مادہ شعر ہمین الفاظ واقع می شود
و مادہ ہر چیز داخل دران چیز میباشد مگر آنکہ گویند چون تعلق عروض و قافیہ بماہیت شعر اہم است
از تعلق دیگر لہذا این ہر دو را مبالغۃ بماہیت شعر مخصوص ساختہ تم کلامہ فتامل کسقدر مطلب متن
اور مطلب حاشیہ مین مغایرت ہے اور قطع نظر اعتراض کی تہمت بھی شریک ہے محقق علیہ الرحمہ
نے علم صنائع اور نقد کو کہان ماہیت شعر سے کہا ہے ص **فن اول** در علم عروض و آن
دہ فصل است **فصل اول** در اشارت باجزای اولی شعر و آن حروف و حرکات است
در علم ایقاع از صناعت موسیقی مقرر شدہ است کہ حدوث اوزان از فقرات متتابع باشد

و از سکونات متناسب کہ میان آن نقرات افتد ست فن اول علم عروض مین اور وہ دس فصلین
ہین فصل اول اشارت اجزای اصلی شعر مین کہ وہ حروف اور حرکات ہین پس حروف و حرکات
شعر مین جزو اول ہین اور جزو ثانی جو اون سے مولف ہوئے ہین یعنی سبب اور وتد اور فاصلہ اونکا بیان
آگے ہوگا یہان بیان حروف و حرکات کا ہے کہ علم ایقاع مین فن موسیقی سے یہ بات مقرر ہوئی
ہے کہ وزن نقرات متتابع اور سکونات متناسب سے پیدا ہوتے ہین نقرات وہ آوازین ہین
ناخن زدن متے درپے سے پیدا ہون اور سکونات جمع سکون کہ درمیان دو ان نقرات کے واقع ہون
اور متناسب یعنی زمانہ سکونات کا درمیان مین برابر اور ہم مقدار ہو پس پیہ پے درپے ہونا حرکات کا
اور متناسب ہونا سکنات کا شعر مین وزن ہے اور موسیقی مین ایقاع اور علم ایقاع ایک علم
ہے کہ اوس مین آوازہاے معروضہ الحرکات والسکنات سے بحث کرتے ہین اور موسیقی
نام علم سرود ہے اور یہہ لغت سریانی ہے اور کبھی بحذف چہارم کہ یای تحتانی ہے استعمال کرتے
ہین اور موسیقی کہتے ہین بہار عجم اور مصطلحات سے اور زبان یونانی مین بمعنی لحن سے ہے
اور ابتدا موسیقی کی حکیم فیثاغورس سے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ آواز مرغ ققنس سے کہ
اوسکو موسیقار بھی کہتے ہین حکمائے استخراج کیا ہے کذا فی الغیاث اور نقرات جمع نقرہ
بمعنی ناخن زدن چوب وغیرہ پر کہ اوس سے آواز نکلی اور نقر بالفتح بمعنی انگشتک زدن ہے
منتخب سے ہم وچون خواہند کہ ازان عبارت کنند بازای نقرات حروف متحرک ایراد کنند
خاصہ حرفہاے کہ از اطلاق نفس از مخرج آن حرف بعد از حبس تام حادث شود مانند تا
و طا ت جو چاہین کہ اون نقرات متتابع اور سکونات متناسب سے عبارت کرین بمقابلے
نقرات کے حروف متحرک لاوین علی الخصوص وہ حرف کہ اپنے مخرج سے بعد کشش کثیرہ کے
پیدا ہوان مثل تے اور طوے کے کہ ان مین تحریک زیادہ ہے ازا بکسر اول بمعنی مقابلہ
و برابر کشف اور کنز سے اور ایراد بکسر اول بمعنی فرود آوردن صراح اور منتخب سے اور اطلاق
بالکسر روان کرنا اور رہا کرنا قید سے کنز اور منتخب سے اور نفس بفتحتین م اور وہ جذب النسیم سے
راہ بینی سے یا مونہہ سے واسطے ترویح قلب اور دفع بخار کے اور پھر اوسی راہ سے نکلنا اوسکا
اور یہہ اندر جانا اوسکا باہر آنا دم کا ایک نفس ہے ہم بازای سکنات حروف ساکن خاصہ حروف

غنہ دانچہ محتمل درازی وکوتاہی زمان سکون تواند بود مثلاً گویند تُن تُن ست اور بمقابلے سکنات
کے حروف ساکن لائین علی الخصوص حروف غنہ وغیرہ جنمین احتمال درازی اور کوتاہی زمانہ سکون
کا ہوسکتا ہے یعنی زمانہ سکون کو اوسمین چاہین دراز کرین چاہین کوتاہ مثلاً کہین تُن تُن پس
لفظ تُن تُن مین دو نون حرف تا بجاے نقرات اور دو نون نون بجاے سکنات ہین غنہ بالضم
وتشدید نون آواز بینی غیاث سے اور حرف غنہ جو خیشوم سے نکلتے ہین مثل نون اور میم ساکن کے
کہ اون مین احتمال درازی اور کوتاہی زمانہ سکون کا ہے ہم اما در وزن شعر حرف متحرک از ہر جنس کہ
باشد بجای نقرات باشد وحروف ساکن بجای سکنات ست واما وزن شعر مین حرف متحرک
جسطرح کے ہون مضموم خواہ مفتوح خواہ مکسور بجای نقرات ہین اور حرف ساکن بجای سکنات
ہم ودر علوم دیگر تقریر کردہ اند کہ حروف در اصل دو نوع ست یکی مصوّت ویکی مُصمت ومصوّت
یا مقصور ست یا ممدود مقصور حرکات باشد مانند ضمہ وفتحہ وکسرہ وممدود حروف مدکہ اخوات آن
حرکات باشد چہ ہر یکے از اشباع یکے ازان حرکات تولد کند وحروف مصمت باقی حروف ست
ست اور علوم دیگر مین یون کہا ہے کہ حرف اصل مین دو طرح پر ہین مُصوّت اور مُصمت اور
مُصوّت کی بھی دو قسمین ہین مقصور اور ممدود پس مصوّت مقصور حرکات کو کہتے ہین یعنی زبر زیر
پیش اور مصوت ممدود حروف مد کو کہتے ہین کہ اخوات اونکے حرکات ہین کسواسطے کہ اشباع
ضمہ سے واو اور اشباع فتحہ سے الف اور اشباع کسرہ سے یے پیدا ہوتی ہے اور سوا انکے
سب حرف مصمت ہین پس مصوّت بتشدید وکسرہ واو بمعنی آواز دہندہ اور ظاہر ہے کہ آواز تلفظ
مین حرکات حروف سے پیدا ہوتی ہے اور مصمت بضم میم اور سکون صاد وفتح میم دوم اور تاے
فوقانی اگندہ میان خلاف مجوف منتخب اور شرح نصاب اور کنز سے کذا فی الغیاث اور بسبب
استحکام اور استقلال کے کہ حروف مصوت سے انمین زیادہ ہے مُصمت نام رکھا اور حروف مدہ
حروف علت ہین کہ خود ساکن اور حرکت ماقبل موافق ہو جیسے دان اور دین اور دون پس اگر
خود متحرک ہون جیسے صوَر اور سیَر جمع صورت اور سیرت کی یا حرکت ماقبل کی موافق نہو جیسے دَور
بمعنی گردش اور دَیر بمعنی بتخانہ حروف مد نہونگے اور اخوات جمع اُخت مراد مناسبت ہے اسواسطے
کہ بہنائی بہن مین لامحالہ مناسبت ہوتی ہے اور ان حروف اور ان حرکات مین بھی مناسبت ہے

کہ اونہین سے پیدا ہوتی ہین باشباع ضم وواو والف ویا ہریک باشتراک بردو حرف اند یکے مصوت کہ حروف مدّ مذکور ست وآن حروف جز ساکن نتواند بود ودیگر مصمت کہ ہم متحرک بود وہم ساکن اما در واو ویا ظاہر ست واما در الف مصمت را ہمزہ نیز خوانندت اور واو اور الف اور یا ہر ایک باشتراک حرکت دو قسم پر ہین ایک مصوت کہ حروف مد ہین اور وہ سوا ساکن کے نہین ہو سکتے دوم مصمت کہ متحرک بھی ہوتے ہین اور ساکن بھی لیکن واو اور یا مین تحریک اور سکون ظاہر ہے مگر الف مین مشکل پس اس جگہہ الف مصمت کو ہمزہ کہین گے حاصل مطلب یہہ کہ الف اور واو اور یے دو طرح پر ہین مصوت اور مصمت پس مصوت جسکو ممدودہ کہتے ہین جیسے نوا اور دور اور میر اور پیر اور دار اور زار یہہ سوا ساکن کے نہین ہوتے اور مصمت وہ بھی دو طرح پر ہین ساکن اور متحرک پس مصمت ساکن جیسے یوم اور ویل کہ بسبب عدم مناسبت حرکت ماقبل کے غیر مدہ ہین اور مصمت ساکن ہین اور ماقبل الف ہمیشہ فتحہ ہوتا ہے غیر مدہ ممکن نہین اور مصمت متحرک واو جیسے وُلد وِلدان وَدود اور یے جیسے یُسر یَسار معالِیش اور الف مین مشکل ہے کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے پس اگر متحرک ہوگا اوسکو ہمزہ کہین گے الف نہ کہین گے اصل مین اور لغت مین معنی الف کے یون لکھے ہین کہ الف بفتح اول وبکسر لام بمعنی مرد جواد وسخی اور بقولے مرد بے زن اور نام ایک حرف کا حروف تہجی سے اور وہ ایک خط مستقیم ہے کہ درمیان لفظ کے یا آخر لفظ مین ساکن واقع ہوتا ہے بے ضغطہ زبان اور اگر وہ خط مستقیم ابتداے لفظ مین متحرک ہو یا درمیان یا آخر لفظ مین بضغطہ زبان واقع ہو اوسکو ہمزہ کہتے ہین مگر عرف اور محاورہ عربی اور فارسی مین ساکن اور متحرک دونون کو الف کہتے ہین کذا فی الغیاث ہم وبحرف مصمت تنہا ابتدا نتوان کرد مگر بعد از انکہ حرفے مصوت مقابلن اوشود ومجموع را حرف متحرک خوانندت اور حرف مصمت سے ابتداے کلام نہین ہو سکتی اسواسطے کہ ابتدا بسکون محال ہے مگر آنکہ ایک حرف مصوت یعنی حرکت مقصور جسکو حرکت کہتے ہین اوس سے ملے اور مجموع کو یعنی اوس حرف اور حرکت کو حرف متحرک کہتے ہین ہم پس اگر مصوت مقصور باشد حرف متحرک را یکحرف بیش نشمرند وآنرا مقطع مقصور خوانند مانند چہ ست پس جو مصمت سے ملے وہ اگر مصوت مقصور ہو یعنی حرکت اس صورت مین حرف متحرک کو زیادہ ایک حرف سے نگنین گے اور اوسکو مقطع مقصور کہین گے مانند چہ کے یعنی جب مصوت مصمت

سے ملے اوسکی دو صورتین ہین ایک مقصور دوسرا ممدود پس جب مصمت مقصور سے ملے گا
ایک گنا جاے گا جیسے چہ کہ اس مین ایک حرف متحرک ہے اور حرف ہا فقط واسطے اظہار حرکت
کے ہے نہ شمار حرف مین اور جب ممدود سے ملے گا دو حرف ہونگے بیان اوسکا آگے ہے م واگر
ممدود باشد مقدار فضل ممدود را بر مقصور حرفی ساکن شمرند و مجموع را حرفی متحرک و حرفی ساکن شمرند
وآن را مقطع ممدود خوانند و حرف مصمت کہ از مصوت مجرد باشد ہم ساکن شمرند ت اور اگر ممدود ہو
یعنی حرف مصمت حرف مد سے ملے مقدار فضل ممدود کو ایک حرف ساکن گنتے ہین اور مجموع کو
ایک حرف متحرک اور ایک حرف ساکن کہتے ہین پس حقیقت مین یہ حرف تین ہوئی ایک مصمت
اور ایک مصوت اور حرکت مقصور کہ وہ بجاے ایک حرف متحرک کے ہے تیسرا ساکن جو اشباع سے پیدا ہوا ہے
اور مجموع کو مقطع ممدود کہتے ہین جیسے آ او ای کہ حرف مدہ ہین اور جو حرف مصمت کہ مصوت سے
خالی ہو وہ بھی ساکن ہے کسواسطے کہ حروف بدون حرکات کے پڑہے نہین جاتے م و چون تحقیق
حروفِ متحرک و ساکن کردہ شد گوئیم کہ در زبانِ عربی حروف مصمت بست و ہشت است و حروف مصوت
شش سہ مقصور کہ آنرا حرکات سہ گانہ گویند و از حروف نمی شمرند و سہ ممدود کہ آنرا حروفِ مد خوانند
ت اور جب تحقیقات حروف متحرک اور حروف ساکن کی ہو چکی اب کہتے ہین ہم کہ عربی مین حروف
مصمت اٹھائیس ہین اور حروف مصوت چھہ تین اونمین مقصور ضمہ فتحہ کسرہ کہ شمار حرف مین نہین
ہین اور تین ممدود کہ اونکو حروف مد کہتے ہین یعنی الف اور واو اور یا حرکت ماقبل موافق پس اگر
مدہ نہون وہ بھی شامل مصمت ہین اور الف اگر ساکن ہوگا مدہ ہوگا اور اگر متحرک ہوگا اوسکو ہمزہ کہینگے
مگر حرف واحد ہے بحالت سکون مصوت اور بحالت تحریک داخل مصمت نہ خارج اٹھائیس سے جیساکہ
صاحب حاشیہ نے گمان کیا ہے ح قولہ بست و ہشت حرف است باید دانست کہ ہمگی حروف ہجا بست و نہ
حرف است لیکن چون مصنف علام درینجا کلام در حروف مصمت ساختہ والف مصمت نباشد مگر بعد
ازانکہ ہمزہ گردد پس الف را از آنہا ساقط ساختہ آرے ہمان ہمزہ را گاہی مجازاً الف گویند و ازین ام
خارج شدن الف از حروف علی الاطلاق لازم نمی آید چہ داخل است در مصوتہ تم کلامہ م و در زبان پارسی
از جملہ حروف بست و ہشتگانہ مصمت ہشت حرف ساقط باشد وآن ثا و حا و صاد و ضاد و طا و ظا و عین
وقاف است و پنج حرف مصمت دیگر درین لغت زیادت شود وآن پا و چیم و ژا و قاف و گاف است

یعنی الف ساکن ۱۲

اصطلاحی

اور پارسی مین اِن انتھائیس حروف مصمت سے آٹھ حرف ساقط ہین ثے اور حے اور صاد اور ضاد اور
طوے اور ظوے اور عین اور قاف شعر ہشت حرف ست آنکه نیاید در زبان فارسی ❊ ثا و حا و صاد و ضاد
طا و ظا و عین و قاف ❊ اور سبب یہہ ہے کہ زبانِ فارسی مین یہہ حرف مخارج سے ادا نہین ہو سکتے
اور پانچ حرف مصمت فارسی مین زیادہ ہین وہ پے اور جیم یعنی چے اور ژے اور تے اور گاف ہر
انمین چار حرف مشہور ہین اور ڈے کہ اکثر نے اسکو بھی داخل کیا ہے حاشیہ مین لہجہ اوسکا درمیان بار
فارسی اور فا کے لکھا ہے اور شرح مین لہجہ اوسکا درمیان فا و واو لکھا ہے الاحق یہہ ہے کہ لہجہ اوسکا
سوا زباندانان فارس کے غیر سے ادا نہین ہوسکتا م دو حرف مصوت ممدود که یکی ازان حرفی است
که میانهٔ ضمه و فتحه باشد چنانکه در لفظ شور افتد که بتازی مالح باشد دیگر حرفی که میان کسره و فتحه باشد
چنانکه در لفظ شیر افتد که بتازی اسد باشد و این حرف بتازی نیز بکار برند و آن را اماله خوانند اما
از اصل لغت نشمرند ت اور دو حرف مصوت ممدود که اونمین سے ایک حرف ہے کہ درمیان ضمے
اور فتحے کے واقع ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شور مین کہ تازی مین اوسکو مالح کہتے ہین اور دوسرا حرف
درمیان کسرے اور فتحے کے واقع ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شیر مین کہ تازی مین اوسکو اسد کہتے ہین
اور یہہ حرف تازی مین بھی مستعمل ہے اوسکو اماله کہتے ہین مگر اصل لغت سے نہین جانتے مطلب یہہ
کہ جب واو اور یا مدہ واقع ہون اور حرکت ماقبل کو پورا پڑھین اوسکو معروف کہین گے یہہ عربی
اور فارسی دونون زبانون مین واقع ہوتی ہین جیسا کہ لفظ شوری بمعنی شوربہ اور لفظ شیر مین جو دودھ
کے معنی پر ہے اور جب اوس حرکت کو پورا نہ پڑھین اوسکو مجہول کہین گے یہہ فارسی مین واقع
ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شور مین بمعنی نمکین اور لفظ شیر مین بمعنی اسد مگر ایسی صورت پائی تازی مین
بھی ہے اوسکو اماله کہتے ہین جیسا کہ رکاب سے رکیب اور حساب سے حسیب لیکن یہہ اصل
لغت مین نہین ہے بلکہ تصرف ہے م و از قبیل این دو حرف حرفی ثالث باشد میان ضمه و کسره
که در دیگر لغت ها بکار دارند و در تازی در لفظ قُیل و امثال آن استعمال کنند و گویند که نیست
باشمام ضمه اما در فارسی نیفتدت اور من قبیل ان دو حرفون کی حرف تیسرا بھی ہے درمیان
ضمے اور کسرے کے کہ اور زبانون مین مستعمل ہے مثل سنس کرت کے اور زبان تازی لفظ
قیل مین اور اوسکی امثال مین مثل بُیع کے استعمال کرتے ہین اور کہتے ہین کہ کسرہ ہے اور

بعضے کی دیتا ہے ھم و حرفہای دیگر باشد کہ ہم از ترکیب دو حرف حادث باشد مثلاً چنانکہ از ترکیب یکی از حرف مد باغنہ نون در لفظ دون و دان و دین باشد و امثال این افتد کہ بروزن دو و دا و دی باشد ست اور اور حرف ہین کہ ترکیب دو حرف سے پیدا ہوتے ہین جیسا کہ ایک حرف مد کی ترکیب سے ساتھہ غُنّے کے نون پیدا ہوتا ہے لفظ دون اور دان اور دین مین اور اوسکی امثال مین جیسے خوان اور زین اور زبان مین کہ بروزن دو اور دا اور دی اور خو اور زی اور زبا ہین اور افتد عبارت مین بمعنی واقع شود ہے ھم و چنانکہ از ترکیب یکی از حروفی کہ مخرج آن آخر کام باشد با حرف واو باشد در لفظ خوش و در بعضی لغات عجم در لفظ درغویش کہ بجای درویش گویند و در لفظ کوس کہ بجای بس گویند واقع باشد و دلیل بر آنکہ ہر یکی ازین حرفہا یکحرف ہست آنست کہ در وزن بجای یکحرف ہست مثل خوان کہ در کتابت مشتمل بر چہار حرف ہست و در لفظ مرکب از دو حرف ہست چہ بروزن خاست ست اور جیسا کہ ترکیب ایک حرف سے منجملہ حروف کہ مخرج اونکا آخر کام ہے ساتھہ حرف واو کے لفظ خُوش مین اور بیچ بعضے لغات عجم کے لفظ درغویش مین کہ بجاے درویش کہتے ہین اور لفظ کوس مین کہ بجاے بس کہتے ہین واقع ہوتا ہے اور دلیل اس بات پر کہ ہر ایک ان دونون حرفون سے ایک حرف ہے یہہ ہے کہ وزن مین بجاے یکحرف ہے مثل لفظ خوان کے کہ کتابت مین مشتمل چہار حرف ہے اور بولنے مین مرکب دو حرفون سے اسواسطے کہ بروزن خا ہے مطلب یہہ کہ جب یہہ خے اور غین کہ مخرج انکا شروع حلق ہے اور کاف کہ مخرج اوسکا آخر کام ہے اور شروع حلق اور آخر کام مین چندان فرق نہین جب ساتھہ واو کے ترکیب پائین گے ایک حرف شمار کیے جاینگے اور اوس واو کو واو معدولہ کہین گے اور اوس حرکت کو فتحہ مائل بضمہ مثل خُود اور خُوید اور خوارزم اور خواجہ اور خواست وغیرہ کی اور علامہ مائل بکسرہ درغویش مین لہذا قافیہ خود ساتھہ شُد اور رُد دونون کے درست ہے ح آخر کام یعنی حرف حلق ہر چند امثلہ مین لفظ کوس بھی شامل ہے اور کاف حرف حلق نہین ہے اور اوسی جگہہ با حرف واو باشد گویا حرف واو باشد لکھا ہے اور خیال معنی کا نہین کیا ہے ھم و ہمچنین حرکتی باشد از ترکیب دو حرکت چنانکہ حرکت حرف مرکب در خوش کہ مرکب از ضمہ و فتحہ است و حرکت حرف مرکب در درغویش کہ مرکب از ضمہ و کسرہ ست و دلیل بر آنکہ ہر یکے ازین حرکت یک حرکت ست آنست کہ یک حرف را یک حرکت بیش نتواند بود ست اور اسیطرح ایک حرکت ہے کہ ترکیب دو حرکتون سے

پیدا ہوتی ہے جیسا کہ حرکت حرف مرکب کی لفظ خوش مین کہ وہ حرکت مرکب ضمے اور فتحے سے ہے
اور حرکت حرف مرکب کی درخویش مین کہ مرکب ضمے اور کسرے سے ہے اور دلیل اس بات پر کہ ہر ایک
ان حرکتون سے ایک حرکت ہے یہہ ہے کہ ایک حرف پر ایک حرکت سے زیادہ نہین ہو سکتے مرکب ہو
وہ حرف یا مفرد ھم و در پارسی حرکتی دیگر است کہ آنرا بہیچ کدام ازین حرکات سہ گانہ یعنی ضمہ و فتحہ و کسرہ
نسبت نتوان کرد و آنرا حرکت مجہول و حرکت مختلسہ خوانند مانند حرکت حرف را در لفظ پارسی کہ بروزن
فاعلن ہست و باشد کہ این حرکت در ابتدای کلمات افتد و اگر کسی آنرا از قبیل حرکات نشمرد بسبب آنکہ
یکی از حرکات مذکور منسوب نیست باو در عبارت مضائقہ نیست اما در شعر آنرا از قبیل حرکات باید شمرد
بدلیل وزن ت اور پارسی مین ایک حرکت اور ہے کہ اوسکو حرکات سہ گانہ سے یعنی ضمے فتحے
کسرے سے نسبت نہین دے سکتے اوسکو حرکت مجہولہ اور حرکت مختلسہ یعنی ربودہ کہتے ہین مثل حرکت
حرف را کی لفظ فارسی مین کہ بروزن فاعلن ہے اور کبھی یہہ حرکت ابتداے کلمات مین آتی ہے اور
اگر کوئی اوسکو من قبیل حرکات شمار نکرے اس سبب سے کہ ساتھ کسی حرکات سہ گانہ کے منسوب
نہین ہے پس اگر وہ عبارت یعنی تلفظ مین کرے مضائقہ نہین ہے ورنہ شعر مین یعنی تقطیع مین اوسکو
من قبیل حرکات شمار کیا چاہیے بدلیل وزن کہ وزن مین وہ حرف کہ جس پر یہہ حرکت ہوتی ہے
متحرک واقع ہوتا ہے جیسے کہ راے لفظ پارسی بجاے عین متحرک فاعلن ہے اور اختلاس کے
معنی سابق مین لکھے گئے ہین اور ابتدا مین واقع ہونا حرکت مختلسہ کا مثل ابتدا بسکون ہے کہ البتہ
وا ہونا اوسکا زباندانون سے ممکن ہے ھم و غرض ازین تفصیل آنست کہ تا بر حروف مفردہ و مرکبہ و
فرق میان ہر دو و بر حروف متحرک و ساکن و فرق میان ہر دو وقوف افتد و معلوم گردد کہ حرکت حرف
بشابہ انضمام حرفیست باو ت اور غرض اس تفصیل سے وہ ہے کہ لوگ حروف مفردہ اور حروف مرکبہ
سمجھین اور ان دونون مین فرق جانین اور حروف متحرک اور حروف ساکن کو سمجھین اور ان دونون مین
فرق جانین اور معلوم کرین کہ حرکت حرف کی بمنزلہ ملنے ایک حرف کے اوس حرف سے ہے وقوف
بفتحتین جاننا اور آگاہی اور استادہ ہونا کشف اور منتخب اور لطایف اور صراح سے کذا فی الغیاث
پس مطلب حروف مرکبہ سے یہہ ہے کہ کتابت مین دو حرف ہون اور تقطیع مین ایک حرف
جیسا کہ لفظ خود اور خویش مین اور مفردہ وہ حرف ہے جو ایسا نہو ح متن حرف مرکبہ پر یہہ عبارت

لکھی ہے کہ مثل شور و شیر و در غویش وغیرہ کہ تفصیلش در ما سبق گذشت جاننا چاہیے کہ شور اور شیر
مین حرف مرکب کمان ہے ھم و باید مقصود شویم گوئیم اصناف حرکات مذکور در وزن شعر یک حکم
دارد و حروف کہ اجزای کلمات اند یا متحرک اند یا ساکن ت اور طرف مقصود کے جانین ہم اور کہین ہم
کہ اصناف حرکات مذکور وزن شعر مین ایک حکم رکھتے ہین اور حروف کہ اجزا کلمات کے ہین یا متحرک
ہوتے ہین یا ساکن پس اصناف حرکات سے مراد ضمہ فتحہ کسرہ ہے یعنی مقابل موزون جو موزون
ہو اوس مین مطابقت متحرک کی متحرک سے اور ساکن کی ساکن سے چاہیے نہ مطابقت ضمے کی ضمے
سے اور فتحے کی فتحے سے اور کسرے کی کسرے سے یا اصناف حرکات سے مراد مفردہ اور مرکبہ
اور مختلسہ اور تامہ مین یہہ بھی وزن مین ایک حکم رکھتے ہین ھم و بر عروضی نیست کہ ماہیات حروف
و حرکات و اعداد بشناسد و بر اصناف آن ہر یک وقوف یابد چہ آن کار لغوی است آنچہ او را ضروری است
آنست کہ میان حرف مفرد یا آنچہ بجای مفرد باشد از مرکبات و میان حروف مولف فرق کند و ہمچنین میان
حرف متحرک و حرف ساکن فرق کند ت اور عروضی پر واجب نہین ہے کہ حقیقت حروف اور حرکات
اور اونکے اعداد کو جانے کہ اصل مین لفظ کیا تھا اور بعد تعلیل کے کیا رہا اور اوسکے اصناف سے
واقف ہو کہ یہہ مہموز ہے اور یہہ معتل کسواسطے کہ وہ کام اہل لغت کا ہے جو کچھہ کہ عروضی کو ضرور ہے
یہہ ہے کہ درمیان حرف مفرد کے جیسے شین لفظ شد مین یا جو کچھہ کہ بجائے مفرد ہو مرکبات سے
جیسے خا و واو لفظ خود اور خوش مین اور درمیان حروف مولف کے جیسے الف لفظ آمد مین اور را
لفظ فرخ مین کہ کتابت مین ایک حرف ہے اور وزن مین دو فرق کرے اور اسیطرح درمیان حروف
متحرک اور حروف ساکن کے فرق جانے ھم و علامات حروف و حرکات در وضع کتابت مختلف باشد
تا میان حروف مختلف و حرکات مختلف تمیز کنند و علامت سکون یکی چہ سکون بیک صفت بیش نیست
و اگرچہ اسباب آن مختلف ست اما نزدیک عروضیان حرف متحرک را مطلقاً یک علامت ست چہ
عروضی را با تمیز میان حروف مختلف و حرکات کاری نیست و آن علامت دائرہ خرد باشد بدین شکل
ہ و حرف ساکن را یک علامت و آن خطی خرد مستقیم باشد بدین شکل ا واللہ اعلم ت اور نشان
اور نقش حروف اور حرکات کی کتابت مین مختلف ہین اسواسطے کہ حروف مختلف اور حرکات مختلف
مین تمیز پیدا ہو اور علامت سکون کی ایک ہی ہے سب کے نزدیک اسلیے کہ سکون ایک ہی طرح پر

ہوتا ہے اگرچہ سبب سکون کے مختلف ہین کہ کبھی سکون وقف سے اور کبھی تصرف اور تعلیل صرفی سے اور کبھی بنظر وضع لغوی ہوتا ہے لیکن نزدیک عروضیان کے حرف متحرک کی مطلقاً ایک علامت ہے اسواسطے کہ عروضی کو اختلاف حروف وحرکات سے کام نہین اور وہ علامت متحرک کی دائرہ چھوٹا ہے اس شکل بر ہ اور حرف ساکن کی ایک علامت ہے اور وہ خط چھوٹا مستقیم ہے اس شکل پر ا واللہ اعلم جاننا چاہیے کہ الف کو علامت سکون اسواسطے مقرر کیا کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور ہاے ہوز کو علامت متحرک اسواسطے ٹھہرایا ہے کہ بزبان عرب اور فارس مین علامت تحریک ہے عربی مین کما قال اللہ تعالیٰ مَا اَغْنٰی عَنِّی مَالِیَہْ ہَلَکَ عَنِّی سُلْطَانِیَہْ پس یہہ ہے علامت فتحہ یا قیل ہے اور خود حالت وقف مین اور فارسی مین جیسے رمہ اور ہمہ اور کہ اور چہ مین کہ ہے محض براے اظہار حرکت ہے اور لفظ مین داخل نہین جس جگہہ اشباع نہو اور بعضے رسالون مین علامت متحرک شکل میم بھی ہے کہ خط نسخ مین سر میم بشکل صفر میانہ تہی لکھا جاتا ہے **فصل دوم** در کیفیت اعتبار حرف متحرک وساکن در شعر واشارت بہ تقطیع شعر در فصل گذشتہ معلوم شد کہ اجزای اولی شعر حروف متحرک وساکن ہست اکنون گوئیم کہ مراد درین موضع از حروف متحرک وساکن حروف ملفوظ است نہ حروف مکتوب وبسیا حروف ہست کہ مکتوب ہست وملفوظ نیست مانند الف در کتابت تازی کہ بعد از واو آمنوا نویسند وواو کہ در آخر اسم عمرو نویسند وہمزۂ وصل کہ در اثنای کلمات متصل بیکدیگر افتند والف در آخر لفظ انا در غیر حالت وقف ودر پارسی مانند واو عطف کہ درمیان دو کلمہ نویسند وحرف یا وہا کہ در آخر کے وچہ ونہ نویسند وواو در آخر دو وتو وامثال آن **ت فصل دوسری** بیچ کیفیت اعتبار حرف متحرک وساکن کے شعر مین اور تقطیع شعر مین فصل گذشتہ سے معلوم ہوا کہ پہلے اجزا شعر کے حروف متحرک اور حروف ساکن ہین آب کہتے ہین ہم کہ اس جگہہ مراد حروف متحرک اور حروف ساکن سے حروف ملفوظ ہین نہ حروف مکتوب اور بہت سی حروف ہین کہ مکتوب ہین ملفوظ نہین مانند الف کی کتابت تازی مین کہ بعد واو آمنوا کے لکھتے ہین اور مانند واو کے کہ آخر لفظ عمرو مین لکھتے ہین اور مانند ہمزۂ وصل کے کہ درمیان کلمات کے شامل وایکدوسرے کے متصل بیکدیگر واقع ہوتا ہے اور مانند الف کے آخر لفظ انا مین جب موقوف نہو اور فارسی مین مانند واو عطف کے کہ درمیان دو کلمون کے لکھتے ہین اور مانند یا اور ہا کے کہ آخر کی اور چہ اور نہ مین لکھتے ہین اور مانند واو کے کہ آخر دو وتو وغیرہ مین

لکھتے ہین جاننا چاہیے کہ عروضیون کو تقطیع مین اون حرفون سے کام ہے جو تلفظ مین آسکے ہین
حروفِ مکتوبی غیر ملفوظی سے علاقہ نہین پس وہ مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین مثل الف آخر امنوا کہ ہے
اور اس الف کو اسواسطے لکھتے ہین کہ فارق ہو درمیان واو جمع اور واو عطف کے اور جس جگہہ
صیغہ مین ملا ہوا ہوتا ہے وہان اگرچہ خیالِ التباس نہین مگر طرداً للباب لکھتے ہین پس واو ملا ہوا صیغے
مین جیسے امنوا مین اور علاحدہ جیسے فاعتبروا مین اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین واو آخر لفظ عمرو ہے
اور وجہ اس واو کے لکھنے کی یہہ ہے تا یہہ عمرو منصرف عمر بضم عین و فتح میم جو غیر منصرف ہے اوس سے
ملتبس نہو اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین ہمزۂ وصل ہے کہ درمیان کلمات کے واقع ہوتا ہے
جیسے واقتلوہم مین اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین الف آخر لفظ انا ہے غیر حالتِ وقف مین جیسے
نظیری کہتا ہے مصرع بدعوی انا صدیق اکبر آوردہ اور حالتِ وقف مین یہہ الف ملفوظ ہوگا
اور فارسی مین مکتوبی غیر ملفوظی واو عطف کا ہے درمیان دو کلمون کے جیسے آمد و شد اس مصرع مین
مصرع کوچۂ یار مین رفت و آمد و شد رہتی ہے * اور یا او ہا لفظ کی اور چہ اور نہ مین شاید زمانہ قدیم مین
کتابت اس کاف کی بصورت کے تھی ورنہ اس زمانے مین کوئی اسطرح نہین لکھتا اور واو لفظ دو او
تو مین جیسا خواجہ حافظ نے کہا ہے شعر صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را * کہ سر بکوہ و بیابان
تو دادۂ ما را * ص و ہمچنین بسیار حرف ہست کہ ملفوظ ہست و مکتوب نیست مانند واو لہ و یای بہ در تازی و الف
اللہ و سموات و ہمزہ جبریل و تنوینات و تشدیدات چہ حرف مشدد مرکب از دو حرف باشد اول ساکن
دوم متحرک و در پارسی مانند الف مد در آتش آمد و تشدید از دست اور اسیطرح بہت سے حرف
ہین کہ ملفوظ ہوتے ہین مکتوب نہین ہوتے ہین مانند واو لہ اور یاے بہ کے عربی مین یہان تک
کہ خاقانی نے تحفۃ العراقین مین قافیہ کیا ہے شعر کردند لوا نصب در ایوان ہو * تحت لواء آدم
من دونہ *. اور الف اللہ کا بعد لام کے اور الف سموات کا بعد میم کے اور ہمزہ جبریل کا
اور کتابت جبریل کی یون ہی صحیح ہے ہرچند بعضے ایک شوشہ بڑھا کر لکھتے ہین اور تنوینات اور
تشدیدات اسواسطے کہ حرف مشدد مرکب دو حرف سے ہوتا ہے اول ساکن دوسرا متحرک اور
نون تنوین بحقیقت حرف جداگانہ ہے اور پارسی مین مانند الف ممدودہ کے لفظ آب اور آتش
مین اور مانند حرف مشدد کے ایسے ہین کہ ان سب مین ایک حرف لکھا جاتا ہے اور دو حرف

ملفوظ ہوتے ہین حصہ دوم بدانکہ تشدید در پارسی در دو موضع آورند یکی در اصل کلمہ چنانکہ در لفظ غرّنده و برّان
گویند و دیگر آنکہ میان دو کلمہ افتد چنانکہ در حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ یا کلمۂ کہ بای امر و میم نہی
برو سابق بود چنانکہ در لفظ بکّن و مکّن یا حرفی بروی سابق بود کہ در لفظ نباید مانند واو و دو و تو و های
سہ و نہ و کہ و چہ و لالہ و پردہ و دیگر امثال این مواضع تشدید قبیح بود و در هیچ کدام ازین مواضع تشدید
واجب نبود اگر بیارند هم روا بود و بہر جا چندان کہ در لغت پارسی تشدید کمتر آورند بہتر باشد چہ تشدید
دران لغت اصلی نیست و چون فرق میان حروف ملفوظ و مکتوب ظاهر شد اجزای شعر معین گشت
ست اور معلوم ہوا کہ تشدید پارسی مین دو جگہہ لاتے ہین ایک اصلی کلمہ مین جیسا کہ لفظ غرّنده
اور برّان مین کہتے ہین مثال لفظ غرنده کے نظامی کہتا ہے **شعر** بتیره بغرّید ان آب چو ابر +
بغرّید ہم سو چو بانگ ہزبر + بتیره بروزن کبیره بمعنی نقاره ہی برّان سی مثال لفظ برّان کی نظامی
کہتا ہے **شعر** یکے را بفرمود تا زان گروه + ببرّید سر ہمچو یکپاره کوه + اسی طرح ہی تشدید لفظ برّیدن
کی نظامی کہتا ہے **شعر** چو برّان شود نامہ ها سوی مرد + من آن نامہ را برگشایم نورد + اور اسیطرح
ہی تشدید لفظ درّیدن کی نظامی کہتا ہے **شعر** بدرّید خفتان زره پاره کرد + عمل ہین کہ فولاد
با نعاره گرد + دوسری تشدید دو کلمون کے درمیان مین لاتے ہین جیسا کہ حرف اول مین معطوف سے
وہ معطوف علیہ کا آخر حرف ٹھہرا حرف عطف سے کچھ کام نہین جیسے زرّ و سیم اور دُرّ و گوہر اور
چپّ و راست نظامی کہتا ہے **شعر** زپیرایہ و گوہر و زرّ و سیم + بدان جانور داد نزلی عظیم + اور
خسرو کہتا ہے **شعر** تحفہ آورده ہمہ گرد راست + شد و صف آراستہ از چپّ و راست + اور حرف
اول مین مضاف الیہ سے وہ مضاف کا حرف آخر ٹھہرا جیسے درّ سخن اور سمّ اسپ اور خمّ کمند
نظامی کہتا ہے **شعر** نخل زبان را رطب نوش داد + دُرّ سخن را صدف گوش داد + اور نظامی کہتا ہے
شعر ز سُمّ ستوران دران پہن دشت + زمین شش شد و آسمان گشت ہشت + اور نظامی
کہتا ہے **شعر** بہ نیروی بازو خمّ کمند + در آورد گردن کشان را بہ بند + اور اسیطرح صفت موصوف
مین سعدی کہتا ہے **شعر** چو مردم و ناشال زرّ طلاست + کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند +
اشرف کہتا ہے **شعر** در فراقت بسکہ می ذروم بخود نور نظر + اشک از چشم چو در شب چراغ آید
برون + یا وہ کلمہ کہ بے امر کے اور میم نہی کا اوس پر ہو وہان بھی تشدید آجاتی ہے جیسا کہ لفظ

بکنّ و مکن مین مثال اوسکی یہہ بیت ہے شعر بکنّ و مکن ای بت خوشخرام ✤ بمن ستم دیر غیر
لطف دوام ✤ یہہ بھی دو کلمونکی مثال ہے یا ایسا حرف اوس کلمے سے لاحق ہو کہ تلفظ مین نہ آسکے
مانند واو کے دو اور تو مین اور مانند ہا کے سہ اور نہ اور کہ اور چہ اور اللہ اور پردہ مین مثال اسکی وہی
مصرع ہے جو محقق علیہ الرحمہ نے دائرہ شبہہ مین لکھا ہے مصرع بادہ بمن دہ تو تا ہم یکبار بروزن
سریع مستفعلن مستفعلن مفعولات ✤ تشدید بالفظ بمن اور لفظ تا مین یہہ بھی دو کلمونکی مثال ہے
اور ان مقامونکی تشدید قبیح ہے اور کسی مقام مین ان مقامونسے تشدید واجب نہین ہے
اگر لائین تو روا ہے اور بالجملہ تشدید جتنی فارسی مین کمتر لائین بہتر ہے اسواسطے کہ تشدید لغت
فارسی مین اصلی نہین ہے اور جب فرق درمیان حرف ملفوظ اور مکتوب کے معلوم ہوا اجزا شعر کے
معین ہوئے تمام ہوا ترجمہ اور مطلب عبارت متن کا اب کہتے ہین ہم کہ اس جگہہ شرح اور حاشیے
مین تازہ تازہ مضامین نظر آئے لہذا عبارتین اونکی بعینہ لکھدین کہ ناظرین کے ملاحظے سے گذر جائین
ح زیر لفظ خرندہ اور بر آن لکھا ہے کہ ہمچنین در خرم (ازراہ طعن) محقق علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ ان مقامونمین
تشدید چاہین لائین چاہین نہ لائین پس لفظ خرم بدون تشدید ہمین دیکھا اور اس عبارت مین
کہ یا حرفی بروی سابق بود کہ در لفظ نیاید ضمیر وی کی طرف بای امر اور میم نہی کی پھیری ہے اور خیال
معنی کا نہین کیا ہرچند وہ ضمیر طرف کلمے کے پھرتی ہے اور اس عبارت پر کہ چنانکہ در حرف اول از معطوف
یا مضاف الیہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ چنانکہ در حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ این قاعدہ
در کتابی بنظر فقیر نرسیدہ و مثالش نیز بدست نیامدہ ہر کہ برین قانون و مثالش ظفر یابد در ہوامش
کتاب افزودہ منت بر جان ناتوان نہد اما شاید مرادش از حرف اول معطوف حرفی قبل از و باشد
یعنی حرف عطف واز اول مضاف الیہ جزو اولش و مثال آرزوّ و تمنا و زیدّ اود قرار دادہ آید لیکن
اینمعنی ہم فہمیست نہ محقق اور اس عبارت پر کہ یا کلمہ کہ بای امر و میم نہی بر وسابق بود چنانکہ در لفظ
بکن و مکن یہہ حاشیہ لکھا ہے ح یعنی در اول کلمہ اش واقع شود نحو یارب بکن و حرام مخور لیکن مخفی
نماند کہ تخصیص بای امر زائد ست بل دساورایش نیز یافتہ میشود مثل شبتو و شمّا از اصلہما شب بو
و شب با زبل در بای عربی و فارسی ہم ادغام دیدہ شد مثل شپّر اصلہ شب پرہ بل در غیر ان نیز مثل
بتر اصلہ بد تر ثم کلامہ و ہکذا مثل حقیقت تشدید در حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ این ست

کہ واو عطف را بحرف اول معطوف و حرف آخر مضاف الیہ بتشدید بیامیزند اما مثال تشدید در معطوف چنانکہ
درین شعر کہ از مثنوی ست **بیت** مرد دانشمند و نادان یکی ست ٭ فرق اندر ہر دوان بس اندکی ست
و اما در مضاف الیہ چنانکہ گویند غلام زیدّ ۔ تتبع تازی بطریقہ غلام الرجل و بای امر و میم نفی را بحرف
مابعد مدغم سازند چنانکہ درین شعر مولوی روم کبر مکن گر تو ہستی آدمی ٭ زانکہ شیطان را بود کبر و منی ٭ تم کلامہ
پس یہہ شعر ملحقات مثنوی سے ہے قابل اعتبار نہین اور اگر ہو تو مثال تشدید درمیان کلمہ کے ہے مثل عزان ۱۲
ھ و از فصل گذشتہ معلوم شدہ است کہ حرف مرکب از دو حرف را یکی بیش نباید گرفت **ت** اور
فصل گذشتہ سے معلوم ہوا ہے کہ حرف مرکب دو حرفی مخلوط التلفظ کو مثل خود اور مثل درخویش ایک حرف
سے زیادہ نہ لیا چاہیے **ھ** و بدانکہ اول شعر حرفی ساکن نتواند بود چہ ابتدا بساکن ممتنع یا متعذر بود
ت اور جان تو کہ ابتدا شعر کے حرف ساکن سے نہین ہو سکتی اسواسطے کہ ابتدا بسکون زبان عرب
و عجم مین بالاتفاق محال ہے کہتے ہین کہ لغت سنسکرت اور پشتو اور انگریزی مین ابتدا بسکون
ہے پس جب اہل عرب و عجم اون زبانون مین کلام کرینگے ادا کرنا اونکے لہجے کا انسے متعذر ہوگا
اور متعذر بکسر ذال معجمہ مشددہ بمعنی دشوار ہے منتخب و کنز اور غیاث سے **ھ** و درمیان شعر
زیادت از یک ساکن نیفتد چہ حروف ساکن چون متوالی شوند سخن را از یکدیگر بریدہ گردانند
و وزن باطل شود و نیز در نطق آوردن آن در اثنای سخن اقتضای کلفت کند **ت** اور درمیان
شعر کے زیادہ ایک ساکن سے نہین واقع ہوتا اسواسطے کہ حروف ساکن متوالی سخن کو یکدیگر سے
بریدہ کرتے ہین اور وزن باطل ہوتا ہے اور بولنا اونکا اقتضاے کلفت کرتا ہے یعنی وزن عروضی
مین درمیان شعر کے دو ساکن نہین آسکتے اور اگر آسکتے ہین ایک متحرک ہو جاتا ہے بمقابلہ موزون ٭
مگر آخر مصرع مین **ھ** و در تازی زیادت از دو ساکن جمع نشود و در اثنای سخن التقای ساکنین بیشتر
از اجتماع یکی از حروف مد با ادغام افتد چنانکہ در سارّ یا با غنّہ چنانکہ آنذرتہم و ہیچکدام در اثنای
شعر جایز نبود **ت** اور کلمات عربیہ مین زیادہ دو ساکن سے جمع نہین ہوتے اور اثنای سخن مین
التقاے ساکنین اکثر جمع ہونے ایک حرف مد سے ساتھ ادغام کے ہوتا ہے جیسا کہ لفظ سارّ
مین یا جمع ہونے ایک حرف مد سے ساتھ غنہ کے ہوتا ہے جیسا کہ انذرتہم مین اور یہہ کوئی اثنائے
سخن یعنی وزن عروضی مین جائز نہین پس التقا بالکسر باہم ہونا اور باہم ملنا اور ایک دوسری کو دیکھنا

کذا فی المنتخب والکنز والغیاث اور ادغام بالکسر کھانا ایک چیز کا بے چبانے کے اور لگام دینا گھوڑی کو اور ایک حرف کو دوسرے حرف سے ملانا کذا فی المنتخب والغیاث تصریح یہ کہ عربی مین دو ساکن جمع ہوتے ہین اثنا سے سخن مین نہ وزن عروضی مین اصرعہ دو مقام ہین ایک یہ کہ بعد مدہ کے ادغام واقع ہو جیسے لفظ سارین کہ الف مدہ کے بعد را مشددہ واقع ہوئی ہے اول ساکن دوسرے متحرک پس دو ساکن جمع ہوے اول الف ساکن دوسری رے ساکن اور دوسرا مقام یہ ہے کہ بعد مدہ کے غنہ واقع ہو جیسا کہ لفظ آنذرتہم مین اصل اسکی اأنذرتہم تھی جب الف اول متحرک اور دوسرا ساکن ہو گیا دو ساکن جمع ہوے اول الف دوم ساکن دوسرا نون غنہ ساکن ح قولہ آنذرتہم اصلہ اأنذرتہم بود چون در ہمزۂ ثانیہ تسہیل یعنی بین بین گیرند ای سیان مخرج ہمزہ والف ش خوانند پس گویا کہ ساکن شد و سکون ساکن ثانی یعنی نون ظاہر است پس اجتماع ساکنین متحقق شد تم کلامہ پس جو لفظ گویا ساکن شد خلاف مقام نظر آیا اسواسطے کہ یہان عین ساکن چاہیے لہذا مینے رقعہ مولوی عبد الرزاق صاحب کی خدمت مین لکھا مولوی صاحب نے اوسکے جواب مین یہ عبارت لکھ بھیجی کہ قرأۃ اأنذرتہم ہر چند وجہ مرقوم ہست اول تحقیق ہر دو ہمزہ دوم ابدال ہمزۂ ثانیہ بالف سوم تخفیف ہمزۂ ثانیہ باقیام حرکت چہارم زیادت الف میان ہمزتین و تخفیف ثانیہ بین بین پنجم حذف ہمزہ استفہام مع حرکتش ششم حذف ہمزہ استفہام و نقل حرکتش بسوی تنوین سواءٌ ہم واما در پارسی اجتماع دو ساکن بسیار بود و باشد کہ زیادت از دو ساکن نیز جمع آید و باشد کہ بعضی ازان بحقیقت ساکن نبود و لاکن مجہول الحرکۃ باشد اما دو ساکن چنانکہ در کار و مرد افتد **ت** واما فارسی مین یعنی اثنای کلمات فارسی مین جمع ہونا دو ساکنون کا بہت ہے مثل کار و بار کے اور کبھی زیادہ دو ساکنون سے بھی جمع ہوتے ہین یعنی تین ساکن جیسے گوشت اور پوست مین اور چار ساکن جیسے خواست مین لیکن حق یہ ہے کہ واو اور الف معدولہ التلفظ لفظ خواست مین بجاے حرف واحد مرکب ہے پس زیادت تین ساکن سے ممکن نہین آور کبھی اون تین ساکنون مین سے بعض بحقیقت ساکن نہین ہوتا مجہول الحرکۃ ہوتا ہے مثل لفظ پارس کے کہ رے پر حرکت ربودہ ہے لیکن دو ساکن جیسے کار و مرد مین ہین وجہ اسکی یہ ہے کہ بنا لغت فارسی کی اعراب پر نہین لہذا جمع ہونا ساکنون کا بھی اوس مین موجب کلفت نہین مگر وزن مین موافقت موزون بہ انکے سبب ساکن رہے گا ہم وچون اشال این در اثنای شعر افتد حرف اول ساکن و دوم متحرک باید شمرد

چہ در وزن در مقابل متحرک افتد مثلا کارکن یا مرد زن بروزن فاعلن باشد بی ہیچ تفاوت واما سہ حرف چنانکہ در لفظ راست وبخت ومورد باشد وہمیشہ حرف اول ازامثال این کلمات از حروف مد بود پس اگر حرف آخر متحرک نشود بعضی ازین سہ حرف را بجای دو حرف بکار دارند یکی ساکن ودیگر متحرک ویک حرف در عبارت بزنند مثلا راست گو بروزن فاعلن گویند وبعضی ہمہ حروف در عبارت آرند تا راست گو بروزن مفتعلن شود واگرچہ بروجہ اول ازگرانی خالی نبود اما دوم گران تر باشد وشعرا بیشتر بروجہ اول استعمال کنند ت اور جب امثال انکی اثناے شعر مین واقع ہوتی ہے یعنی وزن عروضی مین حرف اول کو ساکن اور دوسرے کو متحرک کرتے ہین اسواسطے کہ وزن مین مقابل متحرک کے متحرک چاہیے مثلا کارکن یا مرد زن کو بروزن فاعلن کہتے ہین بے تفاوت لیکن جب تین حرف ساکن جمع ہون جیسے لفظ راست اور بخت اور مورد مین ہین تو حرف اول انکا ہمیشہ حروف مد سے ہوتا ہے پس اگر آخر انکا متحرک نہو بعض ان تینون حرفونکو مقام دو حرفون کے استعمال کرتے ہین ایک ساکن دوسرا متحرک اور ایک حرف کو عبارت مین حذف کرتے ہین مثلا راست گو کو بروزن فاعلن کہتے ہین حرف تا کو حذف کرتے ہین اور بعض سب حرفون کو عبارت مین لاتے ہین اور راست گو کو بروزن مفتعلن کہتے ہین ہرچند پہلی وجہ بھی یعنی راست گو بروزن فاعلن ثقالت سے خالی نہین مگر وجہ دوسری یعنی راست گو بروزن مفتعلن ثقیل تر ہے اور شعرا نے اکثر وجہ اول اختیار کی ہے پس قول محقق مرد زن یا بمعنی ہم بروزن کہیے یا بحذف عاطف بمعنی مرد وزن کہیے اور مورد بضم اول اور سکون ثانی وجا‌ب اور ثالث اور دال ابجد نام ایک درخت کا ہے کہ اوسکو آس کہتے ہین اور پتے اوسکے نہایت سبز ہوتے ہین اور طراوت رکھتے ہین اور دواؤن مین کام آتے ہین اور بسبب سبزی کے اور طراوت کے اونکو زلف اور گیسوے محبوب سے نسبت دیتے ہین اور بمعنی مہر ونگین بھی آیا ہے کذا فی البرہان ص واگر حرف آخر متحرک شود خالی نبود ازانکہ بعد ازوی متحرکی دیگر آید یا ساکنی آید اگر متحرکی آید چنانکہ گویند مثلا راست وکژ در ینصورت رنند یدن یکحرف در عبارت گران بود از آوردن ہمہ بخلاف صورت اول وسبب آنست کہ در صورت اول دو حرف بازای حرفی متحرک افتاد وحرف متحرک بحقیقت ہم دو حرف است اما اینجا دو حرف بازای حرفی ساکن می افتد پس عبارت

وزان بر وزن مفتعلن ہر چند از گرانی خالی نیست اما بر وزن فاعلن بسیار گران تر باشد درینصورت
شعرا وجہ اول را اختیار کردہ اند **ت** اور اگر حرف آخر انکا متحرک ہو اس مین دو صورتین ہین
کہ بعد اس متحرک کے یا حرف ساکن آئے گا یا حرف متحرک آئے گا مثلاً کہین راست و کژ کہ واو عاطفہ بجاے
حرکت کے ہے تے پر اور بعد اس تا کے متحرک کے کاف کژ کا متحرک آیا ہے اس صورت مین
حذف کرنا ایک حرف کا عبارت مین ثقیل تر ہے سب کے قائم رکھنے سے یعنی اوسکو بر وزن مفتعلن
کہینگے نہ بر وزن فاعلن اور یہہ شکل خلاف صورت اول کے ہے کہ راست گو بر وزن فاعلن
بہتر سمجھا اور راست و کژ بر وزن مفتعلن بہتر ہے اور سبب اسکا یہہ ہے کہ صورت اول مین یعنی
راست گو کو بر وزن فاعلن کہنے مین دو حرف بمقابلے ایک حرف متحرک کے پڑے یعنی سین
اور تے کہ دونون ساکن ہین بمقابلے عین متحرک فاعلن کے واقع ہوئے اور حرف متحرک بھی حقیقت
مین دو حرف ہین ایک حرف مصمت اور ایک حرف مصوت یعنی حرکت عین کی پس دونون مقابل ہین
برابر ٹھہرے اور اس جگہہ یعنی راست و کژ کو بر وزن فاعلن کہنے مین دو حرف بمقابلے ایک حرف
ساکن کے پڑتے ہین یعنی الف اور سین راست و کژ کا بمقابلے الف فاعلن کے پڑتا ہے پس راست
و کژ کو بر وزن مفتعلن کہنا اگرچہ گرانی سے خالی نہین مگر بر وزن فاعلن کہنا ثقیل تر ہے کسواسطے کہ
حال بر وزن فاعلن کہنے کا بیان ہو چکا اور بر وزن مفتعلن کہنے مین دو حرف ساکن یعنی الف اور
سین راست و کژ کا بمقابلے ایک حرف ساکن اور ایک حرف متحرک کے پڑتا ہے اور وہ فے اور تے مفتعلن
کی ہے اس صورت مین شعرا نے بہ نسبت وجہ اول اختیار کی ہے کہ راست و کژ کو بر وزن مفتعلن کہتے
ہین اور یہہ وجہ اول کہنا نظر بہ عبارت اخیرہ ہے تمم و اگر بعد از حرف متحرک حرفی ساکن آید بگوئیم کہ
لفظ راستی مثلاً حکمش ہمان بود کہ در دو حرف ساکن متوالی گفتہ آمد و درینصورت کلفت زائل
شود و این حکمہا جملہ حکم وقوع این حرفہا است درمیان شعر اما اگر در آخر شعر افتد ہرچہ مجہول الحرکۃ
بود ساکن شمرند و یک ساکن و دو ساکن در آخر اشعار اعتبار نکنند و اگر زیادت بود آنرا اعتبار
نبود و در حکم محذوف باشد انیست حکم حروف ساکن **ت** اور اگر بعد اوس حرف متحرک کے
جو راست اور تخت وغیرہ مین بالفعل متحرک ہوا ہے ایک حرف ساکن آئے جیسا کہ لفظ راستی
مین سے حکم اسکا وہی ہے کہ دو حرف ساکن متوالی مین بیان کیا گیا کہ بر وزن فاعلن ہوگا اول

ساکن رہیگا دوسرے حرف ساکن کو متحرک کرینگے اور کلفت باقی نرہےگی اور یہہ احکام حرفونکے جو بیان کیے تب جاری ہونگے جب یہہ حرف درمیان شعر کے پڑین اگر جسوقت یہہ حرف آخر شعر مین پڑینگے یعنی یہہ حرف آخر شعر مین پڑین یا وہ کلمے کہ جنمین یہہ حرف ہون آخر شعر مین پڑین جو حرف کہ مجہول الحرکۃ ہوگا اوسکو ساکن شمار کرینگے جیسے تے لفظ پارس مین مجہول الحرکۃ ہے اوسکو ساکن شمار کرینگے اور ایک ساکن اور دو ساکن آخر اشعار مین اعتبار کرتے ہین ایک ساکن جیسے لفظ شود اور رود مین ہے اور دو ساکن جیسے لفظ کرد اور مرد مین ہین اور جو ساکن اِنسے زیادہ ہے اوسکا اعتبار نہین حذف ہوگا جیساکہ سوخت اور ساخت اور خواست اور پارس مین یہان تک بیان حروف ساکن کا تھا اب حال حروف متحرک کا سنو **م** اما حروف متحرک متوالی در شعر تازی زیادت از چہار مستعمل ندارند و چہارم بطریق زحف افتد و گران تمر ندرت **ت** لیکن حروف متحرک متوالی شعر تازی مین زیادہ چار سے مستعمل نہین جانتے اور جو تھا بطریق زحاف کے پڑتا ہے مثل فَعِلَتُن کے کہ مستفعلن سے بعد خبن اور طے کے بنتا ہے مگر اوسکو بھی ثقیل جانتے ہین زحف بالفتح چلنا کودک کا بزانو اور چلنا حیوان کا بشکم زاحف وہ تیر کہ زمین پر گرکے نشانے پر پہونچے زحاف بالکسر گرنا اور ساقط ہونا شعر مین ایک حرف کا دو حرفون سے کذا فی المنتخب و استعمال مین زحاف بہت ہے **م** و در شعر پارسی زیادت از سہ مستعمل نیست و سہ متحرک متوالی ہم اصلی نباشد و بطریق زحف افتد و تخفیف را تسکین اوسط جائز دارند چنانکہ بعد ازین گفتہ آید و آخر ہیچ شعر نہ بتازی و نہ بفارسی متحرک نشاید چنانکہ اول ساکن نشاید و این جملہ باید کہ مقرر باشد تا در تقطیع اشعار اعتبار کردہ شود **ت** اور شعر فارسی مین زیادہ تین حرف متحرک متوالی سے مستعمل نہین ہین بسبب خفت زبان فارسی کے وہ بھی اصلی نہین ہوتے بطریق زحاف کے پڑتے ہین مثل فَعِلَاتُن کہ فاعلاتن سے بعد خبن کے بنتا ہے اور اسمین بھی تخفیف کے واسطے تسکین اوسط جائز ہے جیساکہ بعد اسکے بیان ہوگا چنانچہ اشعار مین جہان وزن فعلاتن یا فعلن کا بحرکت مین واقع ہوگا وہان ساکن کرنا اوسط کا روا ہے اور اوس مقام پر کلمہ ساکن الاوسط کا لانا درست ہے اگر وزن مین خلل نہ پڑے شبہہ نہو کہ ہر جگہہ تسکین اوسط جائز ہے بلکہ بعض مقام پر تسکین اوسط جائز نہین جیساکہ رمضان کو بسکون میم نکہین گے اور آخر کسی شعر فارسی اور تازی کا متحرک نچاہیے

[illegible]

جیسا کہ اول شعر سا کن بنا ہے اور سب قاعدے چاہیے کہ یاد ہوں تاتقطیع میں کام آئیں اور معتبر ہوں هم وتقطیع شعر عبارت ہست از تحلیل شعر بارکانی کہ ازان مولف باشد و برابر کردن حروف ہر رکنی با حروف اصلی آن رکن بحذف زوائد غیر ملفوظ واگرچہ مکتوب باشد و اثبات آنچہ ملفوظ باشد واگرچہ مکتوب نباشد ت اور تقطیع شعر کی عبارت ہے تحلیل شعر سے اوسکے ارکان مولف پر یعنی برابر کریں الفاظ شعر کو اوسکے رکنوں سے اور مقابل کریں حروف ہر لفظ کو ساتھ حروف اصلی اوس رکن کے اور حذف کریں زوائد غیر ملفوظ کو اگرچہ مکتوب ہوں اور ثابت رکھیں حروف ملفوظ کو اگرچہ مکتوب نہوں تحلیل کھولنا ایک چیز کا اور کسی جگہہ اوترنا اور رفاکرنا کسی چیز کا اوٹھانے سے اور اصطلاح میں دو حصے کرنا ایک چیز کا بار زیادہ کذا فی الغیاث هم مثلا تقطیع این بیت بنام خداوند جان و خرد + کزین برتر اندیشہ برنگذرد + بدینمنوال نوشتہ اند بنامی خداون دجانو خرد کزی برترندی شبرنگ ذرد فعولن فعولن فعولن فعل فعولن فعولن فعولن فعل ت مثلا تقطیع اس بیت کی اسطرح لکھی ہے بنامی فعولن خداون فعولن دجانو فعولن خرد فعل کزی برفعولن ترندی فعولن شبرنگ فعولن ذرد فعل هم وازینجا معلوم می شود کہ تا بحر اوزانها وارکان آن ندانند تقطیع ممکن نباشد چہ این بیت ہمچنانکہ برین وزن کہ فعولن فعولن فعولن فعل دو بار تقطیع توان کرد برین وزن نیز کہ مفاعیل مستفعلن فاعلن دو بار تقطیع توان کرد و برین وزن نیز کہ فعولن مفاعیل مستفعلن دو بار هم تقطیع توان کرد تا ندانند کہ کدام بحر است وارکان آن چیست میان آنچہ تقطیع حقیقی بود و آنچہ وزن بود آنرا تقطیع بود امتیاز ممکن نباشد ت اور یہاں سے معلوم ہوا کہ جب تک بحر ذکو اوزان اوسکے اوزان اور ارکان کو نجانیں تقطیع ممکن نہیں ہے اسواسطے کہ اس بیت کی تقطیع جیسے بروزن فعولن فعولن فعولن فعل دو بار کہ بحر متقارب ہے کرتے ہیں بروزن مفاعیل مستفعلن فاعلن دو بار بھی تقطیع کر سکتے ہیں اور بروزن فعولن مفاعیل مستفعلن دو بار بھی تقطیع ہو سکتی ہے جب تک نجانیں کہ یہہ کون بحر ہے اور ارکان اسکے کیا ہیں امتیاز تقطیع حقیقی اور غیر حقیقی میں ممکن نہیں ہے هم فصل سوم در اجزای ثانیہ شعر کہ از حروف متحرک وساکن مولف شود ت فصل تیسری اجزای ثانیہ شعر میں کہ حروف متحرک اور حروف ساکن سے تالیف دیے جاتے ہیں معلوم ہو کہ فصل اول میں محقق علیہ الرحمہ نے فرمایا تھا کہ اجزاے اولے شعر کے حروف اور حرکات ہیں لہذا اس فصل میں فرماتے ہیں کہ اجزاے ثانی شعر کے مولفات حروف متحرک وساکن سے ہیں اور یہہ تالیف کئی طرح پر ہوتی ہے دو حرفی اور

سہ حرفی اور چہار حرفی اور پنج حرفی لہذا فرماتے ہین اول تالیفی کہ نہ جیساکہ صاحب میزان نے قیاس
کیا ہے اور لکھا ہے ح قولہ اجزای ثانیہ یعنی باعتبار لغت نہ الا باعتبار عروض ہمین اسباب و اوتاد
اجزای اول ست ولہذا گفتہ اول تالیفی کہ تم کلامہ قال م اول تالیفی کہ حروف را ممکن شود تالیف از
دو حرف بود و آن مؤلف را سبب خوانند ولا محالہ حرف اول متحرک باید پس اگر حرف دوم ساکن بود
آنرا سبب خفیف خوانند و آن مساوی مقطع ممدود باشد و اگر متحرک بود آنرا سبب ثقیل خوانند ت پہلی
تالیف کہ حروف سے ممکن ہوتی ہے دو حرف کی تالیف ہے اور اوس مولف کو سبب کہتے ہین اور لامحالہ
حرف اول متحرک چاہیے کہ ابتدا بالسکون محال ہے پس اگر حرف دوسرا ساکن ہو وہ سبب خفیف ہے
اور مساوی مقطع ممدود کی ہے یعنی حرف مصمت بامدہ مثل ا اور ای کے اور اگر حرف دوسرا متحرک ہو
اوسکو سبب ثقیل کہتے ہین کس واسطے کہ ایک متحرک اور ایک ساکن کا ملنا خفیف ہے اور دونون متحرکونکا
ملنا بہ نسبت اوسکے البتہ ثقیل ہے اور سبب بفتحتین رسن کذا فی المنتخب اور وجہ التسمیہ یہہ ہے کہ عرب
بیت شعر کو گھر سے نسبت دیتے ہین اور گھر عرب کا بیشتر خانہ پشمی ہوتا ہے کہ رسن اور میخ سے قیام پذیر
ہوتا ہے لہذا ان اجزا کا سبب و وتد نام رکھا کہ قیام شعر کا انسے ہے م و در اصل شعر فارسی سبب ثقیل
مستعمل نیست از جہت آنکہ چون سبب ثقیل بجزوی دیگر پیوندد سہ متحرک یا زیادہ متوالی شود و وقوع آن
در شعر فارسی چنانکہ گفتیم از اعتدال خارج است ت اور اصل شعر فارسی مین یعنی ارکان عروض
فارسی مین کہ وہ فعولن اور فاعلاتن اور مفاعیلن و مستفعلن اور مفعولات ہین سبب ثقیل مستعمل نہین ہے
اس جہت سے کہ جب سبب ثقیل کسی جزو اور سے ملے گا تین متحرک متوالی یا زیادہ تین سے جمع ہونگے
اور وقوع ایسکا شعر فارسی مین جیساکہ کہا ہمنے اعتدال سے خارج ہے اور یہی وجہ ہے کہ حکیم اور
نشنود وغیرہ مین تسکین اوسکا کر لیتے ہین صاحب میزان نے لفظ اصول سے چشم پوشی کی اور
اپنے زعم مین یہہ معنی ٹھہرائے کہ لغت فارسی مین سبب ثقیل نہین آیا لہذا یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ در اصل
شعر فارسی سبب ثقیل مستعمل نیست مخفی نماند کہ اہل فن گفتہ اند کہ ہا در آخر لفظ ہمہ و رمہ و امثال آنہا
بکتابت محض برای اظہار حرکت است در تلفظ دخل ندارد پس ترکیب آنہا محض از دو حرف متحرک است
و آن سبب ثقیل است بل بعضی از ثقات عروضیان نیز مثل شمس قیس صاحب معیار العجم و مولانا جامی
بہمین معنی تصریح کردہ اند و آنچہ مصنف علام در وجہ عدم استعمال سبب ثقیل میفرماید کہ وقوع سہ حرکت

متوالی کہ از اجتماع سبب ثقیل و متحرک دیگر متصور ست از اعتدال خارج ست و حوالہ بما قبل ساختہ عجب ست
چہ انچہ سابق آوردہ ہمین قدر ست کہ در شعر فارسی زیادہ از سہ متحرک مستعمل نیست و این کلام خود مجوز تحرک
ثلثہ است و انچہ گفتہ ست سہ متحرک متوالی ہم اصلی نباشد معنیش آنست کہ در اصل افاعیل و تفاعیل یعنی
در وزن یافتہ نمیشود الا بعد زحاف و اینمعنی منافی وقوع سبب ثقیل نیست یا آنکہ کدام کلمۂ مفرد مشتمل بر
حرکات ثلثہ متوالیہ یافتہ نمی شود اما انتفاع اجتماع سہ حرکت از ترکیب با کلمۂ دیگر ازان لازم نمی آید
الا بسیاری از کلمات مثل دل من و نکنم بحرکات ثلثہ موجود تم کلامہ اور شرح مین بھی اس قول کو مردود
کیا ہے چنانچہ یون لکھا ہے ش عجب ست از فہم صاحب میزان کہ انتفای سہ متحرک متوالی را از قولہ مصنف
نسبت با فاعیل و تفاعیل خود میگوید و باز راہ کجی میرود الی آخرہ م و تالیف دوم از سہ حرف بود و آنرا
وتد خوانند و ہر سہ متحرک نشاید چنانچہ گفتہ آمد و حرف اول لامحالہ متحرک باشد پس اگر دوم ساکن بود
سوم متحرک باید چہ دو ساکن نشاید کہ در اثنای سخن جمع شود و آن مولف را وتد مفروق خوانند و اگر
دوم متحرک بود سوم ساکن آنرا وتد مجموع خوانند ت اور دوسری تالیف تین حرفون سے ہوتی ہے
اوسکو وتد کہتے ہین پس تین حرف متحرک نچاہیے جیساکہ کہا گیا کہ توالی سہ حرکات اصول فاعیل
مین نہین اور حرف اول لامحالہ متحرک ہوگا کہ ابتدا بسکون محال ہے پس اگر دوسرا ساکن ہو تیسرا
متحرک چاہیے اسواسطے کہ دو ساکن اثنای سخن مین جمع نہین ہوتے اور اوس مولف کو وتد مفروق
کہتے ہین اور اگر دوسرا متحرک ہو تیسرا ساکن اوسکو وتد مجموع کہتے ہین وجہ تسمیہ وتد کہ لغت مین
بمعنی میخ ہے مثل وجہ تسمیہ سبب ہے کہ بیان اوسکا ہوچکا اور وجہ تسمیۂ مفروق یہہ کہ فرق درمیان
دو متحرکون کی بسبب سکون کی ظاہر ہے مثل تال اور باع اور گفتہ اور رفتہ کے اور وجہ تسمیہ
مجموع یہہ کہ دو حرکتین متوالی جمع ہوتی ہین مثل دعا اور دوا کی اور اس جگہہ جاننا چاہیے کہ
بعض عروضیان پارس نے سبب کو تین قسم پر کہا ہے خفیف اور ثقیل اور متوسط سبب متوسط ایک
حرف متحرک دو ساکن جیسے کار و بار اسیطرح وتد کو بھی تین قسم پر کیا ہے مجموع اور مفروق اور
کثرت وتد کثرت دو متحرک اور دو ساکن جیسے نہان اور عیان اور فاصلے کو بھی تین قسم پر کہا ہے
صغرے اور کبرے اور عظمے فاصلہ عظمے پانچ متحرک ایک ساکن جیسے بشکنمش گر درنقصین پر ظاہر ہے
کہ حاجت اعتبار زواید کی نہین ہے م و تالیف زیادہ ازین متحمل باشد بتالیف از دو و یا سہ سہ

باز ہر دو پس اول تالیفی کہ شعر را باشد از اسباب باشد یا از اوتاد و مثال ہر چہار بہ پارسی اینست
بُز سبب خفیف سَرِ سبب ثقیل عَہَد وتد مفروق ہِنِی وتد مجموع و علامات ہر یکی در دوائر بر قیاس
آنچہ گفتیم معلوم باشد و ما اسباب و اوتاد را اجزا میخوانیم چہ اجزای اولی کہ حروف و حرکات اند
بشعر خاص نیستند **ت** اور تالیف زیادہ اس سے فارسی مین منحل اور منجر ہوتی ہے طرف دو
دو اور تین تین کے یا طرف دو تین کے یعنی طرف اسباب کے یا طرف اوتاد کے یا طرف سبب
اور وتد کے پس اول تالیف کہ شعر مین ہوتی ہے اسباب یا اوتاد سے ہوتی ہے اور مثالین
چارون کی یعنی سبب خفیف اور سبب ثقیل اور وتد مجموع اور وتد مفروق کی فارسی مین یون ہین
بُز سبب خفیف سَر سبب ثقیل عَہَد وتد مفروق ہِنِی وتد مجموع اور علامت ہر ایک کی دوائر مین جیساکہ
کہا ہمنے معلوم ہوگی یعنی کہا ہمنے کہ الف مقابل ساکن کے اور دائرہ کو چک مقابل متحرک کی پس
جس جگہہ کہ دو دائرے اور بعد اوسکے الف ہو وتد مجموع ہے اور اگر الف درمیان دو دائرونکے
ہو وتد مفروق ہے اور اگر فقط دو دائرے ہون سبب ثقیل ہے اور اگر ایک دائرہ اور ایک الف ہو
سبب خفیف ہے اور ہم اسباب و اوتاد کو اجزا کہتے ہین اسواسطے کہ اجزاے اولے کہ حروف و حرکات
ہین شعر کے لیے خاص نہین ہین لغات اور قرأت مین بھی ہوتے ہین پس حقیقت مین یہی اسباب
و اوتاد اجزاے شعر ٹھہرے منحل بضم اول و حاء مہملہ مفتوح و تشدید لام کشادہ ہونے والا کذافی المنتخب
و الغیاث اور صاحب میزان نے لکھا ہے **ح** قولہ تالیف از زیادہ ازین قول انکار فاصلہ معلوم
می شود چہ معتبر پیش آنرا ہم در اجزای اولی شمار کردہ اند تم کلامہ معلوم ہو کہ یہہ غلط فہمی ہے کسواسطے کہ
محقق علیہ الرحمہ نے یہان تک احوال مؤلفات فارسی کا بیان کیا اور البتہ اصول فارسی مین فاصلہ
نہین اور بعد اسکے جب مؤلفات تازی بیان کیئے دونون فاصلونکو تازی مین لکھہ کر لکھا کہ ہر دو
نہ از ان تالیفات اول باشند یعنی فاصلون کی تالیف تازی مین مؤلفات فارسی سے جداگانہ ہے
اور تالیف ثانی ہے **م** و در عروض تازی مؤلفی کہ از چہار حرف بود سہ متحرک و چہارم ساکن فاصلہ صغرے
خوانند مثالش فَعِلُن و آن مؤلف از دو سبب بود اول ثقیل و دوم خفیف و مؤلفی را کہ از پنج حرف
بود چہار متحرک و پنجم ساکن فاصلہ کبرے خوانند مثالش فَعِلَتُن و آن مؤلف از سببی ثقیل و وتدی
مجموع بود و ہر دو نہ از ان تالیفات اول باشند **ت** اور عروض تازی مین وہ مؤلف کہ چار حرف سے

ہو تین متحرک اور چوتھا ساکن اوسکو فاصلہ صغرے کہتے ہین مثال اوسکی فَعِلُن ہے اور وہ تالیف
دو سبب سے تھی فارسی مین اول ثقیل دوم خفیف اور وہ مؤلف کہ پانچ حرف سے ہو چار متحرک اور پانچوان ساکن
اوسکو فاصلہ کبرے کہتے ہین مثال اوسکی فَعَلَتُنْ ہے اور وہ تالیف ایک سبب ثقیل اور ایک وتد مجموع
سے تھی فارسی مین اور یہہ دونون تالیفین فاصلون کی تالیف اول سے نہین ہین یعنی تالیف فاصلہ
مولفات فارسی سے علاحدہ ہے اور تالیف ثانی ہے حاصل یہہ کہ بعضے عروضیون نے فاصلے کو
معتبر جانا ہے اور بعضون نے نہین جانا ہے محقق علیہ الرحمہ اس جگہہ قول فیصل لکھتے ہین کہ تالیفین
تین ہین ایک دو حرف کی دوسری تین حرف کی تیسری چار حرف اور پانچ حرف کی اور ان
تینون کی دو قسمین ہین اول تالیف اول دوم کہ وہ مشترک ہے پارسی اور تازی مین اور دوسری قسم
تالیف چار حرفی او پنج حرفی کی کہ وہ خاص ہے تازی مین پس اعتبار فاصلے کا فارسی مین نچاہیے
کہ جب اصول فارسی مین سبب ثقیل نہین ہے تین حرکتین کیونکر ہونگی اور اثنای شعر فارسی مین جو
آجاتی ہین اعتدال سے خارج ہین یعنی اصول فارسی سے باہر ہین اور اعتبار فاصلے کا تازی مین
چاہیے کہ اصول تازی مین فاصلہ داخل ہے مثل متفاعلن اور مفاعلتن کے کہ اسمین مُتَفَا اور علتن
فاصلہ ہے پس تالیف چار حرفی او پنج حرفی تالیف ثانی سے ہے اور تازی مین معتبر ہے بعضون نے
فاصلے کو فاضلہ بضاد معجمہ لکھا ہے اور بعضون نے فرق درمیان دونون فاصلونکے بصاد مہملہ اور
ضاد معجمہ کیا ہے اور بعضے قائل بفاصلہ ثالث ہوئے ہین اور اوسکو فاصلہ عظمے کہتے ہین پانچ
متحرک اور ایک ساکن مگر یہہ نہایت ناپسندیدہ ہے اور اس مقام پر صاحب میزان نے یہہ حاشیہ
لکھا ہے ح قولہ در عروض تازی الی آخرہ وجہ تخصیص اعتبار فاصلہ در عروض تازی معلوم نشود
بل بسیاری از عروضیان عجم نیز قائل ہر دو فاصلہ بودہ اند و بعضی منکر آری فرق اینقدر است کہ در اصل
افاعیل فارسی فاصلہ صغری ہم مستعمل نیست بخلاف عربی کہ دران فاصلہ صغری مستعمل ست مثل متفاعلتن
در متفاعلن و مفاعلتن اما اینقدر کافی نیست چہ برین تقدیر اعتبار فاصلہ کبری را وجہی ہم نمیرسد
معہذا الکلام در اکتفا بہ نسبت موزونات است و شک نیست کہ اعتبار اسباب و اوتاد مُغنی از فاصلہ است
و برای وزن ہمہ موزونات کافی است ولہذا اخفش بعد از خلیل وجود ش را منکر گردیدہ و گفتہ کہ
فاصلہ صغری بحقیقت سبب ثقیل و خفیف است و فاصلہ کبری سبب ثقیل و وتد مجموع است پس فاصلہ را

از اجزای اولیہ قرار دادن معنی ندارد و غایت ما یقال از جانب خلیل و پیروانش کہ قایل بوجود فاصلہ
بودہ اند آنکہ چون خلیل بنای اوزان عروضی بطور وزن حرف نہادہ و لہذا فا و عین و لام را در ہمہ اوزان
بکار بردہ و در کلام عرب کلمۂ چہار حرفی با سہ حرکت متوالی و پنج حرفی با چہار حرکت متوالی نیز یافتہ می شد
نہ زیادہ از ان مثل فَرَسٌ و غُنُبُط لہذا برای وزن این ہر دو فاصلہ قرار دادند و از ہمین جاست کہ در دایرہ
مؤتلفہ در لفظ متفاعلن و مفاعلتن شروع از سبب خفیف کردہ بحر ثالث بر نیاوردند یعنی از فا دتن وزن
تن مفاعل و فاعلن ست بحرکت آخر قرار ندادہ اند اما این قول مخدوش است باینکہ اگر مدار اعتبار
اجزای اولیہ شعر بر اوزان مختلفۂ اصلیہ عرب ست پس بسیار اسماست از ثلاثی و رباعی و خماسی مثل جعفر
و بر تن و درہم و قمطر کہ اجزای مذکورہ وزن آنش نمی توانند شد و عدم انفکاک بحر از سبب خفیف مذکور نیز دلیل
عدم ترکیب از سببین نیست چہ آن بجہت عدم استعمال ست بل مصنف علام از بعضی عروضیان انفکاکش
را ہم نقل کردہ و وزنش فاعلاتک آوردہ کما سیاتی اور دوسرا حاشیہ یہہ لکھا ہے ح قولہ ہر دو
نہ از ان تالیفات اول اشارت ست بعدم احتیاج اعتبار فاصلہ تم کلامہ پس عاقل بصیر پڑھا ہے
کہ اس حاشیے کو مطلب کتاب سے کیا واسطہ اور ایک جگہہ لکھتے ہین کہ ازین قول انکار فاصلہ معلوم
می شود اور دوسری جگہہ لکھتے ہین کہ وجہ تخصیص فاصلہ در عروض تازی معلوم نمی شود تیسری جگہہ
لکھتے ہین اور خود قائل ہوتے ہین کہ در عربی فاصلۂ صغری مستعمل است چوتھی جگہہ لکھتے ہین کہ اعتبار
فاصلہ کبری را وجہی بفہم نمی رسد پانچوین جگہہ لکھتے ہین کہ سہ حرکت متوالی و چہار حرکت متوالی در عرب
مستعمل است چھٹی جگہہ لکھتے ہین کہ فاصلہ را از اجزای اولیہ قرار دادن معنی ندارد حال آنکہ محقق علیہ الرحمہ
فاصلہ کو تالیف ثانی کہا ہے ساتوین جگہہ لکھتے ہین کہ وجہ عدم انفکاک بحر از سبب خفیف در دایرہ مؤتلفہ
عدم استعمال است کیا بحر غیر مستعمل دائرے سے نہین نکالتے بلکہ نکال کر غیر مستعمل لکھہ دیتے ہین ایک
حاشیے کا یہہ حال ہے بس ایسے کلام بیہودانہ معلوم ہوتے ہین اور یہہ عبارت دوسرے حاشیے کی
کہ ہر دو نہ از ان تالیفات اول باشند اشارت ست بعدم احتیاج اعتبار فاصلہ اوس قبیل سے ہے
کہ کوئی کہے فلان کس آنکھہ نہین سکتا دوسرا کہے یہہ اشارہ ہے طرف بینائی کے برعکس نہند نام
زنگی کافور ہم و عادت عروضیان آن باشد کہ درین موضع ابیات مرکب ازین اجزا ایراد کنند برین منوال
از سبب خفیف تا بازی ~~بیت~~ اِسْمَعْ مِنِّی یَا ابْنَ الدُّنْیَا ٭ اِعْمَلْ خَیْرًا تُرْزَقْ حُسْنًا ٭ رکضِ مجنون سکن

یا رجز مطوی مسکن یا رمل مجنون مسکن یا ہزج مکفوف مخنق و پارسی بیت یاری کزمن دوری جوید ✤ عشقش زی ہمت تاکی پوید ✤ و از سبب ثقیل تنہا شعر محال ہست اما نثر پتازی چنین بود وَلَدُكَ يَكِدُّ اَثرُ هَمِّكَ مُجْهِدٌ وَطَلَبُ بِرِّكَ تَهُ رِشْتَيْمِكَ و پارسی چنین ✤ پسر تو زچہ نشدہ زپی ہنر تو ✤ کہ ہنر تو بہ زبرکت پدر توت اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ اس جگہہ ابیات مرکب ان اجزا سے وارد کرتے ہین یعنی تنہا سبب اور تنہا وتد اور تنہا فاصلہ مین شعر کہی ہین شعر سبب خفیف کا عربی مین یہہ ہے ✤ اِسْمَعْ مِنِّي يَا ابْنَ الدُّنْيَا ✤ اِعْمَلْ خَيْرًا تَزْدَدْ حُسْنَا ✤ ترجمہ یہہ ہے سُن مجھسے اے فرزند دنیا کے کر نیکی کہ زیادہ ہو تو ازروے نیکی کے تزدد اصل مین تزتود تھا باب افتعال سے تے کو دال سے بدل کیا بعد اوسکے واو متحرک ماقبل اوسکے مفتوح واو کو الف سے بدل کیا اجتماع ساکنین کا ہوا درمیان الف اور دال آخر کے الف گر گیا کسواسطے کہ دال آخر ساکن ہوئی بسبب اسکے کہ یہہ مضارع جواب امر مین ہے اور جو مضارع جواب امر مین پڑتا ہے آخر اوسکا ساکن ہوتا ہے اور یہہ رکض مجنون مسکن ہی یعنی متدارک مجنون مسکن رکن اصلی فاعلن تھا خبن سے الف گر گیا فعلن بتحریک عین رہا بعد اوسکے تسکین سے عین ساکن ہو فعلن رہا پس فعلن چار بار تقطیع اس شعر کی ہے اور اس شعر کی تقطیع رجز مطوی مسکن اور رمل مجنون مسکن اور ہزج مکفوف مخنق سے بھی ہو سکتی ہے کسواسطے کہ رجز مطوی مسدس محذوف العروض والضرب یہہ وزن ہے مفتعلن مفتعلن فعلن جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن فعلن ہو جاے پس وہی وزن ہے اور بیان رجز مین محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مین ہر مرتبہ ایک سبب کم کرنے سے ایک وزن ہو جاتا ہے اور رمل مجنون مسدس محذوف العروض والضرب یہہ وزن ہے فعلاتن فعلاتن فعلن جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن مفعولن ہو جاے پس وہی وزن ہے اور یہہ وزن اوزان رمل مین داخل ہے اور ہزج اخرب مسدس محذوف الضرب والعروض یہہ وزن ہے اور بیان اوزان مین داخل ہے مفعول مفاعیل فعولن جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن فعلن ہو جاے پس وہی وزن ہے مگر بیان جو محقق علیہ الرحمہ نے ہزج مکفوف مخنق کہا ہے اوسکی صورت یہہ ہے کہ مفاعیل مفاعیل مفاعیل کو کہ مکفوف ہین جب دائرے مین لکھے جائین اور مخنق کرین اسطرح کہ لام آخر رکن میم اول رکن سے ملے تو یہہ وزن ہو جاے مفعولن مفعولن پس جب اسکو محذوف کرین وہی وزن ہو جاے

صاحب شرح کے ذہن مین یہہ مطلب نگذرا لہذا یہہ لکھا کہ **لفظ** مکفوف یا ہزج غلطی کاتب ہست
زیراکہ فقط مخنق فاعیلن مفعولن ہست و مکفوف آن فاعیل باشد کہ بر وزنش مفعول آید و در ینجا مفعولن
بکار است تم کلامہ حال آنکہ تخنیق اول رکن مین نہین آتا تخنیق کو بعضون نے بجا و نون معجمتین لکھا ہے
اور بعضون نے بحاء مہملہ اور باے موحدہ کما سیاتی محمد بن قیس لکھتا ہے کہ تخنیق ہم خرم است
لیکن بحکم آنکہ در اشعار عرب خرم جزو ابتدای مصاریع روا ندارند چون عجم کہ در جملہ اجزای بیت جائز
داشتہ اند آنرا در غیر ابتدا تخنیق خوانند تم کلامہ اور فارسی مین شعر سبب خفیف تنہا کا یہہ ہے
بلیت یاری کز من دوری جوید + عشقش زی من تا کی پوید + زی من ای طرف من اور تقطیع
چار بار فعلن بسکون عین ہے اور سبب ثقیل تنہا سے شعر محال ہے اسواسطے کہ فارسی مین
حرکتین تین سے زیادہ نہین ہوتی ہین اور عربی مین زیادہ چار سے پس گنجایش تحریک تمام حروف
کہان مگر نثر کہ مثال اوسکی عربی مین یون ہے وَلَدُکَ یَکَہُ وَجَدَ اَثَرَ ہِمَمِکَ فَجَہِدَ وَطَلَبَ بَرَکَۃَ
شِیَمِکَ معنی یہہ ہین کہ تیرے فرزند نے تجھسے پائی نشان تیری ہمتون کی پس سعی کی اور طلب
کی برکت تیری خصلتون کی اور فارسی مین نثر یون سے ہے پسر تو زچہ نشدہ پی ہنر تو کہ ہنر تو بدہ
ز برکت پدر تو ترجمہ یہہ ہے فرزند تیرا کیون نہوا پیرو تیرے ہنر کا کہ ہنر تیرا ہے برکت سے
تیرے باپ کی اور سود اوا ورے ہے کہ واسطے اظہار حرکت کے ہے معتبر نہین رکض بالفتح و ضاد معجمہ
پاون ہلانا گھوڑے کا اور دوڑنا کشف سے اور صراح سے اور گھوڑے کا دوڑانا بحر الجواہر سے
کذا فی الغیاث شیم بکسر اول و فتح ثانی عادتین اور جمع شیمہ بکذا فی الغیاث **ہم** واز وتد مجموع تنہا کا
شعر فَطَالَمَا وَ لَمَّا وَطَالَمَا + سَقَیٰ بِکَفِّ خَالِدٍ وَاَطْعَمَا + رجز مجنون جو پارسی چنین **شعر** چیرا عجب
نداز ہم از نگار من + کہ بی گنہ بروان شد از کنار من + رجز مجبون یا ہزج مقبوض **است** اور وتد مجموع
تنہا سے شعر عربی مین یون ہے شعر جو مرقوم متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین پس دراز ہوا اور دراز ہوا
اور دراز ہوا یہہ امر کہ پانی پلایا دست خالد سے اور کھانا کھلایا رجز مجبون یعنی مفاعلن مفاعلن
مفاعلن مفاعلن اور فارسی مین شعر وتد مجموع تنہا کا یہہ ہے بیت جو مرقوم متن ہے پس
نگار من شعر مذکور مین بمعنی نگار خود ہے رجز مجبون جیسا کہ بیان کیا گیا یا ہزج مقبوض رکن اصلی مفاعیلن
ہے قبض سے پانچوان حرف گر گیا مفاعلن ہوا تو ہم نہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے شعر عربی کو ہزج مقبوض

کیون نہ کہا اسواسطے کہ عربی مین ہزج مسدس مستعمل نہین ہے ہمیشہ مجزو آتی ہے یعنی مربع بخلاف فارسی کہ
هم وارد وتد مفروق تنہا بتازی شعر لاَ اَرَی مِنَ الفُؤَادِ مِنہ زَارَکَ ۔ اَنْ یَمِیْلَ نَحْوَ شَادِنٍ سِوَاکَ ۔
رمل مکفوف بپارسی شعر انچہ از تم بروی من رسید ۔ ہیچ آفریدہ در جہان ندید ۔ رمل مکفوف دو حروف
اواخر لامحالہ ساکن گردد تا شعر تواند بود چنانکہ گفتیم ت اور شعر وتد مفروق تنہا سے عربی مین یہہ ہے
جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین نہین دیکھتا ہو نمین دل سے جسوقت دیکھتا ہو نمین تجھکو کہ میل
کرے وہی دل طرف کسی آہو برہ کے سوا تیرے رمل مکفوف ہے رکن اصلی فاعلاتن ہے کف سے
نون گر گیا فاعلاتُ بضم تا رہا پس وزن اس شعر کا چھہ بار فاعلات ہے اور فارسی مین یہہ شعر ہے
جو مرقومہ متن ہے اور لفظ بت شعر مذکور مین بمعنی معشوق ہے رمل مکفوف ہے جیسا کہ بیان کیا اور حروف
اواخر عروض ضرب مین لامحالہ ساکن ہونگے تا شعر کہہ سکین جیسا کہ کہا ہمنے کسواسطے کہ اواخر ابیات
ہمیشہ ساکن ہوتی ہین اور اسکا بیان فصل دوم مین ہو چکا ہے کما قال آخر ہیچ شعر نہ بتازی و نہ بپارسی
متحرک نشاید هم وارد فاصلہ صغری بتازی شعر اَرَأَیْتَ بِحَاضِرِهِمْ اَثَرًا ۔ وَسَمِعْتَ لِغَائِبِهِمْ خَبَرًا ۔
رکض مخبون وبپارسی بیت ببری صنما دل وجان ارہی ۔ لبکان بری ندہی نرہی رکض مخبون
ت اور شعر فاصلہ صغری تنہا کا عربی مین یہہ ہے جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین آیا دیکھا
تونے واسطے اونکے حاضر کی کوئی اثر اور سنی تونے واسطے اونکے غائب کی کوئی خبر رکض مخبون ہے یعنی
فعلن بتحریک عین چار بار تقطیع اس بیت کی ہے اور فارسی مین بیت فاصلہ صغری تنہا سے یہہ ہے
جو مرقومہ متن ہے معنی یہہ کہ لیے جاتا ہے تو اے معشوق دل بندے کا اور جان بندے کی
بوسہ ہونٹھونکا اگر نہ دے گا تو چھوٹے گا تو رکض مخبون ہے یعنی فعلن چار بار رہی بکسر تین
مثلاً ہم اور عبد کشف و رشید سے اور برہان مین بفتح اول اور سراج مین بھی بفتح اول کذا فی الغیاث
و لبکان ای لب ہا هم وارد فاصلہ کبری بتازی شعر وَنَقِلٌ مَنَعَ خَیْرَ طَلَبٍ ۔ وَعَجِلٌ مَنَعَ خَیْرَ
تُؤَدَةٍ ۔ رجز مخبول و بپارسی شعر صنم من زبر من کبروی ۔ دلک من نبری بنشوی ۔ رجز
مخبول و بیشتر ازین ابیات ناخوش سہت خاصہ بیت اخیر ت اور بیت مثال فاصلہ کبری تنہا کی
عربی مین یہہ ہے جو مرقومہ متن ہے پس شعر مذکور مین ثقل بروزن عنب بمعنی انگور اور عجل بروزن
غرس اور تؤد بضم تا و فتح ہمزہ ہے ترجمہ شعر کا یہہ ہے کہ بہت سی گرانباریان اور سستیان

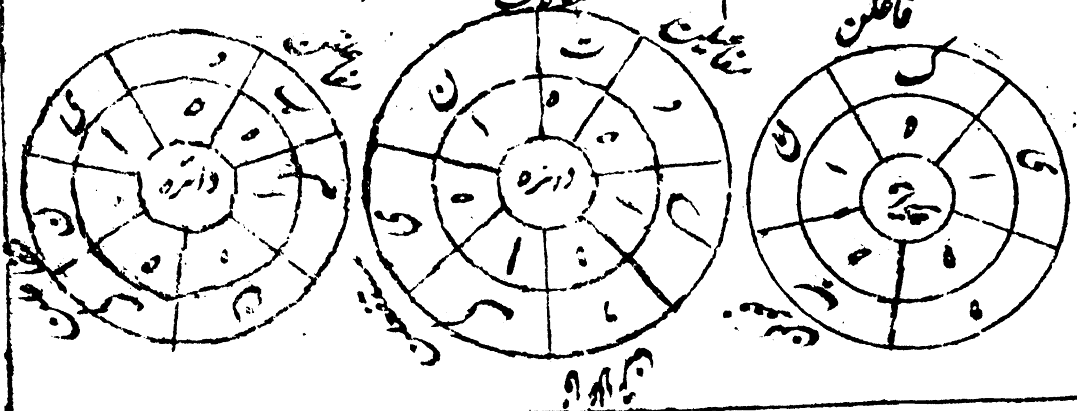
ہین کہ منع کرتی ہین خبر مطلوب کو اور بہت سی جلد یان ہین کہ منع کرتی ہین خبر درنگ کو زحر مخبول
ہے رکن اصلی مستفعلن خبن سے سین گرا اور طے سے فے گری متعلن رہا فعلتن اوسکے مقام پر
لائے اوسکا فارسی مین مثال اوسکی یہہ ہے جو بیت مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین ای معشوق
میرے میرے نزدیک سے نجاتو دل میرا نہ لیجا تو اور نجا تو نہ شوی آخر مین واسطے تاکید مضمون
ماقبل کے ہے اور یہہ زحر مخبول ہے جیسا کہ بیان کیا گیا اور اکثر ان بیتون مین ناخوش ہین خصوصاً
بیت آخر م **فصل چہارم** در ارکان شعر کہ مؤلف بود از ین اجزا خلیل احمد کہ عروض تازی
استخراج کردہ ہست عبارت از ارکان شعر بالفاظی کردہ است کہ از لفظ فعل مشتق باشد چنانکہ
اہل موسیقی بلفظی کنند کہ از تا و نون مؤلف باشد و باین سبب ارکان شعر را فاعیل و تفاعیل خواندہ
و ارکان شعر بعضی بطبع آید و آنرا اصول خوانند و بعضی نیایند و آنرا انشر و ع خوانند ت خلیل
ابن احمد نے کہ عروض تازی نکالا ہے ان ارکان کی عبارت بنائی ہے اون لفظونسی کہ لفظ
فعل سے مشتق ہین جیسے اہل موسیقی مثلاً تنا اور تونی وغیرہ کو تا اور نون یعنی تن سے عبارت کرتے
ہین اور اسی سبب سے ارکان شعر کا نام افاعیل اور تفاعیل رکھا ہے کہ فعل سے مشتق ہین اور
ارکان شعر کے بعضے موافق طبیعت کے ہوتی ہین اونکو اصول کہتے ہین اور بعضے ایسے نہین ہوتی
یعنی موافق طبیعت کے نہین ہوتی ظاہر ہے کہ جب حاف سے رکن اصلی متغیر ہوگا الفاظ نامطبوع
نکلین گے اونکو فروع کہتے ہین ھم دہر رکن کہ از تکرار جزوی باشد ملذ نبود و باین سبب باعی
و سداسی را کہ از تکرار اسباب تنہا یا از اوتاد تنہا بود از اصول نشمرند و ہر رکن کہ در از شود ہم ملذ
نبود از جہت آنکہ اقتضای ملالت کند و ازین سبب زیادہ از سباعی در اصول مستعمل نیست پس
اصول یا خماسی بود یا سباعی و خماسی مؤلف از سببی و وتدی بود اگر سبب خفیف بود و وتد مجموع
ازان دو تالیف ممکن باشد یکی آنکہ وتد مقدم بود و مرکب بر وزن فعولن بود و دوم آنکہ سبب مقدم
و مرکب بر وزن فاعلن بود و این ہر دو در شعر تازی از اصول اند و در شعر فارسی دوم مستفعل نیست
و دیگر تالیفہا ممکن کہ در خماسی افتد و این شش نوع باشد از اصول نشمرند ت اور جو رکن کہ
تکرار ایک جزو سے بنے گا ملذ یعنی لذت بخشندہ نہوگا اس سبب سے کہ رباعی کو جیسے فعلن اور
سداسی کو جیسے مفعولن اور مفاعلن کہ تکرار اسباب یا اوتاد سے بنتے ہین اصول شعر سے

نہین گنتے ہین اگرچہ مشتقات فعل سے یہہ بھی ہین اور جو رکن کہ دراز ہووہ بھی بلذ نہوگا اس جہت سے کہ اقتضاے ملالت کرتا ہے لہذا زیادہ سباعی سے اصول مین مستعمل نہین کیا پس اصول یا خماسی ہونگے جیسے فعولن اور فاعلن یا سباعی ہونگے جیسے مفاعیلن اور فاعلاتن وغیرہ اور خماسی مولف ایک سبب اور ایک وتد سے ہوتا ہے پس اگر سبب خفیف ہو اور وتد مجموع اوس سے دو تالیفین ممکن ہین ایک یہہ کہ وتد مجموع مقدم ہووہ مرکب بروزن فعولن ہوگا اور دوسرے یہہ کہ سبب خفیف مقدم ہووہ مرکب بروزن فاعلن ہوگا اور یہہ دونون یعنی فعولن اور فاعلن شعر تازی مین اصول سے ہین در شعر فارسی مین دوسرا یعنی فاعلن مستعمل نہین ہے پس اصول شعر فارسی سے بھی نہین ہے اور تالیفین اور بھی ایک سبب اور ایک وتد سے ممکن ہین کہ خماسی مین واقع ہوتی ہین وہ سب آٹھہ ہین اونمین چھہ تالیفین جو اور ممکن ہین اونکو اصول سے نہین جانتے نہ عربی مین نہ فارسی مین پس ازروے احتمالات عقلی کے بناے خماسی مین سبب اور وتد سے آٹھہ صورتین ہوسکتی ہین چار تقدیم سبب خفیف یا ثقیل سے وتد مجموع یا مفروق پر اور چار تقدیم وتد مجموع یا مفروق سے سبب خفیف یا ثقیل پر پس اونمین دو صورتین جیسا کہ مصنف نے بیان کیا مستعمل ہین باقی چھہ نامستعمل اسواسطے کہ تالیف وتد مجموع ساتھہ سبب ثقیل کی بتقدیم و تاخیر دونونمین ناخوش ہین کس لیے کہ تقدیم سبب ثقیل مین توالی چہار حرکت لازم آتی ہے اور تاخیر سبب ثقیل مین حرف آخر کلمہ متحرک ہوتا ہے یہہ دونو ناروا ہین اور تالیف سبب ثقیل سے کے ساتھہ وتد مفروق کی بھی بد ہے کس لیے کہ تقدیم اور تاخیر دونونمین آخر کلمہ متحرک ہوتا ہے پس یہہ دونون بھی روا نہین اور تالیف سبب خفیف سے کے ساتھہ وتد مفروق کی پس تقدیم سبب مین وہی قباحت ہے تحریک آخر کی اور تقدیم وتد مفروق مین بعینہ صورت فاع لن کے ساتھہ فاعلن کی ہے اور تکرار نازیبا ہے ح قولہ واین ہر دو در شعر تازی از اصول اند یعنی من حیث المجموع والا اول در شعر فارسی ہم از اصول است تم کلامہ اسی جگہہ داخل ہونا فعولن کا اصول فارسی مین ثبت ہے پس حاشیہ تحصیل حاصل ہم واما سباعی مولف از دو سبب و یک وتد باشد و از اسباب ہر دو ثقیل نشاید پس اگر ہر دو خفیف بود و وتد مجموع تالیف ازان سہ نوع بود اول آنکہ وتد بر ہر دو سبب مقدم بود واین بروزن مفاعیلن بود دوم آنکہ میان ہر دو سبب بود

وآن بروزن فاعلاتن بود سوم وتدآن از ہر دو سبب متاخر بود وآن بروزن مستفعلن بود ت
دا ما رکن سباعی یعنی ہفت حرفی مولف دو سبب ور ایک وتد سے ہوتا ہے اور سچا ہیے کہ دونون
سبب ثقیل ہون بسبب توالی حرکات اربعہ کی البتہ اگر ایک سبب ثقیل اور ایک سبب خفیف
ہو مضائقہ نہین جیسے متفاعلن او رمفاعلتن مین پس اگر دو سبب خفیف ہون اور ایک وتد مجموع
تالیف اونکے تین طرح پر ہوسکتی ہے اول تقدیم وتد مجموع دو سبب خفیف پر یہہ بوزن مفاعیلن
ہوا دوسرا وتد مجموع درمیان دو سبب خفیف کے یہہ بروزن فاعلاتن ٹھہرا تیسرا تاخیر وتد
مجموع کے دو سبب خفیف سے یہہ بروزن مستفعلن تیسرا پایا ہم واگر وتد مفروق بود سہ نوع
دیگر تالیف تواند بود اول بروزن فاع لاتن دوم بروزن مس تفع لن سوم بروزن مفعولات و
اول ودوم این صنف درلفظ مانند دوم وسوم صنف گذشتہ است ودر کتابت بعضے فرق کنند
باآنکہ اجزای صنف دوم از یکدیگر منفصل نویسند واین شش رکن از اصول اند وہر دہ تالیف دیگر
سباعی ممکن بود کہ در شعر فارسی از اصول نشمرند بسبب گرانی آن ت اور اگر وتد مفروق ہو اس سے
بھی تین طرح کی تالیفین ہوسکتی ہین اول بروزن فاع لاتن دوم بروزن مس تفع لن سوم
بروزن مفعولات وزن پہلا اور دوسرا اس قسم کا مانند وزن دوسرے اور تیسری قسم گذشتہ کے
ہے لیکن کتابت مین بعضے فرق کرتے ہین اسطرح پر کہ اجزای قسم دوم کو یکدیگر سے منفصل اور
جدا لکھتے ہین اور یہہ چہہ رکن اصول سے ہین اور اٹھارہ تالیفین اور اس سباعی کی ممکن ہوسکتی
ہین کہ شعر فارسی مین اونکو اصول سے نہین گنتے بسبب گرانی اور ثقالت کے پس از روے
احتمالات عقلی کے بناے سباعی مین تقدیم اور تاخیر اور توسیط اسباب اور اوتاد سے چوبیس تالیفین
ہوسکتی ہین مثلاً دو سبب خفیف جب وتد مجموع سے مقدم ہون یہہ ایک صورت ہوئی اور جب
وتد مجموع دو سبب خفیف پر مقدم ہو یہہ دو صورتین ہوئین اور جب وتد مجموع درمیان دو سبب خفیف
کے واقع ہو تین صورتین ہوئین اور جب وتد مفروق بجاے وتد مجموع کے ان تینون جگہ پر ہو تو تین
آیا چہہ صورتین ہوئین اور جب دو سبب ثقیل بجاے دو سبب خفیف کے ان چہہ صورتون مین آئے
بارہ صورتین ہوئین اب دو صورتین ان اسباب کی اور رہین ایک سبب خفیف مقدم اور سبب ثقیل
موخر اور دوسرے سبب ثقیل مقدم اور سبب خفیف موخر پس جیسے دو سبب خفیف یا دو سبب ثقیل

جب دونون وتدون کے ملنے سے بارہ صورتین نکلین ویسی ہی ان دونون کے انضمام سے ساتھ دونون
وتدون کے بھی بارہ صورتین اور نکلین اور یہہ بارہ اور بارہ چوبیس تالیفین ہوئین پس چھ تالیفین
انمین سے تازی اور فارسی مین اصول ہین باقی اٹھارہ تالیفین فارسی مین اصول سے نہین بسبب
ثقالت کے مگر عربی مین ان اٹھارہ سے دو تالیفین اور مستعمل ہو کر اصول سے ہین جیسا کہ محقق علیہ
الرحمہ فرماتے ہین ہم اما در تازی دو تالیف از جملہ آنچہ مولف بود از وتدی مجموع و سببی ثقیل
و سببی خفیف یا مولف از وتدی مجموع و فاصلہ صغری ہم از اصول شمرند و آن مفاعلتن و متفاعلن است
پس ارکان اصلی در پارسی ہفت ست بتحقیق و پنج در لفظ و آن فعولن مفاعیلن و فاعلاتن مستفعلن
و مفعولات ست و در تازی دہ بتحقیق و ہشت در لفظ چہ فاعلن و مفاعلتن و متفاعلن ہم از اصول اند
ست مگر عربی مین دو تالیفونکو ان تالیفون سے جو ایک وتد مجموع اور ایک سبب ثقیل اور ایک
سبب خفیف سے ہین یا مولف ایک وتد مجموع اور فاصلہ صغری سے ہین اصول سے گنتے ہین
اور وہ دونون مفاعلتن اور متفاعلن ہین پس ارکان اصلی پارسی مین سات ہین بتحقیق فعولن
مفاعیلن فاعلاتن مستفعلن فاع لاتن مس تفع لن مفعولات اور پانچ تلفظ مین کسواسطے کہ فاعلاتن
اور مستفعلن متصل و منفصل متحد ہین تلفظ مین اور تازی مین دس ہین بتحقیق فعولن فاعلن مفاعیلن
فاعلاتن مستفعلن فاع لاتن مس تفع لن مفعولات مفاعلتن متفاعلن اور آٹھ تلفظ مین کہ یہان بھی
فاعلاتن اور مستفعلن متصل اور منفصل متحد ہین تلفظ مین ہم و عروضیان را عادت باشد کہ استخراج
این ارکان از یکدیگر بفک و ترکیب بیان کنند و در دوائر وضع کنند یک دائرہ جہت فعولن فاعلن
و برو نویسند علامات متحرک و ساکن و بازای آن حروف این کلمہ کہ بہی کن تا اگر آغاز از باکنی
بہی کن بر حوالی دائرہ بگردد بر وزن فعولن و اگر آغاز از کاف کنی کن بہی باشد بر وزن فاعلن است
اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ استخراج ان ارکان کا یکدیگر سے بفک و ترکیب بیان کرتے ہین
یعنے پہلے جدا کرتے ہین حروف کو پھر ملاتے ہین اور یہہ فک و ترکیب دوائر مین وضع کرلیے
ہین ایک دائرہ واسطے فعولن اور فاعلن کے اور اوس مین لکھتے ہین علامتین متحرک اور ساکن
کی علامت متحرک کی دائرہ کوچک اور علامت ساکن کی الف اور مقابل حروف کے یہہ کلمہ
لکھتے ہین بہی کن تا اگر بے سے شروع کرین تو بہی کن حوالی دائرہ پر پھر سے بر وزن فعولن ہو

اور اگر کاف سے شروع کرے تو کن ہی حوالی دائرہ پر پھرے بروزن فاعلن ہو فک. بلفتح وتشدید جدا کرنا دو چیز کا یکدیگر سے منتخب اور بطالیف اور صراح سے کذا فی الغیاث ھم و دیگر دائرہ جہت مفاعیلن ومفعولات ومستفعلن وفاعلاتن و برو باید نوشت علامات متحرکات وساکنات این کلمہ دو تن یکدل تا ابتدا از ہر متحرک کہ کنی یکی ازین ارکان در تمامی دور حاصل آید وکیفیت انفکاک ارکان از یکدیگر روشن شود وچنان بہتر کہ درین موضع دو دائرہ آورند یکی جہت وتد مجموع و دیگر جہت وتد مفروق تا اجزای اولی از حال خود بنگردد و سبب جزو وی از وتد نشود و یا برعکس و دائرہ دیگر جہت مفاعلتن متفاعلن بنہند و برو نویسند بدی نکنم تا ہر دو رکن ازو خوانده شود و صورت دائرہ این ہست اور دوسرا دائرہ واسطے مفاعیلن مفعولات مستفعلن فاعلاتن کے ہے اوس میں لکھا چاہیے علامات متحرکات اور ساکنات اس کلمے کے دو تن یکدل بدون تلفظ واو کے لفظ دو میں اسلیے کہ جس متحرک سے شروع کرے تو ایک ان ارکان سے تمامی دور میں حاصل ہو اور کیفیت انفکاک ارکان کی یکدیگر سے ظاہر ہو اور بہتر یہہ تھا کہ دو دائرے اسکے مقرر کرتے ایک واسطے وتد مجموع کے اور ایک واسطے وتد مفروق کے تا اجزاے اولے یعنے سبب اور وتد اپنی حال سے نہ پھرتے اور سبب جزو وتد کا اور وتد جزو سبب کا نہو تا مثلاً مفاعیلن مفعولات میں اگر فاے مفاعیلن سے شروع کریں مفعولات کہیں گے کہ مفا میں جزو وتد تھا اب سبب ہو گیا اور عیلن کہ سبب خفیف تھا اب جزو وتد مفروق ہو گیا وقس علی ہذا پس انقلاب اسباب و اوتاد میں لازم آیا مگر عروضی ایسا نہیں کرتے چاروں رکنوں کا ایک ہی دائرہ لکھتے ہیں اور ایک دائرہ واسطے مفاعلتن اور متفاعلن کے مقرر کیا ہے اوس میں لکھتے ہیں بدی نکنم اسواسطے کہ دونوں رکن اوس سے پڑھے جائیں دستور دائرونکی یہہ ہے جیسا کہ لکھی جاتی ہے



فصل پنجم در بحرہا و دوائر و فک بحرہا از یکدیگر بحرہا از تکرار ارکان خیزد و ارکان را چون
چند بار تکرار کنند بشرطے کہ معتدل بود نہ دراز ممل و نہ بس کوتاہ مخل وزن مصراعی حاصل آید و از دو مصراع
بیتے آید و از ابیات قطعہ یا قصیدہ یا غیر آن و کمترین عددی تکرار را دو باشد و بیشتر چہار و زیادت ازین
بسبب درازی مستعمل نباشد پس بیتی از چہار رکن بود یا از شش یا از ہشت رکن مگر در مواضعی کہ یاد
کردہ شود **ت** **فصل پانچوین** بحرو نمین اور دائرو نمین اور فک بحو نمین یکدیگر سے بحرین تکرار
ارکان سے پیدا ہوتی ہین یعنے تعدد ارکان سے اور ارکان کو جب کئی بار تکرار کرین بشرطیکہ وہ
تکرار معتدل ہو یعنی مرغوب طبع نہ دراز ممل یعنے ملال آورندہ اور نہ بہت کوتاہ مخل یعنے خلل اندازندہ
پس وزن ایک مصرع کا حاصل ہوتا ہے اور دو مصرعو نسے ایک بیت ہوتی ہے اور بیتون سے
قطعہ یا قصیدہ حاصل ہوتا ہے یا مثل اوسکے جیسے مثنوی اور رباعی ہے اور کمترین عدد واسطے
تکرار کے دو ہین اور متوسط تین اور اکثر چہار اور زیادہ اس سے بسبب درازی کے مستعمل نہین ہے
پس ایک بیت چار رکن سے ہوگی یعنی مربع یا چھہ رکن سے مسدس یا آٹھہ رکن سے یعنی مثمن
جس جگہہ کہ بیان اونکا آویگا معلوم کیا چاہیے کہ یہہ قول اکثر یہ سے ہے اور یہہ اوزان مرغوب طبع
ہین اور ابیات موحد اور مثنے عربی ہین اور شانزدہ رکنی بلکہ زیادہ فارسی ہین اگرچہ کبھی کبھی ہین
مگر مرغوب طبع نہین ہین ممل بضم میم اول و کسر میم ثانی و تشدید لام ملول کنندہ غیاث سے بحر بفتح
اول و سکون ثانی دریای شور اور جوی بزرگ اور مجازاً بمعنی وزن شعر مشابہت یہہ کہ جیسا دریا
شامل ہے بانواع جواہر و نباتات بحر عروض بھی شامل ہے بانواع شعر یا یہہ کہ جیسا کوئی دریا مین
حیران اور سرگردان ہوتا ہے جو شخص بحر عروض مین سیر کرتا ہے متفکر اور حیران ہوتا ہے بجہت
تغیرات ارکان کے کذا فی الغیاث اور مصرع بدون الف بمعنی تختۂ در کہ اوسکو لخت در اور طبقۂ در
بھی کہتے ہین اور اصطلاح مین نیمۂ بیت وجہ مشابہت ظاہر ہے کہ جیسے دو طبقون سے ایک دروازہ
ہوتا ہے ویسے دو مصرعو نسے ایک بیت منتخب و بہار عجم اور رسالہ عروض سیفی سے اور قصیدہ
بمعنی مغز سطبر اور اصطلاح شعرا مین وہ نظم کہ دونون مصرع بیت اول کے مصاریع ثانی ابیات
سے ہم قافیہ ہون اور وہ نظم کمتر ہفدہ بیتون سے نہو غیاث سے اور قطعہ بکسر اول و سکون
ثانی ٹکرا ہر چیز کا اور اصطلاح شعرا مین دو بیتین یا زیادہ اونمین مطلع ہو یا نہو پس گویا وہ ایک ٹکرا

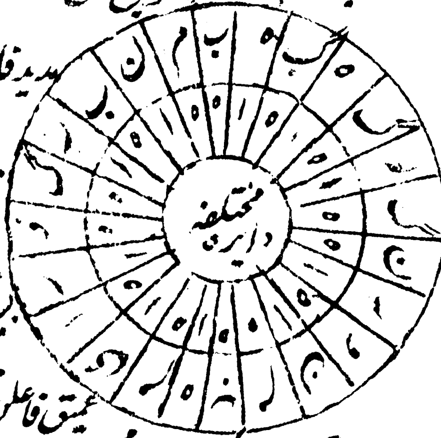
قصیدے کا ہے مدار اور کشف اور بہار عجم سے اور بعضے فصحاے متاخرین نے قطعے کو بالفتح
بھی کہا ہے کذا فی الغیاث ھم و خلط ارکان متشابہ با یکدیگر شبیہہ بود بتکرار پس بحر یا از تکرار رکنی
بسیط بود یا از خلط دو رکن متشابہ و خلاف میان دو رکن متشابہ یا بہ کم شود یا بہ کیفیت اما بہ کم چنانکہ
فعولن را با مفاعیلن باشد چہ ہر یکے مؤلف از وتدی مجموع و سببی خفیف ست الا آنکہ یکی از دیگر
بسببی خفیف بیشتر است و ہمچنین فاعلاتن فاعلن و مستفعلن فاعلن اما بکیف چنانکہ مستفعلن را
با مفعولات باشد چہ تالیف ہر یکی از دو سبب خفیف و یک وتد است الا آنکہ وتد در یکی مجموع است
و در یکی مفروق و ہمچنین مس تفع لن را با فاعلاتن و ہمچنین فاع لاتن را با مفاعیلن و خلیل احمد ابتدا
بخلط خماسی و سباعی کردہ ست پس بسباعیات بسیطہ پس خلط سباعیات با یکدیگر و ختم بخماسیات بسیطہ
کردہ ست اور خلط ارکان متشابہ کا ایک دوسرے سے مثل تکرار ایک رکن کے ہے
یعنے جیسے تکرار فعولن فعولن ہی ویسی ہی تکرار فعولن مفاعیلن کی کہ مفاعیلن شبیہہ فعولن کی ہے
پس بحر یا تکرار ایک رکن بسیط یعنی ایک رکن واحد سے ہوتی ہے یا خلط دو رکنون متشابہ سے
اور خلاف درمیان دو رکن متشابہ کے یا کم ہونے مین ہوتا ہے یا کیفیت مین یعنی ایک رکن کی
حروف دوسرے سے کم ہون یا حرکات مین دو رکنون کے فرق ہو لیکن تشابہ کمی حروف سے
جیسے فعولن کو ساتھ مفاعیلن کے ہے بحر طویل مین اسواسطے کہ دونون وتد مجموع اور سبب خفیف سے
مؤلف ہین البتہ دوسرے مین ایک سبب خفیف زیادہ ہے اسیطرح تشابہ فاعلاتن کا ساتھ
فاعلن کے ہے بحر مدید مین اور تشابہ مستفعلن کا ساتھ فاعلن کے بحر بسیط مین اما تشابہ بکیفیت
جیسا کہ تشابہ مستفعلن کا ہے ساتھ مفعولات کے سریع اور منسرح اور مقتضب مین اسواسطے
کہ تالیف انکی دو سبب خفیف اور ایک وتد سے ہے فقط فرق اتنا ہے کہ ایک مین وتد
مجموع ہے اور ایک مین وتد مفروق اور اسیطرح تشابہ بکیفیت مس تفع لن منفصل کا ہے ساتھ
فاعلاتن کے بحر مجتث مین اور تشابہ بکیفیت فاع لاتن منفصل کا ساتھ مفاعیلن کے بحر مضارع
مین اور خلیل ابن احمد نے ابتدا بخلط خماسی اور سباعی کے ہے دائرہ مختلفہ مین بعد اوسکے
سباعیات بسیطہ کو ملایا ہے دائرہ موتلفہ مین بعد اوسکے خلط سباعیات کا بیکدیگر کیا ہے
دائرہ مشتبہہ مین اور خاتمہ کیا ہے خماسیات بسیطہ پر دائرہ متفقہ مین بسیط بالفتح جای فراخ

وگسترده شده اور وه چیز کہ فراخ ہو اور اصطلاح مین جو چیز کہ غیر مرکب ہو یا وه چیز کہ جز اوسکا
مشابہ کل ہو جیسا کہ آب اور آتش اور خاک اور ہوا علاحدہ علاحدہ کذا فی الغیاث خلط بالفتح
ملانا منتخب سے ہم آنا خماسی و سباعی مانند فعولن و مفاعیلن مولف از پنج جزو باشد و این را کوتاه
شمرند و عادت چنان رفتہ کہ بحر در دائره ہمچنان کہ از ارکان طبیعی نہند کہ تغییر با در راه نیافتہ باشد و
بعد ازان بعلل و تغیرات ارکان غیر طبیعی از انجا بر انگیزند عروض ارکان نیز بر تمام ترین وجہی ایراد
کنند تا بحذف بعضی ازان دیگر وجوه مستعمل بر انگیزند ست لیکن خماسی اور سباعی کا خلط مانند
فعولن اور مفاعیلن ہے کہ دونون مؤلف پانچ جزو سے ہین فعولن مین دو جزو وتد مجموع اور سبب خفیف
اور مفاعیلن مین تین جزو وتد مجموع اور دو سبب خفیف اور اوسکو عروضی کوتاه جانتے ہین یعنی خلط
خماسی اور سباعی کا خلط سباعیات سے کم ہے اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ بحر دائرے مین
جیسے ارکان طبیعی سے یعنے ارکان سالم سے مقرر کرتے ہین کس واسطے کہ تغیر نے ارکان سالم مین
راه نہین پائی ہے اور بعد اسکے بسبب علل اور تغیرات یعنی زحافات کے ارکان غیر طبیعی یعنے
مزاحف اون ارکان سالم سے پیدا کرتے ہین ویسے ہی عروض ارکان کے بھی تمام و کمال دائرے
مین ایراد کرتے ہین اسلیے کہ بعض کو اونمین سے دور کرکے اوزان مستعمل پیدا کرین یعنی مجزو
اور مشطور اور منہوک مجزو ایک رکن کم مشطور دو رکن کم منہوک ثلث وزن کا باقی رہتا ہے علل بکسر
اول و فتح لام اسباب اور بیماریان جمع علت اور اصطلاح مین زحافات کذا فی المنتخب و الغیاث
ہم فعولن مفاعیلن را مکرر کرده اند و آنرا ایک مصراع شمرده و لامحالہ بیتش مثمن باشد و چون مصراعی
ازان در دائره وضع کنند تا آخر باول متصل شود شاید کہ بہر یکی از اجزای پنجگانہ ابتدا کنند پس ازین
دائره پنج بحر برخیزد برین وزن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن و این بحر را طویل نام کرده چہ در لغت
تازی ازین درازتر بحر نیامده است پس فعولن مفاعیلن کو مکرر کیا ہے اور اوسکو ایک مصرع گنا ہے
اور یقیناً بیت اوسمین مثمن ہوگی اور جب ایک مصرع اوسکا دائرے مین وضع کرتے ہین اسواسطے
کہ آخر اول سے متصل ہو چاہیے کہ ساتھ ہر ایک اجزاے پنجگانہ کے ابتدا کرین پس اس دائرے
سے پانچ بحرین نکلتی ہین پہلی اس وزن پر فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن اس بحر کا طویل نام
رکھا ہے اسواسطے کہ لغت تازی مین اس سے درازتر بحر نہین ہے ہان مدید اور بسیط اگر ہین

اسکے برابر ہین لہذا اونکا بھی نام مدید اولبسیط رکھا مگر بسیط سے دراز تر نہین ہے طویل دراز
اور نام ایک بحر کا ہے اور یہہ بحر اشعار عرب سے تعلق رکھتی ہے شعر فارسی اس بحر مین کمیاب
ہے اسواسطے کہ فارسی مین مطبوع نہین ہے اور اصل اس بحر کی فعولن مفاعیلن ہے چار بار
اور اس بحر کو اس جہت سے طویل کہتے ہین کہ واضع علم عروض نے بخلاف اس بحر کے
بعض بحور کو مسدس وضع کیا ہے اور بعض کہتے ہین کہ بسبب حافات کے کوتاہ بھی ہوتے ہین
اور مجزو بھی آتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اس بحر کی ارکان مین اوتاد مقدم ہین اسباب پر اور
وتد طویل ہے بہ نسبت سبب کے اور عوام کہ بحر رمل شانزدہ رکنی کو طویل کہتے ہین خطا ہے
کذا فی الغیاث هم ب؎ انچہ ابتدایش از جزو دوم باشد از وزن مذکور برینگونہ لن مفاعی لن فعو
لن مفاعی لن فعو برین وزن کہ فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن واین را مدید نام کردہ ست
دوسرے وہ کہ ابتدا جزو دوم سے کرین یعنی فعولن کہ رکن اول ہے اوسکے لن سے شروع کرین
اسطرح پر لن مفاعی لن فعولن مفاعی بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن
فاعلن اس بحر کا نام مدید رکھا ہے اور جو لن مفاعی لن فعو نامستعمل تھا اوسکی جگہہ پر فاعلاتن فاعلن
مستعمل لائے اور مدید اسواسطے نام رکھا کہ یہہ بھی کشیدہ ہے مثل طویل کے ہکذا فی الغیاث
هم ج؎ انچہ ابتدا از جزو سوم باشد برین وزن کہ مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن وبرین وزن
تازی شعر نیافتہ اند و بہرامی گوید بپارسی برین وزن اندک شعر دیدہ ام واین را مقلوب طویل
نام کردہ ست تیسرے وہ کہ ابتدا اوسکی جزو سوم سے کرین یعنے مفاعی کہ جزو اول رکن
دوم ہے اس وزن پر مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن اس وزن پر تازی مین شعر نہین پایا اور اگر
کسی نے بطریق مثال کوئی شعر کہا حکم اوسکا حکم النادر کالمعدوم کا ہے چنانچہ امرؤالقیس نے یہہ
شعر لکھا ہے شعر اَلَا یَا عَینُ فَابکِی عَلیٰ فَقدِی لِمُلکِی + وَتَلَافِی لِمَا بِی بِلَا جِدٍّ وَجُهدِ + تَخَلَّیتُ
تِلَادًا وَضَیَّعتُ تِلَادًا + وَقَد کُنتُ قَدِیمًا اَخَا عِزٍّ وَمَجدِ + اور بہرامی کہتا ہے کہ فارسی مین
مینے اس بحر مین چند شعر دیکھے ہین اونمین سے ایک یہہ ہے شعر نگار دلربائی
دل من + من ببیل چگونہ از دو بوستانم + اور اسکا نام مقلوب طویل رکھا ہے اور ظاہر ہے
کہ یہہ عکس طویل ہے هم د؎ انچہ ابتدا از جزو چہارم باشد برین وزن کہ مستفعلن فاعلن مستفعلن

فاعلن وان را بسیط نام کردہ ت چہارم یہہ کہ ابتدا جزو چہارم سے ہو یعنی علن سے کہ جزو دوم
رکن دوم ہے اس وزن پر مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن اسکا نام بسیط رکھا ہے اسواسطے کہ یہہ بھی
گسترده اور دراز مثل طویل کے ہے م و آنچہ ابتدا از جزو پنجم باشد برین وزن فاعلن فاعلاتن فاعلن
فاعلاتن و برین وزن هم بتازی شعر نیافتہ اند و بعضے این دو بحر مهمل را عریض و عمیق نام نهاده اند
پنج بحر کہ ازین دائرہ ممکن ست ت پانچوین وہ کہ ابتدا جزو پنجم سے ہو یعنے لن سے کہ جزو سوم رکن
دوم ہے اس وزن پر فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن مگر اس وزن مین بھی تازی مین شعر نہین پایا ہے
اور بعضون نے ان دونون بحرون مہمل کا نام عریض اور عمیق رکھا ہے یعنے مقلوب طویل کو عریض
اور اس بحر کو کہ مقلوب مدید ہے عمیق کہتے ہین اور بعضون نے اول کو مستطیل اور ثانی کو ممتد
کہا ہے یہہ ہین پانچ بحرین کہ اس دائرے سے نکلنا اونکا ممکن ہے کسواسطے کہ فعولن مفاعیلن
مین پانچ جزو ہین اور ابتدا اسے ہر جزو سے ایک بحر نکلی پانچ بحرین ہی ہوئین چھٹی بحر کا نکلنا ممکن
نہین اور دوسرا فعولن مفاعیلن مکرر ہے مکرر سے کیا کام م و بر جملہ بحور این دائرہ در زبان فارسی متروک ست
و آنچہ گفتہ اند بر منوال شعر عرب گفتہ اند از وجہ تشبہ بایشان و این دائرہ را مختلفہ خوانند و مصراعے
گفتہ اند کہ درین دائرہ نهند تا همہ بحور ازان بر توان خواند و فک از یکدیگر تصور افتد و آن مصراع بر وزن
طویل این ست ع بن برگذرای مہ بن در نگر گہہ گہہ + و بر وزن مدید ع برگذرای مہ بن در نگر گہہ
بن + و بر وزن مقلوب ع گذرای مہ بن بر نگر گہہ گہہ بن در + و بر وزن بسیط ع ای مہ
بن در نگر گہہ گہہ بن برگذر + و صورت دائرہ این است ت اور سب بحرین اس دائرے کی
زبان فارسی مین متروک ہین جو کچھہ کہ فارسیون نے ان بحرون مین کہا ہے از روے تقلید
اور تشبہ عرب کے کہا ہے اور اس دائرے کو دائرہ مختلفہ کہتے ہین کہ اسکے ارکان مین اختلاف ہے
ایک سباعی اور دوسرا خماسی اور ایک مصرع کہا ہے کہ اس دائرے مین لکھتے ہین اور پانچون بحرین
اوس سے پڑھ سکتے ہین اور جدائی بحور کی یکدیگر سے اوس مین معلوم ہوتی ہے اور وہ مصرع وزن
طویل مین یون ہے مصرع بن برگذرای مہ بن در نگر گہہ گہہ + بر وزن فعولن مفاعیلن فعولن
مفاعیلن اور بر وزن مدید یون ہے مصرع برگذرای مہ بن در نگر گہہ گہہ بن + بر وزن فاعلاتن
فاعلن فاعلاتن فاعلن و بر وزن مقلوب طویل یون ہے مصرع گذرای مہ بن بر نگر گہہ گہہ بن در ع

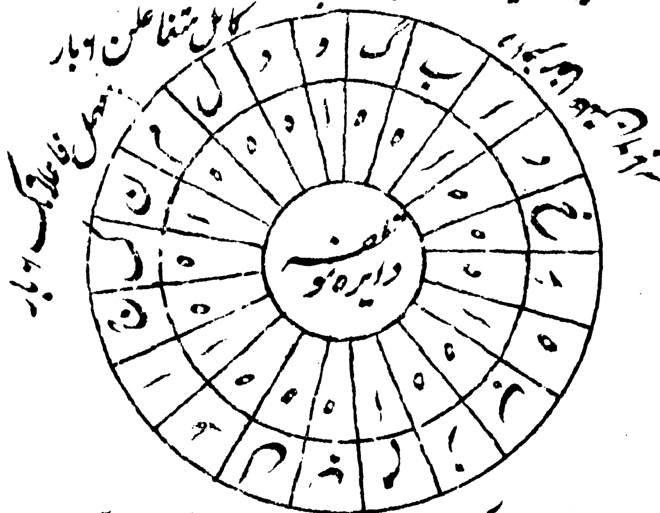
بروزن مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن اور بروزن بسیط یون ہے **مصرع** ای مہ بن زر نگر گہہ
گہہ بن برگذر ہو بروزن مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن اور بروزن عمیق جسکو بحر مہمل کہا ہے یون ہے
مصرع مہ بن زر نگر گہہ گہہ بن برگذر ای ہو بروزن فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن چونکہ بحر مہمل
تھی مصرع بھی مہمل نکلا اور مہمل شعر نہین لہذا محقق علیہ الرحمہ نے یہہ مصرع کتاب مین نہ لکھا اگرچہ وزن
دائرے سے نکلتا ہے دائرہ مختلفہ یہہ ہے



ھ واما آنچہ از سباعیات بسیط خیزد ابتدا بمؤلف از وتد مجموع و فاصلہ کردہ است و مصراعی
از تکرار یک رکن سہ بار بکار داشتہ اند ولامحالہ بیت مسدس باشد پس اگر ابتدا بوتد کنند برین
وزن آید مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن و این بحر را وافر نام نہادہ است و اگر ابتدا بفاصلہ کنند
برین متفاعلن متفاعلن متفاعلن و این بحر را کامل نام نہادہ است و پارسی گویان گفتہ اند ابتدا
بسبب خفیف کہ درین ترکیب ست ہم ممکن ست برین وزن باشد فاعلاتک فاعلاتک فاعلاتک
و این وزن ہم مہمل است ش واما جو بحرین کہ سباعیات تنہا سے پیدا ہوتی ہین خلیل ابن
احمد نے ابتدا اونمین اوس مؤلف سے کی ہے کہ جسکی تالیف وتد مجموع اور فاصلے سے ہے
اور ایک مصراع اوس مین تکرار ایک رکن سے تین بار عروضیون نے استعمال کیا ہے اور جب
مصرع مین تین رکن ہوئے بیت لامحالہ مسدس ہوگی پس اگر ابتدا وتد سے کرین یہہ وزن ہوگا مفاعلتن مفاعلتن
مفاعلتن اور اس بحر کا نام وافر رکھا ہے اسواسطے کہ اس بحر مین حرکات اور بحرون سے
زیادہ ہین اور اگر ابتدا فاصلے سے کرین یہہ وزن ہوگا متفاعلن متفاعلن متفاعلن اور اوسکا نام
کامل رکھا ہے اسواسطے کہ اسمین بھی حرکات اور بحرون سے زیادہ ہین اور بحر وافر اس بہت سے
کامل پر مقدم ہوئی کہ وتد اوس مین مقدم ہے اور پارسی گویون نے کہا ہے کہ ابتدا سبب خفیف سے

بھی کہ اس ترکیب مین سے ممکن ہے اس وزن پر فاعلاتک فاعلاتک فاعلاتک خواہ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن یہہ وزن بھی مہمل اور متروک ہے بسبب تحریک آخر کے اور یہہ قول پارسی گویون کا ہے اہل عرب کے نزدیک ابتدا اسباب خفیف سے نہین ہو سکتی اسواسطے کہ متفا اور علتن دونون اونکے نزدیک فاصلے ہین نہ مرکب دو سببون سے ح قولہ و فارسی گویان آہ ازین قول معلوم شد کہ نزد عرب ابتدا از سبب خفیف درین ترکیب ممکن نیست چہ علتن را فاصلۂ صغری قرار دادہ اند نہ مرکب از سببین والاشروع از سبب خفیف نیز میکردند و ہکذا قال کثیر من المحققین لیکن از ماسبق محقق شد کہ اعتبار فاصلہ را چہ در فارسی و چہ در عربی اصلا و جہی بہم نمیرسد و عدم شروع از سبب خفیف بجہت نامستعمل بودن بحر مذکور است نہ از جہت عدم امکان واللہ اعلم تم کلامہ پس عدم اعتبار فاصلہ عربی مین ماسبق سے بموجب عبارت اس کتاب کے کہان محقق ہوا بلکہ محقق علیہ الرحمہ جابجا کہتے جاتے ہین کہ فاصلہ عربی مین معتبر ہے ایک جگہہ لکھا کہ تازی مین تین متحرک اور چہارم ساکن کو فاصلہ صغرے کہتے ہین اور چار متحرک پنجم ساکن کو فاصلہ کبرے کہتے ہین آہ اور دوسری جگہہ لکھا کہ یہہ دو تالیفین مفاعلتن اور متفاعلن مثل تالیفات اول نہین ہین یعنی اسباب اور اوتاد سے نہین ہین تیسری جگہہ کہا کہ یا مولف از وتد مجموع و فاصلۂ صغرے جسکو محشی نے غلط پڑہا اور بجاے یا حرف تردید کے ناہا فیہ لکھا اور اس جگہہ بھی محقق علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ یہہ سباعیات مولف وتد مجموع اور فاصلے سے ہین آہ اور ابتدا بسبب خفیف اس دائرے مین ممکن نہین نزدیک اہل عرب کے کسواسطے کہ مفاعلتن اور متفاعلن مین فاصلہ ہے سبب نہین مگر پارسی گو البتہ ابتدا بسبب کر سکتے ہین کہ اصل عروض فارسی مین فاصلہ نہین ہے اور وجہ عدم شروع بسبب کہ عدم استعمال کو محشی نے لکھا ہے یہہ بھی غلط فہمی ہے کہ بحو نامستعمل کو دوائر سے نکال کر متروک لکھہ دیتے ہین چنانچہ یہان بھی اس وزن کو نکال کر مہمل لکھہ دیا ہم وبیت ازین دائرہ بروزن وافر چنین بود ع بگو دل من کجا طلبم ز بہر خدا + و بروزن کامل چنین باشد ع دل من کجا طلبم ز بہر خدا بگو + و بروزن مہمل چنین باشد ع من کجا طلبم ز بہر خدا بگو دل + واین دائرہ را دائرہ موتلفہ خوانند و در فارسی بر بحور این دائرہ ہم شعر نگفتہ اند الا آنچہ بوجہ تشبہ عرب بہ تکلف گفتہ اند و صورت دائرہ این ست ت اور بیت اس دائرے سے بروزن وافر یون ہے

مصرع جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بگو دل من مفاعلتن کجا طلبم مفاعلتن ز بہر خدا مفاعلتن اور بروزن کامل یون ہے مصرع جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دل من کجا متفاعلن طلبم ز بہ متفاعلن ر خدا بگو متفاعلن اور بروزن مہمل یون ہے مصرع جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے من کجا طل فاعلاتک بم ز بہر خ فاعلاتک دا بگو دل فاعلاتک اور اس دائرے کو موتلفہ کہتے ہین بسبب ایتلاف ارکان کے کہ سباعی ہین اور حرکات اور سکنات ہین برابر اور فارسی گویون نے اِن بحرون مین بھی شعر نہین کہے ہین اور جو کچھ بہ تکلف کہا ہے بہ تشبیہ و تقلید عرب کہا ہے اور صورت دائرہ موتلفہ کی یہہ ہے



ح قولہ بیت ازین دائرہ مخفی نماند کہ درینجا و مابعد آنچہ در امثلہ بحور آوردہ مصراعہا است بیتہا پس اطلاق بیتہا برین مصاریع باعتبار آنست کہ بانضمام مصاریع ثوانی بیت ہا خواہند گردید تم کلامہ ظاہر ہے کہ اس تاویل کی کچھ حاجت نہین کسواسطے کہ محقق علیہ الرحمہ نے پہلے حرف عین کہ عبارت مصرع سے ہے لکھہ کر اِن مصرعون کو لکھا ہے ھم و بعد ازین آنچہ از رکن سباعی موتلف از وتد مجموع و دو سبب خفیف آید و تازیان یک مصراع از تکرار یک رکن سہ بار آوردہ اند و پارسیان از تکرار یک رکن چہار بار پس بیت تازی مسدس باشد و پارسی مثمن و اگر ابتدا بوتد کنند برین وزن آید مفاعیلن سہ بار یا چہار بار و آنرا ہزج خوانند و اگر بسبب اول کنند برین وزن آید مستفعلن سہ بار یا چہار بار و آنرا رجز خوانند و اگر بسبب دوم کنند برین وزن آید فاعلاتن سہ بار یا چہار بار و آنرا رمل خوانند و بیت ازین دائرہ بروزن ہزج مسدس چنین باشد ع مرا دل نے دلارامی نیارامد ٭ و بروزن رجز مسدس چنین باشد ع دل بی دلارامی نیارامد مرا

وبروزن بحر مسدس چنین بیت شعر بی دلارامی نیارامد مرا دل * واگر بعد از نیارامد نگارینا افزائیم جملہ مثمن شود و این دایرہ مجتلبہ خوانند مثمن را مجتلبہ زائدہ و صورت دائرہ مجتلبہ این است اور بعد اسکے جو بحرین کہ رکن سباعی سے مولف وتد مجموع اور دو سبب خفیف سے آئی ہین اہل عرب ان مین ایک مصراع تکرار رکن واحد سے تین بار یعنے مسدس لائے ہین اور اہل پارس تکرار رکن واحد سے چار بار یعنی مثمن لائے ہین پس بیت عربی مین مسدس یعنی شش رکنی ہوگی اور پارسی مین مثمن یعنی ہشت رکنی اور اگر ابتدا وتد سے کرین اور ابتدا بوتد بہتر ہے سبب سے بسبب تکمیل وتد کے سبب سے یہہ وزن ہوگا مفاعیلن تین بار تازی مین اور چار بار فارسی مین اور اس بحر کو ہزج کہتے ہین اسواسطے کہ ہزج لغت مین آواز با ترنم ہے بسبب نکوئی اس بحر کے یہہ نام اسکا رکھا اور اگر ابتدا بسبب اول کرین اسواسطے کہ پہلے ابتدا سبب اول سے چاہیے بعد سبب دوم سے یہہ وزن ہوگا مستفعلن تین بار تازی مین اور چار بار فارسی مین اور اس بحر کو رجز کہتے ہن اسواسطے کہ رجز بالتحریک لغت مین اوس زنجیر کو کہتے ہین کہ پاے شتر کو لغزش مین لائے پس اس بحر کا نام رجز رکھا بسبب اضطراب اجزا کے بسبب تقارب حرکات کے یا بسبب کوتاہی بیت کے کہ عرب مین بیشتر مشطور مستعمل ہوتی ہے اور اگر ابتدا سبب دوم سے کرین یہہ وزن ہوگا فاعلاتن تین بار تازی مین اور مربع چار بار فارسی مین اور اس بحر کو رمل کہتے ہین اسواسطے کہ رمل لغت مین شتاب رفتن ہے پس اس بحر کا نام رمل رکھا بسبب روانی کے کہ شتاب اور روان پڑھی جاتی ہے اور بیت اس دائرے کی ہزج مسدس مین یون ہے مصرع مرا دل بی دلارامی نیارامد * بروزن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن اور رجز مسدس مین یون ہے مصرع دل بی دلارامی نیارامد مرا * بروزن مستفعلن مستفعلن مستفعلن اور رمل مسدس مین یون ہے مصرع بی دلارامی نیارامد مرا دل بروزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن اور اگر بعد نیارامد کے نگارینا زیادہ کرین جملہ اوزان مثمن ہوجایئن اور اس دائرے کو مجتلبہ کہتے ہین اسواسطے کہ اجتلاب لغت مین معنی کشیدن سے ہے اور ارکان اس دائرے کے ارکان بحور دائرہ اولے سے کھینچے گئے ہین مفاعیلن طویل سے اور مستفعلن بسیط سے اور فاعلاتن مدید سے اور دائرہ مثمن کو مجتلبہ زائدہ کہتے ہین اسواسطے کہ ایک رکن اوس مین مسدس سے زیادہ ہے

اور صورت دائرہ مجتلبہ کی یہہ ہے کہ لکھی جاتی ہے

ہزج مسدس مفاعیلن ۶ بار

رجز مسدس مستفعلن ۶ بار

رمل مسدس فاعلاتن ۶ بار

دایرہ مجتلبہ

م وزائدہ ہم برین قیاس باشد دباشد کہ ہمین بحرہا بحذف ساکن سبب دوم بکار دارند تا ہزج
برینگونہ شود مفاعیل چہار بار و رجز برینگونہ مفتعلن چہار بار و رمل برینگونہ فعلاتن چہار بار و بیت
دائرہ ہزج برین منوال بود **بیت** مراکس ندہد داد مراکس نکند شاد ٭ و بر وزن رجز **بیت**
کس ندہد داد مراکس نکند شاد مرا ٭ و بر وزن رمل **بیت** ندہد داد مراکس نکند شاد مراکس ایں
بحرہا ہزج مکفوف و رجز مطوی و رمل مخبون خوانند و دائرہ بر قیاس گذشتہ ...
زائدہ مزاحفہ خوانند و بعضے بلقبی دیگر بخوانند و بتخفیف را این دائرہ ... **ست** ...
اسیطرح ہے یعنے ایک رکن مثل نگار نیا زیادہ کرکے اصطلاح مثمنات کا دائرہ لکھتے ہین ...
اہل فارس انہین بحرونکو ساکن سبب دوم کو مفاعیلن سے دور کرکے استعمال کرتے ہین پس
ہزج مثمن اس وزن پر ہوتی ہے مفاعیل چار بار ایک مصرع مین نون مفاعیلن سے کہ ساکن سبب
دوم تھا دور ہوا اور رجز مثمن اس وزن پر مفتعلن چار بار ایک مصرع مین جب مفاعیلن سے ساکن
سبب دوم دور کیا مفاعیل رہا اور جب ان اسباب کو جنمین ساکن سبب دوم دور ہوا ہے وتد پر مقدم
کیا عیل مفا ہوا مفتعلن اوسکے مقام پر لائے اور رمل مثمن اس وزن پر فعلاتن چار بار ایک مصرع
مین جب مفاعیلن سے ساکن سبب دوم دور کیا مفاعیل ہوا اور جب ابتدا اس سبب ... کی
لُ مفاعی ہوا فعلاتن اوسکے مقام پر لائے اور بیت دائرہ ہزج سے اسطرح پر ہے **بیت** مرا
مراکس ندہد داد مراکس نکند شاد ٭ اور بیت کہنا باعتبار دونون مصرعون کے ہے ... ثانی
بھی اسی وزن پر ہوگا تقطیع یہہ ہے مراکس مفاعیل ندہد داد مفاعیل مراکس مفاعیل نکند شاد مفاعیل

اور بیت بر وزن رجز اسطرح پر بیت کس ندہد دادمرا کس نکند شاد مرا * تقطیع یہہ ہے کس ندہد مفتعلن داد مرا مفتعلن کس نکند مفتعلن شاد مرا مفتعلن اور بیت بر وزن رمل اسطرح پر بیت ندہد داد مرا کس نکند شاد مرا کس * تقطیع یہہ ہے ندہدا فعلاتن د مرا کس فعلاتن نکند شا فعلاتن د مرا کس فعلاتن اور ان بحور کو ہزج مکفوف کہا اسواسطے کہ مفاعیلن مین ساتوان حرف گرا ہے اور رجز مطوی اسواسطے کہ عیلن مفا مین کہ بر وزن مستفعلن ہے چوتھا حرف دونون سببون سے گرا ہے اور رمل مخبون اسواسطے کہ لن مفاعی مین کہ بر وزن فاعلاتن ہے دوسرا حرف گرا ہے کہتے ہین اور دائرہ انکا موافق دائرہ گذشتہ کے لکھتے ہین اور اس دائرے کو دائرہ مجتلبہ زائدہ مزاحفہ کہتے ہین وجہ تسمیہ مجتلبہ اور زائدہ کی سابق بیان ہوئی اور مزاحفہ اس جہت سے کہ رکن اس مین مزاحف ہین اور بعضون نے اوپر بحثی اسکا لقب کیا ہے چنانچہ سیفی نے اپنے رسالے مین اسکو مؤتلفہ لکھا ہے ح قولہ بحذف ساکن سبب دوم مخفی نماند کہ بحذف ساکن سبب دوم یعنی بکف در مفاعیلن مفاعیل بضم لام و در مستفعلن یعنی بطی مستعلن میماند کہ نقل مفتعلن میشود و این کلام صحیح و مطابق ست اما در فاعلاتن از حذف ساکن سبب دوم فاعلات بضم تا میماند نہ فعلاتن مخبون چنانکہ مصنف آوردہ کما ہو فی جمیع النسخ الحاضرۃ المعتبرۃ ویطابقہ المشعر الممثل لہ ایضاً زیراکہ در فعلاتن ساکن سبب اول حذف شدہ ست وجوابش آنست کہ مراد مصنف علام از ثانویت سبب درین ترکیب فاعلاتن نیست بل در ترکیب مفاعیلن کہ آنرا اصل قرار دادہ و در جزو رمل را بہ بدایت از سبب اول و ثانی ازان منفک ساختہ و شک نیست کہ چون بدایت از سبب ثانی مفاعیلن کنند فاعلاتن می شود و بحذف ساکنش فعلاتن تم کلامہ الحمد للہ کہ صاحب حاشیہ اگرچہ پہلے اس جگہہ راہ کجی چلا مگر آخر راہ راست اختیار کی کہ سوا اسکے چارہ ندیکھا دوسرا حاشیہ یہہ ہے ح قولہ مجتلبہ زائدہ مزاحفہ اما وجہ تسمیہ مجتلبہ در ماقبل گذشت و زائدہ ازینجہت کہ یک رکن زائد دارد و مزاحفہ ازینجہت کہ کف وطی و خبن دران از زحافات واقع شدہ اما مخفی نماند کہ وضع دائرہ برای بیان اصل ارکان باشد و لہذا ارکان بحور را کہ غیر از مزاحف مستعمل نمیشود نیز سالم آرند پس دائرہ مزاحفہ نشاید والا دوائر فروعات دیگر را نیز بیان باید کرد تم کلامہ صاحب شرح نے جواب اسکا اپنی کتاب مین یہہ لکھا ہے ش پوشیدہ نیست

که صاحب میزان مقصود در اصل از تالیف این کتاب ثابت کردن غلطی های مصنف علام بود که بهر
موقعی که مطلب بذهن نرسیده غلطی بطرف محقق منسوب کرده چنانکه درین محل وجوابش بدو صورت
ظاهر و باهر است که نزد صاحب میزان که وضع دائره برای بیان اصل ارکان باشد این محض غلط
و خلاف جمهور است چه بیان اصل ارکان علت غایت برای وضع دائره نزدیک کسی نباشد بلکه
غایت انضمام و انفکاک بحور از یکدیگر است ثانیاً اینکه وضع دائرها خاصه برای اصل ارکان کسی
ننوشته آنچه ممنوع است اینست که اصول و فروع را باهم خلط کنند و تقابل و تساوی بکمیت
حروف چنانکه در اصول مشروط است بهمان طریق در فروع نیز درکار بود و نیاوردن دوائر فروع
در کتب عروض بجهت احتراز از تطویل باشد نه اینکه احدی ممنوع نوشته باشد و مصنف نکته نوشته که
هر جا حاجت افتد دوائر به نسبت فروع هم ثبت توان کرد و مراد از آن همین است که کسی ممتنع نه
انگارد و چون دوائر فروعات ضروری نباشد ازین جهت مصنف علام هم آنرا ننوشته تم کلامه اب ہم
کہتے ہین کہ دونون صاحب مطلب کتاب کو نہ پہونچے اور تطویل بیفائدہ سوال و جواب مین
محقق علیه الرحمه تفصیل اوزان ہزج مین لکھتے ہین که اما بپارسی اصلش در دائره مفاعیلن ہشت بار
بود و دو نوع بود سالم و مکفوف و مکفوف هم دو نوع بود موفور الآخر و مکفوف موفور را مکفوف تنها
خوانند و بعضی هر نوعی را بحری دیگر شمرده اند اور بیان اوزان رجز مین لکھتے ہین که و اما بپارسی اصل
این بحر در دائره مستفعلن ہشت بار باشد و سه نوع بود سالم و مخبون و مطوی اور بیان اوزان رمل
مین لکھتے ہین که اما بپارسی این بحر دو نوع آید سالم و مخبون و بعضی عروضیان هر یک را بحری دیگر
شمرند پس ظاہر ہے کہ جو لوگ ہزج اور رجز اور رمل کو ایک ایک بحر جانتے ہین اونکے نزدیک
دائرہ ہاے ارکان سالم کافی ہین اور جو لوگ ہر قسم کو انمین سے بحر علاحدہ قرار دیتے ہین
اونکے نزدیک دائرہ ارکان سالم اور دائرہ ارکان مزاحف دونون درکار ہین کس واسطے کہ یہہ
ارکان مزاحفہ اونکے نزدیک بجاے اصل ارکان ہین کہ بحر علاحدہ قرار دیتے ہین اور سوا اسکے
رسالہ ہاے عروض مین دوائر ارکان مزاحفہ بھی موجود ہین ہم داز تکرار رکن سباعی لبیط که
از وتد مفروق بود هیچ بحر مستعمل نیست و اما از خلط سباعی بیکدیگر و آن رکنی بود که مولف از
دو سبب خفیف بود و وتدی مجموع و رکنی که مولف بود از دو سبب خفیف و وتدی مفروق و تا زیان

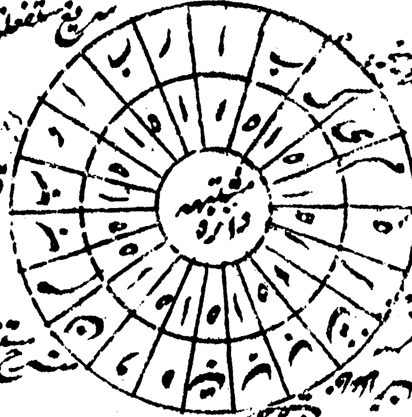
مسدس یکبار دوار ند یکمصرع از رکن مجموعی دو بار و رکن مفروقی یکبار و چون در دائره نهند ابتدا از نه موضع
ممکن بود چه این سه رکن مولف از نه جزو باشد ا آنکه ابتدا بدو سبب رکن مجموعی رکن اول کنند
از این وزن باشد مستفعلن مستفعلن مفعولات و این بحر را سریع خوانند ت اور تکرار رکن سباعی
سباعی سے کہ مسدس مین وتد مفروق ہو جیسے لات مفعولات مین اور فاع فاع لاتن مین اور تفع
تفع لن مین کوئی بحر مستعمل نہین ہے یعنے کوئی بحر نہین نکلی ہے و اما آمیزش سباعی سے
باہمدیگر بحرین نکلی ہین مگر اون سباعیات مین کوئی رکن مولف ہوتا ہے دو سبب خفیف اور
وتد مجموع سے خواہ دو اون سبب مقدم ہون جیسے مستفعلن مین خواہ موخر ہون جیسے مفاعیلن مین
خواہ درمیان دونون سببونکے وتد جیسے فاعلاتن مین اور کوئی رکن مولف ہوتا ہے دو سبب خفیف
اور وتد مفروق سے مثل مفعولات اور فاع لاتن کے اور اہل عرب اوسکو مسدس مستعمل کرتی ہین
ایک مصرع رکن مجموعی سے دو بار اور رکن مفروقی سے ایکبار مثل مستفعلن مستفعلن مفعولات کے اور جب
دائرے مین لکھتے ہین ابتدا نو جگہو لنسے ممکن ہوتی ہے کسواسطے کہ یہہ تین رکن مولف نو جزو سے
ہین یعنے ایک ایک مین تین تین جزو ہین پہلی صورت یہہ ہے کہ ابتدا ساتھہ دو سبب رکن مجموعی
رکن اول کی کرین کہ یہہ وزن ہو مستفعلن مستفعلن مفعولات اور اوسکو بحر سریع کہتے ہین معلوم کیا چاہیے
کہ ابتدا دائرے سے بہتر تھی جیساکہ اور دائرہ نین کیا ہے پس مضارع کو مقدم کرنا تھا کہ مضارع
کی ابتدا مین وتد ہے مگر وجہ اسکی یہہ ہے کہ رکن اول مضارع کا سالم مستعمل نہین ہوا ہے
پس وتد مجموع گویا اوس مین نہین ہے اور خلیل ابن احمد سے جو لوگون نے پوچھا اوسنے
یہہ جواب دیا کہ وتد مفروق اوسکا صدر سے نزدیک ہے اور وتد مفروق اول بیت کو ضعیف
کرتا ہے پس تقدیم سریع کی سب پر اسواسطے ہے کہ وتد مفروق اوسکا صدر سے دور تر ہے
اور چونکہ بنا سریع کی دو سبب اور ایک وتد مفروق پر ہے اور منسرح اسمین اوسکے موافق ہے
لہذا بعد سریع کے منسرح کو بیان کیا اور خفیف کو مضارع پر اور مضارع کو مقتضب پر اور مقتضب کو
مجتث پر اسواسطے مقدم کیا کہ وتد مفروق ہر ایک مین صدر سے دور تر ہے بہ نسبت دوسری
کے سریع شتاب کنندہ اور جلد اور نام ایک بحر کا عروض سے اور اس بحر مین اسباب زیادہ
ہین اوتاد سے لہذا بسرعت پڑھی جاتی ہے کذا فی الغیاث م ب آنکہ ابتدا بسبب دوم ہمان

رکن کنند تا این وزن باشد فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن و این بحر مستعمل نیست **ت** اور دوسری صورت یہہ ہے کہ ابتدا کرین سبب دوم اوسی رکن سے کہ یہہ وزن ہو فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن اور یہہ بحر مستعمل نہین ہے بعض اس بحر کو جدید کہتے ہین اور غریب بھی کہا ہے اور اوسکو بزرجمہر نے ایجاد کیا ہے جدید جو چیز کہ نئی پیدا ہوئی ہو اور نام بحر عروض کا کہ یہہ بحر نئی پیدا ہوئی ہی بحور نوزدہ گانہ مین کذا فی الغیاث **هم** ج آنکہ ابتدا بوتد ہمان رکن کنند تا این وزن باشد مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن و این بحر بتازی مستعمل نیست و بپارسی آنرا قریب خوانند **ت** تیسری صورت یہہ ہے کہ ابتدا وتد سے اوسی رکن کی کرین کہ یہہ وزن ہو مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن اور یہہ بحر تازی مین مستعمل نہین ہے اور فارسی مین اوسکو قریب کہتے ہین اسواسطے کہ ارکان مین ہزج اور مضارع سے قربت رکھتی ہے یا یہہ کہ زمانہ قریب ترین پیدا ہوئی ہے کہ یوسف عروضی نیشاپوری نے اوسکو نکالا ہے قریب ایک بحر ہے بحور نوزدہ گانہ سے ہے کذا فی الغیاث **هم** د آنکہ ابتدا بدو سبب رکن دوم مجموعی کنند تا این وزن باشد مستفعلن مفعولات مستفعلن و این بحر را منسرح خوانند **ت** چوتھی صورت یہہ ہے کہ ابتدا دو سبب رکن دوم مجموعی سے کرین کہ یہہ وزن ہو مستفعلن مفعولات مستفعلن اور اس بحر کو منسرح کہتے ہین اسواسطے کہ بسہولت اور روانی پڑھی جاتی ہے منسرح بضم میم و سکون نون و فتح سین مہملہ و کسر راء مہملہ و حای مہملہ آسان و روان کردہ شدہ اور نام ایک بحر کا چونکہ اسباب اس بحر مین مقدم ہین و تد پر لہذا آسانی زبان پر آتی ہے اور بعضون نے لکھا ہے کہ انسراح بمعنی از جامہ بیرون آمدن ہے اور یہہ بحر نقصان زحافات مین یہان تک پہنچی ہے کہ بمقدار دو رکن کے رہجاتی ہے لہذا بسبب اس اختصار کے منسرح نام رکھا کذا فی الغیاث **هم** ہ آنکہ ابتدا بسبب دوم ہمین رکن کنند تا این وزن باشد فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن و این بحر را خفیف خوانند **ت** پانچوین یہہ صورت ہے کہ ابتدا سبب دوم اسی رکن سے کرین کہ یہہ وزن ہو فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن اور اس بحر کو خفیف کہتے ہین بسبب اسکے کہ اخف سباعیات ہے بسبب اتصال اسباب کے ساتھ اوتاد کے طرفین سے خفیف سبک اور نام ایک بحر کا بحرہای عروض سے کذا فی المنتخب **هم** و آنکہ ابتدا بوتد این رکن کنند تا این وزن باشد مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن و این بحر را

مضارع خوانند ت چھٹی یہہ صورت ہے کہ ابتدا اس کی رکن دوم کی وتد سے کرین کہ یہہ وزن ہو مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن اور اس بحر کو مضارع کہتے ہین بسبب مشابہت کے بحر منسرح سے کہ دوسرے جزو مین ان دونون کی وتد مفروق ہے مضارع بضم میم وکسر راء مہلہ شریک و مشابہ منتخب سے اور مضارعت بمعنی مشابہت اور مضارع نام ایک بحر کا بحور عروض سے اور اس بحر کا اسواسطے مضارع نام رکھا کہ مشابہہ ہے منسرح سے کہ دونون مین اوتاد مقدم ہین اسباب پر کذا فی الغیاث ھم ز آنکہ ابتدا بدو سبب کن مفروق کنند و برین وزن بود مفعولات مستفعلن مستفعلن و این را مقتضب خوانند و بپارسی مستعمل نیست ت ساتوین صورت یہہ ہے کہ ابتدا دو سبب رکن مفروق سے کرین کہ یہہ وزن ہو مفعولات مستفعلن مستفعلن اور اس بحر کو مقتضب کہتے ہین بسبب بریدہ ہونے کے بحر منسرح سے کہ رکن دونون کے ایک ہین فقط فرق ترتیب مین ہے اور یہہ بحر فارسی مین مستعمل نہین ہے مقتضب بضم میم و فتح ضاد معجمہ بریدہ شدہ اور نام ایک بحر کا کہ منسرح سے بریدہ ہوئی ہے ارکان دونون کے ایک ہین اختلاف فقط ترتیب مین ہے کذا فی الغیاث ھم ح آنکہ ابتدا بسبب دوم ہین کن کنند و برین وزن باشد مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن و این بحر را مجتث خوانند ت آٹھوین صورت یہہ ہے کہ ابتدا سبب دوم اسی رکن سے کرین کہ یہہ وزن ہو مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن اور اس بحر کو مجتث کہتے ہین کہ بحر خفیف سے برکندہ ہوئی ہے مجتث بضم میم و سکون جیم و فتح تاء فوقانی و تشدید ثاء مثلثہ بمعنی از بیخ برکندہ شدہ اور نام ایک بحر کا بحور نوزدہ گانہ سے اور اس بحر کو بحر خفیف سے برکندہ کیا ہے کسواسطے کہ ان دونون بحرون کے ارکان مین یہی اختلاف ہے کہ اس بحر مین مستفعلن مقدم ہے دو فاعلاتن پر اور خفیف مین درمیان کذا فی الغیاث ھم ط آنکہ ابتدا بوتد مفروق کنند کہ این وزن شود فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن و این بحر نامستعمل است ت اور نوین صورت یہہ ہے کہ ابتدا وتد مفروق سے اس رکن کی کرین کہ یہہ وزن ہو فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن اور یہہ بحر بھی نامستعمل ہے اور بعضے اس بحر کو مشاکل کہتے ہین مشاکل بضم میم و کسر کاف مانند و ہمشکل شوندہ اور نام ایک بحر کا ہے بحور عروض سے منتخب اور غیاث سے ھم پس بحور مستعمل در ہر دو لغت ازین دائرہ ہفت است و بت دائرہ

بروزن سریع چنین بود ع باده بمن ده تو بتا هم یکبار * و بروزن قریب ع بمن ده تو
بتا هم یکبار باده * و بروزن منسرح ع ده تو بتا هم یکبار باده بمن * و بروزن خفیف ع تو
بتا هم یکبار باده بمن ده * و بروزن مضارع ع بتا هم یکبار باده بمن ده تو * و بروزن مقتضب ع
هم یکبار باده بمن ده تو بتا و بروزن مجتث ع یکبار باده بمن ده تو بتا هم و آین دائره را هم
دائرهٔ مشتبهه خوانند و صورتش اینست ت پس بحرین مستعمل زبان عربی اور فارسی مین اس
دائرے سے سات ہین اور دو نامستعمل اور بیت اس دائرے کی وزن سریع مین یون ہے
جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے باوب بمن مستفعلن ده تب بتا مستفعلن هم یکبا
مفعولات بجاے ہا اور واو حرف با کا لکھنا وجہ اسکی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ لہجہ اہل پارس کا
تلفظ مین یون ہی ہے اور وزن قریب مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
بمن ده تب مفاعیلن بتا هم یک مفاعیلن بار باده فاع لاتن وجہ منفصل ہونی فاع لاتن کی
ظاہر ہے اور وزن منسرح مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ده تب بتا
مستفعلن هم یکبار مفعولات باده بمن مستفعلن اور وزن خفیف مین یون ہے جو مرقومہ متن
ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تب بتا هم فاعلاتن یکبار باس تفع لن دب بمن ده فاعلاتن اور
وزن مضارع مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بتا هم یک مفاعیلن بار
باده فاعلاتن بمن ده تو مفاعیلن یہان صاحب میزان نے یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قوله بتا هم
تقطیعه بتا هم یک مفاعیلن بار باده فاع لاتن بمن ده تو مفاعیلن و شمار کردن واو تو را بجاے
حرفی از بہر ضرورت قافیہ است تم کلامه پس مصرع ثانی کہان ہے جسکے سبب ضرورت قافیہ
ہوی اور واو کو بجاے حرف کہان شمار نہین کیا لہ اوسکے مقام پر ہر جگہہ بے آے لسبب
ادغام کے موافق لہجہ اہل فارس کے گر یہہ کہا جاے کہ لفظ تو اس مصرع مین آخر واقع ہوا
اور لفظ بتا اول پس واو بے سے کیونکر بدلتا اسیطرح وزن قریب مین باده آخر واقع ہوا
اور لفظ بمن اول پس وہ ہے بے سے نہ بدلے آمدم بر سر مطلب اور وزن مقتضب بتا
یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے هم یکبا مفعولات باده بمن مستفعلن ده
تب بتا مستفعلن اور وزن مجتث مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے یکبار

بامس تفعلن دب بین دہ فاعلاتن تب تبا ہم فاعلاتن اور اس دائرے کو دائرہ مشتبہہ بھی کہتے ہین اور دائرہ وتدیہ بھی اور وجہ اشتباہ اسمین یہہ ہے کہ مستفعلن اور فاعلاتن دونون متصل اور منفصل واقع ہوئے ہین پس دونون مین شبہہ پڑتا ہے اور سہروردی نے کہا ہے کہ بحرین اسکی مشتبہہ ہین اور صورت دائرے کی یہہ ہے



م وبزبان پارسی این بحرہا سالم بکار ندارند یعنے ارکان ہمچنین بسلامت ولیکن بحذف ساکن سبب دوم از ہمہ ارکان بکار دارند ودائرہ راکہ بدین وضع نہند مشتبہہ مزاحفہ خوانند وسریع ومنسرح ومقتضب را بمطوی مقید کنند وقریب ومضارع را بمکفوف وخفیف ومجتث را بمخبون ت اور زبان فارسی مین ان بحرون کو سالم مستعمل نہین کرتے ہین یعنی ارکان سالم نہین لاتے مگر ساکن سبب دوم سب ارکان سے حذف کر کے استعمال کرتے ہین اور اس دائرہ ارکان مزاحفہ کو مشتبہہ مزاحفہ کہتے ہین اور سریع اور منسرح اور مقتضب کو بمطوی مقید کرتے ہین یعنے مستفعلن اور مفعولات طے سے مفتعلن اور فاعلات ہوجاتے ہین بعینہ اور قریب اور مضارع کو بمکفوف مقید کرتے ہین یعنے مفاعیلن اور فاع لاتن کہ بروزن علن مستف اور لات مفعو ہین کف سے مفاعیل اور فاعلات ہوجاتے ہین بعد تبدیل اور خفیف اور مجتث کو بہ مجبون مقید کرتے ہین یعنے فاعلاتن اور مس تفع لن کہ بروزن تفعلن مس اور عولات مف ہین خبن سے فعلاتن اور مفاعلن ہوجاتے ہین بعد تبدیل اور ضرورت دائرہ مشتبہہ مزاحفہ کی اس جہت سے ہوئی کہ فارسی مین یہہ بحرین بارکان سالم مستعمل نہین ہوتین مگر مزاحف پس جسطرح دائرہ اصول ارکان سے عربی مین صورت انضمام اور انفکاک اوزان ممکن اور مقصود ہے اوسی طرح دائرہ مزاحفہ سے فارسی مین لہذا مصنف علیہ الرحمہ نے

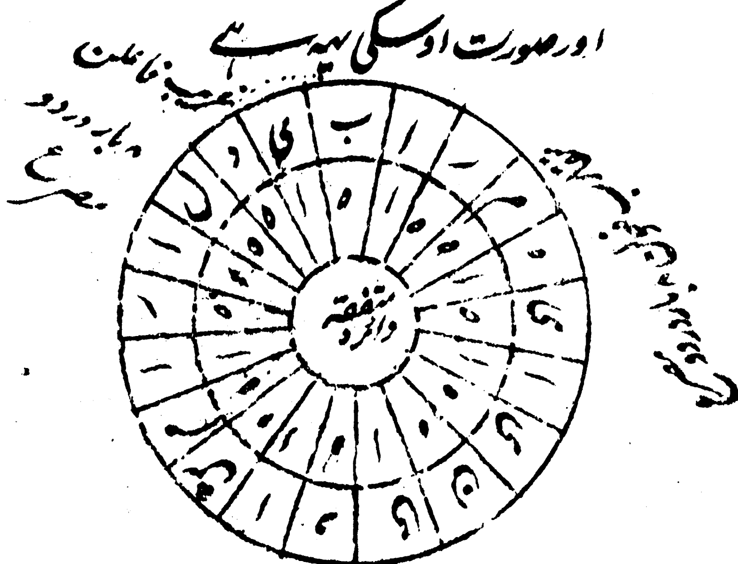
(۵)

صورت دونون دائرون کی عبارت مین منضبط کر دی اور دائرہ مزاحفہ مجتبہ بخیال تطویل نہین لکھا ہم سریع چنین شد مفتعلن مفتعلن
فاعلات ع بادہ بمن دہ تو بتا ہم سہ بار ٭ و قریب مفاعیل مفاعیل فاعلات ع بمن دہ تو بتا ہم سہ بار بادہ ٭ و منسرح مفتعلن
فاعلات مفتعلن ع دہ تو بتا ہم سہ بار بادہ بمن ٭ و خفیف فعلاتن مفاعلن فعلاتن ع تو
بتا ہم سہ بار بادہ بمن دہ ٭ و مضارع مفاعیل فاعلات مفاعیل ع بتا ہم سہ بار بادہ بمن دہ تو
و مقتضب فاعلات مفتعلن مفتعلن ع ہم سہ بار بادہ بمن دہ تو بتا ٭ و مجتث مفاعلن فعلاتن فعلاتن
ع سہ بار بادہ بمن دہ تو بتا ہم ٭ باہی بمن و بتا در دائرہ اول مشدد باید گفت و اینجا مخفف
ست اور وزن سریع مصرع اور مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بادہ بمن مفتعلن
دہ تو بتا مفتعلن ہم سہ بار فاعلات اور وزن قریب اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے بمن دہ تو مفاعیل بتا ہم سہ مفاعیل بار باد فاعلات اور وزن منسرح اور مصرع
مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دہ تو بتا مفتعلن ہم سہ بار فاعلات باد بمن
مفتعلن اور وزن خفیف اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بتا ہم فعلاتن
سہ بار با مفاعلن د بمن دہ فعلاتن اور وزن مضارع اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے بتا ہم سہ مفاعیل بار باد فاعلات بمن دہ تو مفاعیل اور وزن مقتضب اور
مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ہم سہ بار فاعلات باد بمن مفتعلن دہ تو بتا
مفتعلن اور وزن مجتث اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے سہ بار با مفاعلن
د بمن دہ فعلاتن تو بتا ہم فعلاتن پس حرف با جو بمن اور بتا مین ہے دائرہ اول مین مشدد
کہا چاہیے بسبب مطابقت لہجۂ عجم کے اور اس جگہہ یعنے دائرہ مشتبہہ مزاحفہ مین مخفف بسبب
اسکے کہ حرف سابق ملفوظ نہین ہے مفصل یہہ کہ جب بادہ بمن اور تو بتا بر وزن مستفعلن اور
فاعلن ہونگے حرف ہا اور واو کہ اکثر مقامون مین تلفظ مین نہین آتے اس جگہہ تلفظ مین آوینگے
موافق لہجۂ اہل عجم کے دال بادہ کے اور تے تو کی بے سے ملجاوے گی اور نے مشدد ہو جاویگی
اور بائے اول بمقام ہی اور واو کے ہوگی اور تقطیع مین نے مکرر لکھی جاوے گی جیسے دائرہ
مشتبہہ سالمہ مین اور ہرگاہ یہہ حرف ہا اور واو تلفظ مین نہ آئینگے اور تقطیع سے گر جاوینگے
تشدید کہان سے ہوگی جیسے دائرہ مشتبہہ مزاحفہ مین ہم و نیز بار سہ یعنی ازین بحر ہا شمن

بکار دارند یک مصراع از رکنی مجموعی و رکنی مفروقی باشد دو بار و بحرهای ممکن تا شش اند و سه بحر
اول که رکن مکرر در اول مصراع افتد و آن سریع است و مهمل اول و قریب بیفتد و شش ماندت
اور اہل فارس بعض ان بحرون سے مثمن استعمال کرتے ہین اور ایک مصرع رکن مجموعی اور رکن
مفروقی سے ہوتا ہے دو بار اور وہ چھہ بحرین ممکن ہین اور تین بحرین پہلی کہ رکن مکرر اونمین
اول مصرعون مین پڑا ہے ساقط ہوجائینگے کسواسطے کہ مثمن تکرار نہین ہوتی اون مین ایک
سریع ہے کہ وزن اوسکا مستفعلن مستفعلن مفعولات ہے اور مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلات ہے
اور مہمل اول ہے یعنے جدید کہ وزن اوسکا فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن اور مخبون فعلاتن
فعلاتن مفاعلن ہے اور قریب ہے کہ وزن اوسکا مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے اور
مکفوف مفاعیل مفاعیل فاعلات ہے پس جب تین بحرین ساقط ہوین باقی رہین چھہ ہم
برینگونه وزن منسرح مفتعلن فاعلات دو بار مصرع زن تو مرا بازرای خوب نگارا بوصل * وزن
خفیف فعلاتن مفاعلن دو بار مصرع تو مرا بازرای خوب نگارا بوصل زن * وزن مضارع
مفاعیل فاعلات دو بار مصرع مرا بازرای خوب نگارا بوصل زن تو * وزن مقتضب فاعلات
مفتعلن دو بار مصرع بازرای خوب نگارا بوصل زن تو مرا * وزن مجتث مفاعلن فعلاتن دو بار
مصرع بوصل زن تو مرا بازرای خوب نگارا * وزن مہمل فاعلات مفاعیل دو بار مصرع رای
خوب نگارا بوصل زن تو تو مرا باز * وازین شش سه مستعمل باشد و آن منسرح و مضارع و مجتث
ہست و خفیف مثمن بسیار نیامده است و مقتضب در پارسی نیامده ہست و این دائره را مشتبهه نامند
خوانند و بعضی القاب دائرها بشکل دیگر کنند و ما این دو دائره نیاوردیم تخفیف را ت وہ چھہ بحرین
مثمن جو بعد اقسام بحور ثلثہ کے رہگئین یہ ہین منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث وزن
مہمل جسکو مشاکل کہتے ہین اوزان اور مصاریع مثال انکی مرقومہ متن ہین اور تقطیعات لکھی
جاتی ہین تقطیع مصرع منسرح زنت مرا مفتعلن بازرای فاعلات خوب نکا مفتعلن رابوصل فاعلات
تقطیع مصرع خفیف تمرا با فعلاتن رای خو مفاعلن بنگارا فعلاتن بوصل زن مفاعلن تقطیع مصرع
مضارع مرا باز مفاعیل رای خوب فاعلات نگارا ب مفاعیل وصل زنت فاعلات تقطیع مصرع
مقتضب بازرای فاعلات خوب نکا مفتعلن رابوصل فاعلات زن تمرا مفتعلن تقطیع مصرع مجتث

بوحمل زن مفاعلن بتر ابا فعلاتن زرای خو مفاعلن بنگار افعلاتن تقطیع مصرع وزن مہمل یعنو مشاکل
یہہ ہے راسے خوب فاعلات نگار اب مفاعیل وحمل زنت فاعلات مرا باز مفاعیل اور ان
چہہ بحرون مین تین بحرین مستعمل ہین منسرح اور مضارع اور مجتث اور خفیف مثمن کم آئی ہے اور
مقتضب فارسی مین مستعمل نہین ہے اور مہمل فارسی اور تازی مین متروک ہے اور اس دائرہ
کو مشتبہہ زائدہ کہتے ہین اور بعضون نے القاب دائرون کے اور طرح پر لکھے ہین یعنی دائرہ
اور دائرہ منتزعہ کہا ہے اور مصنف علیہ الرحمہ نے دونون دائرے یعنی مشتبہہ مزاحفہ مسدسہ
اور مزاحفہ مثمنہ واسطے تخفیف کے نہین لکھے هم وباشد کہ بعضے دائرہ بنہند جہت بحرہاے
کہ مسدس ومزاحف آمدہ باشد مانند سریع وقریب وخفیف وبحر مقتضب ہم دران دائرہ آورند
بدل دائرہ مشتبہہ سالمہ این دائرہ آورندت اور بعضے عروضی دائرہ بحور مسدس اور مزاحف
کا لائے ہین مانند سریع اور قریب اور خفیف کے اور بحر مقتضب بھی اوس مین شریک کی ہے
اور بعوض دائرہ مشتبہہ سالمہ کے یہہ دائرہ مزاحفہ لکھا ہے اور صورت دائرہ مسدس مزاحف
کی یہہ ہے کہ مثلاً سریع مسدس یہہ ہے مفتعلن مفتعلن فاعلات پس اگر عین مفتعلن اول سے آغاز
کیجیے رکن قریب کے نکلین مفاعیل مفاعیل فاعلات اور اگر تا مفتعلن ثانی سے شروع کیجیے
رکن خفیف کے نکلین فعلاتن مفاعلن فعلاتن اور اگر فاعلات سے ابتدا کیجیے رکن مقتضب کے
نکلین فاعلات مفتعلن مفتعلن هم واما در خماسیات بسیطہ یک مصراع از تکرار یک رکن بود چہار بار
دو بحر ازان ممکن بود کہ بر خیزد یکے آنکہ ابتدا بوتد کنند وبرین وزن بود فعولن چہار بار واین بحر را
متقارب خوانند دوم ابتدا بسبب کنند وبرین وزن بود فاعلن چہار بار واین بحر مستعمل نیست و
خلیل آنرا غریب در کیض ومتسق نام نہادہ است واندکے شعر تازی بران بحر بعد از خلیل یافتہ
اند وپارسیان ہم بیتی چند بتکلف گفتہ اندت واما خماسیات بسیطہ یعنی تنہا خماسیات
اونمین ایک مصرع ایک رکن کی تکرار سے ہوتا ہے چار بار اور دو بحرونکا پیدا ہونا اوس سے
ممکن ہے ایک یہہ کہ ابتدا بوتد کرین وہ یہہ وزن ہوگا فعولن چار بار اور اس بحر کو متقارب
کہتے ہین اسواسطے کہ اسباب اور اوتاد اسکے قریب واقع ہوئے ہین ہر وتد سے ملا ہوا ایک
سبب ہے یا درمیان دو سببونکے ایک وتد ہے اور درمیان دو وتدونکے ایک سبب ہے

اور متدارک کا بھی نام متدارک اسی جہت سے ہوا ہے کہ اسباب نے اوتاد کو دریافت کیا ہے یعنے
قریب یکدیگر ہین اور دوسری صورت یہہ ہے کہ ابتدا اسبب سے کرین وہ یہہ وزن ہوگا
فاعلن چار بار اور یہہ بحر مستعمل نہین ہے اور خلیل نے اسکا نام غریب اور رکض اور متسق
رکھا ہے اور بعضون نے متدارک اور محدث اور مخترع اور متدانی اور شقیق اور جنیب اور منتظم
اور متقاطر بھی اس بحر کو کہا ہے اور چند شعر عربی اس مین بعد خلیل کے دست یاب ہوئے
ہین اور اہل فارس نے بھی چند بیتین اس مین بہ تکلف کہی ہین معلوم ہوتا ہے کہ خلیل نے
رکن اس بحر کے نکالے اور نام بھی رکھا مگر اشعار اس بحر مین نہین پائے بعد اوسکے اخفش نے
خواہ اورون نے شعر اس بحر مین پائے اور یہہ بحر مقرر اور مستعمل کی ہم وچون در دائرہ نہند
بیتش بر وزن متقارب چنین باشد ع مرا نے دلارام شادی نیاید + وبر وزن غریب چنین
ع نے دلارام شادی نیاید مرا + این دائرہ را متفقہ خوانند وبرین صورت باشد اور جب
دائرے مین لکھتے ہین وزن متقارب یہہ ہوتا ہے مصرع جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہے مرا نے فعولن دلارا فعولن مشادی فعولن نیاید فعولن اور وزن غریب یعنی متدارک
یہہ ہوتا ہے مصرع جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے نے دلا فاعلن رام شا فاعلن
دی نیا فاعلن ید مرا فاعلن اور اس دائرے کو متفقہ کہتے ہین بسبب اتفاق ارکان کے
اور صورت اوسکی یہہ ہے



ہم پس دوائر نزدیک عرب پنج است ا مختلفہ ب مؤتلفہ ج مجتلبہ د مشتبہہ ہ متفقہ و نزدیک
عجم ہم پنج باشد ا مجتلب ب المہ ب مزاحفہ ج مشتبہہ مثمنہ د مشتبہہ مسدسہ ہ متفقہ دیگر کہ ازین

دوائر ممکن است که بر خیزد بیست و دو است و مستعمل نزدیک عرب ازین جمله پانزده آ طویل
ب مدید ج بسیط د وافر ہ کامل و ہزج ز رجز ح رمل ط سریع ی منسرح یا خفیف یب
مضارع یج مقتضب ید مجتث یہ متقارب و شانزدہم غریب ۲ باقی مہمل است و نزدیک عجم
دہ است ا ہزج ب رجز ج رمل د سریع ہ قریب و منسرح ز خفیف ح مضارع ط مجتث ی متقارب
و بعضے مزاحفات بر شمار گیرند و از دوائر مشتبہہ ہمہ بحور مستعمل در شمار آورند و بحر ہا زیادہ گردد
این ست تفصیل دوائر بحور ت پس دائرے نزدیک عرب کے پانچ ہین پہلا مختلفہ دوسرا
مؤتلفہ تیسرا مجتلبہ چوتھا مشتبہہ پانچوان متفقہ اور نزدیک عجم کے بھی پانچ ہین پہلا مجتلبہ سالمہ
دوسرا مزاحفہ تیسرا مشتبہہ مثمنہ چوتھا مشتبہہ مسدسہ پانچوان متفقہ اور بحرین کہ جنکا پیدا ہونا ان
دائرون سے ممکن ہے بائیس ہین پانچ مختلفہ سے یعنے طویل مدید عریض بسیط عمیق اور تین
مؤتلفہ سے وافر کامل مہمل جسکا وزن فاعلاتک لکھا ہے اور تین مجتلبہ سے ہزج رجز رمل اور نو
مشتبہہ سے سریع جدید قریب منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث مشاکل اور دو متفقہ سے
متقارب متدارک اور انمین مستعمل عرب پندرہ بحرین ہین پہلی طویل دوسری مدید تیسری بسیط
چوتھی وافر پانچوین کامل چھٹی ہزج ساتوین رجز آٹھوین رمل نوین سریع دسوین منسرح
گیارہوین خفیف بارہوین مضارع تیرہوین مقتضب چودہوین مجتث پندرہوین متقارب
یہہ پندرہ ہوئین اور سولہوین غریب یعنے متدارک بھی کچھہ استعمال مین آگئی ہے اس
حساب سے سولہہ ہوئین باقی مہمل ہین وہ عریض اور عمیق اور مہمل اور جدید اور قریب
اور مشاکل اور نزدیک عجم کے دس ہین پہلی ہزج دوسری رجز تیسری رمل چوتھی سریع پانچوین
قریب چھٹی منسرح ساتوین خفیف آٹھوین مضارع نوین مجتث دسوین متقارب پس بحرین
طویل اور مدید اور بسیط اور وافر اور کامل اور متدارک پارسی مین مستعمل نہین جو کچھہ کہا ہے
انمین بہ تشبہ عرب کہا ہے اور بعضون نے مزاحفات کو شمار مین زیادہ کیا ہے اور دونون
دائرون مشتبہہ سے سب بحور مستعمل کو شمار مین لائے ہین یعنے مشتبہہ مزاحفہ مسدسہ سے
چھہ بحرین مستعملہ سریع منسرح مطوی اور قریب اور مضارع مکفوف اور خفیف اور مجتث مخبون
اور مزاحفہ مثمنہ سے چار بحرین مستعملہ منسرح مضارع مجتث خفیف اس صورت مین ازروے

شمار سے کے بحرین زیادہ ہوجاتین گی ہی یہ تفصیل دائرون اور بحرون کی ظاہر ہے کہ جدا کرنا
مثمن اور مسدس کا شمار مین تکلف سے خالی نہین اور فارسیون نے بحور تازی کو بھی مستعمل
کیا ہے اور تین بحرین جدید قریب مشاکل اور اونین ملائی ہین پس اس حساب سے
اونیس بحرین ہوتی ہین جیساکہ مشہور ہین اور معلوم کیا چاہیے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے حروف
ابجد کو بحساب اعداد علامت شمار مقرر کیا ہے پس علامت چار کی دال ہوتی ہے اوسکے
مقام پر یہ شکل رکھنا اسواسطے ہے کہ واو سے ملتبس نہو اور بعد عشرہ کے احاد کو عشرات
سے موخر کیا ہے پس یا عبارت یازدہ سے اور یب عبارت دوازدہ سے ہے **هم** وبدانکہ
رکن اول را از مصراع اول صدر خوانند ورکن آخر را عروض ورکن اول را از مصراع دوم ابتدا
خوانند ورکن آخر را ضرب ورکنہای باقی را حشو **ت** اور جان تو کہ رکن اول مصراع
اول کو صدر کہتے ہین اسواسطے کہ صدر مین واقع ہوا ہے اور رکن آخر مصراع اول کو عروض
کہتے ہین بالفتح اسواسطے کہ عروض بمعنی ستون خیمہ ہے جیساکہ خیمہ ستون سے قائم ہوتا ہے
بنا شعر کی اس رکن سے قائم ہے اور رکن اول مصراع دوم کو ابتدا کہتے ہین اسواسطے کہ
ابتدا اسکے مصرع مین واقع ہے مثل صدر کے اور رکن آخر مصراع دوم کو ضرب کہتے ہین کہ
ضرب بمعنی دامن خیمہ ہے جیساکہ دامن خیمہ منتہائے خیمہ ہوتا ہے یہ رکن بھی منتہائے
شعر ہے یا ضرب بمعنی صنف ہے کہ اسکے اصناف بہت ہین یا بمعنی مثل یعنے یہ ضرب
مثل عروض ہے وقوع آخر مصرع مین اور باقی رکنون کو حشو کہتے ہین اسواسطے کہ ہر رکن
شعر مین صدر بالفتح اول بالاے ہر چیز اور پیشگاہ خانہ اور بمعنی بالانشین منتخب اور کشف
اور لطایف اور غیاث سے عروض بالفتح کرانہ ہر چیز وجزو اخیر مصراع اول شعر کذا فی المنتخب
ابتدا آغاز کرنا منتخب سے ضرب بالفتح مانند ومثل ونوع اور بمعنی لفظ آخر شعر منتخب
اور کشف اور بحر الجواہر اور غیاث سے **هم** وباشد کہ رکن اول راچون جزو اول اوتد
مجموع بود متحرک اول او را ازان جزو بیفگنند وانیمعنی را خرم خوانند چنانکہ بعد ازین گفتہ آید
آن رکن را ابتدا خوانند وبازای آن ہر رکن را از دیگر ارکان کہ سببی خفیف دروی مجاور وتدی
بود ساکن آن سبب بیفگنند اسقاط او را اعتماد خوانند **ت** اور کبھی ابتدا اوس رکن کو کہتے

ہین کہ اول مصرع مین ہو اوسکا جزو اول اوسکا وتد مجموع ہو اور متحرک اول اوسکا خرم سے ساقط
ہو جیسے فعولن اور مفاعیلن اور مفاعلتن سے متحرک اول گرکے فعلن اور مفعولن اور مفتعلن
رہجاتا ہے پس یہہ اگر صدر مین ہوگا ابتدا بصدر کہین گے اور اگر ابتدا مین ہوگا ابتدا بہ ابتدا
کہین گے اور اگر حشو مین ہوگا ابتدا بحشو کہین گے اور عروض اور ضرب مین نہین ہوتا اور
جو رکن برابر اور مقابل اس رکن کے ہو کہ سبب خفیف اوس مین مجاور وتد ہو یعنے پہلے
وتد بعد سبب. جیسے فعولن اور ساکن سبب کو گرادین جیسے فعولن سے فعول رہجاسے
اس اسقاط کو اعتماد کہتے ہین اور صاحب خزرجیہ وغیرہ نے کہا ہے کہ اس رکن حشوی کو
جس مین یہہ حذف واقع ہوا ہے اعتماد کہتے ہین حاصل دونون کا ایک ہے ح
وازین کلام مصنف ظاہر آنست کہ اعتماد عبارت از حذف حرف مذکور است وصاحب خزرجیہ
ودیگر برانند کہ اعتماد عبارت ازان رکن حشوی است کہ حذف مذکور دران واقع شود پس
کلام محقق خالی از مسامحہ نیست تم کلامہ ظاہر ہے کہ محقق علیہ الرحمہ نے جو امر محقق تھا
لکھا مسامحہ اور فروگذاشت کا کیا دخل م وہر بیت راکہ ہر مصراعی ازو مساوی دائرہ باشد
وہم بران وجہ کہ دران دائرہ افتد مستعمل باشد مانند وزن اول از کامل ورجز چنانکہ بعد
ازین معلوم شود آن بیت را نام خوانندت اور جو بیت کہ ہر مصرع اوسکا مساوی دائرہ ہو
عدد ارکان مین یعنے سالم اور جسطرح دائرے مین ہے اوسی طرح مستعمل ہو یعنی سالم اوس
بیت کو تام کہتے ہین جیسے وزن اول کامل ورجز کہ بعد اسکے معلوم ہوگا وزن کامل یہہ ہے
بیت وَاِذَا صَحَوْتُ فَمَا اُقَصِّرُ عَنْ نَدًی ٭ وَکَمَا عَلِمْتِ شَمَائِلِیْ وَتَکَرُّمِیْ ٭ بروزن متفاعلن متفاعلن
متفاعلن اور رجز یہہ ہے بیت وَاِذْ تُسَلِّمِیْ اِذْ سُلَیْمِیْ جَادَۃٌ ٭ قَفْرٌ تَرٰی آیَاتُہَا مِثْلَ الزُّبُرِ ٭
بروزن مستفعلن مستفعلن مستفعلن م وہر بیت راکہ ارکان ہر مصراعی ازو بعدد مساوی
ارکان دائرہ بود خواہ ہم بران وجہ کہ در دائرہ افتد مستعمل باشد وخواہ بعد از تغیر آن بیت را
وافی خوانندت اور جو بیت کہ ہر مصرع اوسکا عدد مین مساوی ارکان دائرہ ہو خواہ
اوسی طرح پر مستعمل ہو یعنی سالم خواہ بعد تغیر کے یعنے مزاحف اوس بیت کو وافی کہتے ہین
پس وافی عام ہے اور تام خاص یعنے ہر تام وافی ہے اور ہر وافی تام نہین ح ظاہر ہے

کہ جس وافی مین تغیر ہوگا وہ غیر تام ہوگا م و اگر جزوی یعنی رکنی از ہر مصراعی ازو حذف کردہ استعمال کنند آنرا مجزو خوانند و اگر از یک بیت یک نیمہ حذف کردہ استعمال کنند اورا مشطور خوانند و اگر دو ثلث حذف کردہ استعمال کنند منہوک خوانندت اور اگر ایک رکن مصرع سے کم کرکے استعمال کرین اوسکو مجزو کہتے ہین پس اگر بیت مثمن ہوگی مسدس رہے گی اور اگر مسدس ہوگی مربع رہے گی اور اگر ایک نیمہ بیت سے حذف کرکے استعمال کرین اوسکو مشطور کہتے ہین یعنے نصف پس اگر بیت مثمن ہوگی مربع رہے گی اور اگر مسدس ہوگی مثلث رہے گی دونون مصرعون مین اور اگر دو ثلث حذف کرکے استعمال کرین اوسکو منہوک کہتے ہین پس بیت مسدس ثنائی رہجائے گی دونون مصرعون مین اور منہوک بیت مثمن مین ممکن نہین ہے مجزو بزاء معجمہ بحر مسدس کہ اصل وضع مین مثمن ہو باعتبار دور کرلے ایک جزو کے اوس سے کذا فی الغیاث اور جزو مہموز اللام بمعنی پارہ پارہ کردن ہے لغت مین اور مجزو مجازاً صفت جزو اخیر کی واقع ہوتی ہے اور مسدس بھی مجزو آتی ہے اور شطر بالفتح اور سکون ثانی بمعنی نصفی ہر شے اور نیمہ اور پارہ منتخب اور صراح سے اور نہک بالفتح کہنہ اور فرسودہ ہونا کپڑے کا پہننے مین اور لاغر اور ضعیف کرنا بیماری کا کذا فی المنتخب اور محقق علیہ الرحمہ نے خود معنی ان لفظون کے فصل نہم مین لکھے ہین ح قولہ مشطور از شطر بمعنی نصف پس مشطور بمعنی نصف کردہ شدہ و آن در دو بحر جائز باشد و بس و آن رجز و سریع است نزد غیر خلیل چہ خلیل شعر را دو مصراع و عروض و ضرب لازم میداند بس مشطور نزد فالکش مثلث باشد و بس از ینجا است کہ سکاکی میگوید فالمربع یسمی مجزوًّا والمثلث مشطورًا و ما ربعوا المثمن پس آنچہ مرزا قتیل در چار شربت می آرد در اشعار عربی مربع نیز آمدہ و مشطور ہم خوانند غلط محض ست تم کلامہ یہان مرزا قتیل بیچارے بھی زیر شمشیر اعتراض آگئے عجب بات ہے کہ آگے اسکے خود مشطور کو مربع لکھتے ہین اشعار عربی مین چنانچہ بحر مدید مین عبارت محقق علیہ الرحمہ کی یہہ ہے و بعضے مشطور روا داشتہ اند اور حاشیہ انکا یہہ ہے قولہ مشطور یعنی مربع نحو ؎ یا لبکر لا تنشروا لیس ذا حین وَنیٰ ام وہر بیت کہ ہر دو مصراع او متساوی بود و مقفی او را مصرع خوانند و اگر مصراع اولش از دوم جدا نشود او را معقد خوانندت اھ جو بیت کہ دونون مصرع اوسکے متساوی ہون اور

وزن ہین اور ارکان ہین اور مقفی خواہ مطلع قصیدے خواہ غزل کا خواہ بیت مثنوی کی اوسکو
مصرع کہتے ہین اور جو بیت کہ مصرع اول اوسکا مصرع ثانی سے جدا نہو مثلاً ایک رکن آدھا
اس مصرع سے متعلق ہو آدھا دوسرے مصرع سے اوسکو معقّد کہتے ہین اور وہ بیت مجازاً ابیت
ہوگی مصرّع بضم میم وفتح صاد و تشدید رای مہملہ مفتوح و عین مہملہ مصرع آوردہ شدہ غیاث سی تصریع
قافیہ لانا مصرع اول بیت مین منتخب سے معقد صیغہ مفعول تعقید سے اور تعقید گرہ دنیا
اور سخن پوشیدہ کہنا کہ خوب سمجھہ مین نہ آئے غیاث سے ہم وعروض وضرب را اگر سالم باشد
یعنے از تغیرات خالی صحیح خوانند واگر از نقصانی خالی نبود منتقض خوانند اور عروض اور
ضرب اگر سالم ہون اونکو صحیح کہتے ہین اور اگر نقصان سے خالی نہون لسبب حافات کے
اونکو منتقض کہتے ہین اور انتقاص بالکسر وقاف شکستگی منتخب اور غیاث سے ہم ورکنی را
کہ عروض بیت بود بروجہی کہ جز چنان نشاید خواہ صحیح خواہ منتقض اور افصل خوانند ورکن ضرب را
چون بروجہی بود کہ جز چنان نشاید غایت خوانند وبعد ازین بشرح تغیرات کہ در ارکان افتد
مشغول شویم واللہ اعلم ت اور جو رکن کہ عروض بیت ہو اسطرح پر کہ سوا اوسکے سزاوار
نہو یعنی ایک ہی عروض آیا ہو خواہ صحیح خواہ منتقض صحیح جیسے ہزج مثمن اور مضارع اور مجتث
مین کہ سالم ہوتا ہے اور بس اور منتقض جیسے طویل مین کہ عروض مقبوض ہوتا ہے اور بس
اور مقتضب مین کہ مطوی ہوتا ہے اور بس پس ایسے عروض کو فصل کہتے ہین اور رکن
ضرب جب ایسا ہو کہ سوا اوسکے سزاوار نہو یعنے ایک ہی ضرب آئی ہو خواہ صحیح ہو خواہ منتقض
پس صحیح جیسی مضارع اور مجتث مین کہ رکن ضرب سالم ہوتا ہے اور بس اور منتقض جیسے
مقتضب مین کہ رکن ضرب مطوی ہوتا ہے اور بس پس ایسی ضرب کو غایت کہتی ہین فصل
جدا کرنا اور جدا ہونا اور باز رکھنا اور کاٹنا اور مجازاً بمعنی قطع غیاث سے مناسبت التسمیہ
ظاہر ہے اور غایت نہایت ایک شی کی منتخب سے پس جب اس بیان سی فراغت ہوی
اب تغیرات ارکان کا بیان شروع ہوتا ہے واللہ اعلم م فصل ششم در تغیرات ارکان
والقاب آن وتفصیل فروع ہر یک از اصول ارکان آئین رکہنا کہ اصول بحر ہاست ہم
برانگونہ کہ در دوائر افتد بنا در استعمال کنند وبیشتر چنان بود کہ دران تصرفی کنند بہ نقصان حرفی

یا حرفی یا جزوی یا بزیادت حرفی یا جزوی و وجہ مستعمل را در ہر بحری بنای آن بحر خوانند
پس ہر رکن کہ در دائرہ بر اصل وضع باشد بی ہیچ تغیر آنرا سالم خوانند اما در بنا باشد کہ سالم باشد
و باشد کہ معلول شود و ہر تصرف کہ دروی رود نوعے از تغیر باشد و ہمچنانکہ ارکان سالم را اصول
خوانند ارکان متغیرہ را فروع خوانند و بعضے بجاے تغیر زحاف گویند ت یہہ ارکان کہ اصل
بحرونکے ہین جسطرح دائرون مین واقع ہوتے ہین اوسیطرح سے یعنے سالم کمتر مستعمل ہوتے
ہین اکثر اونمین تصرف کیا جاتا ہے پس وہ تصرف یا بنقصان ہے جیسے نقصان حرکت کا
جیسے متفاعلن باضمار مستفعلن ہوجاتا ہے یا نقصان حرف کا جیسے مستفعلن بخبن مفاعلن ہوجاتا
یا نقصان جزو کا اور جزو سے مراد سبب اور وتد ہین جیسے فعولن بحذف فعل ہوجاتا ہے یا وہ
تصرف بزیادت ہے زیادت حرف جیسے فعولن باشباع فعولان ہوجاتا ہے یا زیادت جزو
جیسے مستفعلن بترفیل مستفعلاتن ہوجاتا ہے اور زیادت حرکت نہین ہوتی اور وجہ مستعمل ہر
بحر کو بنا اوس بحر کی کہتے ہین یعنے ارکان نا متغیر جیسے دائرے مین واقع ہوتے ہین
اونکو بنا کہتے ہین پس جو رکن دائرے مین اصل وضع پر ہو اور اوس مین تغیر نہوا ہو اوسکو
سالم کہتے ہین لیکن بنا مین کبھی رکن سالم ہوتا ہے اور کبھی معلول یعنے متغیر کہ دائرہ ارکان
سالم اور متغیر دونون کا ہوتا ہے پس جسطرح کا کہ تصرف اوس مین ہوا ہو وہ ایک نوع
تغیر ہے پس جیسا کہ ارکان سالم کو اصول کہتے ہین ارکان متغیرہ کو فروع کہتے ہین اور بعضی
اس تغیر کو زحاف کہتے ہین مطلب یہہ کہ ارکان دوائر کو سالم ہون خواہ متغیر بنا کہتے ہین
مگر چونکہ دوائر مزاحفہ کے ارکان مین ایک نوع کا تغیر ہوا ہے اونکو بھی فروع کہنا چاہیے
اور جن ارکان مین کسیطرح کا تغیر نہین ہوا ہے وہ سالم ہین زحاف بالکسر گرپڑنا اور ساقط
ہونا ایک حرف کا دو حرفونسے شعر مین اور اوس شعر کو مزاحف بفتح حا کہتے ہین منتخب
سے ہم بعضی زحاف تغیری را گویند کہ در بنا جائز بود و شعر بی آن تغیر نیکوتر بود و بعضی زحاف
اسقاط ساکن سبب خفیف را گویند و بس ت اور بعضے زحاف اوس تغیر کو کہتے ہین
کہ بنا مین جائز ہو مگر شعر بغیر اوسکی بہتر ہوے یعنے تغیرات نامربوط کو زحاف کہتے ہین اور بعضی
اسقاط ساکن سبب خفیف کو فقط زحاف کہتے ہین اور بس اور جو تغیر سوا اسکے ہی اوسکو

علت کہتے ہین اور معلوم کیا چاہیے کہ بہتر سب مین قول اول ہے اور مختار جمہور بھی یہی ہے
ص و بر جملہ تغیر بنقصان بود یا بزیادت و تغیر بنقصان یا خاص بود بموضعی یعنی در ہر موضع کہ آن
رکن افتد آن تغیر ممکن باشد یا خاص بود با وایل ابیات و مصراعہا یا با واخر آن و تغیر بزیادت
ہمیشہ خاص بود با وایل ویا با واخر در اواسط نیفتد و ہر یک ازین انواع یا بتازی خاص بود
یا بپارسی یا در ہر دو لغت مستعمل بود و چون سبقت در شعر تازیان راست و خلیل احمد کہ مستخرج
عروض ایشان است بر اکثر اشعار ایشان واقف بودہ تغیرات آن لغت را احصا کردہ است و
آنرا القاب مناسبہ نہادہ و در پارسی و دیگر لغات سخنان ہست بلکہ بعضی ازان فرا گرفتہ اند
و بعضے کہ خاص بلغت خود یافتہ اند بآن اضافہ کردہ و در وضع القاب با یکدیگر خلاف
کردہ اند ما ابتدا بتغیرات شعر تازی کنیم چہ انچہ با ایشان خاص است و چہ انچہ مشترک است
گوییم ت اور ان سب ارکان مین تغیر یا بہ نقصان ہوتا ہے یا بزیادت پس تغیر بنقصان
یا خاص نہین ہوتا کسی جگہہ یعنے جس جگہہ وہ رکن پڑتا ہے وہ تغیر بھی ممکن ہوتا ہی یا خاص
ہوتا ہے یا وایل ابیات و مصاریع یا باواخر ابیات و مصاریع اور تغیر بزیادت ہمیشہ خاص
ہوتا ہے یا ول یا آخر اوسط مین نہین ہوتا اور ہر ایک تغیر ان تغیرات سے یا عربی مین خاص
ہے یا فارسی مین خاص ہے یا دونون مین مستعمل ہے اور جو سبقت شعر مین اہل عرب کو
ہے اور خلیل احمد کہ واضع عروض عربی ہے اور اکثر اشعار عرب سے واقف ہی اوسنے
تغیرات عرب کے احصا کیے ہین یعنے چونتیس زحافت لکھی ہین اور اونکے نام مناسب رکھے
ہین اور فارسی وغیرہ زبانون مین ایسا نہین ہے بلکہ بعض زحاف عرب کے لیے ہین
اور بعض کہ اپنی زبانون مین خاص پائے ہین اونہر زیادہ کیے ہین اور نام رکھنے مین
با یکدیگر بہت خلاف کیا ہے یعنے کسینے کوئی نام رکھا ہے کسینے کوئی لہذا ہم ابتدا بہ تغیرات
شعر تازی کرتے ہین جو کچھ کہ اونکی زبان مین خاص ہے اور جو کچھ کہ زبان عرب اور
زبان فارس مین مشترک ہے کہتے ہین معلوم ہو کہ اعداد زحافات مین اختلاف بہت ہے
چنانچہ صاحب معجم لکھتا ہے کہ تازی مین بائیس زحاف اور فارسی مین تیرہ زحاف ہین
کہ جملہ پینتیس ۳۵ ہوتے ہین اور محقق علیہ الرحمہ نے زحافات تازی کے موافق خلیل کے

سے لکھے ہین اور الحق کہ تازی مین ایسا ہی چاہیے اور عروضیان فارسی نے جو تصرف
اور ایجاد کیا ہے یہہ امر بجہت اختلاف لغت کے سبب ہے کہ محاورات اور مصطلحات ہر لغت
کے جدا ہوتے ہین احصا بالکسر گننا اور ضبط کرنا منتخب سے ہم تغیرات یا مفرد بود
یا مرکب و مفرد آن بود کہ دران رکن یک نوع تغیر بیش نیفتد و مرکب آن بود کہ زیادت
از یک نوع افتد اما مفرد از چہار نوع خالی نبود ازانکہ تغیرات یا در سبب خفیف افتد یا در سبب
ثقیل یا در وتد مجموع یا در وتد مفروق اما آنچہ در سبب خفیف افتد دو نوع بود اول عام
بود و آن اسقاط ساکن سبب بود و ساکن سبب یا حرف دوم رکن بود یا حرف چہارم
یا حرف پنجم یا حرف ہفتم و حرف اول و سوم و ششم نتواند بود پس اگر حرف دوم بود
آن رکن را بعد از اسقاط مخبون خوانند و اگر چہارم بود مطوی و اگر پنجم بود مقبوض و اگر ہفتم بود
مکفوف ت تغیرات یا مفرد ہوتے ہین یا مرکب مفرد وہ تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ اوس
رکن مین نہو اور مرکب وہ تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ ہو اما تغیر مفرد چار قسم سے خالی نہین ہے
سبب سے کہ یا سبب خفیف مین ہوتا ہے یا سبب ثقیل مین یا وتد مجموع مین یا وتد مفروق مین
پس جو تغیر سبب خفیف مین پڑتا ہے اوسکی دو قسمین ہین اول عام ہے اور وہ اسقاط ساکن
سبب خفیف کا ہے اور ساکن سبب خفیف کا یا حرف دوم رکن ہوتا ہے جیسے مستفعلن
مین سین یا حرف چہارم رکن جیسے مستفعلن مین فی یا حرف پنجم رکن جیسے مفاعیلن مین
ی یا حرف ہفتم رکن جیسے مفاعیلن مین نون اور حرف اول اور سوم اور ششم نہین
ہو سکتا وجہ اول اور سوم کی ظاہر ہے اور ششم اس جہت سے کہ افاعیل مستعملہ مین کوئی
رکن تین سبب متوالی سے مرکب نہین ہے پس اگر حرف دوم سبب خفیف کا ساقط ہوگا
اوس رکن کو بعد اسقاط کے مخبون کہین گے اور خبن بالفتح لپیٹنا جامے کا تاکوتاہ ہو
ہو جاوے منتخب سے اور مناسبت معنی لغوی اور اصطلاحی مین ظاہر ہے اور اگر حرف
چہارم سبب خفیف سے رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو مطوی کہین گے اور طے بتشدید
یا پیچیدن اور نوردیدن جامہ یا نامہ ہے منتخب سے اور اگر حرف پنجم سبب خفیف سے
رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو مقبوض کہین گے اور قبض بالفتح گرفتن بہ پنجہ و گرفتگی

خلاف بسط منتخب سے اور اگر حرف ہفتم سبب خفیف سے رکن مین ساقط ہو گا اوس رکن کو مکفوف کہین گے اور کف بفتح و تشدید فا دو متن جامہ بریکدیگر و باز ایستادن ہی منتخب سے هم و دیگر نوع خاص بود با واخر مصراعها و آن دوگونہ بود یکے آنکہ ساکن سبب را اسقاط کنند و متحرکش را ساکن کنند و رکن را بعد ازین تغیر مقصور خوانند دوم آنکہ سبب را بیفگنند و رکن محذوف خوانند**ت** اور دوسرا جو تغیر سبب خفیف مین پڑتا ہے خاص ہے با واخر مصاریع اور وہ دو طرح ہے ایک وہ ہے کہ ساکن سبب کو گرا کرا وسکے متحرک کو بھی ساکن کرین اوس رکن کو بعد اس تغیر کے مقصور کہتے ہین جیسے فعولن سے فعول اور مفاعیلن سے مفاعیل بسکون لام ہوتا ہے اور قصر بمعنی کوتاہ کردن ہے منتخب سے اور دوسری صورت یہہ ہے کہ سارا سبب گر جاے اوس رکن کو بعد اس تغیر کے محذوف کہتے ہین جیسا فعولن سے فعل اور مفاعیلن سے فعولن ہوتا ہے اور حذف بمعنی انداختن اور دور کردن ہے منتخب سے هم و اما آنچہ در سبب ثقیل افتد یک نوع بود داز تغیرات عام بود و آن تسکین متحرک دوم سبب باشد پس اگر متحرک دوم سبب حرف دوم رکن بود رکن را بعد از تغیر مضمر خوانند و اگر حرف پنجم بود رکن را معصوب خوانند و در غیر این دو موضع نیفتد **ت** و اما جو تغیر سبب ثقیل مین پڑتا ہے وہ ایک ہی قسم ہے اور تغیر عام ہی اور وہ ساکن کرنا متحرک دوم سبب ثقیل کا ہی پس اگر وہ متحرک دوم حرف دوم رکن ہو اوس رکن کو بعد اس تغیر کے مضمر کہتے ہین جیسے متفاعلن سے مستفعلن ہوجاتا ہے اور اضمار لاغر کرنا اور دل مین رکھنا اور ضمیر کلام مین لانا منتخب سے اور اگر حرف پنجم ہو اس رکن کو بعد اس تغیر کے معصوب کہتے ہین جیسے مفاعلتن سے مفاعیلن ہوجاتا ہے اور عصب خوب لپیٹنا اور داغ کرنا اور مضبوط باندھنا منتخب سے اور یہہ تغیرات دو جگھون کے سوا اور کہین نہین آتا کیونکہ سوا مفاعلتن متفاعلن کے اور کسی رکن افاعیل مین سبب ثقیل نہین ہے اور عام سے مراد یہہ کہ ابتدا اور صدر اور حشو اور عروض اور ضرب سب جگہہ آتا ہے هم و اما آنچہ در وتد مجموع افتد خاص بود یا باوایل مصراعها یا باواخر و درین نوع تغیر عام نباشد اما آنچہ باوایل خاص بود اسقاط متحرک اول باشد از وتد آنرا خرم خوانند و فعولن را عولن یا فعلن بود و رکن را اثلم خوانند

یا در مفاعیلن بود و رکن را اخرم خوانند و یا در مفاعلتن بوده رکن را اعصب خوانند و در غیر این سه
موضع نبود ست و اما جو تغیر وتد مجموع مین پڑتا ہے خاص ہوتا ہے بادایل مصاریع یا باواخر
مصاریع اور یہہ تغیر عام نہین ہوتا پس جو تغیر وتد مجموع مین خاص باوایل مصاریع ہی اسقاط متحرک
اول ہے اوسکو خرم کہتے ہین اور خرم بمعنی شگافتن پردہ بینی اور بریدن مطلق ہے منتخب سے
پس وقوع اس تغیر کا یا فعولن مین ہوتا ہے جیسے فعولن سے فعلن ہو جاتا ہے اس رکن کو اثلم
کہتے ہین اور ثلم بمعنی رخنہ کردن اور کنارہ شکستن ہے منتخب سے یا وقوع اوسکا مفاعیلن مین
ہوتا ہے کہ مفعولن ہو جاتا ہے اوس رکن کو اخرم کہتے ہین یا وقوع اس تغیر کا مفاعلتن مین
ہوتا ہے کہ مفتعلن ہو جاتا ہے اوس رکن کو اعضب کہتے ہین اور عضب بعین مہملہ مفتوحہ اور
ضاد معجمہ ساکنہ شکستہ کرنا شاخ بز کا منتخب سے اور سواان تین جگہون کے یہہ تغیر نہین آتا معلوم
کہ فعولن اور مفاعیلن اور مفاعلتن تینون مین حرف اول کا گر جانا بعمل خرم ہے مگر مفاعیلن
مین اسکو خرم کہتے ہین اور فعولن مین ثلم اور مفاعلتن مین عضب کہ یہہ خرم ہر جگہہ ملقب بلقب
خاص سے ہے ہم و این تغیرات بیشتر در اول بیت بود خاصہ در اول قصیدہ و اخفش در مصراع دوم
نادر بود و بازای خرم رکنی را کہ در وخرم ممکن بود و از خرم بسلامت بود موفور خوانند است
اور یہہ تغیرات اکثر اول بیت مین ہوتے ہین خاصہ اول قصیدہ مین اور وقوع انکا مصراع دوم
مین نادر اور کمیاب ہے معلوم ہو کہ اخفش کے نزدیک مصرع دوم مین بھی خرم آتا ہی بلکہ
اخفش نے یہہ تغیر تمام اجزاے بیت مین جائز رکھا ہے اور بمقابلہ خرم جس رکن مین خرم
ممکن ہو اور وہ خرم سے سلامت رہے یعنے ایک جگہہ ہو اور دوسری جگہہ نہو پس رکن سالم
کو موفور کہتے ہین پس موفور ضد خرم ہے اور موفور بفتح میم تمام کردہ شدہ منتخب سے ہم و
اما انچہ خاص باواخر مصراعہا بود دو نوع بود یکے آنکہ ساکن وتد را بیفگنند و متحرکش را ساکن
کنند و آن رکن را مقطوع خوانند دوم آنکہ وتد را بیفگنند و این رکن را احذ خوانند ست و اما
جو تغیر وتد مجموع کا خاص ہوتا ہے باواخر مصاریع اوسکی دو قسمین ہین ایک یہہ کہ ساکن
وتد کو گرا دین اور متحرک ما قبل کو ساکن کرین اوس رکن کو مقطوع کہتے ہین جیسے مستفعلن بعد
حذف نون کے اور تسکین لام کے مفعولن ہوتا ہے اور دوسری قسم یہہ ہے کہ وتد کو گرا دین

اوس رکن کو احذ کہتے ہین جیسے مستفعلن بعد حذف وتد کے فعلن بسکون عین ہوتا ہے مقطوع
قطع سے اور قطع کاٹنا اور خفہ کرنا گلے کا منتخب سے اور احذ حذ سے اور حذ بالفتح اور تشدید ذال
معجمہ بسرعت جانا اور ہمہ گر سے کاٹنا منتخب سے خواہ حذذ سے اور حذذ بفتحتین بمعنی کوتاہی اور
سبکی دم شتر اور ایک نوع تصرفات عروض سے ہے اور وہ گرا دینا وتد مجموع متفاعلن وغیرہ کا
منتخب سے ہم ونوعی دیگر است کہ در وتد فاعلاتن افتد آنجا کہ این رکن آخر مصراع بود در بعضے
بحرہا تا باوزن مفعولن آید و آنرا مشعث خوانند وبعضی گفتہ اند این تغیر خرم است ومتحرک
اول بیفتادہ ست وبعضی گفتہ اند قطع است وبعضی گفتہ اند متحرک دوم بیفتادہ است وزجاج گفتہ
است این تغیر مرکب است اول خبن کردہ اند وبعد ازان تسکین حرف اول وتد کردہ واین لقیاس
نزدیکتر است چہ خرم جز در وتد سے نیفتد کہ حرف اول رکن بود اندر اول مصرع وقطع جز در رکن وتد سے
نیفتد کہ آخر رکن بود از آخر مصراع واما اسقاط متحرک دوم وتد مجموع در ہیچ صورت دیگر واقع نیست
ست اور ایک تغیر وتد مجموع کا در ہو فاعلاتن مین جب آخر مصراع مین پڑتا ہے بعضی بحر ونمین
وہ ضرب وافی خفیف اور ضرب مجتث مجزو ہے کہ فاعلاتن مفعولن ہوجاتا ہے اوس رکن کو
مشعث کہتے ہین پس تشعیث نقل فاعلاتن بہ مفعولن ہے اور تشعیث لغت مین بمعنی پراگندہ
کردن ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ تغیر خرم کا ہے اور متحرک اول گرا ہے یعنے عین
علا کا کہ وتد ہے گر کر فالاتن رہا منقول بہ مفعولن ہوا اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ تغیر قطع کا ہے
یعنے حذف الف علا اور تسکین لام سے فاعلتن رہا منقول بہ مفعولن ہوا اور بعضون نے
کہا ہے کہ متحرک دوم گرا ہے یعنے لام علا کا گر کر فاعاتن رہا منقول بہ مفعولن ہوا اور زجاج نے
کہا ہے کہ یہہ تغیر مرکب ہے اول خبن کیا ہے بعد اوسکے حرف اول وتد کو ساکن کیا ہے یعنے فاعلاتن
خبن سے اول فعلاتن ہوا بعد اوسکے عین کو بہ تسکین ساکن کیا پس فعلاتن منقول بہ مفعولن
ہوا اور یہہ قریب القیاس ہے اسواسطے کہ خرم کہنے مین یہہ قباحت ہے کہ خرم اوس وتد
مین واقع ہوتا ہے جو اول رکن مین ہو اول مصرع مین اور یہہ علاوہ میان رکن کے واقع
ہوا ہے اور قطع کہنے مین یہہ قباحت ہے کہ قطع اوس وتد مین آتا ہے جو آخر رکن مین ہو
آخر مصرع مین اور یہہ علاوہ میان رکن کے ہے اور اسقاط متحرک دوم وتد مجموع کہنے مین یہہ قباحت

کہ کہین اور ایسی صورت واقع نہین ہوئی نظیر نہین ہے پس بہتر قول رابع ٹھہرا جو قول زجاج ہی
کہ فاعلاتن بخبن و تسکین منقول بہ مفعولن ہوا ہم وا ما آنچہ در وتد مفروق افتد سہ نوع است و
ہر سہ خاص است با و اخر مصراعہا اول آنکہ متحرک دوم ساکن شود تا دو ساکن جمع آید و آن رکن را
موقوف خوانند دوم آنکہ متحرک دوم ساقط شود و رکن را مکشوف خوانند سوم آنکہ وتد بیفتد و رکن را
اصلم خوانند ت وا ما جو تغیر کہ وتد مفروق مین ہوتا ہے اوسکے تین قسمین ہین اور تینون خاص
با واخر مصاریع ہین پہلے یہ کہ متحرک دوم وتد مفروق کا ساکن ہوجائے اور دو ساکن جمع ہون
جیسے مفعولات وقف سے منقول بہ مفعولان ہوتا ہے اور اس رکن کو موقوف کہتے ہین اور وقف
بمعنی ایستادن اور واداشتن ہے منتخب سے اور یہہ نقل مفعولات کی بہ مفعولان محض واسطے
فرق موقوف او غیر موقوف کے بکتابت ہے ورنہ مفعولات بسکون تا بھی مانوس ہی دوسری
قسم یہہ کہ متحرک دوم وتد مفروق کا ساقط ہوجائے جیسے مفعولات بحذف تا منقول بہ مفعولن ہوتا ہے
اور رکن کو مکشوف کہتے ہین اور کشف بمعنی برہنہ کردن ہے منتخب سے اور بعضون نے اسکو مکسوف
بسین مہملہ کہا ہی کسف سے بمعنی بریدن منتخب سے اور تیسری قسم یہہ ہے کہ وتد گرجائے اس رکن کو
اصلم کہتے ہین جیسے مفعولات بحذف وتد مفروق منقول بہ فعلن بسکون عین ہوتا ہے اور صلم بمعنی گوش
از بن بریدن ہے منتخب سے ھم وا ما تغیر بزیادت کہ خاص بود با وایل مصراعہا آنرا خرم خوانند
و بیشتر وقوعش در اول مصراع اول بود و زیادت از یکحرف نادر تر بود و غایتش کلمہ مرکب از چہار حرف
یافتہ اند چنانکہ بعد ازین مثالش ایراد کردہ شود و آن تغیر را بارکان و اجزا ہیچ تعلق نباشد پس
اولے آنکہ این تغیر را از احوال ابیات شمرند نہ از احوال ارکان ت وا ما تغیر بزیادت کہ خاص ہے
با وایل مصاریع اوسکو خرم کہتے ہین اور خرم بفتح اور بضمتین لغت مین حلقہ در بینی شتر انداختن
منتخب سے اور اکثر وقوع اس زیادت خرم کا اول مصرع مین ہوتا ہے بیک حرف اور زیادت ایکحرف
سے نادر تر ہے اور انتہا یہہ ہے کہ کلمہ مرکب چہار حرف سے ہے اول مصرع مین زیادہ پایا ہے
چنانچہ بعد اسکے فصل ہشتم مین مثال اوسکی لکھی جاوے گی اور اس تغیر کو ارکان اور اجزا سے
کچھہ تعلق نہین ہے لہذا علاحدہ فصل ہشتم مین اسکو لکھا پس مطلب یہہ ہے کہ اس تغیر کو احوال ابیات
سے جانین نہ احوال ارکان سے ھم وا ما تغیر بزیادت کہ خاص بود با واخر مصراعہا وان دو نوع

بود اول آنکہ حرفی ساکن زیادت کنند پس اگر آخر رکن سببی خفیف بود رکن را مسبغ خوانند و اگر وتدے
مجموع بود مذال ت و اما تغییر بزیادت کہ خاص ہے باواخر مصاریع اوسکی دو قسمین ہین پہلی یہہ
کہ ایک حرف ساکن زیادہ کرین پس اگر آخر رکن سبب خفیف ہو اوس رکن کو مسبّغ کہین گے جیسے
مفاعیلن سے مفاعیلان اور فاعلاتن سے فاعلیان ہو جاتا ہے اور اسباغ بمعنی تمام کردن
اور زرہ فراخ پوشیدن ہے منتخب سے اور بعضون نے اس حالت کو اشباع بشین معجمہ اور
عین مہملہ لکھا ہے بمعنی سیر کردن منتخب سے اور اگر آخر رکن مین وتد مجموع ہو اوس رکن کو مذال
کہین گے جیسے مستفعلن سے مستفعلان اور متفاعلن سے متفاعلان ہو جاتا ہے اور اذالت
لغت مین بمعنی دامن دراز کردن ہے م و دیگر آنکہ سببی خفیف زیادت کنند الا در آخر متفاعلن بقید خاص
بود بوزن مجزو و باخر بیت و رکن او را مرفل خوانند و ہر رکن را کہ تغییر آن بزیادت در آخر رکن
ممکن بود و از ان خالی بود آن را معری خوانند ت اور ایک تغییر بزیادت اور بھی ہے وہ سبب
خفیف کا زیادہ کرنا ہے کہ آخر متفاعلن مین پڑتا ہے اور خاص ہوتا ہے بوزن مجزو آخر بیت مین اور
اوس رکن کو مرفل کہتے ہین جیسے متفاعلن سے متفاعلاتن ہو جاتا ہے اور ترفیل لغت مین بمعنی
بزرگ کردان اور دامن کشادن ہے اور جو رکن کہ تغیر اوس مین بزیادت آخر مین ممکن ہو اور اوس سے
خالی ہو یعنی یہہ تغیر اوس مین نکرین ایک جگہہ مرفل ہو ایک جگہہ معری اوس رکن کو معری کہتے
ہین اور معری تعریہ سے ہے بمعنی عریان کردن اور وجہ مناسبت ظاہر ہے م و اما تغیرات
مرکب باشد کہ ثنائی بود و باشد کہ ثلاثی بود و از انجملہ بعضے را لقب خاص بود و بعضے را نبود و بحسب
ترکیب از ان عبارت کنند و ما در اثنای ذکر فرعہا کہ ہر رکنی را مستعمل است ذکر القاب ایراد کنیم
انشاء اللہ تعالی ت و اما تغیرات مرکب کبھی ثنائی ہوتی ہین اور کبھی ثلاثی یعنے دو تغیر ایک
رکن مین پڑتے ہین یا تین تغیر اون سب مین کسی کا لقب خاص ہے اور کسی کا لقب خاص
نہین بحسب ترکیب اوس سے عبارت کرتے ہین مثلاً کہتے ہین بعنوان مسکن اور ہم درمیان ذکر
فروع کے کہ ہر رکن سے وہ فروع نکل کر مستعمل ہین القاب ان تغیرات مرکب کی بیان کرینگے
م گوییم فعولن را شش فرع مستعمل است افعول و آن مقبوض ... فعلن و آن اثلم ... فا ...
از فعولن عولن بماند پس عولن غیر مستعمل را بدل باین لفظ کردند کہ مستعمل است و ... و وزن

همان است ودر همه مواضع بقدر جهد این شرط را رعایت می کنند وما تخفیف را ذکر نخواهیم کرد ت
کہتے ہین ہم کہ فعولن کی چہہ فرعین مستعمل ہین پہلی فعولُ بضم لام وہ مقبوض ہے یعنے اوس مین
ساکن سبب خفیف کہ حرف پنجم ہی حذف ہوا ہے دوسرے فعلن بسکون عین وہ اثلم ہے یعنے
فا کہ حرف اول وتد ہے خرم سے گر کے فعولن سے عولن رہتا ہے پس عولن غیر مستعمل کی جگہہ
فعلن مستعمل لاتے ہین کہ دونون ہموزن ہین اور سب جگہہ حتی الوسع اس شرط کی رعایت کرتے
ہین یعنے غیر مستعمل کی جگہہ مستعمل لاتے ہین اور شرط حتی الوسع کی اس جہت سے ہے کہ جہان
لفظ مستعمل نہین ملتا لفظ غیر مستعمل بمجبوری رہنے دیتے ہین مثل فع اور فل کے اور ہم نظر بہ تخفیف
ہر جگہہ ان مستعملات کا ذکر نکرینگے کہ ہر جگہہ بیان کی ضرورت نہین مگر ترجمہ مین البتہ لکہا جائیگا
م ج فعلن وان اثلم است ومقبوض وملقب باثرم خوانند واین سه فرع هم در طویل افتد وهم
در متقارب فعولْ وآن مقصورست فعَل واین محذوفست وفع وبعضی گویند فل وآن محذوفست
ومقطوع وآنرا ابتر خوانند واین فرع در متقارب افتد ت تیسرے فعلُ بسکون عین اور بتحریک
لام بجاے عولن وہ بحذف اول وتد اثلم ہے اور باسقاط حرف پنجم مقبوض اس تغیر ثانی کو
اثرم کہتے ہین اور ثرم بفتحتین بمعنی دندان شکستن ہے منتخب سے اور یہ تینون فرعین یعنے فعولُ
فعلن فعلُ طویل مین آتے ہین اور متقارب مین چوتہے فعولْ بسکون لام بحذف ساکن سبب اور
تسکین متحرک مقصور ہے پانچوین فعَل بتحریک عین بدل فعو بحذف سبب محذوف ہے چھٹی فع
اور بعضے فل کہتے ہین بحذف سبب محذوف ہے اور بقطع وتد مین مقطوع اوسکو ابتر کہتے ہین
اور بتر بریدن اور بریدہ دم شدن منتخب اور غیاث سے اور یہ فروع سہ گانہ اخیر یعنے فعولْ
فعَل فع متقارب مین پڑتے ہین حم فاعلن را دو فرع است افعِلن وآن مخبون است ودر مدید
وبسیط وغریب افتد ب فعْلن وآن مقطوع است ودر بسیط وغریب مستعمل است وبدانکه مقطوع
در غیر اواخر مصراعها جائز نیست ودر بحر غریب فعلن در غیر اواخر مصراعها استعمال کنند پس ظاهر است
که فعلن اینجا مخبون مسکن است همچنانکه در شعث گفته آمد وبرین تقدیر این فرع ثالث باشد و
بغریب خاص بود ت فاعلن کی دو فرعین ہین پہلی فعِلن بتحریک عین کہ بحذف الف
فاعلن مخبون ہے اور مدید اور بسیط اور غریب یعنے متدارک مین آتی ہے دوسری فعْلن بسکون

عین بجاے فاعل باسقاط ساکن وتد وتسکین ماقبل مقطوع ہے اور بسیط اور غریب مین مستعمل ہے
اور معلوم کیا چاہیے کہ مقطوع سوا اواخر مصاریع کے جائز نہین ہے اور بحر غریب مین فعلن کو
سوا اواخر مصاریع کے صدر اور ابتدا اور حشو مین استعمال کرتے ہین پس ظاہر یہ ہے کہ فعلن
اس جگہہ مجنون مسکن ہے جیساکہ مثمن مین کہا گیا اور اس صورت مین یہہ فرع تیسری ہوگئی ہے
اور غریب مین خاص ہے اور اخفش نے چار فرعین اور لکھی ہین اول فاعلاتن مرفل دوسرے
فاعلان مذال تیسرے فعلاتن مخبون مرفل چوتھے فعلان مخبون مذال اور قرانی ایکساو زیادہ
کی ہے فعل اخذ مذال بسیط مین ہر چند مرفل اور مذال کے لکھنے کی حاجت نہین اور ان فروع کا
استعمال نادر ہے اور پارسی مین محقق علیہ الرحمہ نے ایسے فروع خود لکھے ہین ہم مفاعیلن را شش
فرع است امفاعلن وآن مقبوض است ب مفاعیلُ وآن مکفوف ست و این ہر دو در ہزج وطویل
ومضارع افتد ج مفعولن وآن اخرم است ودر ہزج تنہا افتد د فاعلن وآن اخرم ومقبوض ست
وآنرا اشتر خوانند ہ مفعول وآن اخرم ومکفوف است وآنرا اخرب خوانند واین ہر دو در ہزج ومضارع
افتد و فعولن وآن محذوف ست ودر طویل وہزج افتد ت مفاعیلن کی چھہ فرعین ہین پہلے
مفاعلن بحذف یا مقبوض دوسرے مفاعیل مضموم اللام بحذف نون مکفوف اور یہ دونون ہزج
اور طویل اور مضارع مین آتی ہین یہان قریب کا ذکر اسواسطے نکیا کہ وہ بحر فارسی ہے
اور یہ بیان بحور تازی کا ہے تیسرے مفعولن بجاے فاعیلن بحذف میم اخرم یہ فرع تنہا ہزج
مین پڑتی ہے چوتھے فاعلن بحذف میم ویا اخرم مقبوض اسکو اشتر کہتے ہین اور شتر بمعنی
برگشتگی مژگان بالا ورشگافتہ کرنا مژگان چشم کا غیاث سے ہے پانچوین مفعول بضم لام بحذف میم
ونون اخرم مکفوف اوسکو اخرب کہتے ہین اور خرب لغت مین بمعنی شگافتہ شدن ہر دو گوش ہے
یا خرابی ہر دو طرف مناسبت ظاہر ہے چھٹے فعولن بحذف لن بجاے مفاعی محذوف یہ طویل
اور ہزج مین آتی ہے پس خلیل نے بھی چھہ فرعین لکھی ہین مگر اخفش نے ساتوین زیادہ کی ہے
وہ مفاعیل بسکون لام یا فعولان مقصور اور ثانی بہتر ہے تا کتابت مین التباس بمفاعیل مکفوف
لازم نہ آئے اور صاحب شرح نے بیان لفظ اشتر مین مضمون تازہ پیدا کیا ہے واسطے ضیافت
طبع ناظرین کے لکھا جاتا ہے مش این تغیر مرکب است از خرم وقبض کہ میم دیا از ہر دو سقوط یابد

اور یہ دونون ہزج اور طویل اور مضارع مین آتی ہین ۱۲

باید دانست که مجموعه هیم دیامی باشد پس برین قیاس لقب آن بجای اشتر اخرمی بایستی گفت
تا خالی از کیفیت نبودی تم کلامه سبحان الله هم فاعلاتن مجموعی را یازده فرع است ا فعلاتن وآن مخبون
است ب فاعلات وآن مکفوف است ج فعلاتُ وان مخبون ست وهم مکفوف وآنرا مشکول
خوانند واین هر سه در رمل ومدید وخفیف ومجتث افتد د فاعلان وآن مقصور است در مدید ورمل افتد
ه فعلان وآن مخبون ومقصور است ودر رمل افتد و فاعلن وآن محذوف ست ز فعلن وآن مخبون
ومحذوف است وهر دو در رمل ومدید وخفیف افتد ح فعلن وآن ابتر است ودر مدید افتد ط فاعلیان
وآن مسبغ است ی فعلیان وآن مخبون مسبغ ست وهر دو در رمل افتد یا مفعولن وآن مشعث است
در خفیف ومجتث افتد ست فاعلاتن مجموعی کی گیاره فرعین هین پهلے فعلاتن مخبون دوسرے
فاعلات بضم تا مکفوف تیسرے فعلاتُ بضم تا مخبون مکفوف اوسکو مشکول کہتے ہین اور شکل
پاون چار پائی کو بکار رسی سے باندھنا منتخب ہے اور یہہ تینون فرعین یعنے فعلاتن فاعلاتُ
فعلاتُ رمل ومدید اور خفیف اور مجتث مین آتی ہین چوتھے فاعلان بحذف ساکن آخر سبب
واسکان ماقبل مقام فاعلات مقصور کے یہہ فرع مدید اور رمل مین آتی ہے اور وجہ لقب
فاعلات کی بہ فاعلان یہہ ہے تا التباس اوسکا فاعلات مکفوف سے نہو پانچوین فعلان بتحریک
عین مخبون مقصور رمل مین آتی ہے چھٹے فاعلن محذوف ساتوین فعلن بتحریک عین مخبون
محذوف یہہ دونون فرعین یعنے فاعلن اور فعلن رمل اور مدید اور خفیف مین آتی ہین آٹھوین
فعلن بسکون عین اجتماع محذوف وقطع ابتر ہے اور ابتر بمعنی دم بریدہ منتخب سے اور یہہ فرع مدید
مین آتی ہے اور جاننا چاہیے کہ یہہ فعلن بسکون العین حقیقت مین مسکن ہے فعلن مخبون
محذوف کا کسواسطے کہ قطع درمیان رکن کے نہین آتا جیسا کہ سابق مین مصنف نے بیان
کیا ہے نوین فاعلیان منقول فاعلاتان سے مسبغ دسوین فعلیان مخبون مسبغ یہہ دونون
فرعین یعنے فاعلیان اور فعلیان رمل مین آتی ہین گیارہوین مفعولن مشعث خفیف اور مجتث
مین آتی ہے اور شعث کا حال سابق بیان ہو چکا ہے کہ مخبون مسکن سب سے بہتر ہے
یعنے پہلے فاعلاتن خبن سے فعلاتن ہو بعد اوسکے فعلاتن بہ تسکین اوسط منقول بہ مفعولن ہو جاے
هم فاع لاتن مفروقی را یک فرع است فاع لات وآن مکفوف است ودر مضارع افتد فاع لا

مفروقی کی ایک فرع ہے فاع لاتُ بالضم وہ مکفوف ہے اور مضارع مین آتی ہے م مستفعلن
مجموعی را نہ فرع است ا مفاعلن وآن مخبون است ب مفتعلن وآن مطوی است ج فعلتن وآن ہم
مخبون است وہم مطوی وآنرا مخبول خوانند واین ہر سہ در بسیط و رجز و سریع و منسرح افتد د مفعولن
وآن مقطوع است ہ فعولن وآن مخبون مقطوع است واین دو در بسیط و رجز افتد و مستفعلان وآن
مذال است ز مفاعلان وآن مخبون مذال است ح مفتعلان وآن مطوی مذال است ط فعلتان
وآن مخبول مذال است واین چہار در بسیط افتد و فرعی دیگر بطریق شذوذ نادراً آمدہ است کہ خلیل نا دیدہ
وآن مخبون احذ است بروزن فعل ت مستفعلن مجموعی کی نو فرعین ہین پہلی مفاعلن مخبون
بحذف سین دوسری مفتعلن مطوی بحذف فا تیسری فعلتن مخبون مطوی بحذف سین و فا
اوسکو مخبول کہتے ہین مخبول خبل سے ہے اور خبل بالفتح ہاتھ پاون کاٹنا اور گر جانا سین اور فے کا
مستفعلن سے بحر بسیط مین کذا فی المنتخب اور یہہ تینون فرعین یعنے مفاعلن مفتعلن فعلتن بسیط
اور رجز اور سریع اور منسرح مین آتی ہین چوتھے مفعولن مقطوع حذف نون اور تسکین لام سے
پانچوین فعولن مخبون مقطوع بحذف فا مفعولن مقطوع سے کہ معولن رہجاتا ہے بدل اوسکی فعولن لاتے
ہین اور یہہ دونون فرعین یعنے مفعولن اور فعولن بسیط اور رجز مین آتی ہین چھٹے مستفعلان مذال
بزیادت حرف ساکن آخر مین ساتوین مفاعیلان مخبون مذال آٹھوین مفتعلان مطوی مذال نوین
فعلتان مخبول مذال بزیادت الف فعلتن مین اور یہہ چار فرعین یعنے مستفعلان مفاعلان
مفتعلان فعلتان بسیط مین آتے ہین اور ایک فرع اور بھی ہے وہ دسوین ٹھہری کہ بطریق
شاذ آئی ہے خلیل اوسکو نہین لایا ہے وہ مخبون اخذ ہے بروزن فعل بتحریک عین اسواسطے
کہ مستفعلن احذ سے مستف ہوا اور خبن سے متف فعل عوض اوسکے لائے ہم دمس تفع لن
مفروقی را چہار فرع است ا مفاعلن وآن مخبون است ودر خفیف و مجتث افتد ب فعولن وآن
مخبون مقصور است ودر خفیف افتد ج مستفعُ لُ وآن مکفوف است د مفاعل وآن مشکول است
واین ہر دو در خفیف افتد ت اور مس تفع لن مفروقی کی چار فرعین ہین پہلی مفاعلن وہ مخبون
ہے بحذف سین اور خفیف اور مجتث مین آتی ہے دوسری فعولن وہ مخبون مقصور ہے
اسواسطے کہ مفاعلن قصر سے مفاعل بسکون لام رہتا ہے فعولن اوسکے مقام پر لاتے ہین

اور یہہ فرع خفیف مین آتی ہے تیسرے مستفعلُ بضم لام وہ مکفوف ہے بحذف نون چوتھے
مفاعلُ بضم لام وہ مشکول ہے یعنے مجنون مکفوف یہہ دونون فرعین یعنے مستفعلُ اور مفاعلُ
خفیف مین آتی ہین ھم و مفعولات را یازدہ فرع است افعولات وآن مجنون است ب فاعلاتُ
وآن مطوی است و ہر دو در منسرح و مقتضب اقتدج فعِلاتُ وآن مجنول است و در منسرح افتد
ہ مفعولان وآن موقوف ست ہ فعولان وآن مخبون موقوف ست و مفعولن وآن مکشوف است ز
فعولن وآن مخبون مکشوف است واین چہار در سریع و منسرح افتدح فاعلان وآن مطوی موقوف است
ط فاعلن وآن مطوی مکشوف ست ی فعِلن وآن مخبول مکشوف است یا فعلن وآن اصلم است
واین چہار در سریع افتدت اور مفعولات کی گیارہ فرعین ہین پہلی فعولاتُ بضم تا مخبون ہے
بحذف فا اور بعضے مفاعیل کہتے ہین مگر اول بہتر ہے کہ التباس بمفاعیل مقصور ساکن اللام
کتابت مین نہو دوسری فاعلاتُ بضم تا مطوی بجای مفعلات یہہ دونون فرعین یعنی فعولاتُ
اور فاعلاتُ منسرح اور مقتضب مین آتی ہین تیسری فعِلاتُ بتحریک عین ولام مخبول یعنے
مخبون مطوی یہہ منسرح مین آتی ہے چوتھی مفعولان موقوف پانچوین فعولان مخبون موقوف چھٹی
مفعولن مکشوف یعنے متحرک دوم وتد مفروق سے کہ تا ہے ساقط ہوگئی مفعولا رہا اوسکی جگہہ پر
مفعولن آیا ساتوین فعولن مخبون مکشوف بجای معولن اور یہہ چار فرعین یعنے مفعولان فعولان مفعولن
فعولن سریع اور منسرح مین آتی ہین آٹھوین فاعلان مطوی موقوف یعنی واو حذف ہوا طے
سے اور تا ساکن ہوئی وقف سے نوین فاعلن مطوی مکشوف بحذف واو و تا منقول مفعلا سے
دسوین فعِلن بتحریک عین مخبول مکشوف جب فعلاتُ مخبول سے تا ساقط ہوئی فعلا رہا فعِلن
عوض اوسکے آیا گیارہوین فعْلن بسکون عین اصلم جب لات کہ وتد مفروق ہے گر گیا مفعو رہا
عوض اوسکے فعْلن آیا یہہ چارون فرعین یعنے فاعلان فاعلن فعِلن فعْلن سریع مین آتی ہین
ھم و مفاعلتن را [illegible] فرع است امفاعیلن وآن معصوب است ب مفاعلن وآن معصوب است
ج [illegible] و [illegible] وآنرا [illegible] افتدرع مفاعیل وآن معصوب و مکفوف وآنرا منقوص خوانند
د فعولن وآن معصوب [illegible] و محذوف وآنرا مقطوف خوانند ہ مفتعلن واین اعضب است و مفعولن
وآن اعضب و معصوب وآنرا اقصم خوانند ز فاعلن وآن اعضب و معقول است وآنرا اجم خوانند

ح مفعول وآن اعضب ونقوص است وآن را عقص خوانند واین جملہ بوافر خاص باشدت لاد
مفاعلتن کی آٹھ فرعین ہین پہلی مفاعیلن اور وہ معصوب ہے بہ تسکین لام دوسری مفاعلتن
معصوب بعد اوسکے مقبوض اور اوسکو معقول کہتے ہین جب لام مفاعلتن کا عصب سے ساکن
ہوا اور قبض سے گر گیا مفاعلن رہا اور عقل پای شتر برسن بستن ہے منتخب سے تیسری مفاعیل
بضم لام معصوب مکفوف اوسکو منقوص کہتے ہین نقص بالفتح کم کرنا وکم ہونا اور کمی منتخب سے
جب مفاعیلن معصوب سے حرف ہفتم بکف گر گیا مفاعیل رہا چوتھی فعولن معصوب محذوف اوسکو
مقطوف کہتے ہین قطف کاٹنا خوشۂ انگور کا اور چننا میوے کا منتخب سے جب مفاعیلن معصوب
سے لن بحذف گر گیا مفاعی رہا فعولن بعوض اوسکے آیا پانچوین مفتعلن اعضب معنی عضب کر
پہلے لکھے گئے پس یہ عمل خرم کا ہے جب میم مفاعلتن سے گر گیا فاعلتن رہا مفتعلن اوسکے
مقام پر آیا چھٹی مفعولن وہ اعضب معصوب ہے اور اوسکو اقصم کہتے ہین قصم بالفتح بمعنی شکستن
اور شکستگی دندان ہے منتخب سے پس فاعلتن اعضب ہین جب لام بسبب عصب کے ساکن
ہوا فاعلتن رہا مفعولن اوسکے مقام پر آیا ساتوین فاعلن وہ اعضب معقول ہے اوسکو اجم
کہتے ہین اور اجم بفتحتین وتشدید جیم کو سفید سلے شاخ و مردنے نیزہ ہے منتخب سے
جب مفاعلتن عصب اور قبض سے مفاعلن ہوا اور میم عضب سے گر گیا فاعلن رہا آٹھوین
مفعول بضم لام اعضب منقوص ہے اور اوسکو عقص کہتے ہین عقص سے بمعنی تافتن وپیچیدن
موے کلالہ منتخب سے جب مفاعیل کہ منقوص تھا خرم یعنے عصب سے فاعیل ہوا عوض
اوسکے مفعول آیا اور یہہ سب تغیرات وافر مین خاص ہین اسلیے کہ یہہ سب رکن مفاعلتن مین
آتے ہین اور مفاعلتن رکن وافر کا خاص ہے ھ متفاعلن را یازدہ فرع است مستفعلن
وآن مضمر است ب مفاعلن وآن مضمر است پس مخبون وآنرا موقوص خوانند ج مفتعلن وآن
مضمر ومطوی ست وآنرا مخزول خوانند د فعلاتن وآن مقطوع است ہ مفعولن وآن مضمر ومقطوع است
و فعلن وآن احذ ست ز فعلن وآن مضمر واحذ است ح متفاعلان وآن مذال است ط مستفعلان
وآن مضمر مذال است ی مفاعلان وآن موقوص مذال است یا مفتعلان وآن مخزول مذال است
یب متفاعلاتن وآن مرفل است یج مستفعلاتن وآن مضمر مرفل است ید مفاعلاتن وآن موقوص

و مرفل است یہ مفتعلاتن و آن مخزول و مرفل است و این جملہ خاص بود بکامل ست اور متفاعلن
کی پندرہ فرعین ہین پہلی مستفعلن مضمر باسکان تا دوسری مفاعلن مضمر مخبون اوسکو موقوص کہتے
ہین وقص بمعنی گردن شکستن ہے منتخب سے جب مستفعلن مضمر سے سین بسبب جبن کے
گر گیا متفعلن رہا مفاعلن اوسکے عوض آیا تیسری مفتعلن مضمر مطوی اوسکو مخزول کہتے ہین
خزل بمعنی بریدن ہے غیاث سے جب مستفعلن مضمر سے حرف چہارم طے سے گر گیا مستعلن
رہا مفتعلن اوسکے مقام پر آیا چوتھی فعلاتن وہ مقطوع ہے جب متفاعلن مین نون حذف ہوا
اور لام ساکن متفاعل رہا عوض اوسکے فعلاتن آیا پانچوین مفعولن وہ مضمر مقطوع ہے جب فعلاتن
مقطوع مین عین باضمار ساکن ہوا فعلاتن بسکون عین ہوا مفعولن اوسکے مقام پر آیا چھٹی فعلن
بتحریک عین وہ احذ ہے جب وتد آخر متفاعلن سے حذف ہوا متفا رہا فعلن اوسکے مقام پر آیا
ساتوین فعلن بسکون العین وہ مضمر احذ ہے جب متفاعلن مین تے ساکن ہوئی اور وتد حذف سے
گر گیا متفا رہا اوسکے عوض فعلن آیا آٹھوین متفاعلان وہ مذال ہے جب علن مین کہ وتد ہے
حرف ساکن باذالت زیادہ ہوا متفاعلان ہوا نوین مستفعلان وہ مضمر مذال ہے جب مستفعلن
مضمر مین حرف ساکن باذالت زیادہ ہوا مستفعلان ہوا دسوین مفاعلان وہ موقوص مضمر مذال ہے
یعنی وقص سے مفاعلن اور اذالت سے مفاعلان ہوا گیارہوین مفتعلان وہ مخزول مذال ہے
یعنی خزل مفتعلن اور اذالت سے مفتعلان ہوا بارہوین متفاعلاتن وہ مرفل ہے بزیادت
سبب جب متفاعلن مین سبب بڑہا متفاعلن تن ہوا عوض اوسکے متفاعلاتن آیا تیرہوین
مستفعلاتن مضمر مرفل ہے بزیادت سبب چودہوین مفاعلاتن موقوص مرفل ہے بزیادت
سبب پندرہوین مفتعلاتن مخزول مرفل ہے بزیادت سبب اور یہہ سب فروع خاص ہین
بحر کامل مین کس لیے کہ یہہ سب زحافت متفاعلن مین آتے ہین اور متفاعلن خاص رکن بحر کامل کا
ہے ہم بیس جملہ این فروع ہفتاد و سہ ست و اوزان آن سی و ہشت و آن این ست ا فع ب
فعَل ج فعال د فعلن ہ فعول و فعول ز فعلن ح فعِلان ط فعولن ی فاعلن یا مفعولن یب فعلاتن
یج فعلتن ید مفاعل یہ فعولان یو فاعلان یز مفعول یح مفاعلن یط مفاعیلن ک فعلاتُ کا
مفتعلن کب فعولاتُ کج فاعلات کد فعلیان کہ مستفعل کو مفعولان کز فعلتان کح مفاعلان

سط مفتعلان ل مفاعیل لا مستفعلن لب فاعلیان لج مستفعلان لد متفاعلان لہ مفاعلاتن لو مفتعلاتن لز مستفعلاتن لح متفاعلاتن و از ہشت وزن اصول چہار در ینجا داخل است و چہار خارج و آن فاعلاتن و مفاعلتن و متفاعلن و مفعولات است پس جملہ اوزان اصول و فروع چہل و دو باشد پس یہہ سب فرعین ستر اور تین بہتر ہوئین اس حساب سے کہ چھہ فرعین فعولن کی اور دو فرعین فاعلن کی اور چھہ فرعین مفاعیلن کی اور گیارہ فرعین فاعلاتن متصل کی اور ایک فرع فاع لاتن منفصل کی اور نو فرعین مستفعلن متصل کی اور چار فرعین مس تفع لن منفصل کی اور گیارہ فرعین مفعولات کی اور آٹھہ فرعین مفاعلتن کی اور پندرہ فرعین متفاعلن کی اور سابق مین لکھا تھا کہ اخفش نے چار فرعین اور فراء نے ایک فرع فاعلن کی اور لکھی ہے اور اخفش نے ایک فرع مفاعیلن کی اور لکھی ہے اور مصنف علیہ الرحمہ نے ایک فرع مستفعلن کی بطریق شاذ اور لکھی ہے اگر ان ساتون کو زیادہ کرین اسی فرعین ہون اور اوزان انکے اٹھتیس ہوتے ہین جیسے کہ لکھے گئے اور اصول ہشتگانہ سے چار وزن انہین داخل ہین وہ کون فعولن اور فاعلن دو فرعین مفاعیلن کی اور مفاعیلن فرع مفاعلتن کی اور مستفعلن فرع متفاعلن کی اور چار خارج وہ فاعلاتن اور مفاعلتن اور متفاعلن اور مفعولات پس یہہ چارون جو خارج ہین اون اٹھتیس سے ملکر چالیس اور دو یعنی بیالیس وزن ہوتے ہین هم والقاب این ارکان کہ از جہت تغیرات نہادہ اند آنچہ مولف است در لفظ سی و چہار است بست تغیرات مفرد را و آن این است امخبون ب مطوی ج مقبوض د مکفوف ہ مضمر و معصوب ز موقوف ح مکشوف ط مقصور ی مقطوع یا محذوف یب احذ یج اصلم ید شعث یہ اثلم یو اخرم یز اعضب یح سبغ یط مذال ک مرفل و چہاردہ مرکب را و آن این است امشکول ب مخبول ج معقول د منقوص ہ مقطوف و موقوص ز مخزول ح ابتر ط اثرم ی اشتر یا اخرب یب اقصم یج اجم ید اعقص دو مشعث نظر است یا مفرد است یا مرکب این جملہ تعلق بزبان تازی دارد ست اور القاب ان ارکان کے کہ بسبب تغیرات کے رکھے ہین جو کچھہ کہ مولف ہین لفظ مین یعنی واسطے ہر ایک کے اونمین ایک نام تالیف ہوا ہے مثلاً کہتے ہین مفاعلن مخبون اور مفتعلن مطوی چونتیس ہین بیس تغیرات مفرد جیسے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے لکھی اور چودہ تغیرات مرکب کہ وہ بھی مصنف علیہ الرحمہ نے لکھے اور

مشعث مین گفتگو ہے بعضے کہتے ہین کہ یہہ تغیر مفرد ہے اور زجاج کہتا ہے کہ مرکب ہی خبن
اور تسکین سے اور قول زجاج کا بہتر ہے جیسا کہ سابق لکھا گیا اور یہہ سب تغیرات تعلق لغت
تازی سے رکھتے ہین حاصل کلام یہہ کہ اصول دہ گانہ سے جملہ فروعات تہتر نکلے مگر جب تکرار
انمین سے دفع کی اڑتیس وزن باقی رہے پس اوزان اصول ارکان کہ حقیقت مین آٹھہ ہین
چار وزن اونکے ان فروعات مین داخل پائے اور چار خارج پس جب خوارج اربعہ کو انمین ملایا
جملہ اوزان اصول و فروع بیالیس ٹھہرے یہہ حال اوزان کا لکھا اور ان تغیرات کی مولفات کی یہہ صورت
بیان کی کہ چونتیس القاب ان مولفات تغیرات کے ہین بیس مفرد اور چودہ مرکب اور وہ مرکب کہ اثنای
بیان فروعات مین سب لکھے گئے اور نام اونکے علماء عروضیون نے نہین رکھے ہین اونسے کچھہ کام
نہین اس جگہہ صاحب شرح نے عجب شرح لکھی ہے سی و نہ از جملہ چہل و دو اوزان ہشت اصول جدا کردہ
باقی سی و چہار فروع را القاب آنچہ مقرر بود این است کہ مذکور شد الی آخرہ پس اگر بیالیس سے آٹھہ اوزان
اصول کے جدا ہوکر چونتیس فروع کے القاب بیان ہوتی مضمر اور معصوب اور اشتر اور محذوف ان
چونتیس مین کیون ہوتے کہ مفاعیلن معصوب ہے مفاعلتن سے اور مستفعلن مضمر ہے متفاعلن سے
اور فاعلن اشتر اور فعولن محذوف ہے مفاعیلن سے هم داما در فارسی تغیرات و القاب آن چنان مضبوط نیست
از جہت آنکہ در پارسی بسیار وزنہاست کہ در پیشتر بران شعر گفتہ اند و بنزدیک متاخران متروک است
و بسیار وزنہا است کہ متاخران نوی استعمال کردہ اند و آنرا اصول و فروع بروجہی دیگر است
داما فارسی مین تغیرات اور القاب اونکے ایسے مضبوط نہین ہین اسواسطے کہ فارسی مین بہت سے
وزن ہین کہ سابقین نے زمانہ پیشین مین انمین شعر کہے ہین اور نزدیک متاخرون کے وہ متروک
ہین اور بہت سے وزن ہین کہ متاخرون نے ساتھہ تازگی کے بطریق نو استعمال کیے ہین اور اونکے
اصول و فروع اور طرح پر ہین هم و نیز تغیرات مرکب است کہ در پارسی مستعمل ست و افراد ان مستعمل نیست
مثلاً اخرب کہ عبارت از اخرم مکفوف است در فارسی مستعمل است و اخرم نیست اور دوسری بات
یہہ ہے کہ تغیرات مرکب فارسی مین مستعمل ہین اور افراد اوسکے مستعمل نہین ہین مثلاً اخرب کہ
عبارت ہے اخرم مکفوف سے فارسی مین مستعمل ہے اور اخرم نہین ہے یعنے اخرم مستعمل نہین ہے
اور حال اسکا تفصیل اوزان بحور مین دریافت ہوگا هم و نیز فارسیان بر ہمہ وزنہای تازیان بہ تکلف

شعر گفته اند و اصول و تغیرات ایشان بکار داشته و بوزنهای دیگر از ایشان منفرد شده و هر مصنف
از ایشان تغیراتی که یافته است غیر مستعمل تازیان لقبی نهاده است که دیگران دران متفق نیستند با آنکه
همه جماعت اقتدا العروض عرب کرده اند چه این لغت بلغت عرب آمیختگی تمام دارد و بے آن مستقل
نمیتواند بود پس بامثال این اسباب جدا باز کردن تغیرات و فروع مستعمل در عروض فارسی تنها از آنچه
در عروض تازی مستعمل است و تعین القاب آنچه خاص باشد بپارسی بر وجه متفق علیه متعذر است پس
اولے آنکه اینمعنی را تعرض نرسانیم و بر ایراد تغیراتی که خاص باشد بعروض پارسی اقتصار کنیم
تا از الحاق آن بانچه تقدیم یافت تمامی آنچه در عروض پارسی بآن احتیاج افتد حاصل آید

اور تیسری بات یہہ ہے کہ اہل فارس نے اوزان عربیہ مین بہ تکلف شعر کہے ہین اور اصول اور
تغیرات اونہین کے مستعمل کیے ہین اور بعضے اوزان مین اونسے منفرد ہوئے ہین یعنے جدا ہوئے
ہین اور ایجاد کیا ہے اور ہر مصنف اہل فارس نے جو تغیر کہ غیر مستعمل عرب پایا ہے اوسکا ایک نام
رکھا ہے کہ اور لوگ اوس مین متفق نہین ہین یعنی کسی نے کچھ نام رکھا ہے اور کسی نے کچھ
باوجودیکہ سب اہل فارس عروض مین مقلد عرب ہین اسواسطے کہ زبان فارسی زبان عربی سے
بہت ملی ہوئی ہے اور بدون زبان عربی کے زبان فارسی مستعمل نہین ہو سکتی پس بامثال اس
اسباب کے یعنی بسبب اختلاف القاب کے فارسی مین علاحدہ جدا کرنا تغیرات اور فروع مستقل کا
عروض فارسی مین تنہا اون تغیرات سے جو عروض تازی مستعمل ہین اور مقرر کرنا القاب خاص
تغیرات فارسی کا بر وجہ متفق علیہ کہ سب کا اتفاق ہو مشکل ہے پس بہتر یہہ ہے کہ اس بات سے
تعرض نکرین ہم یعنے تقرر القاب کے درپے نہون اور ایراد تغیرات خاص عروض فارسی پر اقتصار
کرین یعنے نفس تغیرات فارسی بیان کرین تا یہہ تغیرات فارسی تغیرات عربی سے جو سابق بیان
کیے گئے جب ملا دین تمام تغیرات فارسی جنکی احتیاج ہے حاصل ہو جائین اور تکمیل اونکی ہو جائے

هم و نادر القاب آنچه از تغیرات مفرد باشد و عبارت ازان ضروری بود آنرا لقبی بجا نرسیده است
آنرا لقبی نهیم و از مرکبات هرچه آنرا لقبی یافته باشیم ذکر کنیم و از باقی بحسب ترکیب عبارت کنیم تا القاب
بسیار نشود ت اور القاب تغیرات مفرد کے جنکا بیان کرنا ضروری ہے اونین جسکا نام تک
نہین پہونچا ہے اوسکا ایک نام رکھین اور تغیرات مرکب مین جسکا نام پایا گیا ہو اوسکا ذکر

کرین اور باقی کو بحسب ترکیب بیان کرین یعنے اوسکے مفردات کو جمع کرین مثلاً کہین مجنون مسکن
تا القاب تغیرات سے بہت نہو جائین هم گوئیم از جملہ تغیرات عام کہ بہ شعر فارسی خاص است یکی
آنست کہ ہر کجا سہ حرف متحرک متوالی افتد تسکین اوسط روا دارند و در یک وزن محرک و مسکن باہم
بیامیزند و این حکم مطرد ہست الا آنجا کہ مانعی افتد مثلاً باشد کہ بحر بسبب تسکین در بدل افتد چنانکہ
درین وزن کہ فعلات فاعلاتن اگر عین فعلات مسکن کنند تا این وزن شود کہ مفعول فاعلاتن و بحر
از بحری بدیگر است پس تسکینی کہ مقتضی اشتباہ بود نشاید ہست کہتے ہین ہم کہ جملہ تغیرات تمام
کہ فارسی مین خاص ہین ایک یہہ تغیر ہے کہ جس جگہہ مین متحرک متوالی واقع ہوتے ہین تسکین
اوسط روا رکھتے ہین اور ایک وزن مین محرک اور مسکن ملا دیتے ہین یعنے اگر ایک جگہہ الفاظ
بروزن فعلن اور فعلاتن متحرک العین اور ایک جگہہ الفاظ بروزن فعلاتن او فعلن مسکون العین
واقع ہون تو خلط انکا روا ہے یہہ کہ شعر مین جہان تین متحرک پڑین ایک کو ساکن کرین جیسے
مضارع و خفقان وغیرہ کہ اسمین تسکین وسط نچاہیے ہان جس جگہہ کہ استعمال مین آگیا ہے مضائقہ نہین جیسے جوان مین
اور یہہ حکم یعنی فعلن و فعلاتن مین تسکین اوسط کر لینا مطرد ہے یعنی بہت ہے مگر جس جگہہ کوئی مانع ہو مثلاً تسکین اوسط سے
بحر بدل جاوے جیسا اس وزن مین کہ فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن بہ مشکول قول شاعر ہست بس از انکہ بر نمایم بچہ کار خواہی آمد
اگر اسمین عین کو ساکن کرین یہہ وزن ہو جاوے مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن مضارع اخرب قول شاعر من خود بگشتہ شاعم
پیران پارسا را پس بحر بدل جاوے اور ایسی تسکین اوسط کہ باعث اشتباہ ہو نچاہیے
هم و نیز باشد کہ شاعر حرکات و سکنات را نظامی التزام کند مثل قصیدہ کہ مبنی باشد بر تکرار این
وزن کہ مفتعلن مفعولن و تسکین عین مفتعلن آن نظام را باطل گرداند پس درین موضع هم نشاید ہست
اور کبھی شاعر انتظام حرکات اور سکنات کا التزام کرتا ہے جیسے کوئی قصیدہ مبنی ہو اس وزن کی
تکرار پر مفتعلن مفعولن مفتعلن مفعولن اس جگہہ تسکین عین مفتعلن سے وہ انتظام کہ جسکا التزام کیا ہے
باطل ہوتا ہے پس یہان بھی نچاہیے هم و در جملہ قاعدہ لغت پارسی آنست کہ بیشتر تغیرات مستعمل را
در ہمہ ابیات کہ بر وزنی گویند بیک نسق استعمال کنند بخلاف عادت تازی گویان چہ ایشان
اختلاف بسیار کنند و در محرک و مسکن چون مانعی نباشد این قاعدہ نگاہ دارند ہست
لغت فارسی کا یہہ ہے کہ اکثر تغیرات مستعملہ کو سب بیتون مین ایک وزن پر کہتے ہین ایک طرح

یہ استعمال کرتے ہین تغیر زحافات ہیں وہ انہیں رکھتے ہین بخلاف عادت اہل عرب کے اسواسطے کہ
یہہ لغت فارسی زیادہ اختلاف کی متحمل نہین ہے بسبب خفت کے اور لغت تازی متحمل اختلافات کی
ہے بسبب رزانت کے ہان محرک کو مسکن کو جب کوئی مانع نہو یعنے اختلاف بحر مین نہو یا کسی طرح کا
اشتباہ واقع نہو جمع کرتے ہین م وچون در اصول اوزان فارسی سبب ثقیل و فاصلہ مستعمل نیست
توالی سہ متحرک اصلی نباشد بل بسبب تغیری سابق بود و آنچنان بود کہ ساکن سببی خفیف بیفتد و
متحرکش مجاور دو متحرک وتد مجموع افتد تا سہ حرکت متوالی شود وچون چنین بود تسکین اوسط التسکین
حرف اول وتد بایستہ باشد وما این تغیر را تسکین نام نہادیم ت اور جو اصول اوزان فارسی یعنے فعولن مفاعیلن
فاعلاتن مستفعلن مفعولات ہین کہ یہہ لفظا ہین پانچ ہین اور اصل مین سات سبب ثقیل اور فاصلہ مستعمل نہین ہے
توالی حرکات ثلثہ بھی اس مین اصلی نہین بلکہ یہہ توالی حرکات بسبب تغیر سابق کے ہوتا ہے اوسکی
صورت یہہ ہے کہ ساکن سبب خفیف کا گرتا ہے بسبب زحاف کے اور متحرک اوسکا مجاور دو متحرک
وتد مجموع واقع ہوتا ہے پس تین متحرک متوالی جمع ہوتے ہین بسبب زحاف کے نہ اصلی جیسی فاعلن
مین جب الف ساقط ہوگا فا سے متحرک مجاور عین ولام وتد مجموع واقع ہوگی اور تین متحرک بسبب زحاف کے
جمع ہونگے پس جب ایسا ہوگا تسکین اوسط تسکین حرف اول وتد ہوگا اور ہمنے اس تغیر کا نام تسکین رکھا
ح قولہ سبب ثقیل و فاصلہ مستعمل نیست این ادعای مصنف ست ورنہ در ماسبق تحریر یافتہ کہ سبب
ثقیل در فارسی موجود و نسبت فاصلہ بزبان فارسی و تازی ہر دو برابر است تم کلامہ ادعای مصنف
کیسا یہہ تو امر بدیہی ہے کہ اصول اوزان فارسی مین سبب ثقیل اور فاصلہ نہین اگر واقع ہوتا ہے
بسبب زحاف کے واقع ہوتا ہے اور نسبت فاصلہ زبان پارسی اور تازی مین برابر کیسی کہ اصول
اوزان پارسی مین فاصلہ نہین ہے اور اصول اوزان تازی یعنی مفاعلتن اور متفاعلن مین فاصلہ
موجود اور معتبر ہے اور تحریر ماسبق کا یہہ حال ہے کہ جیسا یہان غلط سمجھے ویسا وہان غلط سمجھے
م وچون وتد در صدر رکن افتد چنانکہ در مفاعیلن بعضے متاخران این رکن را اخرم لقب دادہ اند
و قول زجاج چنان اقتضا میکند کہ چون وتد در میانہ افتد چنانکہ در فاعلاتن بعد از خبن و تسکین عین
آنرا مشعث خوانند پس اگر در آخر رکن افتد چنانکہ در مستفعلن کہ مطوی شود شاید کہ کسی آنرا لقبے
دیگر نہند و ما چون عبارت از تغیرات بحسب ترکیب میکنیم آن را لقبی ننہادیم ت اور جب وتد صدر رکن

مین پڑے جیسا کہ مفاعیلن مین اور ماقبل اوسکے حرف متحرک ہو کہ اوس سے ملے اور صدر وتد کو
بسبب اجتماع متحرک ثلثہ کے ساکن کرین مثل مفعول مفاعیلن کے پس وزن اوسکا مفعولن بمفعولن ہوگا
اور مفعولن آخر کو مخنق کہین گے بعضے متاخرون نے اس رکن کا نام مخنق رکھا ہے تخنیق سے بمعنی گلو بار کردن
اور بعضون نے بحاء مہملہ اور باے موحدہ کہا ہے تحبیق سے اور یہہ تغیر غیر خرم ہے اسواسطے کہ خرم
اول رکن مین پڑتا ہے عربی مین اور بعد اوسکے مخنق بخلاف عجم کے کہ وہ خرم سب جگہہ جائز رکھتے ہین
اور قول زحاج یون اقتضا کرتا ہے کہ جب وتد درمیان مین پڑے جیسا کہ فاعلاتن مین بعد خبن کے
اور تسکین عین کی اوسکو مشعث کہتے ہین یہان بھی تین حرکتین جمع ہوئین پس عین کہ اوسط تھا
ساکن ہوا پس اگر یہہ صورت آخر رکن مین پڑے جیسا کہ مستفعلن مین جب مطوی ہو یعنی مفتعلن
بحذف فا اور مفتعلن کو بسبب توالی حرکات ثلثہ کے تسکین اوسط کرکے منقول بہ مفعولن کرین چاہیے کہ
اوسکا بھی کچھہ نام رکھا جاے مثل مخنق اور مشعث کے مگر ہم بیان تغیرات کا بسبب ترکیب کرتے ہین
لہذا اسکا نام کچھہ نہین رکھتے یعنی مطوی مسکن کہنا کافی ہے نام جداگانہ کی حاجت نہین ہم و حکمے دیگر کہ
ہمہ اواخر مصرعہای شعر فارسی را شامل ست آنست کہ وقوع یک ساکن ودو ساکن در اواخر ہمہ مصرعہا
وخلط ہر دو بایکدیگر در یک بیت روا دارند مگر آنجا کہ مانعی افتد و مانع وقوع دو ساکن آن بود کہ وزن در غایت
درازی بود کہ دران بحر ممکن باشد و مساوی دائرہ باشد یعنی تام بود چون مفاعیلن چہار بار پس
الحاق ساکنی دیگر باخر مصراع خروج از دائرہ باشد روا نبود و آنچہ در شعر متاخران این جنس یافتہ شود
از قبیل عیوب بودت اور ایک حکم اور جملہ اواخر مصاریع شعر فارسی کو شامل ہے وہ یہہ ہے
کہ وقوع ایک ساکن اور دو ساکن کا اواخر جملہ مصاریع مین ہوتا ہے اور خلط ان دونون کا بایکدیگر
روا رکھتے ہین ایک بیت مین جیسے یہہ دو شعر سلیم کے ؎ خاک زبسکہ رفتم از دل شد +
پنجہ ام ریشہ ریشہ چون جاروب + دوستی نیست رحم بر کاہل + آتش مردہ زندہ گشت بچوب +
عروض دونون تینون کا بروزن فعلن ہے اور آخر مین ایک ساکن ہے اور ضرب بروزن فعلان ہے
اور آخر مین دو ساکن ہین مگر وہان کہ جہان کوئی مانع ہو پس مانع اول وقوع اون دونون ساکنون کا
اوس وزن مین ہے جو نہایت دراز ہو کہ اوس بحر مین درازی اوس سے ممکن نہو اور مساوی دائرے
کے ہو یعنے تام ہو جیسے مفاعیلن چار بار پس الحاق دوسرے ساکن کا آخر مصرع مین خارج کرتا ہے

وزن کو دائرے سے اور روا نہین ہے اور اشعار متاخرین مین جو الحاق دوسرے ساکن کا آخر
مصاریع مین اس وزن نام مین پایا جاتا ہے من قبیل عیوب ہے جیسا کہ یہہ شعر سلیم کا ہے ۵ تماشائی تو بخود
کرد ہر کس را کہ می بینم ٭ نشستہ ہر کہ در بزم تو جا لیشن بشیتر خالی ست ٭ اور یہہ کلام متاخرین مین
بکثرت ہے ھم و مانع خلط قافیہ بود مثلاً در مثنوی و اوایل قصاید کہ ابیات مصرع بود حروف قافیہ
متساوی باید پس در عروض و ضرب خلط نشاید و در قصاید ضرب ہا متساوی باید پس در ضرب ضبط
نشاید ت اور دوسرا مانع خلط قافیہ ہے یعنے مطلعہا ے غزل اور مطلعہا ے قصاید
اور ابیات مثنوی مین کہ مصرع ہوتے ہین یعنے دونون مصرعون مین قافیے ہوتے ہین قافیہ برابر
چاہیے ایک جگہہ سالم اور دوسری جگہہ مسبغ خواہ مذال ممکن نہین اگر مصرع اول مین قافیہ اگر ہوگا
مصرع ثانی مین قافیہ دگر ہوگا نہ کاروبار اور ابیات قصاید اور غزل مین سوا مطلعون کے ضربون مین
خلط نہین ہو سکتا البتہ عروض مین خلط ہوگا ھم اما اگر قافیہ بگردد مانند آنچہ در خانہای ترجیع افتد
روا بود و چون معلوم است کہ یک قصیدہ ترجیعی جز بر یک وزن نشاید معلوم شود کہ اختلاف اواخر مصراعہا
بعد حروف ساکن اقتضای اختلاف وزن نکند ت لیکن اگر قافیہ تبدیل ہو جاے جیسے خانہا
ترجیع مین واقع ہوتا ہے درست ہے یعنے ترجیع بند مین چند غزلین ہوتی ہین اور درمیان اون غزلون کے
ایک بیت مکرر بقافیہ مختلف پس اگر ایک غزل کے قافیہ مین ایک ساکن مثل اگر اور دگر کے اور
دوسری غزل کے قافیے مین دو ساکن مثل کاروبار کے واقع ہون مضائقہ نہین اور ترجیع بمعنی
باز گردانیدن ہے غیاث سے اور جو معلوم ہے کہ ایک قصیدہ ترجیعی ایک ہی وزن مین چاہیے
پس معلوم ہو کہ اختلاف اواخر مصاریع بعد حروف ساکن کے اقتضا اختلاف وزن نہین کرتا مثلاً
ایک بند مین ترجیع بند کے مثلاً قافیہ کاروبار ہوا سمین بعد ساکن اول کے ایک ساکن ہے
اور دوسرے بند مین مثلاً قافیہ دوست اور پوست ہوا اس مین بعد ساکن اول کے دو ساکن ہین
اس سے وزن مختلف نہین ہوتا اور شاید کہ بجاے لفظ بعد کے لفظ بعد و ہوا اور وال کاتب سے رہ
گیا ہو معنی ظاہر ہین ھم و چون این قاعدہ ممہد شد گوئیم چون اواخر مصراعہا دو حرف ساکن افتد
اگر جزو آخر از رکن آخر سالم بود ساکن دوم لا شک بر تسبیغ یا اذالہ حمل باید کرد ت اور جب یہہ
قاعدہ مقرر ہوا اب کہتے ہین ہم کہ جب اواخر مصاریع دو ساکن واقع ہونگے اگر جزو اخیر رکن آخر

سالم ہوگا ساکن دوم بیشک بتسبیغ خواہ اذالت پر حمل کیا جائے گا معلوم کیا چاہیے کہ ارکان اصول
مین کوئی رکن ایسا نہین کہ جسکے آخر مین دو حرف ساکن ہون پس اگر دو حرف ساکن پائے جائینگے
ساکن دوم بسبب تسبیغ خواہ اذالت کے ہوگا اور جز آخر رکن سے فروع بھی مثل فعلاتن اور مفتعلن اور
مفاعلن کے اس حکم مین شامل ہو گئے مہملہ بضم اول و فتح ثانی و ہای مشددہ مفتوحہ گسترده شده و نیکو کرده
شده منتخب ور غیاث سے م اما اگر آخر رکن آخرا تغیری بہ نقصان کرده باشند تسبیغ و اذالت در وے
تصور نتوان کرد چہ در آخر یک رکن حکم بہ تغیر ہم بہ نقصان و ہم بزیادت شنیع بود پس ازینجہت باثبات
تغیرات دیگر غیر آنچہ گفتہ آمد احتیاج افتدت اما اگر رکن عروض اور ضرب کی جز واخیر مین تغیر بہ نقصان
ہوا ہو تسبیغ اور اذالت اوس مین تصور نکیا چاہیے اسواسطے کہ اوس مین بعد تغیر بہ نقصان کے پھر
تغیر بزیادت شنیع اور بدنما ہی پس اس جہت سے سوا اون تغیرات کے کہ کہے گئے اور تغیرات کی حاجت
ہوی ہم و علت اختصاص لغت فارسی بآن تغیرات آن ست کہ وقوع دو ساکن در لغت تازی در اواخر
مصراعہا در ہمہ جا جائز نیست و آنچہ موجود است علت آن معین و مبین شده اما چون در لغت پارسی
جائز است و در غیر آن مواضع کہ در تازی یافتہ اند واقع می شود بہ تغیرات دیگر احتیاج می افتدت
اور سبب اختصاص لغت پارسی کا ساتھ اون تغیرات کے یہہ ہے کہ وقوع دو ساکنون کا باواخر
مصاریع لغت تازی مین سب جگہہ جائز نہین ہے اور جو کہین ہے علت اوسکی مقرر او ظاہر ہوئی
یعنے حال اوسکے تغیر کا بیان کیا اگر لغت پارسی مین سب جگہہ جائز ہے اور سوا اون مقامون کے
کہ عربی مین پائی گئی ہین واقع ہوتا ہے پس اور تغیرات کی احتیاج پڑتی ہے مص مثلاً چون آخر رکن
وتدی مجموع بود چنانکہ در مستفعلن و در وی قطع افتد تا بوزن مفعولن آید بعد ازان اگر در آخر شعر
دو ساکن آید تا بروزن مفعولان شود نتوان گفت کہ این رکن ہم مقطوع است و ہم مذال یا مسبغ بل
اولی بآن باشد کہ ہمچنان قطع عبارت از مجموع حذف ساکن وتد مجموع و تسکین متحرک دوم است تغیر
دیگر اثبات کنند کہ عبارت باشد از تسکین متحرک دوم و بس تا وتد بآن تغیر مشتمل بر متحرکی و دو ساکن شود
و ما آن رکن را کہ وتد او چنین بود اعرج نام نہادیم ت مثلاً جب آخر رکن وتد مجموع ہو جیسا کہ مستفعلن
مین اور اوس رکن مین قطع کرین تو بوزن مفعولن آئے بعد اوسکے اگر آخر شعر مین دو ساکن آئین
تو بوزن مفعولان ہو جائے نکہنا چاہیے کہ یہہ رکن مقطوع مذال ہے یا مقطوع مسبغ ہے مذال کہنا

اس جہت سے کہ حرف ساکن وتد مین لائی ہین کہ اصل مستفعلن ہے اور مسبغ کہنا اس جہت سے کہ بعد قطع کے سبب باقی
رہا بلکہ بہتر یہہ ہے کہ جیسا قطع کو کہتے ہین کہ عبارت مجموع حذف ساکن وتد مجموع اور تسکین متحرک دوم سے ہے
اوسیطرح ایک تغیر اور ثابت کرین کہ وہ عبارت ہو تسکین متحرک دوم سے اور بس تا وتد بسبب اوس تغیر کے شعل اوپیہ ایک متحرک و دو ساکن
کے ہو اور ہینے اوس رکن کا کہ جسمین وتد ایسا ہوا عرج نام رکھا اور اعرج بمعنی لنگ ہے منتخب
اور غیاث سے اور مناسبت ظاہر ہے ھم ہمچنین اگر مستفعلن احذ شود یعنی وتد مجموع از آخر او بیفتد
یا وزن فعلن آید و بعد ازان در آخر مصرع ساکن دو شود تا بروزن فعلان شود نتوان گفت کہ این رکن ہم
احذ است و ہم مسبغ بل اولی آن باشد کہ ساکن دوم از بقیہ وتد نہند کہ اسقاط کردہ اند و گویند کہ از
وتد دو حرکت و دو حرف بیفتادہ ہست و حرفی ساکن بماندہ و مارکنی را کہ وتد او چنین بود مطموس نام
نہادیم ت اور اسیطرح اگر مستفعلن احذ ہو یعنے وتد مجموع اوسکے آخر سے گرے کہ بروزن
فعلن ہو اور بعد اوسکے آخر مصرع مین دو ساکن آئین کہ بروزن فعلان ہو جاے نچاہییے کہنا
کہ یہہ رکن احذ مسبغ ہے بلکہ بہتر یہہ ہے کہ ساکن دوم کو بقیہ وتد سے جانین جسکو گرادیا ہے اور
کہین کہ وتد سے دو حرکتین اور دو حرف گرے اور ایک حرف ساکن رہگیا یعنے عین اور لام اور
دونون حرکتین اونکی علن سے گرین اور نون کہ حرف ساکن تھا باقی رہا یا ان تینون حرفونسے
کوئی حرف ساکن باقی رہا اور ہینے اوس رکن کا کہ وتد اوس مین ایسا ہو ملموس نام رکھا اور
مطموس بمعنی نابود اور طمس بالفتح ناپدید کرنا اور دور ہونا لطائف اور کشف اور منتخب اور غیاث سے
اس مقام پر شرح مین عجب عبارت لکھی ہے ش لفظ دوم بعد لفظ ساکن در عبارت از غلطی کاتب ست
تم کلامہ ھم وہمچنین اگر از فاعلاتن در صورتی کہ خبن واجب بود فاع ماند نتوان گفت کہ این رکن
محذوف مطموس ہست کہ انگاہ مخبون بنودہ باشد بل اولی آن باشد کہ این دو ساکن را از بقیہ وتد نہند
و گویند دو حرکت و یکحرف از وتد افتادہ است و دو ساکن بماندہ و مارکنی را کہ چنین بود مدروس نام
نہادیم ت اور اسیطرح فاعلاتن مین جسوقت خبن واجب ہو فعلاتن بنا یئن اوس سے
فاع بنے نکہنا چاہییے کہ یہہ رکن محذوف مطموس ہے اسواسطے کہ وہ رکن مخبون نرہیگا
جب فعلاتن مین تن حذف کیا فعلا رہا اور جب طمس سے دو حرکتین اور دو حرف گرے ایک
متحرک ایک ساکن رہا فع ہوا بعد وہ سباغ سے فاع ہوا پس اسباغ اور خبن یعنی نقصان اور

زیادت جمع نہین ہوسکتی اور باوجود سباغ کے خبن نہین کہہ سکتے اور خبن کو اوس مین شرط کیا ہے
پس کوئی بات نہ بنی لہذا بہتر یہہ ہے کہ ان دونون ساکنون کو جو فاع مین ہین لغیۃ وتد سے جانین
اور کہین کہ دو حرکتین اور ایک حرف وتد سے گرا اور دو ساکن رہگئے اور ہمنے اوس رکن کا کہ ایسا ہو
مدروس نام رکھا اور مدروس بمعنی مہملہ کہنہ شدہ و ناپدید شدہ و بیرونق غیاث سے ھ واگر
در شعر عربی مانند این حالہا افتادی لاشک ہمچنین کردندی ت اور اگر شعر عربی مین ایسے حال واقع
ہوتے ایسا ہی کرتے ھ و چون ہمینی مقرر شد فروعی کہ ارکان مذکور را در شعر فارسی افتد زائد بر آنچہ
عروضیان عرب آوردہ اند یاد کنیم و گوئیم ت اور جب یہہ معلوم مقرر ہوئے جو فروع کہ ارکان مذکورہ سے
فارسی مین واقع ہوتے ہین زیادہ اوس سے کہ عروضی عرب کے لائے ہین یاد کرین ہم اور کہین ہم یعنے
تغیرات عرب تبعاً فارسی مین مستعمل ہین اور سوا اونکے جو فارسی مین خاص ہین اونکا بیان ہوتا ہے
ھ فعولن را در شعر فارسی فرعی دیگر است و آن فعولان است کہ مسبغ باشد و در متقارب افتد ت
فعولن کی شعر فارسی مین ایک فرع اور ہے اور وہ فعولان ہے کہ مسبغ ہے اور متقارب مین آتی ہے
ساتھہ زیادت ایک ساکن کے آخر مین ھ و فاعلن را چہار فرع دیگر است افاعلان و این مذال است
فعلان و این مخبون مذال است ج فعلن و این مخبون مسکن است د ہر چند در وزن ہمان است کہ
مقطوع اما علت تغیر غیر آنست و ہر چند این تغیر بحقیقت در شعر عربی ہم واقع است اما آنجا در شمار نیاوردہ
کہ اقتضای مخالفت این قوم میکردند فعلان و آن مخبون مسکن مذال است و این فرع ہا در مدید و بسیط
کہ بتکلف گویند و در عربی ہم واقع باشد ت اور فاعلن کی چار فرعین اور ہین پہلی فاعلان
اور یہہ مذال ہے یعنے حرف ساکن وتد مین زیادہ ہوا ہے دوسری فعلان بکسر عین اور یہہ مخبون
مذال ہے تیسری فعلن بسکون عین اور یہہ مخبون مسکن ہے ہر چند یہہ وزن وہی ہے مقطوع لیکن
علت تغیر کی یہان سوا اوسکے ہے اسواسطے کہ قطع آخر مصراع مین آتا ہے اور یہہ مخبون مسکن سب
جگہہ اور ہر چند یہہ تغیر بحقیقت شعر عربی مین بھی واقع ہے جیسے اس بیت مین ہے ع یا محبوب لے
ادرک روحی * وارحم قلبی فالبس عندی * مگر اوس جگہہ گنتی مین نہ لائے ہم کہ مقتضی مخالفت
اہل عروض تھا یعنے وہان بیان کیا کہ فروع فاعلن دو ہین مخبون اور مقطوع اور بطریق احتمال کے
ذکر کیا کہ یہہ فعلن مخبون مسکن فرع ثالث ہے اور بحر تدارک مین خاص ہے یعنے سب جگہہ آتی ہے

بخلاف اور بحروں کے کہ وہان آخر مصراع مین آتی ہے اور اوسکو مقطوع کہتے ہین چوتھے فعلان
بسکون عین وہ مجنون مسکن مذال ہے اور یہہ فروع مدید اور بسیط مین کہ بہ تکلف کہتے ہین اور عرب
مین بھی واقع ہوتے ہین اور حدایق مین تین فرعین اور لکھی ہین فع احذ اور فعل مخلع اور
اور فاعلاتن مرفل غالب کہ یہہ تینون فرعین مخترع متاخرین ہون ہم و مفاعیلن را دو ازدہ فرع دیگر است
اسفاعیلان و این مسبغ است و در ہزج افتد ب فعولان و این مقصور ست و در ہزج و مضارع افتد
ج فعول و این محذوف مقصور ست و بعضی متاخران این را ازل نام نہادہ اند د فعل و این محذوف
مقبوض است و بعضی متاخران این را مجبوب نام نہادہ اند و این ہر دو در ہزج و مضارع افتد ہ مفعولان
مخنوق مسبغ باشد سیم مفاعیلان بر کن ماقبل متصل شود تا اگر مکفوف باشد سالم نماید و باقی برین ورق
بماندت اور مفاعیلن کی بارہ فرعین ہین پہلی مفاعیلان یہہ مسبغ ہے اور ہزج مین آتی ہے
دوسری فعولان یہہ مقصور ہے یعنے جب مفاعیلن سے نون گرا کر ماقبل کو اوسکے ساکن کیا مفاعیل
بسکون لام ہوا فعولان اوسکی مقام پر لائے تا التباس مفاعیل مکفوف سے ہو اور یہہ فرع ہزج
اور مضارع مین آتی ہے تیسری فعول بسکون لام یہہ محذوف مقصور ہے یعنے جب مفاعیلن سے
لن حذف کیا مفاعی رہا بعد اوسکے قصر کیا مفاع بسکون عین رہا فعول اوسکے مقام پر لائے اور بعضے
متاخرون نے اسکا ازل نام رکہا ہے اور یہہ ازل زلل سے ہے۔ و زلل بفتحتین اور بزای معجمہ بی گوشت
ہونا ران کا غیاث اللغات سے اور بعضون نے اس فعول کو اہتم کہا ہے یعنے جمع ہونا حذف و قصر کا
ہتم ہے اور جمع ہونا حذف اور قصر اور خرم کا زلل پس فعول اہتم ہے اور مفاع ازل اور ہتم بالفتح
جڑہ سے دانت کا ٹوٹنا غیاث سے چوتھی فعل بتحریک عین اور سکون لام اور یہہ محذوف مقبوض ہے
یعنے مفاعیلن سے ایک مرتبہ حذف سے لن گیا اور دوسری مرتبہ ی پس مفا رہا فعل اوسکی مقام پر
آیا بعضے متاخرون نے اسکا نام مجبوب رکھا ہے اور مجبوب لغت مین بمعنی ہر دو خصیہ بریدہ ہی جب سے
اور جب بفتح جیم اور سکون باء مصدر جسکے معنے کرنا غیاث سے وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ دونون سبب اس سے
گرتے ہین اور یہہ دونون یعنے فعول فعل ہزج اور مضارع مین آتی ہین اور بعضون نے کہا ہے
کہ فرع ازل طویل مین بہی آتی ہے کذا فی الحدایق پانچوین مفعولان مخنوق مسبغ سیم مفاعیلان کا
رکن ماقبل سے متصل ہوتا ہے پس وہ رکن ماقبل اگر مکفوف ہے سالم معلوم ہوتا ہے یعنے مشابہ

بسالم بروزن مفاعیلن اور باقی بروزن مفعولان رہجاتا ہے اور مخنق اسی کو کہتے ہین جاننا چاہیے کہ لام
مفاعیل کا جو میم مفاعیلان سے متصل ہوا یہ مشابہ بسالم ہوا نہ سالم اور یہ مفعولان جو باقی رہا میم اسی رکن
مین شامل رہا حقیقۃً اسی لحاظ سے محقق علیہ الرحمہ نے اس مفاعیلان مخنق مسبغ کو فروع مین بڑہایا ہے
چنانچہ معلوم ہوگا اور نزدیک بعضون کے رکن اول سالم ہے اور رکن ثانی اخرم مسبغ وہ لوگ اس کے
مخنق کہنے کو تکلفات بیہودہ سے جانتے ہین م مفعولن مخنق و بس ز فاعلن مخنق مقبوض ح مفعول
مخنق مکفوف ط فعلان مخنق مقصور ت چھٹی فرع مفعولن یہہ مخنق ہے اور بس ساتوین فاعلن یہہ
مخنق مقبوض ہے آٹھوین مفعول یہہ مخنق مکفوف ہے نوین فعلان یہہ مخنق مقصور ہے پس مفاعیلن
سے جب صدر و ابتدا مین میم ساقط ہوگا اور بجاے فاعیلن مفعولن لائین گے اخرم کہین گے اور
جب حشو مین میم مفاعیلن کا رکن اول سے ملجائے گا ساقط نہوگا باقی رہے گا فاعیلن اوسکے عوض مفعولن
لائین گے اوسکو مخنق کہین گے اور جب مفاعیلن مین میم بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملے گا اور
حرف یا بسبب قبض کے ساقط ہوجائے گا فاعلن رہے گا اوسکو مخنق مقبوض کہین گے اور جب مفاعیلن
مین میم بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملے گا اور نون بسبب کف کے ساقط ہوجائے گا فاعیل بضم لام
رہے گا اوسکے مقام پر مفعول بضم لام لائین گے اوسکو مخنق مکفوف کہین گے اور جب مفاعیلن مین میم
بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملے گا اور نون مع حرکت ماقبل قصر سے گر جائیگا فاعیل بسکون لام رہیگا
اوسکی جگہہ پر فعلان لائین گے اوسکو مخنق مقصور کہین گے اور یہی فاعلن فروع تازی مین اشتر یعنی اخرم
مقبوض اور یہی مفعول اخرب یعنی اخرم مکفوف تہا اور یہی فعلن مخنق محذوف یا فاع مخنق ازل اور فع مخنق مجبوب
و این جملہ در ہزج مکفوف و مضارع و قریب افتد چنانکہ در غیر مخنق ت دسوین فرع فعلن یہہ مخنق
محذوف ہے گیارہوین فاع یہہ مخنق ازل ہے بارہوین فع یہہ مخنق مجبوب ہے جب مفاعیلن مین
میم رکن اول سے ملا اور لن حذف سے ساقط ہوا فاعی رہا اوسکی جگہہ پر فعلن بسکون عین آیا اسکو
مخنق محذوف کہین گے اور جب مفاعیلن مین میم رکن اول سے ملا اور زلل سے یعنے اجتماع حذف
و قصر سے لن اور حرف یا مع حرکت ماقبل ساقط ہوتی فاع رہگیا اسکو مخنق ازل کہین گے اور جب مفاعیلن
مین میم رکن اول سے ملا اور جب سے یعنے حذف مرتین سے عیلن گر گیا فا رہا اوسکی جگہہ فع آیا اسکو
مخنق مجبوب کہین گے اور یہہ فرعین یعنے پنجم سے دوازدہم تک جنین تخنیق ہے ہزج مکفوف اور

مضارع اور قریب مین آتے ہین جیسے غیر مخنق یعنے تخنیق جنمین نہو وہ بھی ان تین بحر وین آتی ہین ح قولہ این جملہ یعنی از زحافات پنجم تا یازدہم درین سہ بحر یافتہ شود تم کلامہ معلوم نہین کہ فرع دوازدہم کس قصور پر اس شمار سے خارج ہوئی اور محقق علیہ الرحمہ نے ہزج کو بکفوف مقید کیا بخلاف مضارع اور قریب کے اسواسطے کہ ہزج مکفوف اور غیر مکفوف مستعمل ہے اور مضارع اور قریب سوا مکفوف کے مستعمل نہین ھم فاعلاتن مجموعی را ہفت فرع دیگر است مفعولان واین مخبون مسکن مسبغ است وظاہر آنست کہ مشعث مخبون مسکن ست چنانکہ گفتیم پس فرع مشعث مسبغ باشد وباین سبب مفعولن را کہ مخبون مسکن است اینجا یاد ردیم ت اور فاعلاتن مجموعی کی سات فرعین ہین پہلی مفعولان اور یہہ مخبون مسکن مسبغ ہے پس فاعلاتن مین جب خبن کیا فعلاتن بتحریک عین ہوا اور جب مسکن کیا فعلاتن بسکون عین ہوا اور جب مسبغ کیا فعلاتان ہوا اوسکو منقول بہ مفعولان کیا اور ظاہر ہے کہ یہہ وہی مفعولن مشعث یعنے مخبون مسکن ہی جسکو سابق مین بہ تفصیل بیان کر چکے ہین اور یہہ مفعولان فرع اوس مفعولن مشعث کی ہے کسواسطے کہ جب مفعولن مین اسباغ کیا مفعولان ہوگیا اور اسی سبب سے مفعولن کو اس جگہہ لائے ہم کسواسطے کہ اوسکو فروع تازی مین لکھہ چکے ہین الّا مفعولان کو کہ مختصہ فارسی ہے اس جگہہ لائے ہم ب فعلان واین مشعث مقصور است ت دوسرے فعلان بسکون عین جب مفعولن مشعث کو مقصور کیا نون حذف ہوا اور لام ساکن مفعول رہا منقول بہ فعلان ہوا ھم ج فعلن واین مشعث محذوف است وعلت این غیر آنست کہ در ابتر گفتہ آمد ہر چند در وزن ہمان است واین ہر سہ در رمل وخفیف ومجتث افتد ت تیسرے فعلن بسکون عین اور یہہ مشعث محذوف ہے جب مفعولن مشعث کو محذوف کیا لن کہ سبب تھا گر گیا مفعو منقول بہ فعلن ہوا اور علت اسکی سوا اوسکے ہے کہ ابتر مین کہی گئی ہر چند وزن ایک ہی یعنے سابق مین فعلن کو ابتر کہا تھا کہ بتر اجتماع حذف وقطع کو کہتے ہین جب فاعلاتن کو محذوف کیا فاعلا رہا بعد اوسکی فاعلا قطع سے فاعل ہو کر منقول بہ فعلن ہوا پس وزن ایک ٹھہرا گر علتین دو ہوا اور یہہ تینون فرعین یعنے مفعولان اور فعلان اور فعلن رمل اور خفیف اور مجتث مین آتی ہین ھم د فعول واین مخبون محذوف اعرج است ت چوتھے فعول بسکون لام یہہ مخبون محذوف اعرج ہے جب فاعلاتن مین خبن کیا فعلاتن ہوا اور جب حذف کیا فعلا رہا اور جب اعرج کیا یعنے وتد کا متحرک دوم کہ لام ہے ساکن کیا فعلا عین دو متحرک

اور دو ساکن رہے وہ منقول بہ فعول ہوا ہم فعل و این مجنون محذوف مقطوع است ت پانچوین
فعلن بتحریک عین یہ مجنون محذوف مقطوع ہے جب فاعلاتن مین خبن کیا فعلاتن ہوا اور جب حذف
کیا فعلا ہوا اور جب قطع کیا فعل رہا بعضے اسکو مربوع کہتے ہین ہم و فاع و این محذوف مطموس
یا مجنون محذوف مدروس است ت چھٹے فاع اور یہہ محذوف مطموس یا مجنون محذوف مدروس
ہے فاعلاتن کو جب محذوف کیا فاعلا رہا بعدہ طمس سے دو حرف اور دو حرکتین گرائین ساکن
آخر رہا فاع ہوا یا فاعلاتن کو جب مجنون محذوف کیا فعلا ہوا بعدہ درس سے ایک حرف اور دو حرکتین
گرائین فاع ہوا ہم رفع و این محذوف اخذ یا مجنون محذوف مطموس و این چہار در رمل و مجتث
افتد ت ساتوین فع اور یہہ محذوف اخذ یا مجنون محذوف مطموس ہے یعنے فاعلاتن جب
محذوف ہوا فاعلا رہا بعدہ حذ سے وتد گر گیا بجاے فاع فع لائے یا فاعلاتن خبن اور حذف سے
فعلا ہوا بعدہ طمس سے دو حرف اور دو حرکتین گرین ساکن آخر رہا فا کو ساتھہ فع کے بدل کیا اور یہہ
چارون فرعین یعنے فعول اور فعل او سفاع اور فع رمل اور مجتث مین آتی ہین ہم و فاع لاتن مفروق را
سہ فرع دیگر است افعلن و این محذوف مقصور ست و بر وزن فعلن ست کہ ابتر است در فاعلاتن مجموعی
یا مجنون مسکن محذوف کہ ہم آنجا باشد اما اینجا علت دیگر است ت اور فاع لاتن مفروقی کی تین فرعین
اور ہین پہلی فعلن بسکون عین اور یہہ محذوف مقصور ہے جب فاع لاتن کو محذوف کیا فاع لا رہا اور
جب قصر کیا یعنے الف کو دور کر کے لام کو ساکن کیا فاع ل رہا منقول بہ فعلن ہوا اور یہہ فعلن مفروقی
بر وزن فعلن ابتر مجموعی ہے یا مجنون مسکن محذوف بطور فارسی کہ یہہ علت بھی مجموعی مین ہوتی ہے
مگر یہان یعنے مفروقی مین علت اور ہے اسواسطے کہ خبن مفروقی مین نہین ہو سکتا بسبب وتد کے
خبن سبب مین ہوتا ہے اور بتر مفروقی مین نہین ہو سکتا کہ آخر رکن مین وتد نہین اور بتر اجتماع حذف اور
اور قطع ہے اور قطع وتد مین آتا ہے ہم ب فاع مجبوب موقوف است و ہم بر وزن فاع است اما
اینجا علت دیگر است ت دوسرے فاع یہہ مجبوب موقوف ہے یعنے جب سے دونون سبب
گر گئے اور وقف سے عین ساکن ہوا فاع رہا اور یہہ بھی بر وزن فاع مجموعی مجنون محذوف مدروس ہے
لیکن یہان علت اور ہے کسواسطے کہ خبن اس جگہہ اول رکن مین نہین ہو سکتا بسبب اسکے کہ وتد
ابتدا مین ہے اور درس آخر مین نہین ہو سکتا اسواسطے کہ درس وتد مین آتا ہے اور یہان وتد نہین ہے

ص ج فع و این مجبوب مکشوف است و ہم بروزن فع است کہ گفتہ آمد و این ہر سہ در مضارع افتد
ت تیسرے فع یہہ مجبوب مکشوف ہے جب فاع لاتن کو جب کیا دونون سبب گرسکے فاع رہا پھر
کشف سے فا ہوا کسواسطے کہ کشف گرانا متحرک دوم وتد مفروق کا ہے پس فا منقول بہ فع ہوا اور یہہ
بھی بروزن فع مجموعی ہے کہ کہا گیا فع مجموعی مین محذوف اخذ تھا یا مجبون محذوف مطموس بطور
فارسی اور یہان مفروقی مین علت اور ہے کسواسطے کہ خبن مفروقی مین بسبب ہونے وتد کے
اول رکن مین نہین ہو سکتا اور اخذ بھی نہین ہو سکتا کہ بعد حذف کے فاع لن رہتا ہے اور حذذ
وتد کو گراتا ہے اور یہان وتد آخر رکن مین نہین ہے اور یہہ تینون فرعین یعنے فعلن اور فاع اور
فع مضارع مین آتی ہین م و مستفعلن مجموعی را چہار فرع دیگر است مفعولان و این اعرج است
و در رجز آید و در بسیط ہم بکار دارند ت اور مستفعلن مجموعی کی چار فرعین اور ہین پہلی مفعولان
اور یہہ اعرج ہے عرج وتد کی متحرک دوم کو ساکن کرتا ہے پس مستفعلن بہ تسکین لام مفعولان ہوا یہہ
فرع رجز مین آتی ہے اور بسیط مین بھی استعمال کرتے ہین م ب مفعولان و این مطوی مسکن مذال است
و در وزن ہمان است اما در علت دیگر و در رجز و سریع و منسرح آید ت دوسرے مفعولان یہہ
مطوی مسکن مذال ہے جب مستفعلن کو طے کیا مستعلن رہا بعدہ بہ تسکین عین مفعولن ہوا اور اذالت سے
مفعولان اور وزن مین وہی مفعولان اول ہے جسکو اعرج کہا مگر یہان علت اور ہے یعنے طے
اور تسکین اور اذالت اور یہہ فرع رجز اور سریع اور منسرح مین آتی ہے جیسا کہ اوزان بحور ہین معلوم
ہوگا م ج فاع و این اخذ مقصور است ت تیسرے فاع اور یہہ اخذ مقصور ہے جب مستفعلن مین
اخذ سے علن گر گیا مستف رہا بعدہ قصر سے ف ساقط اور ت ساکن ہوئی مست منقول بہ فاع ہوا
م د فع و این اخذ محذوف است و ہم در منسرح آید ت چوتھے فع اور یہہ اخذ محذوف ہے جب
مستف اخذ مین حذف کیا تف گر گئے مس رہگیا منقول بہ فع ہوا اور یہہ دونون فرعین یعنے
فاع اور فع منسرح مین آتی ہین م و مس تفع لن مفروقی را فرعی دیگر نبود ت اور مس تفع لن مفروقی
کی کوئی فرع اور نہین ہے م و مفعولات را چہار فرع دیگر است افعلان و این مخبول موقوف است
و در سریع افتد و مسکن این وزن ہم اینجا شاید و آن وزنی دیگر است اما عروضیان ذکر بعینش نکردہ اند
ت اور مفعولات کی چار فرعین اور ہین پہلی فعلان بتحریک عین اور یہہ مخبول موقوف ہی خبل اجتماع

خبن وسطے کو کہتے ہین پس مفعولات سے جب فے گری اور واو گرا معلات رہا بعدہ وقف سے تے
ساکن ہوئی معلات منقول بہ فعلان بتحریک عین ہوا اور یہہ فرع سریع مین آتی ہے اور مسکن اس وزن کا
یعنے فعلان بسکون عین بھی سریع مین چاہیے اور یہہ وزن اوسکا ہے مگر عروضیون نے ذکر زیادہ نہین کیا
ہے یعنے فعلان متحرک العین سے زیادہ نہین کیا ہے فعلان مسکون العین نہین لائی ہین هم فعلن
واین مخبول مکشوف مسکن است وبروزن اصلم است اما اینجا علت دیگر ست دہم در سریع افتد ست
دوسرے فعلن بسکون عین اور یہہ مخبول مکشوف مسکن ہے یعنے خبل سے باسقاط فا و واو معلات
اور کشف سے باسقاط تا معلا اور تسکین سے بسکون عین معلا ہوا فعلن اوسکے مقام پر آیا اور یہہ فعلن
بروزن اصلم ہے صلم وتد کو مفعولات سے گرانا ہے جب مفعو رہا فعلن ہوا یہہ وزن سابق عربی مین بیان
کیا اور فعلن مخبول مکشوف مسکن ہے اس جگہہ فارسی مین پس اسکی علت اور ہوئی اور یہہ فرع بھی
مثل فعلان کے سریع مین آتی ہے هج فاع واین اصلم مقصور ست تیسرے فاع اور یہہ اصلم
مقصور ہے صلم سے وتد گرا مفعو رہا بعد اوسکے قصر سے واو گرا عین ساکن ہوا اوسکے مقام پر فاع آیا هم
فع واین اصلم محذوف است وہر دو در سریع ومنسرح افتد ست چوتھے فع اور یہہ اصلم محذوف ہے
صلم سے وتد اور حذف سے سبب گرا فع رہا اور یہہ دونون فرعین یعنے فاع اور فع سریع اور منسرح
مین آتی ہین هم این است فروع این اصول کہ جہت اعتبار عروض پارسی برانچہ گفتہ آمد زیادت شود
وجملہ این سی وپنج است ست یہہ ہین فرعین اصول کی باعتبار عروض پارسی کے کہ زیادہ ہین
فروع تازی سے اور یہہ سب فرعین عروض فارسی کی پینتیس ۳۵ ہین اس حساب سے کہ فعولن کی ایک
فرع اور فاعلن کی چار فرعین اور مفاعیلن کی بارہ فرعین اور فاعلاتن مجموعی کی سات فرعین اور
فاع لاتن مفروقی کی تین فرعین اور مستفعلن متصل کی چار فرعین اور مفعولات کی چار فرعین یہہ سب
پینتیس ۳۵ ہوئین هم و از اوزان دو وزن دیگر با انچہ آورده ایم الحاق باید کرد یکے خماسی وآن فعلان ست
و دیگر ثمانی وآن مفاعیلان است ست اور اوزان سے دو وزن اور انہین ملحق کیا چاہیے ایک
خماسی وہ فعلان ہے یعنے فعلان مخبول موقوف مسکن فروع مفعولات سے کہ عروضیون نے اوسکو
شمار نہین کیا ہے دوسرا ثمانی وہ مفاعیلان ہے یعنے مفاعیلان مخنق مسبغ فروع مفاعیلن سے
کہ اتصال مفاعیل مکفوف سے میم اوسکا ساکن ہو جاتا ہے اس جگہہ صاحب حاشیہ نے یہہ حاشیہ

لکھا ہے ح قولہ وآن مفاعیلا انست مخفی نماند کہ این فرع در فروع مفاعیلن سابقاً مذکور شدہ است
پس زیادت والحاقش بفروع سابقہ معنی ندارد تمم کلامہ اس نافہمی پر استقدر بیباکی انہین کا کام ہے
ہم والقاب تغیرات بسیطہ سہ در افزاید اعرج و مطموس و مدروس و مرکب چہار در افزاید مسکن و مخنق و
ازل و مجبوب و مسکن را آن سبب در مرکبات شمردیم کہ تسکین اگرچہ بحقیقت تسکین متحرک اول از وتد است
وآن تغیر بسیط باشد اما وقوعش موقوف ست بر تغیر سابق پس جملہ فروع صد و ہشت شود و جملہ اوزان
چہل و جملہ القاب تغیر مؤلف چہل و یک ست اور القاب تغیرات بسیطہ یعنی مفرد کے تین بڑہتے
ہین اعرج اور مطموس اور مدروس اور مرکب چار بڑہتے ہین مسکن اور مخنق اور ازل اور مجبوب اور
مسکن کو اس سبب سے مرکبات مین شمار کیا کہ تسکین اگرچہ بحقیقت تسکین متحرک اول وتد ہے اور
وہ تغیر مفرد ہے مگر وقوع اوسکا موقوف ہے تغیر سابق پر اسواسطے کہ جب جزو اول سبب پر پڑیگا
اور ساکن سبب بخبن گرجاویگا اور متحرک باقی ماندہ سبب دو متحرکات وتد سے ملیگا اس صورت مین
متحرک اوسط ہوگی پس گویا یہہ تغیر بھی مرکب ہوا تو جملہ فروع ایکسو آٹھ ہوتے ہین یعنی فروع
تازی تہتر لکھے تھے اونپر فروع فارسی پینتیس بڑہے جملہ ایکسو آٹھ ہوئے اور سب اوزان چالیس
ہوتے ہین اسلیے کہ اوزان فروع تازی اڑتیس لکھے تھے اونپر اوزان فارسی دو بڑہے ایک تو یہی دوسرا
مفاعیلان کہ یہی دو زائد اوزان تازی سے ہین پس جملہ اوزان چالیس ہوئے اور تیسرا وزن فعلان
مسکون العین بھی فارسی مین زیادہ ہے مگر وہ تابع فعلان متحرک العین ہے جو تازی مین آیا ہے اور اسیواسطے
ہر متحرک العین مین سکون عین جائز رکھا ہے پس یہہ وزن سوم گویا مغایر اوزان فروع تازی نہین ہے
لہذا اوسکو شمار نہین کیا اور جملہ القاب غیر مؤلف اکتالیس ہوتے ہین اسواسطے کہ تصریح چونتیس
لقب کی تازی مین کی تھی فارسی مین سات بڑہے اعرج مطموس مدروس مسکن مخنق ازل مجبوب جملہ اکتالیس
ہوئے ہم و باشد کہ بعضی تغیرات را بسبب مشارکت با تغیری دیگر لقبی دیگر باشد چنانچہ دو سبب خفیف
متوالی افتد از یک رکن یا دو رکن حال دو ساکن آن دو سبب کہ میان ایشان یک متحرک بیش نباشد
خالی نبود در بنا از انکہ با سقوط ہر دو ہم جائز نبود یا جائز بود و قسم دوم را حکمی نبود اما قسم اول خالی نبود
از انکہ ثبوت ہر دو ساکن ہم جائز بود یا نبود اگر جائز بود و لا محالہ سقوط یک ساکن از ہر دو لا بعینہ ہم
جائز بود پس گویند میان این دو ساکن معاقبہ است اور کبھی بعضے تغیرات کا بسبب شرکت تغیر ثانی

سے ایک لقب اور ہوتا ہے جیسا کہ جب دو سبب خفیف متوالی واقع ہوں ایک رکن میں مثل مستفعلن
اور مفاعیلن کے یا دو رکن میں مثل فاعلاتن فاعلاتن اور فاعلاتن فاعلن کے حال اون دو ساکنوں کا
اون دو سببوں میں کہ درمیان اونکے ایک متحرک سے زیادہ نہیں ہے مثلاً مستفعلن میں تے متحرک ہے
درمیان سین اور فے کے اور فاعلاتن فاعلاتن میں فے متحرک ہے درمیان نون اور الف کے خالی نہوگا
دو صورتوں سے بنا میں یعنے اصل رکن میں ایک صورت یہہ کہ سقوط اون دو ساکنوں کا جائز نہو دوسری
صورت یہہ کہ جائز ہو پس دوسری صورت کے واسطے کوئی حکم نہیں ہے عروض میں مگر وہ صورت پہلی
جس میں سقوط دونوں ساکنوں کا جائز نہو اوس میں بھی دو صورتیں ہیں ایک یہہ کہ ثبوت دونوں ساکنوں کا
بہم جائز ہو دوسری صورت یہہ کہ ثبوت دونوں ساکنوں کا بہم جائز نہو پس اگر جائز ہو لا محالہ سقوط ایک
ساکن کا دونوں سے لا بعینہ بھی جائز ہوگا لا بعینہ کے یہہ معنی ہیں کہ خواہ اول ساقط ہو خواہ ثانی
ایک فقرات پر یہہ حکم نہیں ہے بلکہ مشترک اور شامل دونو ذاتوں کی ہے پس کہیں گے کہ درمیان ان دونوں
ساکنوں کے معاقبہ ہے یعنے دونوں کا سلامت رکھنا بھی جائز ہے اور اونمیں سے ایک کا گرانا بھی
جائز ہے اور معنی معاقبہ کے لغت میں پیچھے ایک دوسرے کے آنا ہے کذا فی المنتخب اور شاگا دو شخص
ایک مرکوب رکھتی ہوں کبھی ایک سوار ہو کبھی دوسرا عرب میں کہتے ہیں کہ درمیان ان دونوں کے
معاقبہ ہے اور معاقبہ نو بحر وں میں آتا ہے منسرح اور رمل اور وافر اور ہزج اور خفیف اور مجتث اور طویل
اور کامل اور مدید کذا فی البحر زخّار اور وافر اور کامل میں معاقبہ باضمار و عصب ہوگا و سقوط یکی البتہ
بخبن بود یا بکف اگر بخبن بود سقوط دیگر یا بطی بود اگر ہر دو ساکن در یک رکن افتد یا بکف بود اگر در
دو رکن افتد و اگر بکف بود سقوط دیگر یا بقبض بود اگر در یک رکن افتد یا بخبن چنانکہ گفتہ آمد و رکنی را
کہ بمعاقبہ مجنون شود صدر خوانند و رکنی را کہ در معاقبہ مکفوف شود عجز خوانند و رکنی را کہ مشکول شود طرفین
خوانند و رکنی را در معاقبہ سالم بماند بری خوانند و اگر ثبوت ہر دو ساکن بہم جائز نبود لا محالہ سقوط یکی لا
بعینہ واجب بود پس گویند میان این دو ساکن مراقبہ است اور اون دونوں ساکنوں میں سقوط
ایک کا البتہ بخبن ہوگا یا بکف اگر بخبن ہوگا سقوط دوسرے ساکن کا بطے ہوگا اگر دونوں ساکن
ایک رکن میں پڑیں مثل مستفعلن کے کہ اگر سین گریگا مفاعلن ہوگا اور اگر فے گرے گی مفتعلن ہوگا یا
ہوگا اگر دونوں ساکن دو رکن میں پڑیں مثل فاعلاتن فاعلاتن کے پس سقوط ثانی کا اگر بخبن ہوگا فاعلا

فعلاتن ہوگا اور اگر سقوط اول کا بکف ہوگا فاعلات فاعلاتن ہوگا اور اگر سقوط ایک ساکن کا بکف
ہوگا سقوط دوسرے کا یا بقبض ہوگا اگر ایک رکن مین پڑے مثل مفاعیلن کے کہ کف سے
مفاعیل ہوگا اور قبض سے مفاعلن یا بخبن جیسا کہ کہا گیا یعنے دو رکن مین مثل فاعلاتن فاعلاتن
کے کہ بیان اونکا ہوچکا اور جو رکن کہ ساتھہ معاقبے کے مخبون ہوگا مثل فاعلاتن فعلاتن کے
اوسکو صدر کہین گے اسواسطے کہ یہہ سقوط صدر رکن مین واقع ہوا ہے اور جو رکن کہ معاقبے سے
مکفوف ہوگا مثل فاعلات فاعلاتن کے اوسکو عجز کہین گے اسواسطے کہ یہہ سقوط آخر رکن مین واقع ہوا ہے
اور جو رکن کہ معاقبے سے مشکول ہوگا یعنے ایک جانب مخبون اور ایک جانب مکفوف مثل فاعلاتن
فعلاتُ فاعلاتن کے اوسکو طرفین کہین گے اسواسطے کہ حذف حرف سبب کا دونون طرفون رکن مین
واقع ہوا ہے اور جو رکن معاقبے سے سالم رہے گا کسواسطے کہ ثابت رکھنا بھی دونون کا جائز ہے
اوسکو بری کہین گے اسواسطے کہ بری بفتح اول وکسر را و تشدید یا بمعنی پاک ہے کذا فی الغیاث اور اگر
ثبوت دونو ساکنون کا بہم جائز نہو اور لامحالہ سقوط ایک کا لابعینہ واجب ہو پس کہین گے کہ درمیان
ان دونون ساکنون کے مراقبہ ہے اور مراقبہ آٹھہ بحر وینین آتا ہے اول بحر مضارع اور مقتضب
مین کہ ایک ان دو سببون سے ثابت رہتا ہے وجوبًا اور ایک حذف ہوتا ہے وجوبًا پس مفاعیلن
جب اول بحر مضارع مین پڑے کف یا خرب واجب ہے اور مفعولات جب اول بحر مقتضب مین پڑے
خبن یا طے واجب ہے چنانچہ بحر مضارع دائرے سے مکفوف نکلی ہے اور بحر مقتضب دائرے
سے مطوی نکلی ہے اور بحر مشاکل اور قریب اور جدید مین مراقبہ لازم ہے اور بحر سریع اور منسرح مین
غالب اور بحر خفیف مین جائز شرح خزرجیہ سے اور معنی مراقبہ لغت مین با یکدیگر نگہبانی کردن ہیت
پس فرق معاقبے اور مراقبے مین یہہ ہوا کہ معاقبے مین ثابت رکھنا دونون ساکنون کا بھی جائز ہے اور گرانا
ایک کا بھی جائز ہے اور مراقبے مین ثابت رکھنا دونون ساکنون کا جائز نہین اور سقوط ایک کا
واجب ہے اور محقق علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ قسم دوم را حکمی نبود یعنی جہان سقوط دونو کا معًا جائز ہو جیسے فاعلاتن فعلاتُ
فاعلاتن مین اوسمین کچھہ حکم نہین یعنے حکم علاحدہ کی حاجت نہین مگر عبد اللہ خزرجی نے اوسکو مکانفہ لکھا ہے
پس مکانفہ عبارت ہے جواز حذف ہر دو ساکن مجاور در دو سبب سے معًا یا باقی رکھنا دونون کا معًا یا حذف
ایک کا لابعینہ اور در سریع اور منسرح اور بسیط اور رجز مین مستعمل ہوتا ہے **فصل ہفتم** در تفصیل اوزان مستعمل

از بحری چون از تقریر مقدمات فراغت حاصل شد بعد ازین بتفصیل بحرها و وزنها که در هر بحر استعمال کرده اند
مشغول شویم و عدد عروض و ضربها چنانکه عادت عروضیان هر لغتی هست ایراد کنیم و انچه ما را در عروض
پارسیان و عدد اوزان ایشان بتحقیق نزدیکتر آید در هر موضع شرح دهیم ترجمہ فصل ساتوین تفصیل
اوزان مستعمل ہر بحر مین جو تقریر مقدمات سے فراغت حاصل ہوئی بعد اسکے تفصیل بحور اور اوزان
مستعملہ ہر بحر مین مشغول ہوتے ہین ہم اور عدد عروض اور ضرب کی جیسا کہ عادت عروضیان ہر لغت
کی ہے لکھتے ہین ہم اور جو کچھ کہ ہمکو عروض اہل فارس اور عدد اوزان اہل فارس مین تحقیق ہوا ہے
ہر جگہہ بیان کرتے ہین ہم و عادت عروضیان چنان ہست کہ ہر وزنی را بیتی بمثال آرند و ابیات
عروض عرب ہمیشہ ہمان ابیات آورند کہ خلیل احمد آوردہ است چہ دران عروض تصرفی نرفتہ است پس
ما نیز ہمان ابیات بعینہا بیاوردیم و شواہد مزاحفات کہ او آوردہ ست با تخفیف کردیم اما در عروض پارسیان
ہر کسی بیتی دیگر آوردہ است ما ہم رعایت ابیات معین نکردیم و انچہ اتفاق افتاد بیاوردیم و چون بسیار
وزنہا است کہ بتحقیق راجع با یک وزن است و ایراد امثلہ بازای ہمہ مقتضای تطویل بیفائدہ میکند بعضی
امثلہ کہ استغنا ازان حاصل باشد نیاوردیم و ابتدا بطویل کردیم چنانکہ خلیل احمد کردہ ست و دیگران با و
اقتدا کردہ ست اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ واسطے ہر وزن کی ایک بیت مثال کی لاتی ہین
اور بیتین عروض عرب کی ہمیشہ وہی بیتین لاتے ہین کہ خلیل احمد لایا ہے اسواسطے کہ اوس مین کوئی
تصرف نہین ہوا ہے پس ہم بھی وہی بیتین بعینہ لائین گے اور ابیات شواہد مزاحفات کہ خلیل احمد
لایا ہے ہمنے اونکی تخفیف کی مگر عروض فارسی مین ہر شخص ایک بیت جداگانہ لایا ہے لہذا ہمنے
بھی رعایت ابیات معین کی نہین کی جیسا اتفاق پڑا دیسا لکھا اور بہت سے وزن ہین کہ جب تحقیق
کیجیے ایک وزن ٹھہرتا ہے اونکی مثالین لانا تطویل بیفائدہ ہے بعضی مثالین کہ اونکی احتیاج نہ پائی
نہین لائے ہم کہ اوزان مکرر کی مثالین ضرور نہ تھین اور ابتدا طویل سے کی ہمنے جیسے خلیل احمد نے
ابتدا اوس سے کی ہے اور اورون نے پیروی خلیل احمد کی ؏ طویل از بحرہای است کہ تازی گویان
خاص است و شعر پارسی برین بحر بتکلف باشد و اصلش در دائرہ فعولن مفاعیلن چہار بار باشد و
در بنا تازی وافی بکار دارند و عروضش ہمیشہ مقبوض و ضرب ہم سالم و ہم مقبوض و ہم محذوف بکار دارند
پس افاعیل مستعمل سہ باشد و شواہد این سہ بیت است ترجمہ یہہ بحر خاص ہے تازی مین شعر فارسی

اس مین تکلف سے خالی نہین اصل اوسکے دائرے مین فعولن مفاعیلن چار بار ہے اور بنا مین
یعنے استعمال تازی مین وافی لاتے ہین یعنے موافق سب ارکان دائرہ کے اگرچہ مزاحف ہو مستعمل
کرتے ہین اور عروض اوسکا یعنے آخر مصراع اول ہمیشہ مقبوض ہوتا ہے یعنی مفاعلن سچ اسی مصرع کے
کہ اوس مین عروض تابع ضرب ہوگا اور ضرب یعنے آخر مصراع ثانی کبھی سالم یعنے مفاعیلن اور کبھی مقبوض
یعنی مفاعلن اور کبھی محذوف یعنے فعولن مستعمل کرتے ہین پس اوزان مستعمل تین ہین ایک عروض
مقبوض اور ضرب سالم دوسرا عروض مقبوض اور ضرب مقبوض تیسرا عروض مقبوض اور ضرب محذوف
اور مطلب تقریر عروض وضرب سے یہہ ہے کہ شاعر جب مصراع اول مین عروض واحد اور مصراع ثانی
ضرب واحد لائے چاہیے کہ اوسی طرح تمام قصیدے مین کہے اور پھر اختلاف عروض وضرب مین روا نرکھے
مگر قدما نے بحر کامل مین اختلاف عروض کیا ہے اوسکا نام اقعاد ہے اور اختلاف ضرب کو تحرید
کہتے ہین یہہ دونون عیب مین داخل ہین کہ متاخرین نے اس سے احتراز لازم جانا ہے اور اونکا
تین اوزان کے شواہد یہہ تین شعر ہین ھم **اشعر** اَبَا مُنذِرٍ کَانَتْ غُرُوراً صَحِیفَتِی + وَلَمْ اُعْطِکُمْ
فِی الطَّوْعِ مَالِی وَلَا عِرْضِی + عروض مقبوض است وضرب سالم وتقطیعش بدینگونہ ابا من فعولن
ذرنکانت مفاعیلن غرورن فعولن صحیفتی مفاعلن ولم اع فعولن طکم فططو مفاعیلن عمالی فعولن
ولا عرضی مفاعیلن وعادت عروضیان است کہ ہمہ شواہد را ہمبرین گونہ تقطیع ایراد کنند و ہرکہ
قواعد فہم کردہ باشد باین تطویل محتاج نباشد وآنکہ فہم نکردہ باشد اورا صد چندین سود نکند پس
تخفیف التقطیعات را نمی آریم وبریک مثال تازی ویک مثال پارسی اقتصار کنیم پہلا
شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا مقبوض ہے اور ضرب سالم ہے اور تقطیع وسکی خود محقق علیہ الرحمہ
نے لکھی ہے مگر ترجمہ شعر مذکور کا یہہ ہے کہ ای ابا منذر فریب تھا خط میرا نہین دیا مینے تمکو
مال اپنا اور عزت اپنی یعنے پہلا خط برضامندی نہ لکھا تھا اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ جملہ
شواہد کی اسی طرح تقطیع کرتے ہین پس جو شخص کہ فہم قواعد رکھتا ہے اس تطویل کا محتاج نہین ہے
اور جسکو فہم قواعد نہین ہے اوسکو صد برابر اسکے مفید نہین پس ہم ہر جگہہ تقطیع نہ لائین گے
فقط ایک تقطیع شعر عربی اور ایک تقطیع شعر پارسی پر اکتفا کرینگے مگر ترجمے مین البتہ
تقطیعات لکھے جائین گے ھم ب سَتُبْدِی لَکَ الْاَیَّامُ مَا کُنْتَ جَاهِلًا + وَیَأْتِیکَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ

لَمْ تُزَوَّدِ ٭ عروض وضرب ہر دو مقبوض اندت شعر دوسرا جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون
مقبوض ہین یعنے مفاعلن اور یہہ شعر قصیدہ سبعیہ سے ہے جو طرفہ بن العبد نے نعت رسول صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم مین کہا ہے ترجمہ اوسکا یہہ ہے قریب ظاہر کرے گا زمانہ واسطے تیرے
وہ چیز کہ جس سے تھا تو جاہل اور لاویگا واسطے تیرے اخبار وہ شخص کہ نہین توشہ دیا ہے تونے
اوسکو یعنے مسائل شرعی بدون طمع و اجرت بیان کریگا تقطیع یہہ ہے سَتُبْدِیْ فعولن لَکَلْ اَیْیَا مفاعیلن مَا کُن
فعولن تَجَاہِلَا مفاعلن و باقی فعولن کبلا حنا مفاعیلن منلم فعولن تُزَوَّدِیْ مفاعلن ٭ ج شعر
اَقِیْمُوْا بَنِی النُّعْمَانِ عَنَّا صُدُوْرَکُمْ ٭ وَاِلَّا تُقِیْمُوْا صَاغِرِیْنَ الرُّؤُسَا ٭ عروض مقبوض وضرب محذوفست
عروض اس شعر کا مقبوض یعنے مفاعلن اور ضرب محذوف ہے یعنے فعولن معنی شعر کے یہہ ہین
راست کرو اے بنی نعمان ہم سے سینے اپنے یعنے کینہ دور کرو نہین تو رہوگے ہمیشہ ذلیل کرنے والے
سرون کے یعنے سردارون کے یعنے ہمیشہ ذلیل رہوگے تقطیع یہہ ہے اقیمو فعولن بنن نعما مفاعیلن
نعن نا فعولن صدورکم مفاعلن والا فعولن تقیمو صا مفاعیلن غری تر فعولن رُءُ وسا فعولن ٭ و بیشتر
درین وزن فعولن را کہ بر ضرب مقدم بود مقبوض بکار دارند برینگونہ شعر وَفَادَقْتُ حَتّٰی مَا اُبَالِیْ مِنَ
النَّوٰی ٭ وَاِنْ بَانَ جِیْرَانٌ عَلَیَّ کِرَامُ ت اور اکثر ان وزن مین فعولن گو کہ مقدم ضرب سے
ہوتا ہے مقبوض استعمال کرتے ہین یعنے فعول جیسا اس شعر مین ہے جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھا معنی
یہہ ہین کہ اور جدائی کی یعنے یہان تک کہ نہین ڈر رکھتا ہو نہین دشمنی سے اگرچہ ظاہر ہون مجہسے
ہمسائی بزرگ یعنے ہمسائی نزدیک میری آئین اور اصرار کرین تو بھی یکجائی قبول نکردن اور اونکی دشمنی
سے نہ ڈرون تقطیع یہہ ہے وفارق فعولن تحتٰ تا ما مفاعیلن ابالی فعولن منن نوا مفاعلن وان
فعولن بجیرانن مفاعیلن علی ی فعول کرامو فعولن نوار دشمنی کرنا منتخب ہے اور کرام بالکسر جمع
کریم منتخب سے ٭ و در ہمہ اوزان علی الاطلاق ہر کجا بیت مصرع آرند مانند ابیات اول قصاید عروض
موافق ضرب کنند وضرب بر حال خود بگذارند ت اور سب اوزان مین مطلق جس جگہہ بیت مصرع لاتے
ہین یعنے مطلع مانند ابیات اول قصاید کے عروض موافق ضرب کے لاتے ہین یعنے مطلع کی عروض
وضرب مین فرق نہین ہوتا اور ضرب کو اپنے حال پر چھوڑتے ہین یعنے تمام ابیات قصائد مین
ضرب یکسان موافق ضرب مطلع کے لاتے ہین ٭ و اما بطریق زحاف در طویل صدر مقبوض و اثلم

واثرم شاید و حشو مقبوض و مکفوف و ابتدا مقبوض و گاہ اثلم و اثرم اما سخت نادر بود و در مفاعیلن کہ در حشو افتد معاقبہ باشد میان یا و نون ست و اما بطریق زحاف طویل مین صدر مقبوض یعنے فعول اور اثلم یعنے فعلن اور اثرم یعنے فعلُ لائق ہے اور حشو مقبوض یعنے فعول و مفاعلن اور مکفوف یعنے مفاعیل اور ابتدا یعنے رکن اول مصرع ثانی مقبوض یعنے فعول اور کبھی اثلم یعنے فعلن اور اثرم یعنے فعلُ لائق ہے مگر ابتدا کا اثلم اور اثرم ہونا بہت نادر ہے مثال مقبوض شعر اَتَطْلُبُ مَنْ اُسُوْدُ بِيْشَةٍ دُوْنَهٗ ٭ اَبُو مَطَرٍ وَ عَامِرٌ وَ اَبُو سَعْدٍ ٭ معنی یہہ کہ آیا طلب کرتا ہے تو اونکو کہ شیران بیشہ کمتر اونسے ہین ابو مطر اور عامر اور ابو سعد تقطیع یہہ ہے اَتَطْلُ فعول بُ مَنْ اُسُوْ مفاعلن دُ بِيْشَ فعولُ تِنْ دُوْنَهُوْ مفاعلن اَبُوْمَ فعول طَرِنْ وَ عَا مفاعلن مِرِنْ وَ فعولُ اَبُوْ سَعْدِنْ مفاعیلن مثال اثلم مکفوف شعر شَاقَتْكَ اَحْدَاجُ سُلَيْمٰى بِعَاقِلٍ ٭ فَعَيْنَاكَ لِلْبَيْنِ تَجُوْدَانِ بِالدَّمْعِ ٭ معنی یہہ کہ شوق مین ڈالا تجھکو ہودجہای شتر سلیمی نے موضع عاقل مین پس آنکھین تیری جدائی مین گراتی ہین آنسو تقطیع شاقت فعلن کا حداج مفاعیل سلیمی فعولن بعاقلن مفاعلن فعینا فعولن کللبین مفاعیل تجو دا فعولن نبد دمعی مفاعیلن مثال اثرم شعر هَاجَكَ رَبْعٌ وَ اَرْسُمُ الرَّسْمِ بِالْلِّوٰى ٭ لِاَسْمَاءَ فِیْ آيَاتِهِ الْمَوْرُ وَ الْقَطْرُ ٭ معنی یہہ ہین ہیجان مین لایا تجھکو مکان کہنہ نشان لوا مین اور لوا نام مقام کا ہے جو واسطے اسماء کے تھا مٹا دئے نشان اوسکے موج آب نے اور باران نے مور بالفتح و را مہملہ موج زدن اور بالضم باد با گرد و خاک منتخب سے تقطیع ہاج فعلُ کربعن و ا مفاعیلن رسمر رسْ فعولن میل لوا مفاعلن لِاَسْمَا فعولن ءَفَا ا یا مفاعیلن تہُلْ مو فعولن رُوَتْقَطْرُ و مفاعیلن صدر اثرم اور عروض مقبوض اور باقی ارکان سالم ہین اور درمیان مفاعیلن کے جو حشو مین آتا ہے معاقبہ ہر یعنے اثبات دونون ساکن اسباب کا جائز ہے یا حذف ایک کا یا مفاعلن آئیگا یا مفاعیل ہم واما در فارسی آنچہ بہ تکلف گفتہ اند بعضی ہم بمنوال عرب گفتہ اند مثال وزن اول شعر ببردی دل و جانم بیک غمزہ ناگہان ٭ ببردی کہ من دادم تو خود بی گناہ زان ٭ تقطیعش ببردی فعولن دل و جانم مفاعیلن بیک غم فعولن زناگہا مفاعلن ببردی فعولن کہ من دادم مفاعیلن تخدبی فعولن گنا ہی زان مفاعیلن و در تقطیع فارسی ہم برین ارکان مثال اقتصار خواہم کرد ست لیکن پارسی مین جو کچہہ بہ تکلف کہا ہے بعضون نے بروش عرب کہا ہے مثال وزن اول کی جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھی ہے اور تقطیع بھی اوسکی خود لکھی ہے اور اسی تقطیع پر اکتفا کیا

چنانچہ سابق مین لکھی ہی کہا تھا قول اوسکا تاکید اً ہی معنی شعر کے یہہ ہین لیگیا تو ای معشوق دل میرا اور جان میری
ایک عمر سے مین ناگاہ مگر خود نہین دیکھا تو بلکہ مینے دیا تحقیق کہ بیگناہ ہے تو اوس سے ہم وعادت
عروضیان پارسی آنست کہ ہر مثالی را مثالی مصرع ایراد کنند مثال مصرع این وزن بیت برآمد زر خسار
نگارین من ماہ ہے + مگر یا بم از نورش سوی وصل او راہ + و بعد ازین ایراد مصرعات ہم تخفیف
خواہیم کردست اور عادت عروضیان فارسی کی یہہ ہے کہ مثال مین بیت مصرع لاتے ہین یعنے مطلع کہ
اوس مین ایک وہی اور ایک وزن ہو اور بیت اول ہم قافیہ تھی مگر ہم وزن نتھی مثال مصرع اس وزن
مذکور کی بارکان سالم جو متن مین لکھی ہی معنی اوسکے یہہ ہین کہ چہرہ میرے معشوق کا چاند سا چمکا
شاید اوسکی روشنی مین راہ وصل کی مجکو معلوم ہو اور تقطیع اوسکی یہہ ہے برآمد فعولن زر خساری مفاعیلن
نگاری فعولن من گاہی مفاعیلن مگر یا فعولن بم ز نورش مفاعیلن سوی وص فعولن لاو راہی مفاعیلن اور بعد
اسکے ایراد مصرعات مین بہی کمی کرینگے ہم کہ غرض بیان وزن سے ہے ہم و بعضی عروضیان مازاد
اوزان عرب تجاوز کردہ اند و بر قیاس دیگر بحرہای پارسیان در وافی بر عروض مسبغ و معری با ضرب
مسبغ و عروض سالم با ضرب ہم سالم یا مقبوض مسبغ و معری و عروض مقبوض مسبغ و معری با ضرب مسبغ
و عروض مقبوض با ضرب مقبوض و مقصور و محذوف و ہر دو مقصور یا محذوف یا مختلط و بر مسدس و مربع
ہم مثالہا آوردہ اند و از ہمہ بطبع نزدیکتر سالم بود خانہا از یکدگر جدا جدا بدینگونہ بیت من از غم
گدازانم تو بی غم گدازانی + من از عشق نالانم تو بی عشق نازانی ست اور بعضے عروضیان پارسی نے
اوزان عرب سے تجاوز کیا ہے اور بر قیاس اور بحور فارسی کی وافی مین یہہ اوزان لائے ہین عروض
مسبغ یعنے مفاعیلان اور معری یعنی خالی لتسبیغ سے مفاعیلن ساتھ ضرب مسبغ کے یعنے مفاعیلان
اور عروض سالم یعنے مفاعیلن ساتھ ضرب سالم کے یعنے مفاعیلن یا مقبوض مسبغ کے یعنے مفاعلان
یا مقبوض معری کی یعنی مفاعلن اور عروض مقبوض مسبغ یعنی مفاعلان اور معری یعنی مفاعلن ساتھ ضرب مسبغ کی یعنی مفاعیلان
اور عروض مقبوض یعنی مفاعلن ساتھ ضرب مقبوض کے یعنی مفاعلن اور مقصور کے یعنی فعولان اور محذوف کی یعنی فعولن
اور دونون مقصور یعنی عروض اور ضرب دونون فعولان یا محذوف یعنی عروض اور ضرب دونون فعولن
یا مختلط یعنی عروض فعولن ضرب فعولان یا بالعکس اور مسدس اور مربع کی بہی مثالین لائے ہین یعنے
مجزو اور مشطور بہی کہا ہے اور سب سے موافق طبع کے بحر سالم ہے ح بل عروض مقبوض و ضرب محذوف

نیز گفتہ اند مثال سے نگاری کجا ہمتا بخوبی ندانمش + چگوئی گرا باشد لعتبتقش صبوری + معلوم ہو کہ
یہہ وزن بھی جسکا عروض مقبوض مفاعلن اور ضرب محذوف فعولن ہو تفصیل مرقومہ مصنف مین داخل ہے
احتیاج اس حاشیہ کی نہ تھی اور سالم ہین خالی جدا جدا اسطرح پر بیت جو متن مین لکھی ہے معنی اوسکے
یہہ ہین یعنی مین غم سے گدازش رکھتا ہون اور تو بے غم گدازش رکھتا ہے مین عشق سے نالاہون تو بے
عشق نازان ہے تقطیع یہہ ہے منز غم فعولن گدازانم مفاعیلن تبی غم فعولن گدازانی مفاعیلن منز عشق فعولن
فنالانم مفاعیلن تبی عش فعولن فنازانی مفاعیلن ہم واگر مسمط باشد بہتر بود و دیگر ارکان غیر عروض
وضرب در پارسی مزاحف بکار نتوان داشت چہ تکلف وزن و زحاف چون جمع شوند نفرت طبع زیادت
گردد ت اور اگر مسمط ہو بہتر ہے یعنے مطلع مین چارون جگہہ قافیے اور ابیات مین تین قافیے
اول اور تقافیہ آخر موافق قافیہ مطلع کے یہہ زیادہ خوشنما ہے اور اور ارکان سوا عروض و ضرب کے
فارسی مین مزاحف لانا نچاہیے اسواسطے کہ یہہ بحر فارسی نہین ہے جب تکلف وزن اور تکلف زحاف
دونون جمع ہونگے نفرت طبیعت کی زیادہ ہوگی معلوم ہو کہ مثالین فارسی کی موافق ان ارکان کے
کتب سے ڈہونڈہ کر لکھنا مشکل اور موزون کر کے لکھہ دینا سہل مگر تطویل بیفائدہ کہ اہل فہم کو فقط لکھہ دینا
ارکان کا کافی ہے اور یہہ اوزان بھی نامطبوع ہین فقط ضرورت ہے تو اتنی کہ شاید کوئی شعر کسی استاد کا
ان زحافون مین نکل آوے تو تقطیع مشکل نہو ہم مدید ہم از بحرہای نازیبان است و اصلش در دائرہ فاعلاتن
فاعلن چہار بار بود و در بنا مجزو بکار دارند و او را سہ عروض و پنج ضرب باشد و برشش وزن مستعمل است
و شواہد این شش بیت ست ت مدید بھی بحر تازیون کی ہے اور اصل اوسکے دائرے مین فاعلاتن
فاعلن چار بار ہے اور اوسکو مجزو استعمال کرتے ہین یعنے مسدس اور اوسکے تین عروض یعنی سالم
اور محذوف اور مخبون محذوف اور پانچ ضرب ہین یعنی سالم اور مقصور اور محذوف اور ابتر اور مخبون محذوف
ہین اور چھہ وزن پر مستعمل ہے ہر چند احتمال عقلی مقتضی پندرہ اوزان کا ہے کہ تین کو جب پانچ مین
ضرب دیجیے پندرہ ہوتے ہین مگر مستعمل فقط چھہ ہین انکی تعیین یہہ ہین ہم اشعر یالبکر انشروا
لی کلیبا + یالبکر این این الفرار و × عروض و ضرب ہر دو سالم است ت پہلا شعر جو متن مین
لکھا ہے عروض و ضرب اوسمین دونون سالم ہین یعنی فاعلاتن ترجمہ یہہ ہے اے قبیلہ بکر میری خاطر
کو پہنچو اور پہنچو میری طرف کلیب کو اے قبیلہ بکر کہان ہے مفر کلیب بالضم و فتح لام تصغیر کلب

اور نام ایک مرد کا کہ اوسکو کلیب بن وایل کہتے ہین منتخب سے تقطیع یہہ ہے یالبکرن فاعلاتن
انشرو فاعلن لی کلیبن فاعلاتن یالبکرن فاعلاتن این ای فاعلن نلفرارو فاعلاتن م شعر
لَایَغُرَّنَّ اَمْرَأً عَیْشُہٗ کُلُّ عَیْشٍ صَایِرٌ لِلزَّوَالِ ٭ عروض محذوف وضرب مقصور بیت دوسرا شعر
یہہ ہے جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا محذوف ہے یعنے فاعلن اور ضرب اوسکی مقصور ہے
یعنے فاعلان معنی شعر کی یہہ ہین چاہیے کہ فریب نہ دے آدمی کو زندگانی اوسکی اسواسطے کہ ہر عیش نقل
کرنے والا ہے طرف زوال کے صیر بالفتح گشتن ومیل وادن منتخب سے تقطیع یہہ ہے لایغرن فاعلا
نمرا فاعلن عیشہو فاعلن کلل عیش فاعلاتن صایرن فاعلن لزوال فاعلان م ج شعر اِعْلَمُوْا اَنِّیْ لَکُمْ
حَافِظٌ ٭ شَاہِدًا مَّا کُنْتُ اَوْ غَایِبًا ٭ ہر دو محذوف اند بیت تیسرا شعر جو محقق نے لکھا عروض اور ضرب
اوسکی دونون محذوف ہین یعنے فاعلن معنی یہہ ہین جانو تم تحقیق مین واسطے تمہارے نگہبان ہون
حاضر ہون نہین یا غایب تقطیع یہہ ہے اعلموان فاعلاتن نی لکم فاعلن حافظن فاعلن شاہدن ما فاعلا
کنت او فاعلن غاین فاعلن م ر شعر اِنَّمَا الزَّلْفَاءُ یَاقُوْتَۃٌ ٭ اُخْرِجَتْ مِنْ کِیْسِ دِہْقَانٍ ٭ عروض
محذوف وضرب ابتر است بیت چوتھا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا محذوف ہے
یعنے فاعلن اور ضرب اوسکی ابتر ہے یعنے فعلن بسکون عین معنی اوسکے یہہ ہین نہین ہے
زن زلفا مگر ایک یاقوت کہ نکلی ہے کیسہ رئیس قریہ سے یعنے غیر مستعمل ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
اِنْنَ مَزْلُ فاعلاتن فا ریا فاعلن قوتتن فاعلن اخرجت من فاعلاتن کیس فاعلن قانی فعلن م د شعر
لِلْفَتٰی عَقْلٌ یَعِیْشُ بِہٖ ٭ حَیْثُ تَہْدِیْ سَاقَہٗ قَدَمُہٗ ٭ ہر مجنون محذوف اند بیت شعر پانچوان جو
محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے عروض اور ضرب دونون مجنون محذوف ہین یعنے فعلن بتحریک
عین ترجمہ یہہ ہے واسطے جوان کے عقل ہے کہ زندگی کرتا ہے ساتھہ اوسکے جسطرح رہبر کرتی ہے
پنڈلی اوسکی اوسکے قدم کی یعنے اوسکی عاقبت بینی کام آتی ہے اور ہدایت کرتی ہے عواقب امور
کے مصرع مرد آخر بین مبارک بندہ الیست ٭ تقطیع اوسکی یہہ ہے للفتاعق فاعلاتن لن یعیشے
فاعلن شبہی فعلن حیث تہدی فاعلاتن ساقہو فاعلن قدمہ فعلن م و شعر رَبَّ نَارٍ بِتُّ
اَرْمُقُہَا تَقْضِمُ الْہِنْدِیَّ وَالْغَارَا ٭ عروض مجنون محذوف است وضرب ابتر بیت چھٹا شعر جو متن
مین لکھا ہے عروض مجنون محذوف ہے یعنے فعلن بتحریک عین اور ضرب ابتر یعنے فعلن بسکون

مین معنی یہہ ہین اگر آگ کو وقت رات سے کے دیکھتا تھا مین کہ نوڑتی تھی عود ہندی کو اور انگار اکو یعنی تو نکرتا تھا میں لودار
خوشبو دار درخت سے تقطیع یہہ ہے رب بنارن فاعلاتن بت تارفاعلن ہتھہا فعلن تقصص ہن فاعلاتن دی
یول فاعلن نار افعلن ہم و بعضی مشطور رہ داشتہ اند اما خلیل نیاوردہ ست ت اور بعضون نے
یہہ بحر مشطور روا رکھی ہے یعنی مربع اور خلیل نہین لایا ہے جیسے یہہ بیت یا لیبکر لا تنو
لیس ذراعین وئی تقطیع یالبکرن فاعلاتن لاتنو فاعلن لیس ذراعی فاعلاتن تن ونا فاعلن
اور زجاج نی اسکو رمل مجزو محذوف الضرب و العروض قرار دیا ہے ہم و بطریق زحاف خبن و کف
و شکل در ارکان دیگر بکار دارند و میان نون فاعلاتن و الف فاعلن معاقبہ باشد ت اور بطریق
زحاف کے خبن یعنی فعلاتن اور فعلن اور کف یعنی فاعلات اور شکل یعنی فعلات آتا ہے صدر
اور ابتدا اور حشو مین سوا عروض و ضرب کے اور عروض و ضرب کا بیان پہلے ہوچکا اور درمیان نون
فاعلاتن کے اور الف فاعلن کے معاقبہ ہے یعنی یا دونون ثابت رہین گے یا ایک ان دونون مین
گریگا مثلاً فاعلات فعلن اس بحر مین نہ آئے گا ہم اما در پارسی بتکلف بر قیاس دیگر بحر ہای ایشان
در وافی عروض و ضرب ہر دو مذال یا ہر دو سالم یا مختلط و عروض سالم و ضرب مجنون یا مقطوع و ہر دو
مجنون یا ہر دو مقطوع یا مختلط در مجزو ہر دو سالم و عروض سالم و ضرب مقصور و ہر دو مقصور یا محذوف
یا مختلط و عروض محذوف یا مجنون محذوف و ضرب مجنون محذوف یا ابتر بکار داشتہ اند و اشلہ
آوردہ و مشطور ہم بکار داشتہ اند و از ہمہ تقطیع نزدیکتر وافی بود و ہم سالم بر ینگونہ بیت بادہ برگیر
ای صنم زود بردار و بزن چند خواہی خور و غم دور کن از دل حزن ت واما فارسی بہ تکلف
موافق اور بحو عرب کے وافی مین عروض اور ضرب دونون مذال یعنی فاعلان یا دونون سالم
یعنی فاعلن یا مختلط یعنی ایک جگہہ فاعلن اور ایک جگہہ فاعلان اور عروض سالم یعنی فاعلن
اور ضرب مجنون یعنی فعلن یا مقطوع یعنی فعلن اور دونون عروض و ضرب مجنون یعنی فعلن یا دونون
عروض و ضرب مقطوع یعنی فعلن یا مختلط یعنی ایک جگہہ فعلن اور ایک جگہہ فعلن اور مجزو مین
دونون سالم یعنی فاعلاتن اور عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان اور دونون
مقصور یعنی فاعلان یا دونون محذوف یعنی فاعلن یا مختلط یعنی
ایک جگہہ فاعلن اور ایک جگہہ فاعلان اور عروض محذوف یعنی فاعلن یا مجنون محذوف یعنی

مجزو حاشیہ: مجزو فاعلاتن فاعلن ... دو مصرعون ... ۱۲

فعلن بتحریک عین اور ضرب مخبون محذوف یعنے فعلن بتحریک عین یا ابتر یعنے فعلن بسکون عین
استعمال کیا ہے اور مثالیں اونکی لائے ہین اور مشطور یعنے مربع کا بھی استعمال کیا ہے اور سب سے
موافق طبع وانی ہے اور سالم بھی بیت اوسکی مثال کی مرقومۂ متن ہے بادہ زن اوس مین معنی شراب
نوشیدن ہے اور بحزن بالتحتین اور بالضم بمعنی اندوہ منتخب اور کشف اور غیاث سے تقطیع یہہ ہے
بادیرگی فاعلاتن رسی صنم فاعلن ودبردا فاعلاتن روبزن فاعلن چند خاہے فاعلاتن خرد غم
فاعلن بودرکن از فاعلاتن دل بحزن فاعلن هم وهمه ارکان مخبون نیز گفته اند وهم از دیگران بهتر بود
برینگونه بیت زلبانت بسر ابیکے بوسه چرا + نکنی شاد مرانه بترسی زخدات اور سب ارکان
مخبون بھی کہے ہین اور یہہ بھی اور وزنون سے بہتر ہے مثال متن مین ہے زلبانت یعنی از لبهای
خود تقطیع یہہ ہے زلبانت فعلاتن بسر ابیکے فعلاتن بو سه چرا فعلن نکنی شا فعلاتن دمرا
فعلن بترسی فعلاتن زخدا فعلن هم ومشطور این بحر از بهر آنکه بر دل نزدیکتر بود دخوش آید برینگونه
بیت یکروا ای بید ادگر + لطف کن وسا نگر + ست اور مشطور اس بحر مین یعنی مربع بسبب اسکے
کہ دل سے نزدیکتر ہے خوشنما ہے تقطیع بیت مثال مرقومۂ متن کی یہہ ہے یکروای بی فاعلاتن
دادگر فاعلن لطف کن درفاعلاتن ما نگر فاعلن هم مقلوب طویل مفاعیلن فعولن چهار بار بود بهرامی
از فرالاوی شاعر نقل کرده است که او در وفی این بحر شعر گفته است و یک بیتش این است بیت
نگاری دلربائی ربود از من دل من + من بیدل چگونه از و بوسه ستانم ست مقلوب طویل مفاعیلن
فعولن چار بار ہے بہرامی نے فرالاوی شاعر سے نقل کی ہے کہ اوسنے اس بحر کے وفی مین شعر
کہے ہین ایک بیت اوسکی یہہ ہے جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھی تقطیع یہہ ہے نگاری دل مفاعیلن
ربائی فعولن ربود از من مفاعیلن دل من فعولن منی بیدل مفاعیلن چگونه فعولن از و بوسه مفاعیلن
ستانم فعولن سب ارکان سالم ہین هم و مجزو اخرب بیتی تمام از شعر او این است شعر برنور جهان سیه
و تنگ است + تا باشمن آن بت بجنگ است ست اور وزن مجزو اخرب مین بھی فرالاوی کی
بیت ہے جو متن مین لکھی ہے شمن بالتحتین بمعنی بت پرست برہان اور سراج اور غیاث سے اشارہ
طرف عاشق کے کہ معشوق پرست ہوتا ہے معنی بیت کے یہہ ہین کہ جہان روشن میری آنکھوں مین
سیاہ اور تنگ ہے جب سے مجھہ عاشق سے وہ بت یعنے معشوق لڑا ہی ست شمن بمعنی مجھو مین

مقلوب طویل

تم کلامہ ظاہرا یہہ معنی مصنوعی ہین تقطیع بیت کی یہہ ہے پر نور مفعول جہاں فعول یہہ تو نگست مفاعلن
تا باش مفعول بنابت فعولن بجنگ است فعولان صدر اور ابتدا اخرب ہے اور عروض مسبغ اور ضرب
مقصور اور حشو مصراع اول مقبوض ہم و برین قیاس در وافی و مجزو مسبغ و معری و مخلط ذکر کردہ و در
مجزو محذوف و مقصور و مخلط و ہمچنین اخرب و مکفوف ت اور اسی قیاس پر وافی مین یعنی مثمن
مین اور مجزو مین یعنی مسدس مین مسبغ یعنی فعولان اور مفاعیلان اور معری یعنی فعولن اور مفاعیلن
اور مخلط یعنے کہین مسبغ اور کہین سالم کا ذکر کیا ہے اور مجزو مین یعنے مسدس مین محذوف یعنے
فعولن اور مقصور یعنے فعولان اور مخلط یعنے کہین فعولن اور کہین فعولان کا ذکر کیا ہے
اخرب یعنے مفعول اور مکفوف یعنے مفاعیل صدر اور ابتدا مین لایا ہے ہم اما در عرب و عجم از کسے دیگر
شعرے برین بحر معلوم نشدہ است محقق علیہ الرحمہ نے یہہ عبارت بعد بیان مزاحفات
کے لکھی ہے مطلب یہہ کہ عرب اور عجم مین اور کسی سے کوئی بیت مزاحفات مین اس بحر کی
نہین سنی گئی صاحب حاشیہ اس مطلب کو نہ سمجھا اور یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ اما در عرب
ازین اشعار امرء القیس برین بحر نقل کردہ شد پس حصر و تتبع مصنف تمام نیست تم کلامہ
پس دونون شعر کہ رسائل امرء القیس سے سابق لکھی گئی سالم ہین نہ مزاحف ہم
تازیان است وہاں شش در دائرہ مستفعلن فاعلن چہار بار بود و او را سہ عروض و پنج ضرب
بر شش وزن مستعمل است دو وافی و چہار مجزو دابیات این ست ست بسیط بحر تازی ہے
اور اصل او سکے دائرے مین مستفعلن فاعلن چہار بار ہے اور اوسکے تین عروض یعنی مخبون اور
سالم اور مقطوع اور پانچ ضرب ہین یعنی مخبون اور مقطوع اور مذال اور سالم اور مقطوع ثانی یعنی وافی مین
مقطوع فاعلن سے فعلن ہے اور مجزو مین مقطوع مستفعلن سے مفعولن ہے پس یہہ
ہوئین کہ دو وزن ہین اگرچہ علت ایک ہے صاحب حاشیہ اس مطلب کو بھی نہ سمجھا اور یہہ
لکھا ح قولہ پنج ضرب یعنی مخبون و مقطوع و مذال و سالم و مخبول تم کلامہ پس مخبول
کوئی ضرب نہین مگر ایجاد بندہ آورد یہہ وزنون پر مستعمل ہے ہرچند از روی احتمالات عقلی کے
سولہ وزن ہوتے ہین کہ تین کو جب پانچ مین ضرب دیتے پندرہ ہون مگر یہہ استعمال
مین ہین دو وافی اور چار مجزو بتین یہہ ہین ہم اشعر یا حاذ کا از بین منتظم بدا

لم یلقہا سُوقۃٌ قبلی ولا مَلِکُ * عروض وضرب ہردو مخبون ست ت پہلا شعر جو مرقوم متن سے ہے
عروض اور ضرب دونون مخبون ہین یعنی فعلن بتحریک عین معنی شعر کے یہہ ہین ای حارث
چاہیے کہ نڈر لاحاؤ نہین تم سے اوس بلا مین کہ نڈر آگیا ہو اوس مین کوئی بازاری قبل میرے
اور نہ بادشاہ اور مراد بلا ہجو سے ہے یعنے تم باعث اسکے نہو کہ مین ہجو تمہاری کرون ایسی کہ کسی نے
کبھی کسی کی ہو تقطیع یہہ ہے یا حار لا مستفعلن اسین فاعلن منکم بدا مستفعلن ہتہین فعلن لم یلقہا مستفعلن سوقتن
فاعلن قبلی ولا مستفعلن ملکو فعلن ھم ب شعر قد اشہد الغارۃ الشعواء تحملنی * جرداء معروقۃ
اللحیین سرحوب * عروض دمخبون ضرب مقطوع است و این ہردو بیت از وافی است ت
دوسرا شعر جو مرقوم متن ہے عروض اوسکا مخبون یعنی فعلن بتحریک عین اور ضرب مقطوع یعنے
فعلن بسکون عین ہے معنی یہہ ہین کہ بتحقیق حاضر ہوتا ہون تاراجہاے متفرقہ مین درحالیکہ
اوٹھاتی ہے مجکو اسپ مادہ کم موخشک کلہ اور دراز یہہ تینون عرب مین صفات اسپ ہین تقطیع
یہہ ہے قد اشہد ل مستفعلن غارتش فاعلن شواء تح مستفعلن ملنی فعلن جرداء مع مستفعلن روقتل
فاعلن لحیین سر مستفعلن حوبو فعلن اور یہہ دونون بیتین وافی ہین م ج شعر انا ذممنا علی ما خیلت
سعد بن زید و عمرا من تمیم * عروض سالم وضرب مذال است ت تیسرا شعر جو مرقوم متن ہے
عروض اوسکا سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مذال یعنی مستفعلان معنی یہہ ہین بتحقیق کہ ہجو کی ہمنے
اوپر اس بات کے کہ خیال کیا معشوقہ نے سعد ابن زید اور عمر کا کہ قبیلہ بنی تمیم سے ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے انا ذمم مستفعلن نا علا فاعلن ما خی یلت مستفعلن سعد بن زی مستفعلن د و عمر فاعلن
رمن تمیم مستفعلان م د شعر ماذا وقوفی علی ربع عفا * مخلولق دارس مستعجم * عروض ضرب
سالم مندرس ت چوتھا شعر جو مرقوم متن ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنی مستفعلن معنی
یہہ ہین شاعر بتحسر کہتا ہے کیا ہی توقف میرا اوس مکان پر کہ خالی ہے معشوقہ سے اور کہنہ
اور خاموش حالات معشوقہ سے تقطیع یہہ ہے ماذا وقو مستفعلن فی علی فاعلن ربعن عفا مستفعلن
مخلولقن مستفعلن دارسن فاعلن مستعجمی مستفعلن م ہ شعر سیروا معا انما میعادکم * یوم الثلثاء
ببطن الوادی * عروض سالم اور ضرب مقطوع است ت پانچوان شعر جو مرقوم متن ہے عروض
اوسکا سالم یعنے مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنے مفعولن معنی یہہ ہین سیر کرو تم یکجا ہوکر سوا اسکو

نہین ہے کہ وعدہ تمہارا روز سہ شنبہ کو ہے مقام خاص مین یا صحرا مین تقطیع یہہ ہے سیرو معن مستفعلن
انما فاعلن میعاد کم مستفعلن یومثثلا مستفعلن ثاء ببطن فاعلن الوادی مفعولن ۴ شعر ما ہیّج
الشوق من اطلال اضحت قفار اکوحی الواحی * عروض و ضرب ہر دو مقطوع عند و این چہار
مجزو است و این بیت آخر را مخلع خوانند ست چھٹا شعر جو مرقوم متن ہے عروض اور ضرب دونون
مقطوع ہین یعنی مفعولن معنی یہہ ہین کونسی چیز ہیجان مین لائے میرے شوق کو دیکھنے سے آثار
خانہای معاشیق کے کہ خالی ہوئے ہین مثل مکتوب کاتب کے دلالت مین اوپر لکھنے والے کے
یا مثل حروف اور نقطہا سے متفرقہ کے تقطیع یہہ ہے ماہی یجش مستفعلن شوق من فاعلن اطلال
مفعولن اضحت قفا مستفعلن رن کوح فاعلن یلواحی مفعولن یہہ چارون بیتین مجزو ہین اور اس
بیت آخر کو یعنی مقطوع العروض والضرب کو مخلع کہتے ہین وکذا فی المفتاح مراد یہہ کہ اصطلاح
اہل عروض مین اس وزن کا بسیط مین مخلع نام ہے خواہ آخر مین مفعولن مقطوع ہو خواہ فعولن
مخبون مقطوع اور بعضے فعولن کو مستفعلن سے مخلع کہتے ہین ۴ و در دیگر ارکان مخبون بکار دارند
و در مستفعلن مطوی مخبون بکار دارند و عروض و ضرب مقطوع را مخبون روا دارند تا بر وزن فعولن آید
ست اور سوا عروض و ضرب کے مخبون استعمال کرتے ہین یعنے مفاعلن مثال مخبون شعر
لقد خلت حقب صروفہا عجب فاحدثت غیرا و اعقبت دولا * معنی یہہ ہین کہ بتحقیق گذری
زمانی کہ گردشین اونکی عجب ہین پس پیدا کیے تغیرات اور عقب مین چھوڑین دولتین
تقطیع یہہ ہے لقد خلت مفاعلن حقبن فعلن صروفہا مفاعلن عجب فعلن فاحدثت مفاعلن
غیرن فعلن واعقبت مفاعلن دولا فعلن سب ارکان مخبون ہین اور مستفعلن مطوی کو مخبون
کر کے استعمال کرتے ہین یعنی مفتعلن کو فعلتن کر کے استعمال مین لاتے ہین مثال مطوی مخبون
کی کہ اوسکو مخبول کہتے ہین شعر وزعموا انہم لقیہم رجل فاخذوا مالہ وضربوا عنقہ *
وزن اسکا فعلتن فاعلن فعلتن فعلن سب ہے صدر و ابتدا اور حشو مخبول ہے اور عروض اور ضرب
مقطوع کو مخبون روا رکھتے ہین کہ مفعولن بر وزن فعولن آتا ہے مثال مخبون مقطوع کا شعر
اصبحت والشیب قد علانی * یدعو حثیثا الی الخضاب * معنی یہہ ہین صبح کی مینے
اور بری مجھپر دوڑی در حالیکہ بلاتی ہے ازروی ابر انگیختگی کے طرف خضاب کی تقطیع یہہ ہے

اسبحنتی وش مستفعلن شیب قد فاعلن علانی فعولن یدعوحتی مستفعلن لمن الل فاعلن خضابی فعولن
هم ودیگر وزنی آمده از مجزو ودر شواذ که خلیل نیاورده وآن این است که شعر
اِنَّ شوَارَ وَنَشوَةً * خَبَبَ الْبَازِلِ الْأَمُوْنِ * عروض مخبون اخذ است وضرب مخبون مقطوع ست اور ایک وزن
اور شاذ آیا ہے کہ خلیل اوسکو نہین لایا ہے شعر اوسکا ترجمہ متن سے ہے عروض اوسکا مخبون
اخذ ہے یعنے فَعَلُن اور ضرب مخبون مقطوع یعنے فعولن معنی یہہ ہین تحقیق کہ کباب اور نشہ
اور دوڑنا شتر نہ سالہ اور ناقہ قوی خلقت کا اور خبر اسکی بیت آخر مین ہے تقطیع یہہ ہے
ارنن سوا مفتعلن ان ونش فاعلن وتن فعل وخببل فعلتن بازل فاعلن امونی فعولن اور وہ بیت
آخر یہہ ہے بیت مِنْ لَذَّةِ الْعَیْشِ وَالْفَتیٰ * لِلدَّهْرِ وَالدَّهْرُ ذُوْ فُنُوْنِ * معنی ظاہر ہین م
واما در پارسی بتکلف در وافی بر عروض مذال یا معری یا ضرب مذال و یا ضرب سالم و عروض سالم
با ضرب مجنون مذال یا ضرب مذال و یا ضرب مجنون و یا ضرب اعرج و یا ضرب مقطوع و عروض
مخبون معری و مذال با ضرب مخبون مذال و عروض مخبون با ضرب ہم مخبون یا اعرج یا مقطوع
و در مجزو بر عروض معری و مذال با ضرب مذال و عروض سالم با ضرب سالم و اعرج و مقطوع و عروض
اعرج و مقطوع با ضرب ہم اعرج یا مقطوع امثلہ آورده اند و درین دو ضرب اخیر ضبن ہم بکار دارند
تا با وزن فعولان یا فعولن آید ست اما فارسی مین بہ تکلف وافی مین شعر کہے ہین اسطرح پر
کہ عروض مذال یعنے فاعلان یا معری یعنی فاعلن ساتھہ ضرب مذال یعنے فاعلان یا ضرب سالم
یعنے فاعلن کی اور عروض سالم یعنے فاعلن ساتھہ ضرب مخبون مذال یعنی فعلان یا ضرب مذال
یعنے فاعلان و یا ضرب مخبون یعنی فعلن یا ضرب اعرج یعنے فعلان یا ضرب مقطوع یعنی فعلن کی
اور عروض مخبون معری یعنی بدون اذالت فعلن اور مذال یعنی فعلان بتحریک عین ساتھہ
ضرب مخبون مذال یعنے فعلان بتحریک عین کے اور عروض مخبون یعنے فعلن بتحریک عین ساتھہ
ضرب مخبون یعنے فعلن بتحریک عین یا اعرج یعنے فعلان بسکون عین یا مقطوع یعنے فعلن
بسکون عین سے کے اور مجزو مین عروض معری بدون اذالت یعنے مستفعلن اور مذال یعنی مستفعلان
ساتھہ ضرب مذال یعنے مستفعلان سے کے اور عروض سالم یعنی مستفعلن ساتھہ ضرب سالم یعنی مستفعلن
اور اعرج یعنے مفعولان اور مقطوع یعنے مفعولن کی اور عروض اعرج یعنے مفعولان یا مقطوع یعنی

مفعولن ساتھہ ضرب اعرج یعنے مفعولان یا مقطوع یعنی مفعولن کی مثالین انکی لائے ہین اور ان
دونون ضربون اخیر مین یعنی مفعولان اعرج اور مفعولن مقطوع مین خبن بھی استعمال کیا ہے کہ
بروزن فعولان یا فعولن لائے ہین ہم وقومی پندارند کہ مخلع اسم فعولن است کہ فرع مستفعلن است
در بسیط مجزو ونہ چنان ست بل مخلع اسم وزنی است از بسیط مجزو کہ عروض وضربش مقطوع باشد
خواہ مخبون خواہ غیر مخبون ست اور ایک قوم گمان کرتی ہے کہ مخلع اسم فعولن کا ہے مستفعلن سے
بسیط مجزو مین اور ایسا نہین ہے بلکہ مخلع نام وزن کا ہے بسیط مجزو سے کہ عروض اور ضرب اوسمین
مقطوع ہو خواہ مخبون یعنے فعولن خواہ غیر مخبون یعنے مفعولن اور سکاکی نے بھی یہی کہا ہے مگر
بدون تعمیم پس ایسے وزن کا نام مخلع ہے بسیط مجزو مین ہم و بپارسی شاید کہ ہمہ ارکان مخبون
بکار دارند یا ہر چہ فاعلن بود مخبون بود و بس و شاید کہ ہر دو مستفعلن مطوی بود و چنان بہتر کہ ہر
زحاف کہ استعمال کنند در ہمہ مواضع آن قصیدہ مطرد بود دیگر تسکین اوسط در مفتعلن و فعلن کہ آن
ہر جائی کہ خواہند شاید مثال روانی عروض و ضرب سالم **شعر** از عشق آن بیوفا افتادہ ام در بلا ٭
ہرگز نگوید مرا بر خیز و یکدم بیا ست اور پارسی مین چاہیے کہ سب ارکان مخبون مستعمل کرین
یا کہ جہان فاعلن ہو مخبون ہو جای اور بس یعنی فعلن پس یہہ وزن ہوگا مستفعلن فعلن مستفعلن
فعلن اور چاہیے کہ دونون مستفعلن مطوی ہون یعنی مفتعلن پس یہہ وزن ہوگا مفتعلن فاعلن
مفتعلن فاعلن اور بہتر یہہ ہے کہ جو زحاف استعمال کرین قصیدے مین ہر جگہہ وہی لائین
مگر تسکین اوسط مفتعلن اور فعلن مین جس جگہہ کرین زیبا ہے مثال روانی عروض اور ضرب سالم
کی شعر جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے از عشق آ مستفعلن بیوفا فاعلن افتادام مستفعلن
در بلا فاعلن ہرگز نگو مستفعلن ید مرا فاعلن بر خیز یک مستفعلن دم بیا فاعلن مطرد بضم میم و تشدید
طاء مفتوح و کسر راء مستقیم و بر یک وتیرہ شوندہ و عقب یکدیگر شوندہ منتخب اور صراح اور غیاث سے
ہم واگر عروض و ضرب مخبون کنند آن بہتر کہ فاعلن ہمہ جا مخبون بود بر نگو نہ **شعر** گردم ز ردے
صفا منزل بکوی وفا ٭ دیدم نگار مرا جامی شگرف دہد حیات اور اگر عروض اور ضرب کو مخبون
کرین بہتر یہہ ہے کہ فاعلن سب جگہہ مخبون ہو جیسا کہ شعر مرقومہ متن مین ہی اور لفظ مرا ع سمین
بمعنی خود را ہی تقطیع اوسکی یہہ ہے گردم ز ر مستفعلن ی صفا فعلن منزل بکو مستفعلن ی وفا فعلن

دیدم نگا مستفعلن رمرا فعلن جامی شکر مستفعلن فت جا فعلن هم مثال مجزو سالم شعر بر ستمندی
مکن چندین ستم * کو بر نیا درد از عشق تو دم * ت مثال مجزو سالم کی جو مرقومہ متن ہے اور معنی
اوس شعر کے یہہ ہین ایسے عاشق غمگین پر ستم نکر کہ اوس نے تیری عشق سے دم نہین مارا
یعنی اظہار عشق نہین کیا تقطیع اوسکی یہہ ہے بر ستمن مستفعلن دی مکن فاعلن چندی ستم مستفعلن
کو بر نیا مستفعلن ورد از فاعلن عشقی تدم مستفعلن یعنی لنسخو نہین بجای بر نیا درد برنمی آرد ہے یہہ
دونون صحیح ہین ستمند بالضم اندوہگین اور غمگین مجازاً بمعنی حاجتمند اور یہہ مرکب ہے ستُ
بالضم اور مند سے ستُ بمعنی غم و اندوہ اور مند بمعنی صاحب اور خداوند کذا فی البرہان اور خیابان
مین لکھا ہے کہ مستمند بالضم حاجتمند اور مُست بمعنی حاجت ہے غیاث سے هم مثال مخلع مخبون
شعر کشتم بدرد از تو من نگارا * آن بہ کہ یکرہ کنی مدارات مثال مخلع مخبون کی جو مرقومہ متن ہے
مخلع بسیط مجزو مین وزن مقطوع الضرب و العروض ہے یعنے مفعولن جیسا کہ کہا گیا اور جب
مفعولن مقطوع کو مخبون کرین فعولن ہوا اور لفظ یکرہ شعر مذکور مین بمعنی یکبار ہے معنی شعر کے
یہہ ہین تلطان ہوا مین بسبب درد کے یا ہوا مین صاحب درد تیری عشق مین ای معشوق بہتر یہہ ہے
کہ ایکبار کرے تو صلح اور مہربانی تقطیع یہہ ہے کشتم بدر مستفعلن از تن فاعلن نگارا فعولن آن بہ کہ یک
مستفعلن رہ کنی فاعلن مدارا فعولن صاحب حاشیہ نے لفظ کشتم کو بکاف تازی مضموم پڑھا اور
یہہ لکھا ہے معنیش آنکہ کشتم خود را یا کشتہ شدم از درد بسبب تو ای نگار تم کلامہ اور صاحب شرح نے
اوس سے اعتراض بیجا کیا مگر اپنی معنی اس تکلف سے لکھے جو سمجھ مین نہ آئین ش صاحب میزان الافکار
گوید معنیش اینکہ کشتم خود را یا کشتہ شدم از درد بسبب تو ای نگار تم کلامہ این معنی در بطن
قائل است و از الفاظ شعر ہرگز پیدا نیست اولاً معروف را مجہول شمار کردن معلوم نیست کہ از کجا
قانون بید آستہ و اگر معروف گویند لفظ خود را از طرف خود بیامیزند تا معنی خیز گردد و حال آنکہ گشتم
بکاف فارسی فعل ناقص ست کہ اسم و خبر میخواہد و ضمیر متکلم منفصل خواہ متصل اسم است و لفظ بدرد کہ
ظرف ست متعلق بلفظ مبتلا شود و آن خبر گشتم باشد و حقیقت این ست کہ از لطف معنی درگذشتن
و در پی تکلف رفتن از خوبی فہم معنی آفرین ست الحق کہ بر قائل آن صد آفرین است تم کلامہ هم
مثال مخبون بلیت چرا همی بت من بمن نمی نگرد * بیک دو بوسہ همی غم از دلم نبرد *

ت مثال سب ارکان مخبون کی جیسا کہ بیت مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے چرا ہمی مفاعلن جہت
من فعلن بمن ہمی مفاعلن نگر دفعلن بیک دو مفاعلن ہمی فعلن غمزدلم مفاعلن ہنر فعلن ھ مثال
مطوی یا مجزو شعر دور مدار ای صنم لب زلبم ٭ تا الفزاید بدل و سطربم ٭ ت مثال مطوی کی مجزو سے
شعر جیسا کہ مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے دور مدا مفتعلن ر ای صنم فاعلن لب زلبم مفتعلن تا الفزا
مفتعلن ید بدل فاعلن و سطربم مفتعلن ھ وما امثلہ اوزان فارسی ازانجہت تمام نمی آریم کہ برین بحرہا
در پارسی شعر یافتہ نمیشود والا مثالہا ای کہ بتکلف گفتہ باشند این ست بحرہای دائرہ مختلفہ
ت اور ہم مثالین اوزان پارسی کی تمام وکمال اس جہت سے نہین لائے کہ ان وزنون مین
شعر پارسی پائے نہین جاتے والا یعنے اگر پائے جاتے ہین وہ ایسی مثالین ہین کہ بتکلف کہی ہین
بحرین دائرہ مختلفہ کی ھ وافرہم از بحرہای تازیان است وجہاں شش در دائرہ مفاعلتن باشد
شش بار در بنا اور او دو عروض و سہ ضرب باشد و برسہ وزن آید یکی وافی دو مجزو ابیات این است
ت یہہ بحر بھی بحور تازی سے ہے اور اصل اسکی دائرے مین مفاعلتن ہے چھہ بار او استعمال
مین اوسکے دو عروض یعنے سالم او مقطوف اور تین ضربین یعنے سالم اور مقطوف اور معصوب
ہین اور تین وزنون پر آتی ہے ایک وافی اور دو مجزو بیتین یہہ ہین ھ اشعر لَنَا غَنَمٌ نُسَوِّقُہَا
غِزَارٌ ٭ کَاَنَّ قُرُوْنَ جِلَّتِہَا الْعِصِیُّ ٭ عروض اور ضرب ہر دو مقطوف ست واین وافی است
ت پہلا شعر جو مرقومۂ متن ہے عروض اور ضرب دونون مقطوف ہین یعنی فعولن معنی یہہ ہین
ہمارے پاس گوسفند ہین کہ روان کرتے ہین ہم اونکو بہت سا دودہ رکھتے ہین گویا شاخین
پرانی اونکی مانند عصا کے دراز ہین غزار جمع غزیرہ کی اور جلہ معنی کلان اور عصی جمع عصا کی ہے
جلہ بکسر وتشدید لام بزرگان منتخب سے غزارہ بالفتح بسیاری اور بہت سا دودہ کا ہونا اور
پانی اور میوونکا بہت ہونا منتخب سے تقطیع یہہ ہے لنا غنمن مفاعلتن نسوقہا مفاعلتن
غزار فعولن کانن قرو مفاعلتن ن جلّتہل مفاعلتن عصیو فعولن یہہ وافی ہے ھ ب شعر لَقَدْ
عَلِمَتْ رَبِیْعَۃُ اَنَّ حَبْلَکَ وَاہِنٌ خَلِقٌ ٭ عروض وضرب ہر دو سالم است ت دوسرا شعر
جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنی مفاعلتن معنی یہہ ہین ہر آئینہ جانا ہے
قوم ربیعہ نے یہہ کہ بتحقیق رسی تیری سست اور پرانی ہے یعنے عہد وپیمان تیرا سست ہے

دہن بالفتح سستی اور سست ہونا منحب سے خلق بفتحتین کہنہ ہونا اور جامہ کہنہ اور اس معنی پر بکسر لام
بھی آیا ہے منحب سے تقطیع یہہ ہے لقد علمت مفاعلتن ربیعۃ ان مفاعلتن بحبلک وا مفاعلتن
ہن خلقو مفاعلتن ہزج شعر اُعَاتِبُهَا وَآمُرُهَا ﴿ فَتُغْضِبُنِي وَتَعْصِينِي ﴾ عروض سالم وضرب معصوب ست
واین ہر دو مجزو است تیسرا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا سالم یعنے مفاعلتن اور
ضرب اوسکی معصوب یعنے مفاعیلن ہے معنی یہہ ہین کہ عتاب کرتا ہون اور حکم کرتا ہون اوسکو پس
غضب کرتی ہے مجھپر اور نافرمانی کرتی ہے میری تقطیع یہہ ہے اعا تبہا مفاعلتن واامرہا مفاعلتن
فتغضبنی مفاعلتن وتعصینی مفاعیلن اور یہہ دو شعر اخیر مجزو ہین ہم وور زحافش در دیگر ارکان معصوب
ومعقول ومنقوص استعمال کنند ودر صدر اغضب واقصم واعقص واجم بکار دارند ست اور سوا
عروض اور ضرب کے اور ارکان مین زحاف معصوب یعنے مفاعیلن اور معقول یعنے مفاعلن اور
منقوص یعنے مفاعیل استعمال کرتے ہین مثال معصوب کی یہہ ہے شعر اِذَا لَمْ تَسْتَطِعْ شَيْئًا فَدَعْهُ
﴿ وَجَاوِزْهُ إِلَى مَا تَسْتَطِيعُ ﴾ عروض اور ضرب مقطوف ہے یعنے فعولن اور باقی ارکان سب
معصوب یعنے مفاعیلن اگر کوئی ہزج کا گمان کرے وہ مسدس عربی مین نہین آتی مثال معقول
یعنے مفاعلن کی یہہ ہے شعر مَنَازِلُ لِفَرْتَنَا قِفَارُ ﴿ كَأَنَّمَا رُسُومُهَا سُطُورُ ﴾ معنی اس شعر کے
یہہ ہین کہ مکانات معشوقہ فرتنا کی خالی گویا کہ علامات باقیہ اونہین مکانات کی مثل سطور کے
اور مانند نقوش کے ہین کہ دلالت کرتے ہین حال کاتب پر اور حال نقاش پر تقطیع یہہ ہے
منازلن مفاعلن لفرتنا مفاعلن قفارو فعولن کانما مفاعلن رسومہا مفاعلن سطورو فعولن مثال
منقوص یعنے مفاعیل کی شعر لِسَلَّامَةَ دَارٌ بِحَفِيرٍ ﴿ كَبَاقِي الْخَلَقِ السَّحْقِ قِفَارُ ﴾ ترجمہ یہہ ہے
واسطے حبیبہ سلامہ کے گھر ہے موضع حفیر مین مانند کہنہ جامہ از ہم رفتہ کے خالی سکونت کنندہ سے تقطیع
یہہ ہے بسلام مفاعیل تدارب مفاعیل حفیرن فعولن کباقل مفاعیل لخلقس سحق مفاعیل قفارو
فعولن اور صدر مین اس بحر کی اعضب یعنی مفتعلن اور اقصم یعنے مفعولن اور اعقص یعنی مفعول
اور اجم یعنے فاعلن استعمال کرتے ہین ہم وار اپارسی بتکلف در وافی عروض وضرب ہر دو سالم
یا ہر دو معصوب یا ہر دو مقطوف بکار دارند ودر مجزو ہر دو سالم یا عروض سالم وضرب معصوب ست
واما فارسی مین بتکلف وافی مین عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعلتن یا دونون معصوب

۱۲۰

نکہ پسرد کیا ہو واسطے ثبور قم کے اور ورم لہات کے اور درد کان کی اور تقویت اعضای ضعیفہ کے
نافع ہی اگر اوسکو استعمال کرین بدون پینے کے اور اسی طرح استسقا اور فساد مزاج کو فائدہ کرتا ہے
لیکن پینا اوسکا خطرہ رکھتا ہے مصلح اوسکے بھی شکر اور شہد ہین آورماء الرصاص الاسود یعنے
وہ پانی کہ سیسا گرم اوس مین بجھاوین قولنج کو پیدا کرتا ہے اور حبس بول کو بھی آورد وہ پانی کہ قلعی
گرم کرکے اوسمین سرد کرین قریب اسکے ہے اور اوپر بیان ہو چکا ہے کہ سب پانی معاون کے
عسر البول پیدا کرتے ہین خاصہ کہ ایک مدت تک پیین اگرچہ ذہبی اور فضی اور حدیدی ہون فائدہ
بیچ بیان صاف اور پاک کرنے اچھے پانی کے اور اصلاح ردی پانیون کی اور تصفیہ کدر پانیون
کے جاننا چاہیئے کہ پانی صالح کہ اگر چاہین کہ لطیف زیادہ اور بلکہ زیادہ ہو بیچ مٹی کے باسن کے رکھین
اور پانی کہ اوس سے ٹپکے اچھے باسن مین لیوین کہ یہ پانی نہایت الطف ہوتا ہے اور اسکا نام
ماء التقطیر ہے اور ہر چند موضع بلند سے تقاطر کرے بہتر ہے اور وہ تبرید دل گرم کو اور خفقان گرم کو
نفع بہت کرتا ہے لیکن اصلاح میاہ ردی کی کئی طرح سی کرتے ہین ایک وہ کہ تصفیہ و تقطیر
کرین یعنے عرق بناوین اور بہترین طریق تقطیر مین مختار انقراط کا یہ ہے کہ پانیون کو دیگ مین ڈالین
اور اوپر دیگ کے لکڑیان رکھین اوپر سبیل تقاطع کے اور ان لکڑیون پر صوف نیا دھنکا ہوا رکھین
اس طور پر کہ سر دیگ کو بالکل چھپا لیوے پس نیچے دیگ کے آگ روشن کرین تو بخار صوف مین
آوے اور نیچے دیگ کے ٹپکتا ہے اور صوف کے پانی کو امتحان کرتے ہین جسوقت پانی شیرین
معلوم ہو صوف کو اوٹھا کر ایک باسن مین نچوڑین اور اسیطرح جسقدر کہ چاہین لیوین اور
جو دو تین بار عرق نکالا ہو دیگ کا پانی گرا دین اور پانی ڈالین اس عمل سے پانی شور اور تلخ شیرین
ہو جاتا ہے دوسرا وہ کہ اوپر کنارے پانی کے کہ شور اور ردی ہو گڑھا کھودین کشادہ تو پانی وہان کہ
اس گڑھے مین ٹپک آوے بعد اوسکے پہلو اس گڑھے کے گڑھا دوسرا کھودین اور پانی کو بطریق
ترشح کے ایک گڑھے سے دوسرے گڑھے مین منتقل کرین یہانتک کہ شیرینی پیدا کرے اور پانی
اگر زمین نواحی دریاے شور کی ہو اچھی زمین مین کہ بو رقیت سے خالی ہو گڑھا کھودین اور
دریا سے وہان اوٹھا لاوین بعد اوسکے ایک گڑھے سے دوسرے گڑھے مین پھیرین
یہان تک کہ شیرین ہو تیسرا وہ کہ پانی کو جوش کرین یہان تک کہ جو تھائی رہجاوے بہتر ہوا۔

ف اب رصاصی

ف صاف کرنے کا بیان اچھے پانی کا

ف اصلاح کا بیان ردی پانی کا

اگر بیچ سو رطل پانی کے ایک رطل سرکہ انگوری ملاوین اور جوش کرین تو چوتھائی حصہ رہجاوے نہایت بہتر ہے اور جانین کہ اطبا بیچ پانی جوش کیے کے اختلاف رکھتے ہین بعضے اس امر پر ہین کہ اوسکو جوش کرین لطافت قبول کرتا ہے اور ردائت اوسکی دور ہو جاتی ہے اور شیخ رئیس بھی اسی امر پر ہے اور یہ لوگ اوپر اثبات اپنے مدعا کے دلیل لائے ہین دلیل پہلی وہ کہ تجربہ مین پہونچا ہے کہ نفخ پانی مطبوخ مین کمتر ہوتا ہے اور معدے سے جلد منحدر ہوتا ہے اور یہ دو صفت خاصہ لطافت کا ہے دلیل دوسری وہ کہ وزن پانی مطبوخ کا ہلکا زیادہ غیر مطبوخ سے ہوتا ہے اور یہ بھی نشان لطافت کا ہے اور بعضے اس امر پر ہین کہ پانی طبخ سے غلیظ زیادہ اور کثیف زیادہ ہوجاتا ہے اور دلیل لاتے ہین کہ جو اوسکو جوش کرتے ہین شک نہین ہے کہ جو لطیف ہے صعود کرجاتا ہے اسواسطے کہ لطیف شدید زیادہ ہوتا ہے واسطے قبول کرنے صعود کے اور جسوقت لطیف اجزا علیحدہ ہوے جو باقی ہے لامحالہ کثیف ہوگا بسبب غالب ہونے اجزا ارضی کی اوسپر اور ظاہر ہے کہ ان پانیون سے کوئی خالی اختلاط اجزاے ارضی سے نہین ہے پس طبخ مطلقاً مزید کثافت ہے اور جو خفت وزن اور قلت نفخ کو کہا ہے ہم نہین مانتے ہین کہ سب پانیون مین پایا جاوے جیسا کہ تجربہ سے ظاہر ہوا اور شیخ رئیس بیچ رد اس امر کی کہتا ہے کہ صعود کرنے والا ہر چند لطیف ہے پانی ہے لیکن کثیر التخالف نہین ہے اسواسطے کہ پانی متشابہ الاجزا ہے بسبب بسیط ہونے کے یا قریب بسیط ہونے کے اور موجود ہونا پانی بسیط کا کم کہتے ہین ثابت نہین ہے اور وہ پانی کہ بعد طبخ کے باقی رہتا ہے ہر چند غلیظ زیادہ متصعد سے ہے لیکن نسبت اوسکے کہ قبل طبخ تھا لطافت حاصل کی ہے لامحالہ اور علت ضرور حصول لطافت کی طبخ سے یہ ہے کہ غلظت پانی کی دو امر سے باہر نہین ہے ایک یہ کہ بسبب برودت کے کثافت عارض ہوا اور زوال اسکا طبخ سے ظاہر ہے دوسرا یہ کہ اختلاط اجزاے ارضی سے غلظت ظاہر ہوئی ہو یہ بھی طبخ سے دور ہوتا ہے اسواسطے کہ اجزاے ارضی بالطبع پانی سے جدا ہوتے ہین رسوب نکر بسبب ثقل ہونیکے کہ کثافت کو لازم ہے لیکن جو اجزا کہ نہایت چھوٹے ہین اور پانی میں طرف غلظت رکھتا ہے اجزاے ارضی پانی سے جدا نہین ہو سکتے اور طبخ سے رقت اور تخلخل پانی مین ظاہر ہوتا ہے اور اس سبب

اجزاے صغار ارضی قادر ہوتے ہین اوپر تمیز اور ترسب کے اور پانی لطیف ہوتا ہی پس طبخ لطافت کو فی الجملہ زیادہ کرتا ہے اور شارح بعد ذکر کرنے دونون قول مختلف کے واسطے موافقت دونون قول کے کہتا ہے کہ ملنا اجزاے ارضی کا پانی مین دو طرح ہے ایک وہ کہ شدت سے نہو مانند پانی عام کے یعنے وہ پانی کہ بالذات پاک ہو اور واردات خارجی سے غلظت حاصل کرے اور شک نہین ہے کہ یہ پانی طبخ سے لطیف ہوجاتا ہے دوسرا وہ کہ ملنا اجزاے ارضی کا پانی مین شدید ہو یہان تک کہ جدا ہونا اوس سے دشوار ہو مانند پانی معادن کے اور پانی دریاے شور کے کہ بالذات غلظت رکھتے ہین ایسے پانی لامحالہ طبخ سے کثیف ہوتے ہین اور وجہ لطافت کی پہلے پانی مین اور کثافت کی دوسرے پانی مین بسبب طبخ کے دلائل مبالغہ سے پوشیدہ نہین ہے اس لئے کہ کہا گیا ہے کہ اجزاے ارضی جو باسانی پانی سے جدا ہوسکتے ہین جلد تر رقیق اور متحلل ہوتے ہین اور متحلل اجزاے ارضی کا زیادہ کرنیوالا لطافت کا ہی بخلاف اسکے کہ جدا ہونا اجزاے ارضی کا پانی سے دشوار ہو کہ اس صورت مین متحلل اجزاے ارضی مین کمتر ہوتا ہے اور ساتھ اجزاے مائی کی اکثر اور یہ امر کثافت کو زیادہ کرتا ہی اور طریق دوسرا بیچ دفع کرنے ردائت پانی کی وہ ہے کہ مٹی پاک کو خاصکر کہ مٹی شہر کے لیا ہو ملاوین پانی مین اور رکھدیوین تو صاف ہو اور جسقدر مکرر کرین بہتر ہو لیکن طریق تصفیہ پانی گدلا اور غلیظ کا یون ہے کہ گٹھلی زرد آلو کی ملاوین یا گل ارمنی کو یا ستو گیہون کو ساتھ تھوڑی شب یمانی کی یا تھوڑی زاج مسحوق کی لیکن شب اور زاج کو لینے امکان تک نہ ملانا چاہیے کہ وہ ضرر سے خالی نہین ہے اور اگر چنگاری اچھی لکڑی کی پانی مین سرد کرین تصفیہ کرتا ہے اور جو بیچ اصلاح پانی ردی کی گذرا مصفی کدورت کا ہی اور کھانا پیاز کا تریاق پانیون ردی کا ہے اور کھانا ہلیلہ کا پیشتر اور اوقات منع کرنے پینے پانی کے اور منافع بعد اسکے بیچ تدبیر ماکول اور مشروب کی آوینگے انشاءاللہ تعالے

القسم الثالث فی النوم والیقظۃ اور تیسری قسم اسباب ستہ ضروریہ سے ثابت ہے بیچ بیان سونے اور جاگنے کے اما النوم فیبرد الظاھر ویسخن الباطن لیکن سونا پس وہ سرد کرتا ہے ظاہر بدن کو اور گرم کرتا ہے باطن کو و یرطب ان قصر او قد کہتا ہے باطن کو اگر کوتاہ ہو زمانہ سونیکا و یبرد و یجفف ان طال اور سرد کرتا ہی اور خشک کرتا ہے باطن کو

اگر دراز ہو زمانہ سونیکا اسواسطے کہ خواب طویل اگرچہ او پر امتلای معدے کی ہو اکثر حکم خواب خالی کا لیتا ہے اسواسطے کہ جو حرارت ہضم کرنی غذا سے فراغت پاتی ہی روح مین لگتی ہی اور روح کو تحلیل کرتی ہے اور خشکی لاتی ہی پس دونون خواب برے ہین اور اچھا خواب معتدل ہی اور جو بیچ ضمن بیان دو طرف کی اچھائی درجے میانے کی سمجھی جاتی ہی مؤلف اوسکے ذکر مین مشغول نہوا لیکن ہم منفصل کہتے ہین

و الیقظہ تعفد ذالک اور جاگنا پیدا کرتا ہے ضد اوس چیز کی کہ بیچ سونے کے بیان ہوا پوشیدہ نرہے کہ نوم دو طور ہے طبیعی اور غیر طبیعی یہان تعریف طبیعی کی مذکور ہوتی ہی اور نوم طبیعی اگر اعتدال سے ہو محمود ہی ورنہ مذموم لیکن غیر طبیعی مطلق مذموم ہی اسواسطے کہ وہ مرض ہی مثال اوسکی سبات ہی اوسیطرح بیداری طبیعی ہی اور غیر طبیعی مثال غیر طبیعی کی سہر ہی اور وہ مرض ہی اور یہان بیداری طبیعی مذکور ہوتی ہی لیکن نوم کی اسطرح تعریف کی ہے کہ ہو ترک النفس استعمال الحواس ترکا طبیعیا یعنے سونا وہ ہی کہ چھوڑ دے نفس ناطقہ استعمال کرنی حواس کو بطور ترک طبیعی کے اور طریق حصول خواب کا یہ ہی کہ رطوبت معتدلہ بیچ دماغ کی جمع ہوتی ہی بسبب حاصل ہونی رطوبات بخاری کی عروق سباتی سے طرف دماغ کی پس رطوبات مذکورہ سست کرتی ہین اعصاب کو اور کثیف کرتی ہین مسالک اعصاب کو اور غلیظ کرتی ہی روح نفسانی کو اور اس سبب سے روح نفسانی بیچ مسالک اعصاب کی نفوذ نہین کرتی ہی اور حواس ظاہری مین سکون ظاہر ہوتا ہی اور حرکت موقوف ہوتی ہی مگر اوس قدر حرکت کہ بیچ زندگی کی ضرور ہے سلامت رہتی ہی مانند تنفس اور نمو اور ہضم کے لیکن یقیظہ بالتحریک ضد نوم کے ہے اور تعریف یقظہ کی

ایسی کی ہے کہ حالۃ طبیعۃ تستعمل فیہا الحیوان الات الحس و الحرکۃ عند انصباب الروح النفسانیۃ فیہا موثرۃ یعنے بیداری ایسی حالت ہی طبیعی کہ کام فرماوے اوس حالت مین حیوان آلات تنفس اور حرکت اپنی کو نزدیک نفوذ کرنے روح نفسانی کے آلات مین بشرط تاثیر کے جاننا چاہیے کہ یقظہ مفلوج کا بسبب قید نفوذ کرنے روح کے اور اوسکی تاثیر کے تعریف یقظہ مین داخل رہتا ہے اسواسطے کہ نہ حرکت کرنا اوسکا بسبب نفوذ کرنے روح کے ہے بلکہ بسبب نہ تاثیر کرنے روح کے بواسطہ نہ منفعل ہونے آلات حس اور حرکت کے اوس سے ہے جیسا کہ اوسکے محل مین مذکور ہے اور وجہ اضطرار کی نوم اور یقظہ سے ظاہر ہے کہ انتظام حس اور حرکت کا اور نظام اسباب آخرت کا اور معیشت کا موقوف بیداری پر ہے پس بیداری ضرور ہوگی اور اس سبب سے کہ ہمیشہ ہونا

بیداری کا سبب تشویش فعل نفس کی اور تحلیل روح کا اور تعب اور ہلاکت کا ہے احتیاج بخواب
بھی لازم آتی تو اوسقدر اجزاے روح سے کہ بہ سبب حرارت اور حرکت یقظہ کے خرچ ہوتی ہے
عوض اوسکے بیچ نوم کے پھر پیدا ہوتی ہے اور اطبا نے یقظہ کو حرکت سے مشابہت دی ہے
اور نوم کو سکون سے لیکن تشبیہہ یقظہ کی حرکت سے اس سبب سے ہے کہ حرکت تسخین
اور تخفیف اور تحلیل کرتی ہے اور روح کو طرف ظاہر کے متوجہ کرتی ہے اور یقظہ بدستور تسخین
کرتا ہے بسبب پہونچنے روح اور حرارت غریزی کے اور تخفیف اور تحلیل کرتا ہے بہ سبب تقلیل
انعقاد اے بدن کے او سمین اور روح کو طرف ظاہر کے لاتا ہے بہ سبب تحریک روح اور حرارت
غریزی کی خارج ہین لیکن تشبیہہ نوم کی سکون سے اس سبب سے ہے کہ جیسا سکون ساکن کرتا ہے
روح اور بدن کو اور ترطیب کرتا ہے بہ سبب قلت تحلیل کی اور دور کرتا ہے اعیا اور ماندگی کو اور
مدد دیتا ہے اوپر ہضم غذا کے اور نضج مواد کے اور مواد کو تحریک نہین کرتا ہے اسیطرح نوم بھی
روح اور بدن کو ساکن رکھتا ہے اور بدن کو ترطیب کرتا ہے بشرط عدم افراط کے بواسطے
بہت غذا کرنے بدن کے نوم مین اور دور کرتا ہے تعب اور ماندگی کو اور مدد کرتا ہے اوپر
ہضم اور نضج مواد کے اور تحریک نہین کرتا ہے مواد کو لہذا بیچ فساد ہضم اور ثوران اخلاط کے
اچھی تدبیرون سے تنویم کو مقرر کیا ہے اور تدبیر خواب اور یقظہ کی اور یہ امر کہ نوم محمود کون سے
اور مذموم کون اور معتدل کیا فائدہ رکھتا ہے اوسکو کہتے ہین تفصیل بیچ مبحث تدبیر النوم
والیقظہ کے آویگی القسم الرابع فی الحرکۃ والسکون قسم چوتھی اسباب ستہ ضروریہ سے ثابت
ہے بیچ حرکت اور سکون کی اور عام ہے کہ حرکت تمام بدن کی کل مکان سے ہووے یا حرکت
اجزاے بدنکی اجزاے مکان سی ہو اور تعریف حرکت اور سکون کی اسطرح کی ہے کہ الحرکۃ ہی
خروج المادۃ من القوۃ الی الفعل بالتدریج والسکون ہو بقاء المادۃ علے القوۃ او علے الفعل اور حرکت
چار قسم ہے اینی وضعی کمی کیفی اور تعریف ہر ایک کی ان حرکات اربعہ سے بیچ مبحث نبض کے
ساتھ بہت فائدون کے ہم ذکر کرتے ہین انشاء اللہ تعالی اب وجہ اضطرار انسان کی طرف
نوم اور یقظہ کے بیان کرتے ہین لیکن حاجت طرف حرکت کے اس سبب سے ہے کہ حرارت
غریزی ہمیشہ فعل کرتی ہے بیچ سب اون چیزون کے کہ جو بدن پرور دہ ہوتی ہین اور بہ سبب دوام

القسم الرابع فی الحرکۃ والسکون

فعل کی اوسکو کلال اور عاجزی تحلیل فضلات سے عارض ہوتا ہے پس لازم ہے کہ تھوڑا تھوڑا فضلہ زائد رہے
اور ظاہر ہے کہ فضلہ مذکور اگر بہت دنون مین جمع ہو حرارت کو چھپا لیوے اور سرد کرے اسی سبب
سے حاجت طرف حرکت کے ضرور ہوئی تو حرکت کے سبب سے فضلہ زائدہ تحلیل ہو جاوے اور
حرارت غریزی روشن ہو اور منطفی نہو لان الحرکۃ من شانہا التسخین اور ابن ابی صادق کہتا ہے
کہ حیوان بالطبع محرک پیدا ہوا ہے اور جو چیز جس چیز پر مخلوق ہوئی اوس چیز کا اوس سے تعطل محال
ہے پس حیوان بالذات محتاج طرف حرکت کے ہے قطع نظر اور امر کے لیکن اضطرار آدمی کا
طرف سکون کے واسطے راحت بدن کے ہے تعب حرکت سے اسلیے کہ اگر حرکت ہمیشہ ہو
رطوبات بالکل تحلیل ہو جاوین بلکہ پیدا نہون اور اس سبب سے حرارت بھی زائل ہو جاوے
اور عجائب حکمت اللہ تعالی سے یہ ہے کہ واسطے ہر ایک کے اسباب ضروریہ سے ایک محرک
اور باعث طبیعی مقدر فرمایا ہے تو آدمی کو اوس سے مضطر کرے جیسے بھوک اوپر کھانے کے
اور پیاس اوپر پینے کے اور ماندگی اور اونگھ اوپر سونے کے اور ہونا آدمی کا صناعی الماکل والملبس
والمسکن اوپر حرکت کے اور اسی قیاس پر اور اگر ایسا نہو تا کبھی امر ضروری مین قصور پڑتا اور
ہلاکت کو پہونچتا اما الحرکۃ فتسخن لیکن حرکت بالذات گرم کرتی ہے والسکون یبرد اور سکون سرد کرتا ہے
و حرکۃ الجماع تجفف و تنقص الحرارۃ الغریزیۃ و تبرد اور حرکت جماع کی خشک کرتی ہے اور کم کرتی ہے
حرارت غریزی کو بعد اوسکے سرد کرتی ہے **فائدہ** حرکت چھ طرح ہے شدید ضعیف کثیر
قلیل سریع بطی اور ہر ایک کا حکم جدا ہے لیکن حرکت شدید حرکت قوی کو کہتے ہین اور فرق
اوسمین اور سریع مین یہ ہے کہ حرکت قوی نفاذ اور مانع کو دفع کرتی ہے اور اوس سے اثر
قبول نہین کرتی اور سریع وہ ہے کہ مسافت کو قطع کرے بیچ تھوڑے زمانے کے قوت سے ہو یا
ضعف سے اور ضعیف ضد قوی کی ہے اور بطی ضد سریع کی اور معنی قلیل و کثیر کے ظاہر ہین بالجملہ فعل
قوی کا مانند فعل ضعیف کے نہین ہوتا اور فعل کثیر کا مانند فعل قلیل کے نہین ہوتا اور فعل سریع کا
مانند فعل بطی کے نہین ہوتا اور درمیان ان تینونکے درجہ وسط کا کہ معتدل ہے لازم ہے پس اقسام
حرکت کی یعنی اضداد و ساتھ معتدلات کے نو ہوتے ہین اور جو ان کو ساتھ آپس کے کہ ممکن الترکیب ہین
مرکب کرین ستائیس قسم حاصل ہوتی ہین ضرب کرنے نو سے بیچ تین کے اسطور پر کہ شدید کثیر سریع

شدید کثیر بطی شدید قلیل سریع شدید قلیل بطی شدید کثیر معتدل بیچ سرعت اور بطو کے شدید قلیل معتدل بیچ سرعت اور بطو کی شدید بطی معتدل بیچ کثرت اور قلت کی شدید سریع معتدل بیچ کثرت اور قلت کے شدید معتدل بیچ کثرت اور قلت کے اور معتدل بیچ سرعت اور بطو کی ضعیف قلیل بطی ضعیف قلیل سریع ضعیف کثیر سریع ضعیف کثیر بطی ضعیف سریع معتدل بیچ قلت اور کثرت کے ضعیف کثیر معتدل بیچ سرعت اور بطو کے ضعیف قلیل معتدل بیچ سرعت اور بطو کی ضعیف بطی معتدل بیچ کثرت اور قلت کے ضعیف معتدل بیچ قلت او کثرت کی اور معتدل بیچ سرعت اور بطو کے کثیر سریع معتدل بیچ شدت اور ضعف کی کثیر معتدل بیچ شدت اور ضعف کے اور معتدل بیچ سرعت اور بطو کے قلیل بطی معتدل بیچ شدت اور ضعف کے قلیل معتدل بیچ شدت اور ضعف کے اور معتدل بیچ سرعت اور بطو کے سریع معتدل بیچ سرعت اور ضعف کے اور معتدل بیچ کثرت اور قلت کے سریع قلیل معتدل بیچ شدت اور ضعف کے بطی معتدل بیچ کثرت اور قلت کی اور معتدل بیچ ضعف اور شدت کی بطی کثیر معتدل بیچ شدت اور ضعف کی معتدل بیچ تینون کے یعنے بیچ شدت اور ضعف کے اور بیچ کثرت اور قلت کی اور بیچ سرعت اور بطو کے اور جاننا چاہئے کہ حرکت بالذات تسخین اور تحلیل کرتی ہے اور تبرید بواسطے وقت افراط کے بالعرض ہی جیسا کہ بیان اوسکا آویگا لیکن تسخین بعض حرکت کی قوی زیادہ ہی تحلیل سے اور تحلیل بعض کی تسخین ہی لیکن حرکت سریع قوی قلیل سخونت اوسکی تحلیل سی بہت ہے اور حرکت بطی ضعیف کثیر تحلیل اوسکی زیادہ تسخین سے ہے اور وجہ کثرت کی بیچ صورت پہلی کے یہ ہی کہ سخونت تابع قوت کی ہے اور زمانے درازکی محتاج نہین ہی جسوقت حرکت سرعت اور قوت سی ہو بیچ تھوڑی زمانے کے حرارت کثیر پیدا کرتی ہو اور ساتھ اسکے تحلیل کم کرتی ہی بسبب قلت زمانے کے اسواسطے تحلیل کی ترقیق کرنا اور بخار بنانا مادی کا شرط ہے اور واسطے ترقیق اور تبخیر کے طول زمانہ کا لازم ہے اور وجہ کثرت تحلیل کی دوسری صورت مین یہ ہی کہ بسبب طول زمانے کے بیچ مادی کی تبخیر بہت ہوتی ہی اور اس سبب سے کہ میل طرف بطو اور ضعف کی رکھتی ہی سخونت کم کرتی ہی اسواسطے کہ اس حالت مین اوسکا ضعیف ہونا ہی اور غلبہ سخونت کہ شدت اوسکا لازم ہی اور افراط حرکت کی اور سکون کی برودت پیدا کرتی ہی لیکن وہ برودت کہ [illegible] سے رطوبت غریزی کی تحلیل پاتی ہی اور تحلیل رطوبت سی حرارت

تحلیل ہوتی ہی اور وجہ برودت کی فرط سکون سے اس سبب سے ہی کہ فرط سکون واجب کرتا ہی احتباس رطوبت کو
پس سکون وسپیر غالب ہوتا ہی اور واجب کرتا ہی انغماز اور اضمحلال حرارت غریزی کا پس غالب ہوتا ہی برد اور سکون
معین زیادہ ہی اوپر ہضم غذا کی اس سبب سی کہ قوت ہاضمہ کی معدے مین ہی مثلاً شک نہین ہی کہ جو ہضم معدے مین
پس غذا کہ وارد ہوتی ہی پہلے اثر ہضم کا پہونچتا ہے اون اجزاے غذا کو کہ جو معدے سے ملے ہین بعد اوسکی
تجاوز کرتا ہی ہضم اور اثر کرتا ہے اجزاے مجاورہ مین یہانتک کہ بیچ تمام غذا کی عام ہوتا ہی پس بیچ وقت ہضم کی اگر سکون
واقع ہی تاثیر ہضم کی بطور برابری کے فعل کو تمام کرنیوالا ہوتا ہے اور اگر حرکت واقع ہوے غذا
معدے مین ملتی ہے اور ہضم قاصر ہوتا ہی اس سبب سے کہ بیچ اس صورت اجزاے غذا کے
متبدل ہوتے ہین اور مناسبت اجزاے معین غذا کی ساتھہ معدے کے قائم نہین رہتی ہی
اور اس سبب سے ہضم مین قصور واقع ہوتا ہے لیکن حرکت ضعف کہ باعث جنبش غذا کی ہو
مانند سکون کے ہے بیچ نہ باطل کرنے ہضم کے لیکن حرکت معتدل قبل تناول غذا کے مقوی
ہضم ہوتی ہی اسلیے کہ گرم کرتی ہی اعضاے ہاضمہ کو اور اوٹھاتی ہے حرارت غریزی کو اور تحلیل
کرتی ہے فضول کو اور حرکت بعد ہضم غذا کے معین زیادہ ہوتی ہے اوپر انحدار کے اس سبب سے
کہ ہلاتی ہی غذا کو اور فضول کو بعد اوسکے اوتار لاتی ہے اعلے سے نیچے کو اور حمایہ حرکات سے
ریاضت ہے اور وہ علیحدہ کہی جاویگی لیکن خشکی جماع سے اس سبب سے حاصل ہوتی ہے
کہ جماع مین رطوبات قریب العہد بالانعقاد اکثر مستفرغ ہوتے ہین اور نقصان حرارت
غریزی مین ہوتا ہے اسلیے کہ ساتھہ منی کے جوہر روح بھی نکلتا ہے بسبب لذت کے لہذا جو
شخص کہ جماع سے لذت بہت پاتا ہے ضعف اوسکو بشدت ہوتا ہے اور جب نقصان روح مین واقع
پڑتا ہے برودت بالضرور غالب ہوتی ہے بالجملہ افراط جماع مضر زیادہ سب چیزون سی ہے
خصوصاً کہ ساتھہ انزال کے ہو لیکن اگر موافق تقاضاے طبیعت کے بیچ وقت معتدل کی ساتھہ
عورت مرغوب الطبع کے واقع ہو اور بدون تعب اور تکلیف کی ہو باعث تقویت روح اور انتعاش
حرارت غریزی کا ہے اور بدنکو گرم کرتی ہی گرمی معتدل خصوصاً جوانون کو کہ دموی مزاج ہون اور
امن مین رکھتی ہی امراض کثیرہ سی پس ایسی جماع حمایہ ضروریات سے ہین اور مضرات سی وہی جماع ہے
کہ بدون حاجت کے اور ساتھہ تعب بہت کے اور ساتھہ انزال کثیر کے واقع ہو فائدہ بیچ تدبیر جماع کی

مثمنات مین نہچاہیے ہان اور سباعیات مثمن اگر ہین تو ساوسے ہین
کوئی اس سے درازتر نہین پس آخر مین ان وزنون کی تسبیغ نچاہیے کہ بیت دائرے
سے نکل جاتی ہے اور بعضے جب اسکے آخر مصرع مین دو حرف دیکھتے ہین مانند الف
ونون کے جانتے ہین کہ مسبغ ہے یہ خطا ہے کسواسطے کہ الف ونون بمقام یک حرف
ہین بموجب قاعدہ تقطیع کے کہ نون بعد مدہ کے محسوب نہین ہوتا اور جیسا یہہ الف
ونون یا امثال الف ونون درمیان بیت کے حشو مین واقع ہوتے ہین ایک ہی حرف
شمار کیے جاتے ہین مثلاً عیان اور نہان اور زمین اور مکین حشو مین بروزن فَعَل گنی جاتی
ہین پس اس وزن کے آخر مین بھی ایک ہی حرف شمار کیا چاہیے جیسا کہ کہا ہمنی صاحب
حاشیہ نے اس جگہہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ بعضے چون در آخر مصراع آہ مخفی نماند کہ
اہل فن وخود مصنف علام در اول این کتاب بتصریح کردہ اند کہ دو ساکن را در آخر مصراع
از اسباغ شمرند معتبر بیسازند پس توجیہ کلام مصنف آنست کہ مراد از آخر مصرع آخر مصراع
اول است درصورتیکہ مصرع نباشد وبہمین معنی صحیح میشود قولہ چہ امثال آن درمیان بیت
والا کلام در آخر مصراع است نہ در وسط واین توجیہ اگرچہ بظاہر وجیہ مینماید لیکن مراد
مصنف علام نیست زیراکہ در وزن ثانی مربع این بحر ورا بعد در عروض وضرب ہر دو
تخلیعہ اعتبار دو ساکن مینماید مگر آنکہ گویند در مثمن بنظر ضرورت یعنے تا زیادت بر اصل دائرہ
لازم نیاید دو ساکن را اعتبار نکنند ومراد از درمیان بیت دربیت است ہرجا کہ باشد اینست
غایت توجیہ از جانب مصنف ست لیکن اینہم پسندیدہ اش نیست چہ او بیضرورت نیز روا دارد
چنانکہ در وزن دوم مربع خواہد آمد وتحقیق کہ مراد از دو ساکن الف ونون است خصوصاً
کہ آنرا مصنف جابجا قائم مقام یک ساکن قرار دادہ اگرچہ در آخر باشد تم کلامہ معلوم ہوا کہ
حاشیہ مطلب کتاب سے خارج ہے مطلب کتاب کا یہہ ہے کہ ہزج مثمن سالم وغیرہ
مین تسبیغ نکیا چاہیے کہ بیت دائرے سے خارج ہوتی ہے پس جب دو حرف ساکن
مثل الف اور نون خواہ مثل اوسکے یا و نون آخر مصرع اول خواہ آخر مین پڑین مثل
انسان اور حیوان اور تسکین اور تمکین کے اونکو ایک حرف شمار کیا چاہیے کسواسطے کہ

یہ الف اور نون اور یا و نون اور واو نون حشو مین بمقام ایک حرف کے لیے جاتے
ہین اور نون بعد مدہ کے محسوب نہین ہوتا چونکہ ہزج مثمن سالم وغیرہ مین ضرورت ہے کہ
بیت دائرے سے خارج نہو یہان دو حرف ساکن کو مثل الف و نون خواہ اوسکے امثال کو
بمقام ایک حرف کے شمار کرنا بہتر ہے بخلاف اوزان مسدس کے وہان اسکی ضرورت نہین
چاہین دو حرف ساکن اور الف و نون کو ایک حرف شمار کرین چاہین صاحب حاشیہ کہ
آخر مصرع اول کہتا ہے اور مصرع ثانی کو چھوڑ دیتا ہے اور مراد درمیان بیت سے
دربیت کہتا ہے اور کبھی لکھتا ہے کہ وزن مربع مین مصنف نے الف و نون کو بضرورت
بجاے دو ساکن قرار دیا ہے اور کبھی الف و نون کو مخصوص کرکے خود دفع اعتراض
کرتا ہے این ہمہ یعنی چہ آور محقق علیہ الرحمہ نے وزن مربع مین الف و نون کو مسبغ کہان
قرار دیا ہے بلکہ وہ مذہب عروضیون کا لکھتے ہین اور خود اوسکو محذوف کہتے ہین یعنی الف و
نون کو بجاے یک ساکن قرار دیتے ہین اور بعد ان تقریرات کے معلوم ہو کہ ہزج مثمن
سالم وغیرہ مین تسبیغ نکہنا دو حرف ساکن کا بنظر عدم اخراج وزن دائرے سے بہتر ہے
پس جو وزن کہ دائرے سے نکلا ہے اوسمین اگر دو حرف ساکن آخر مین پڑین
اوسکو مسبغ نہ سمجھا چاہیے بلکہ ساکن دوم معتبر نہین وہ وزن سالم ہے الا وزن مربع حکم
وزن مثمن رکھتا ہے کس واسطے کہ مربع کے دونون مصرع ایک مصرع مثمن کا ہے حقیقت مین
ہم وزن اول مسدس را عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور بر ینگونہ **بیت** ہلا زیبا رخا
برخیز و پیش آر ÷ می با درخت ہمرنگ و ہم بوے ÷ **ت** پہلا وزن مسدس کا اسطرح ہے
کہ عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان جیساکہ بیت
مرقومہ متن سے ہے اور ہلا زیبا رخا شعر مذکور مین ای آگاہ ہو ای محبوب خوبرو تقطیع یہہ ہے
ہلا زیبا مفاعیلن رخا برخی مفاعیلن ز بیشا ر فعولان می با دو مفاعیلن خت ہمرن مفاعیلن
گہم بوہی فعولان ح قولہ مقصور یا محذوف الخ باید دانست کہ نزد ایشان بودن یک حرف
ساکن در آخر یک مصرع و دو ساکن در آخر مصرع دوم مغیر وزن نیست لہذا قصر یا حذف عروض
با قصر ضرب دو وزن واحد شمار ند و بالعکس را نیز و ہمچنین عروض سالم وضرب مسبغ یا مذال

و بالعکس را واحد الوزن بیشمارند تم کلامہ معلوم ہو کہ نزد ایشان چہ معنی وارد بلکہ مذہب
جمہور یہی ہے کہ اجتماع حذف و قصر آخرین مغیر وزن نہین ہے دوسرا حاشیہ یہہ ہے
ح بلا زیبا مفاعیلن بخا برخی مفاعیلن ریشا رفعولان مای بادو مفاعیلن رخ تھمن مفاعیلن عنبر
کبھو ئی فعولن تم کلامہ معلوم ہو کہ لفظ ہم سے اور ضرب مقصور سے چشم پوشی کرکے کبھو ئی کو
بروزن فعولن لکھنا یعنے چہ ہم وزن دوم را عروض ہم مقصور ست یا محذوف و ضرب محذوف
بر ینگونہ **بیت** فروغ روے اوچون نور خورشید * نسیم زلف اوچون بوی عنبر *
ت اور وزن مسدس کا دوسرا یہہ ہے کہ عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنے
فعولن اور ضرب محذوف یعنے فعولن جیسا کہ شعر مرقومہ متن مین ہے تقطیع یہہ ہے
فروغی رو مفاعیلن یاوچونو مفاعیلن زخرشید فعولان نسیمی زل مفاعیلن فاوچو بو
مفاعیلن یعنبر فعولن ہم دو وزن اول مربع را عروض و ضرب سالم بود بر ینگونہ **بیت**
بیاران می کہ پنداری * روان یاقوت تابستی * و یاچون برکشیدہ تیغ * پیش آفتابستی *
ت وزن پہلا مربع کا اسطرح ہے کہ عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعیلن
جیسا کہ شعر مرقومہ متن مین ہے تقطیع یہہ ہے بیارامی مفاعیلن کپنداری مفاعیلن روایاقو
مفاعیلن تتابستی مفاعیلن و یاچو بر مفاعیلن کشیدہ تی مفاعیلن غپیشی آ مفاعیلن فتابستی
مفاعیلن نمیین تیغ کا متعلق بمصرع ثانی ہے اور یاقوت بالیستی اور آفتابستی بمعنی یاقوت
تابست آفتاب ہست او حرف یا زائدہ فقط واسطے زینت کلام کے ہے ح قولہ یاقوت تابستی
یعنی پنداری کہ مثل یاقوت تابی و روشنی دارد درینصورت ایطا در قافیہ باشد لیکن چون
ایطاء خفی ست باکی ندارد آنا آنچہ در بعض نسخ بالیستی بباء موحدہ قبل الف و بیای مثناۃ تحتانی
قبل سین واقع شدہ باعتبار معنی چندان چسپان نیست و تعلق پنداری را بخوبی صلاحیتی
نیدارد تم کلامہ معلوم ہو کہ ایسے مقام پر تابستے کو بالیستے گمان کرنا سواے ناواقفیت
فن کے اور کیا کہا چاہیے اور گمان ایطا بھی ان قافیون مین بیجا ہے کہ واسطے کہ آفتاب
بمعنی خورشید ہے اس جگہہ نہ بمعنی تابش مہر چنانچہ صاحب برہان لکھتا ہے کہ معنی ترکیبی
آن آفت آب ہست و بحسب اصطلاح شمس را گویند اور صاحب سراج اللغات لکھتا ہے کہ

آفتاب بمعنی قرص خورشید ست وبمعنی خورشید مجاز ست بخلاف مهتاب که بمعنی روشنی ماه ست
وبمعنی قرص ماه مجاز ست وقیاس ماهتاب بر آفتاب وقیاس آفتاب بر ماهتاب خطا است
اور غیاث اللغات مین لکھا ہے کہ آفتاب معروف ست وبمعنی روشنی آفتاب نیز آمده کشف
وغیره سے هم وزن دوم را هر دو مقصور آورده اند ومثال برنگونه اند بیت بماند ستم
غریوان هم من از بیداد هجران ۞ واین محذوف است ست اور وزن دوم مربع یعنی عروض
او رضرب دونون مقصور لائے ہین یعنی فعولان اور بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع او
یہ ہے بماند ستم مفاعیلن غریوان فعولان مزبیدا مفاعیلن دهجران فعولان غریوان بمعنی فریاد
کننده ہے اور یہہ بیت حقیقت مین بوزن محذوف ہے کسواسطے کہ مربع نصف مثمن ہوتا ہے
پس اگر مقصور کہین تو مثمن دائرے سے خارج ہو جاوے واگر مربع نصف مثمن ٹھہرے
لہذا اسکو محذوف کہنا چاہیے اور یہہ تائید قول اول کی ہے اور قول اول مین مطلق
مثمن مین تسبیغ کو منع کیا ہے هم وقیاس گذشته چنان اقتضا میکند که اینجا هر دو وزن آید
یکی را عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور ودیگر را عروض همان وضرب محذوف والا هر دو
ضرب مسدس نیز یکی گیرند وحقیقت آنست که در لغت پارسی میان این دو وزن مباینت
الا از جهت قافیه نباشد وچون چنین باشد هر یکے را از هزج مثمن ومسدس یک وزن باشد
ومربع را دو وزن پس هزج سالم را چهار وزن بیش نباشد ست اور قیاس گذشته ایسا چاہتا ہے
کہ اس جگہہ دونون وزن لائین مثل مسدسات کے ایک کا عروض مقصور یا محذوف اور
ضرب مقصور اور دوسری کا عروض وہی یعنی مقصور یا محذوف اور ضرب محذوف والا یعنی اگر یہہ امر قرار ندین
تو چاہیے کہ دونون وزنون کو مسدسات مین بھی ایک کہین اور حقیقت کہ زبان فارسی مین کچھ فرق ان دونون
وزنون مین نہین ہے الا از جهت قافیہ مراد یہہ کہ مقام قافیہ آخر بیت ہے اور سمین البتہ فرق
ایک ساکن کا ہے اور بس پس جب یہہ امر قرار پایا تو یہہ چار وزن ٹھہرے ایک ہزج
مثمن سالم اور ایک مسدس کہ عروض اور ضرب اوسمین مقصور یا محذوف ہون اور دو وزن
مربع کے ایک مربع سالم کہ عروض اور ضرب بھی اوسمین سالم ہون اور دوسرا مربع سالم کہ
عروض اور ضرب اوسمین مقصور یا محذوف ہون پس ہزج سالم کے چار وزن سے زیادہ ہو نہین سکتے

م و در مربع متاخران شعر کمتر گفته اند خاصه بر وزن اخیر و درین نوع هیچ زحاف دیگر روا نبود
ت اور مربع مین متاخرون نے شعر کم کہے ہین علی الخصوص وزن اخیر مین جسکا عروض
اور ضرب مقصور ہے اور اس نوع مین یعنی ہزج سالم مین کوئی اور زحاف روا نہین ہے
کسواسطے کہ در صورت زحاف بحر سالم نرہیگی ہم ہزج مکفوف درین نوع ہم وافی و مجزو
و مشطور یعنی مثمن و مسدس و مربع آید و ہمہ ارکان مکفوف ازند و ازرا یک عروض و دو ضرب
آوردہ اند و بر شش وزن شمردہ اند دو مثمن و دو مسدس و دو مربع عروض ہمہ مقصور یا محذوف
ضربہا یکی مقصور و دیگر محذوف و بحقیقت ہمہ سہ وزن باشد چنانکہ گفتیم ہزج مکفوف
اس نوع مین بھی وافی اور مجزو اور مشطور یعنی مثمن اور مسدس اور مربع لائے ہین اور
عروض و ضرب کے سب ارکان اس مین مکفوف آتے ہین اور اسکا ایک عروض اور
دو ضربین ہین اور چھہ وزنون پر عروضیون نے شمار کیا ہے دو مثمن اور دو مسدس
اور دو مربع عروض سب وزنون کا ایک ہی مقصور یا محذوف اور ضربین سب وزنون کی
دو ایک مقصور اور دوسری محذوف اور حقیقت مین یہہ چھہ وزن ہین جیسا کہ کہا ہے
ہزج سالم کے بیان مین معلوم ہو کہ ازروے قیاس کے یہہ چار چار وزن ہوتے ہین
مثلاً وافی مین عروض اور ضرب دونون مقصور یا دونون محذوف یا عروض مقصور ضرب
محذوف یا عروض محذوف ضرب مقصور مگر چونکہ اجتماع حذف و قصر مغیر وزن نہین ہے
حقیقت مین یہہ چارون ایک وزن ٹھہرے وعلی ہذا القیاس مسدس اور مربع مین
پس مکفوف کے جملہ تین وزن ہوئے اور عروضیون نے جو چھہ وزن کہے ہین دو وافی
کی اور دو مسدس کے اور دو مربع کے وجہہ اسکی یہہ ہے کہ مثلاً وافی مین جب قصیدہ
خواہ غزل خواہ قطعہ کہین گے ضرب ایک صورت پر ہوگی اگر محذوف ہوگی مقصور نہو سکیگی
اور اگر مقصور ہوگی محذوف نہو سکے گی پس ضربین دو ٹھہرین اور عروض قصیدہ و ضرب
محذوف مین بھی مقصور اور محذوف ہوگا اور قصیدہ ضرب مقصور مین بھی پس عروض
ایک ہی ٹھہرا اور مثنوی تابع مصرعات ہے اوسکے بھی وہی وزن ہونگے ہزج مثال
مثمن شعر بہار آمد و معقول برافگندہ حوالی ؎ نسیم سمن آوردہ بمن باد شمالی

ت مثال مثمن کی جسمین عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنے فعولن جیساکہ شعر
مذکور مین ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ بہار آئی اور اطراف باغ کو صیقل کیا اور بوی خوش
سمن کی لائی میری طرف باد شمال مصقول صیقل کردہ شدہ صیقل سے اور صیقل آلہ زدودن
اور صیقل کرنا منتخب اور کنز سے بعضے نسخون مین مقصول بتقدیم قاف صاد پر ہے قصل سے
اور قصل بالفتح بریدن منتخب سے اور قصیل بمعنی کشت سبز بریدہ شدہ یہہ بھی منتخب سے
اور نسیم وہ چیز کہ بوی خوش رکھتی ہے خیابان اور غیاث سے اور کیا عجب کہ بجاے نسیم
سمن شمیم سمن ہو تقطیع یہہ ہے بہارام مفاعیل و مصقول مفاعیل بر آنگند مفاعیل حوالی
فعولن نسیمس مفاعیل سنا ورد مفاعیل بمن باد مفاعیل شمالی فعولن ہم مثال مسدس شعر
نگرتا غم ہجرانت چہ کردہ است * برین عاشق بیچارہ پردرد ت مثال مسدس کی کہ عروض
دونون مقصور ہین یعنے فعولان جیساکہ شعر مذکور مین تقطیع اوسکی یہہ ہے
نگرتا غ مفاعیل مہجرانت مفاعیل چکردست فعولان برین عاش مفاعیل قبیچار مفاعیل
اپردرد فعولان ہم مثال مربع بیت بدستان دل من برد * یکے ترک پریزاد *
ت مثال مربع کی جسمین عروض اور ضرب دونون مقصور ہین یعنے فعولان جیساکہ شعر مذکور
مین تقطیع اوسکی یہہ ہے بدستاد مفاعیل لمن برد فعولان یکی ترک مفاعیل پریزاد فعولان
ہم و تسکین اوسط روا بود و متاخران برین وزنہا شعر کم گویند و متقدمان در یک بیت
در صدر و ابتدا موفور و اخرب بسیار جمع کردہ اند بدینگونہ رودکی گوید بیت دل آزاد کن از
درد تن آزاد کن از رنج * جام آور و دردو آور و نرد آور و شطرنج * و برعکس ہم گفتہ اند
ت اور تسکین اوسط روا ہے یعنے ان وزنون مین اگر چاہین بجای مفاعیل مفاعیل کے مفاعیلن
مفعول لائین اور متاخرون نے ان وزنون مین شعر کم کہے ہین اور متقدمون نے
درمیان ایک بیت کے صدر و ابتدا مین موفور یعنے مفاعیل کو اور اخرب یعنے مفعول کو
اکثر جمع کیا ہے جیساکہ شعر رودکی کا لکھا گیا تقطیع اوسکی یہہ ہے دلازاد مفاعیل کنتر ورد مفاعیل
تنازاد مفاعیل کنزرنج فعولان جاما و مفعول ر دردو ا مفاعیل ر نرد او مفاعیل رشطرنج فعولان
صدر سے جسمین موفور اور ابتدا اخرب ہے اور برعکس بھی کہا ہے یعنے صدر اخرب اور ابتدا

موفور اور رود نام ایک ساز کا ہے ھم ہزج اخرب واین نوع ہم مثمن آید و مسدس و مربع نیز وصدر وابتدا ہر دو اخرب آرند باقی مکفوف وگفتہ اند آنرا پنج عروض وہشت ضرب است و بیست و سہ وزن آمدہ است ہفت مثمن وہشت مسدس وہشت مربع وبحقیقت آنرا سہ عروض وسہ ضرب است وباعتبار تحقیق اگر خواہند این عدد را مضاعف گیرند وبردہ وزن است سہ مثمن وسہ مسدس چہار مربع ست ہزج اخرب یہہ نوع بھی مثمن اور مسدس اور مربع آتی ہے اور صدر اور ابتدا کو اخرب لاتے ہین اور باقی مکفوف اور عروضیون نے کہا ہے کہ اوسکے پانچ عروض ہین اول سالم مفاعیلن دوم مقصور یا محذوف یعنی فعولان یا فعولن سوم ازل یا مجبوب یعنے فعول یا فعل چہارم مسبغ مفاعیلان پنجم مخنق ازل یا مخنق مجبوب یعنے فاع یا فع اور آٹھہ ضربین ہین اول سالم یعنے مفاعیلن دوم مقصور یعنے فعولان سوم محذوف یعنے فعولن چہارم ازل یعنے فعول پنجم مجبوب یعنے فعل ششم مسبغ یعنے مفاعیلان ہفتم مخنق ازل یعنے فاع ہشتم مخنق مجبوب یعنے فع اور تئیس وزنون پر آتی ہے سات مثمن اور آٹھہ مسدس اور آٹھہ مربع اور حقیقت مین اوسکے تین عروض ہین اول سالم یا مسبغ دوم مقصور یا محذوف سوم ازل یا مجبوب کسواسطے کہ سالم اور مسبغ ایک ہین اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہموزن ازل ومجبوب ہین پس دو ساقط ہوئے پانچ مین تین رہگئے اور تین ضربین ہین سالم اور مسبغ ایک مقصور اور محذوف دو ازل اور مجبوب تین اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہموزن ازل ومجبوب ہین اور باعتبار تحقیق سکے اگر چاہین ان اعداد عروض وضرب مین تضعیف کرین یعنے ایک ایک کو دو دو شمار کرین پس ازروی اعداد کے بارہ عروض اور ضرب ہوتے ہین اور دس وزنون پر مستعمل ہے تین مثمن ایک سالم العروض والضرب دوم جسمین عروض اور ضرب مقصور ومحذوف ہین سوم جسمین عروض وضرب ازل اور مجبوب اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہین اور تین مسدس ایک جسکی عروض اور ضرب سالم اور مسبغ ہین دوم جسکی عروض اور ضرب مقصور اور محذوف ہین سوم جسکے عروض اور ضرب ازل اور مجبوب اور مخنق ازل اور مجبوب اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہین اور چار مربع ایک جسکی عروض اور ضرب سالم ہین دوم جس مین عروض مقصور اور سالم اور ضرب مقصور اور محذوف ہے مگر دونون شمار مین واحد ہین سوم جسمین

عروض اور ضرب محذوف ہین چہارم جسمین عروض ناپدید اور ضرب ازل اور مجبوب اور مخنق
انا یاد مخنق مجبوب سے ہے یہہ چارون بھی شمار واحد مین ہین اور تسبیغ رکن سالم مثمن اور مربع
مین نہین لائے کسواسطے کہ مثمن مین بنجا ہیے کہ بحر دائرہ سے نکلجائے گی اور مربع مانند مصراع
واحد مثمن سے ہے کہ رکن سوم مخنق آتا ہے معلوم ہو کہ اس جگہہ صاحب حاشیہ کو مغالطہ ہوا
اور یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ باعتبار تحقیق اہ معنی این فقرہ برین فقیر منکشف نشد زیرا کہ بہ
تضعیفش اوزان دہ نمی شود پس اگر تضعیف سہ اخیر مرادست از سہ اخیر مراد از تضعیف ضرب
گرفتہ و عروض را بدستور باقی داشتہ نمی شود و اگر تضعیف ہر دو سہ دوازدہ گردد نہ دہ تمم کلامہ
پوشیدہ نرہے کہ اعتبار اوزان محقق علیہ الرحمہ نے کہین موافق تعداد عروض و ضرب نہین
کیا ہے بلکہ ہر جگہہ اوزان مستعملہ لکھے ہین یہان لزوم مالایلزم کی کیا ضرورت تھی انسان کو چاہیے
کہ پہلے سمجھ لے تب بات منہ سے نکالے ھم و تفصیل این ہست اعروض و ضرب ہر دو سالم
برینگونہ بیت ای کودک جادو وش وای فتنہ اہرمن * شکر لب و زیبا رخ و سنگین دل و
سیمین تن بدست اور تفصیل یہہ ہے کہ پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنے
مفاعیلن جیسا کہ شعر مذکور مین ہے تقطیع یہ کہ ای کو دمفعول کجادو مفاعیل شا می فتن
مفاعیل ای اہرمن مفاعیلن شکر ل مفعول بر زیبا ر مفاعیل خ سنگین د مفاعیل ل سیمین تن مفاعیلن
مجوس دو خدا اقرار دیتے ہین ایک خالق خیر اوسکو یزدان کہتے ہین دوسرا خالق شر اوسکو
آہرمن کہتے ہین کذا فی البرہان والغیاث اور بعضے نسخون مین بجاے آہرمن دہرمن ہے
ای فتنہ زمانہ من ہم و چون در ہمین قصیدہ رکن سوم مخنق کنند برین وزن شود مفعول مفاعیلن
چہار بار و مسمط چہار خانہ برین وزن خوش آید مثالش بیت گفتی بکشم یاری آن یار منم
آری * گر کشتہ شوم باری در پای تو اولی ترست اور جو اس قصیدے مین یعنے اس وزن
مین رکن تیسرا مخنق کرین یعنی مفاعیل مفاعیل کو جو حشو مین ہے مفاعیلن مفعول کرین یہہ وزن
ہو کہ مفعول مفاعیلن چار بار اور مسمط چہار خانہ اس وزن مین خوشنما ہے یعنے تین مصرع
ایک وزن اور ایک قافیے مین اور چوتھے مصرع مین قافیہ اور مثال اوسکی شعر مذکور ہے
تقطیع کھیب مفعول گفتی بکشم یاری مفاعیلن آن یار مفعول منم آری مفاعیلن گر کشت مفعول شوم

مفاعیلن ۸ بار یعنی مفعول تا اواخر مفاعیلن هم بحر عروض مقصور یا محذوف وضرب با مقصور مثالش
بیت صد سال بامید سلامی وپیامی ٭ چون معتکفان بر در وبام تو توان بود ست دوسرا وزن
عروض مقصور یعنی فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب با مقصور یعنے فعولان مثال اوسکی بیت
مسطور ہے تقطیع یہ ہے صد سال مفعول بامید مفاعیل سلامیو مفاعیل بپامی فعولن چہ مُعت مفعول کفا بر
مفاعیل رُبا بیت مفاعیل تو ابود فعولان اس مثال مین عروض محذوف تھا مثال عروض مقصور
کی یہہ ہے بیت دود از جگرم زمزمۂ چنگ برآورد ٭ این نغمہ ندانم بچہ آہنگ برآورد ٭
ج عروض ہمان وضرب با محذوف وہمان ست کہ وزن گذشتہ ست تیسرا وزن عروض
وہی یعنی مقصور فعولان یا محذوف فعولن اور ضرب با محذوف یعنی فعولن مثال دونون کی بیت
حرف از کسی آموز کہ گفتار نداند ٭ شاگرد کسے باش کہ بسیار نداند بیت دوسری در عشق کسی را
خبر از راز کسے نیست ٭ آتش بسرم سوزد ودستار نداند ٭ اور یہہ وہی وزن گذشتہ ہے ح
یعنی چون نزد مصنف در محذوف ومقصور باعتبار وزن فرقی نیست لہذا سوم را حوالہ دوم ساختہ
تم کلامہ معلوم ہو کہ مصنف نے دونون کو بیان کرکے لکھدیا کہ حقیقت مین یہہ دونون وزن
ایک ہین کسواسطے کہ اجتماع قصر وحذف آخر شعر مین مغیر وزن نہین اور یہی مذہب جمہور ہے
نزد ایشان چہ معنی وارد ہم عروض ازل یا مجبوب وضرب ازل ہ عروض ہمان وضرب مجبوب
مثالش بیت با این ہمہ در راہ تو گر خاک شویم ٭ شایستہ نباشیم قدمہای ترا ٭ ت چوتھا وزن
عروض ازل یعنے فعول یا مجبوب یعنی فعل اور ضرب ازل یعنے فعول اور پانچوان عروض وہی اور
ضرب مجبوب یعنے فعل مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع اوس بیت کی یہہ ہے با ای مفعول ہمہ در راہ
مفاعیل تگر خاک مفاعیل شویم فعول شایست مفعول نباشیم مفاعیل قدمہای مفاعیل ترا فعل اور
جو حقیقت مین یہہ دونون وزن ایک ہین اور یہی دو مصرع بتقدیم وتاخیر مثالین دونون
وزنون کی ہوسکتی ہین محقق نے اندراج بیت ثانی کی احتیاج نجانی ح قولہ عروض ہمان
وضرب مجبوب اختلاف ضرب ازل ومجبوب بحقیقت دو وزن است لیکن چون محقق علام
یک دو ساکن را در آخر باعث اختلاف وزن نمیداند لہذا ہر دو را یکی کردہ تم کلامہ معلوم ہو کہ یہہ
بظاہر دو وزن ہین اور حقیقت مین ایک اور صاحب حاشیہ نے برعکس بیان کیا اور کسی کے

نزدیک باجتماع یک ساکن اور دو ساکن آخر مین وزن مختلف نہین ہوتا صاحب حاشیہ کا
یہہ امر بار بار بہ نسبت محقق لکھنا بیجا ہے اور سبب اسکا ناآشنائی فن ہے ہم دعروض فاع
یا فع گفتہ اند و ضرب فاع زعروض ہمچنان و ضرب فع و شرط کردہ اند کہ ماقبل عروض و ضرب
درین دو وزن سالم بود و این سہو ہست چہ این دو وزن ہمان ہست کہ چہارم و پنجم الا آنکہ سہ متحرک
آخرین مسکن الاوسط است و عروض و ضرب مخنق شدہ مثالش این وزن شعر ترسند از انم کہ اگر دیر
آید ٭ زین جان پر از درد بر آید فریاد ٭ و این چہار وزن بحقیقت یکی ہست بوزن ترانہ ست کہ
آنرا رباعی خوانند و بپارسی دوبیتی گویند ت چھٹا وزن عروض فاع یعنی مخنق ازل یا فع یعنی
مخنق مجبوب کہا ہے اور ضرب فاع ساتوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب فع
اور عروضیون نے شرط کی ہے کہ ماقبل عروض اور ضرب کے ان دونون وزنون مین یعنی
چھٹے اور ساتوین مین رکن سالم آئے اور یہہ سہو ہے اسواسطے کہ یہہ دونون وزن وہی
ہین جو چوتھا اور پانچوان ہے مگر یہہ کہ تین متحرک آخرین مسکن الاوسط ہین اور عروض
اور ضرب مخنق ہوئے ہین اسطرح کہ لام مفاعیل کا فای فعول و فعل سے ملا ہے اور مفاعیل
فاع اور مفاعیلن فع ہوا ہے مثال اوسکی شعر مذکور ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ترسند مفعو
ازانم کہ مفاعیل اگر دیر امفاعیلن ید فع زی جان مفعول پر ز درد مفاعیل بر آید فر مفاعیلن یاد
فاع اور یہہ چارون وزن یعنی چہارم پنجم ششم ہفتم حقیقت مین ایک ہین اور یہہ وزن ترانی کا ہے
کہ اوسکو رباعی کہتے ہین اور فارسی مین دوبیتی کہتے ہین ارکان چارون وزنون کے یہہ ہین
وزن چہارم مفعول مفاعیل مفاعیل فعول وزن پنجم مفعول مفاعیل مفاعیل فعل وزن ششم
مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع وزن ہفتم مفعول مفاعیل مفاعیلن فع پس چہارم اور پنجم اسواسطے
ایک ہین کہ جمع ہونا ایک ساکن اور دو ساکن کا آخرین مغیر وزن نہین ہے اور ششم
اور ہفتم مخنق اوسکے ہین پس چارون وزن ایک ٹھہرے اس جگہہ بھی صاحب میزان کو
مغالطہ ہوا اور یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ و این سہو ہست یعنی بحقیقت سالم نیست زیرا کہ چون در
چہارم و پنجم در مفاعیل فعول یا مفاعیل فعل کہ در آخر مصرع واقع می شود سہ متحرک یعنی لام مفاعیل
و دو متحرک فعول یا فعل بہم آیند و تسکین وسط کردہ حرف اول فعول یا فعل را بماقبل منضم نمایند یعنی

مسکن مخنق سازند مفاعیلن فلع یا مفاعیلن فع شود پس بتحقیقت درینجا رکن سالم نیست واین ہردو
فرع چہارم وپنجم است مگر بار خدا یا چنان گویند کہ مراد از سالم درصورت است نہ بتحقیقت وہمین قدر
تغیر برای اختلاف کافی ست تم کلامہ معلوم ہوا کہ طالب علمی اور چیز ہے اور شاعری اور عبارت متن
مین کہ لفظ سہو بعد لفظ سالم کے واقع ہوا صاحب حاشیہ نے اپنے گمان مین یہہ مطلب سمجھا کہ اس
وزن کے رکن کو سالم جاننا سہو ہے حال انکہ مطلب کتاب کا یہہ ہے کہ وزن ششم وہفتم کو
برا سے سمجھنا سہو ہے بلکہ یہ دونون اوزان چہارم وپنجم ہین اور لکھتا ہے کہ ہمین قدر تغیر برای اختلاف کافی است یہہ کسی کے نزدیک مسلم نہین [بالذات رہے علیحدہ ہین] اور رکن کے مخنق ہونے سے ہرگز وزن
نہین بدلتا بلکہ کہتے ہین کہ اس وزن مین یہ رکن مخنق آگیا ہے م مسدسات ح عروض سالم
یا مسبغ وضرب مسبغ ط ہردو سالم برینگونہ **بیت** تا کے بودای کودک سنگین دل ❊ جور تو
برین عاشق بی سامان **ت** مسدسات آٹھوان وزن عروض سالم یعنی مفاعیلن یا مسبغ
یعنی مفاعیلان اور ضرب مسبغ یعنی مفاعیلان نوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم
یعنے مفاعیلن شعر مثال کا جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے تا کیب مفعول ودی کود
مفاعیل کسنگیدل مفاعیلن جوریت مفعول بری عاش مفاعیل قبی بیسا مان مفاعیلان چونکہ
تسبیغ مغیر وزن نہین ہے ایک بیت دونون کی مثال مین کافی ہے
م ی عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور مثالش **شعر** دلدار من آن ترک پریزاد ❊
کس نیست بخوبی بہمان، یا ر ❊ یا عروض ہمان وضرب محذوف وحکمش ہمان است **ت**
دسوان وزن عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنے فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان
مثال اوسکی مرقومہ متن ہے اور تقطیع اوسکی یہ ہے دلدار مفعول منا ترک مفاعیل پریزاد
فعولان کس نیس مفعول بخوبیہ مفاعیل جہاں یار فعولان گیارہوان وزن عروض وہی یعنی فعولان
یا فعولن اور ضرب محذوف یعنے فعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنے دہم اور یازدہم وزن واحد ہے
اور مثال اول کافی ہے م یب عروض ازل یا مجبوب وضرب ازل یج عروض ہمچنان وضرب
مجبوب مثالش **بیت** با تو نتوان گفت سخن ❊ زیرا کہ توئی شاہ بتان **ت** بارہوان وزن
عروض ازل یعنی محذوف مقصور فعول یا مجبوب یعنی محذوف مرتین فعل اور ضرب ازل یعنے

فعول تیرہوان وزن عروض وہی یعنی فعول یا فعل اور ضرب مجبوب یعنی فعل مثال مرقومۂ متن ہی
تقطیع اوسکی یہہ ہے باتون مفعول تو اگفت مفاعیل سخن فعل زیراکہ مفعول تو ئی شاہ مفاعیل
بتا فعل یا بتان فعول چونکہ دونون وزن ایک ہین ایک مثال کافی ہے ہم بدعروض فاع یا فع
وضرب فاع یہہ عروض ہمچنان وضرب فع وما قبل عروض وضرب ہردو سالم واین ہم سہو است
وبحقیقت ضربہای گذشتہ است اما مسکن مثالش بیت دل سوختہ از زلف مشک * خجلت
زدہ از رویت مہ * ت چودھوان وزن عروض یعنی مخنق اثل یا فع یعنی مخنق مجبوب اور ضرب فاع
پندرہوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب فع مگر ما قبل عروض وضرب کی ارکان سالم کی شرط
کی ہے یہہ بھی سہو ہے جیسا کہ مثمن مین بیان ہوا اور حقیقت مین یہہ اضراب گذشتہ ہین یعنی اوزان گذشتہ ہین
امسکن بسبب تخنیق کی مثال اوسکی بیت مرقومۂ متن ہی تقطیع اوسکی یہہ ہے دل سوخ مفعول تا زلفت مفاعیلن مشک فاع خجلت ز
مفعول دہ از رویت مفاعیلن مہ فع پس یہہ چارون وزن بھی حقیقت مین ایک ہین جیسا کہ
مثمن مین بیان ہوا ہم مربعات یو ہر دو سالم بر بنگوید شعر اکنون کہ چنین زارم * بر من نکنی
رحمت * واین مانند یک مصرع مثمن است کہ رکن سوم مخنق آرند ت مربعات سولھوان وزن
مربع کا عروض اور ضرب دونون سالم یعنی مفاعیلن جیسا کہ شعر مرقومۂ متن مین ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہے اکنونکہ مفعول چنین زارم مفاعیلن بر من نہ مفعول کنی رحمت مفاعیلن اور یہہ مانند ایک
مصرع مثمن کے ہے یعنی مانند ہزج اخرب مثمن جسمین رکن سوم مخنق لاتے ہین یعنے مفعول مفاعیل
مفاعیل مفاعیلن کو مخنق کرکے مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن کہتے ہین ہم نیز ہردو مقصور و
رکن ابتدا اخرب فشاید وبرینگونہ بود بیت من بی تو چنین زارم * تو از دور ہمین خندی عروض
سالم وضرب محذوف برینگونہ بیت چندین چہ کنی تنبل * مارا چہ فریبی * واین ہر دو
ہمچنان ست کہ دراول گفتہ شد ت سترہوان وزن عروض اور ضرب دونون مقصور یعنی فعولان
اور اس وزن مین رکن ابتدا اخرب سنجا ہے اسواسطے کہ جب دونون مصراع مربع کو مثمن کرین کوئی
وزن مثمن نہین ہو سکتا اور بدون تخنیق کے حشو مین اخرب کیونکر ہو بیت مثال کی مرقومۂ
متن ہے اور تقطیع یہہ ہے من بیت مفعول چنی زار فعولان تا زدور مفاعیل ہمی خند فعولان
اور اٹھارہوان وزن عروض سالم یعنے مفاعیلن اور ضرب محذوف یعنے فعولن بیت مثال کی

مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چندیچ مفعول کنی تنبل مفاعیلن مارپیچ مفعول فی فعولن تنبل
بالضم اول وثالث بمعنی مکر وحیلہ از لطائف وبرہان ولغات ترکی وسراج کذافی الغیاث اور یہہ
دونوں وزن اوسیطرح ہین جسطرح کہ اول بیان کیا یعنے مانند ایک مصرع مثمن کے ہم بیطرح ہر دو
محذوف برینگونہ **بیت** ای یار گرامی ؛ آخر تو کجائی ؛ واین در حکم یک مصراع نیست و کوتاہ ترین
وزنہای ہزج است **ت** وزن اونیسوان عروض اور ضرب دونوں محذوف یعنی فعولن بیت
مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے ای یار مفعول گرامی فعولن آخر مفعول کجائی فعولن اور یہہ
ایک مصراع مثمن کے حکم مین نہین ہے اسواسطے کہ یہہ کسی وزن پر اوزان مثمنات مسطورہ سے
نہین ہے اور کوتاہ ترین اوزان ہزج سے ہے اسواسطے کہ فقط بیس حرف اور بارہ حرکتین اسمین
ہین م ک جائیکہ عروض ہم بدینگونہ وضرب ازل یعنے فعول برینگونہ **شعر** یکبارہ چنین جاہل وخونخوارہ
مباش ؛ کا عروض ہمان وضرب مجبوب برینگونہ **بیت** دانی کہ دل از تو نشود سیر مرا ؛ ب
عروض ہمچنان وضرب فاع یا قباش سالم برینگونہ **بیت** مشتاب برفتن صنما لختی باش ؛ ج
عروض ہمچنان وضرب فع برینگونہ **بیت** دانیکہ دلم از سر تو کے گردد ؛ داین ہمہ چہار یک
وزن است بروزن یک مصراع ترانہ پس بحقیقت اوزان مربعات چہار است وانچہ ازین وزنہا
مانند یک مصراع مثمن بہت متاخران استعمال کمتر کنند وقدما یران شعر بسیار گفتہ اند **ت**
بیسوان وزن وہ کہ عروض اوسکا ظاہر نہو یعنے بیت منعقد ہو اور رکن عروض کچھہ داخل مصرع
اول اور کچھہ شامل مصرع ثانی ہو اور ضرب ازل یعنے فعول اسطرح **بیت** یکبارہ چنین جاہل
وخونخوارہ مباش ؛ لام جاہل کا مصرع ثانی مین شامل ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے یکبار مفعول
چنین جاہ مفاعیل لخونخوا مفاعیل مباش فعول اکیسوان وزن عروض وہی یعنی ناپدید اور ضرب
مجبوب یعنے فعل اسطرح **بیت** دانی کہ دل از تو نشود سیر مرا ؛ نون نشود کا شامل مصراع اول تقطیع
یہہ ہے دانیکہ مفعول دلزتون مفاعیل شود سیر مفاعیل مرا فعل بائیسوان وزن عروض وہی
یعنے ناپدید اور ضرب فاع مخنق ازل اور ماقبل اوسکے رکن سالم اسطرح **بیت** مشتاب برفتن
صنما لختی باش ؛ صاد صنما کا شامل مصرع اول ہے تقطیع یہہ ہے مشتاب مفعول برفتنص
مفاعیل نما لختی مفاعیلن باش فاع تیئسوان وزن عروض وہی یعنی ناپدید اور ضرب فع مخنق

محبوب اسطرح بلبیت دانی کہ دلم از سر بوسے گرد دہ بار سر متعلق مصرع ثانی سے ہے معنی یہ کہ
تو جانتا ہے کہ دل میرا تیرے سے خیال [illegible] سے کب پھرتا ہے یعنے ترک عشق ممکن نہین تقطیع یہ ہے
وانیکہ مفعول دلم ازس مفاعیل ز تو کی گر مفاعیلن دد فع اس جگہہ صاحب حاشیہ نے شعر غلط پڑہا
اور تقطیع غلط کی اور خیال معقد کا بھی نکیا اور نسبت مسامحہ کی طرف محقق علیہ الرحمہ کے لکھی ہے
وانیکہ مفعول دلم سیر مفاعیل ز تو کیگر مفاعیلن د دفع لیکن مخفی نماند کہ درین تمثیل مسامحہ ہست زیرا کہ
عروض درین شعر ناپدید نیست جزوی از کلمہ کہ بعضش در مصراع ثانی معتبر باشد ماخوذ نیست تم کلامہ
اور یہ چارون ہے یعنے وزن بستم وبست ویکم وبست ودوم وبست وسوم وزن واحد ہے ایک مصرع
ترانہ کے وزن پر پس حقیقت مین اوزان مربعات چار ہین کسو اسطے کہ دوم اور چہارم ایک وزن ہے
اور یہ چارون بھی ایک پس چار وزن مربعات کے تمام وکمال ٹھہرے اور جو وزن کہ اوزان
مربعات مین مانند ایک مصرع مثمن کے ہے یعنے مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن متاخرون نے
اس وزن مربع کو کمتر مستعمل کیا ہے اور قدما نے اس وزن مین شعر بہت کہے ہین ہم و ایشان
ہر مصراعے را قافیہ آوردہ اند و آنرا بیتے می شمردہ مانند رجز مشطور یا بیتہای معقد از اشعار تازیان
کہ آنرا تنصفی معین نباشد و بدین سبب ترانہ را قدما چہار بیت می گرفتہ اند و آنرا چہار بیتی خواندہ
اند و بتازی رباعی و در ہر چہار قافیہ آوردن لازم می شمردہ اند اما بنزدیک متاخران چون مربعات
این اوزان مستعمل نیست این اوزان متروک است و ہر بیتے را ازین ابیات مصراعے می شمرند
و رباعی را دو بیتی میخوانند و مصراع سوم را خصی خوانند و قافیہ شرط نمی نہند ت اور قدما
ہر مصرع مربع مین قافیہ لاتے ہین اور اوسکو ایک بیت شمار کیا ہے مانند رجز مشطور کے یعنے
رجز چہار رکنی کی فارسی مین کہ ایک بیت مربع اوسکی بجاے ایک مصراع مثمن کے ہوتی ہے
اور ایک بیت مثمن مین چار قافیے لاتے ہین یا مانند ابیات معقد تازی کے کہ اوس مین تنصیف
معین نہین ہوتی ہے یعنے معقد کہ اوس مین عروض کچھہ شامل مصرع اول اور کچھہ داخل مصرع ثانی ہوتا ہے
اوسکی ایک بیت کو مصرع کر لیتے ہین اور دو بیتون کا ایک شعر ہوتا ہے پس اسی سبب سے
ترانے کو قدما نے چار بیت قیاس کیا ہے اور اوسکو چار بیتی کہا ہے یعنے اوس مین ہر مصرع
ایک بیت ہے اور تازی مین اوسکو رباعی کہتے ہین الغرض چارون مصرعون مین قافیہ لانا واجب

جانتے ہین اما نزدیک متاخرون کے جو مربعات اس وزن اخرب کے مستعمل نہین ہین یہ وزن
بھی متروک ہین اور ہر بیت کو ان ابیات مربع سے ایک مصرع شمار کرتے ہین اور رباعی کو دوبیتی
کہتے ہین اور تیسرے مصرع کو خصی کہتے ہین اور اوس مین قافیہ شرط نہین جانتے ہین اور
خصی لغت مین خصیہ کردہ کو کہتے ہین مناسبت ظاہر ہے هم و بدانکہ رکن دوم از مثمنات
کہ چہار خانہ نبود و از مسدسات و مربعاتی کہ دو نیمہ نشود روا بود کہ مقبوض استعمال کنند و باشد کہ
خوشتر آید و در غیر ترانہ چون مقبوض آورند در ہمہ قصیدہ ہمچنان بود ت اور معلوم ہو کہ رکن
دوم مثمنات مین جس وقت چہار خانہ نہوں یعنے مسمط نہوں کس واسطے کہ مسمط مین ارکان برابر
اور ہموزن لازم ہین اور مسدسات اور مربعات مین جس وقت دو نیمہ نہون یعنے مسجع نہون کس واسطے
کہ مسجع مین ارکان برابر اور ہموزن لازم ہین تو روا ہے کہ رکن دوم مقبوض استعمال کرین
یعنے مفاعلن لائین اور یہ یعنے رکن دوم کا مقبوض لانا کبھی خوشنما ہوتا ہے اور سوا ترانے کے
جب رکن دوم مقبوض لائین چاہیے کہ تمام قصیدے مین برابر لائین اختلاف نکرین اور رباعی کا
حال محقق خود بیان کرتے ہین هم اما در ترانہ خلط مقبوض و مکفوف بیکدگر روا بود و میان یا
و نون معاقبہ بود و در ہمہ مواضع تسکین اوسط روا بود و خلطش با تحریک ہم روا بود و بدین سبب
رکن دوم ترانہ مقبوض مخنق و غیر مخنق و مکفوف مخنق و غیر مخنق شاید و رکن سوم مکفوف مخنق و غیر مخنق
شاید بران تقدیر کہ رکن دوم مکفوف باشد اما بران تقدیر کہ رکن دوم مقبوض باشد تخنیق صورت
نہ بندد و رکن چہارم ازل مخنق و غیر مخنق و مجبوب مخنق و غیر مخنق شاید پس از زدولج اینشش وجہ
با چہار وجہ رکن چہارم بست و چہار وجہ حاصل آید کہ آنرا اوزان ترانہ خوانند ت لیکن ترانے
مین خلط مقبوض یعنے مفاعلن اور مکفوف یعنے مفاعیل کا بیکدگر روا ہے اور درمیان یا اور
نون کے مفاعیلن مین معاقبہ ہے یعنے دونون ساکن دونون سببون کے ساتھہ ہی گر نہین
سکتے اور جملہ مواضع مین تسکین اوسط روا ہے یعنے جہان تین متحرک واقع ہون وہان حرف
اوسط کو ساکن کر سکتے ہین اور خلط تسکین کا ساتھہ تحریک کے بھی روا ہے یعنے ایک جگہہ
مسکن ہو اور ایک جگہہ محرک اسمین کچہہ قباحت نہین اور اسی جہت سے رکن دوسرا ترانے کا
مقبوض مخنق یعنے فاعلن اور غیر مخنق یعنے مفاعلن اور مکفوف مخنق یعنے مفعول اور غیر مخنق

یعنے مفاعیل لائق ہے اور رکن سوم مکفوف مخنق یعنے مفعول اور غیر مخنق یعنے مفاعیل لائق ہی بشرطے کہ رکن دوم مکفوف یعنے مفاعیل ہو لیکن اوس صورت مین کہ رکن دوم مقبوض ہو یعنے مفاعلن تخنیق ممکن نہوگی کسواسطے کہ جس رکن مین تخنیق کرتے ہین ماقبل اوسکا حرف متحرک ہوتا ہے اور مفاعلن اور فاعلن مین نون ساکن واقع ہوا ہے پس تخنیق نہو سکے گی اور رکن چہارم ترانے کا ازل مخنق یعنے فاع اور غیر مخنق یعنے فعول اور مجبوب مخنق یعنی فع اور غیر مخنق یعنی فعل چاہیے پس ان چھہ وجہون کی آمیزش سے ساتھہ چار وجہون رکن چہارم کی چوبیس وجہیں حاصل ہوتی ہین کہ اونکو اوزان ترانہ کہتے ہین چھہ وجہین یہہ ہین کہ رکن دوم فاعلن یا مفاعلن یا مفعول یا مفاعیل ہو اور رکن سوم مفعول یا مفاعیل ہو اور چار وجہین یہہ ہین کہ رکن چارم فاع یا فعول یا فع یا فعل واقع ہو اور معلوم ہو کہ ارکان اوزان رباعی کے دس ہین پہلا مفاعیلن سالم دوسرا مفاعلن مقبوض تیسرا مفاعیل مکفوف چوتھا مفعولن اخرم پانچوان مفعول اخرب چھٹا فاعلن اشتر ساتوان فعول ازل آٹھوان فعل مجبوب نوان فاع ازل مخنق دسوان فع مجبوب مخنق اور چوبیس وجہین اوزان ترانے کی جو حاصل ہوتی ہین تفصیل اونکی یہہ ہی جو لکھی جاتی ہے

۱ مفعول مفاعیلن مفعول فعل	۹ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل	۱۷ مفعولن فاعلن مفاعیل فعل
۲ مفعول مفاعیلن مفعول فعول	۱۰ مفعول مفاعیل مفاعیل فعول	۱۸ مفعولن فاعلن مفاعیل فعول
۳ مفعول مفاعیلن مفعولن فع	۱۱ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع	۱۹ مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
۴ مفعول مفاعیلن مفعولن فاع	۱۲ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع	۲۰ مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع
۵ مفعول مفاعلن مفاعیل فعل	۱۳ مفعولن مفعولن مفعول فعل	۲۱ مفعولن مفعول مفاعیل فعل
۶ مفعول مفاعلن مفاعیل فعول	۱۴ مفعولن مفعولن مفعول فعول	۲۲ مفعولن مفعول مفاعیل فعول
۷ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع	۱۵ مفعولن مفعولن مفعولن فع	۲۳ مفعولن مفعول مفاعیلن فع
۸ مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع	۱۶ مفعولن مفعولن مفعولن فاع	۲۴ مفعولن مفعول مفاعیلن فاع

ح قولہ این شش وجہ کہ حاصل شدہ ست از ضرب چہار وجہ رکن دوم یعنے مقبوض مخنق و غیر مخنق و مکفوف مخنق و غیر مخنق با دو وجہ رکن سوم یعنی مکفوف مخنق و غیر مخنق تم کلامہ اتنا سمجھہ مین نہ آیا کہ جب چار کو دو مین ضرب دیجیے آٹھہ ہوتے ہین نہ چھہ چوبیس کا نکلنا کیسا ہم وابن بحر را

خاصیتی ہست و آن آنست کہ ہر وی از دو یازدہ سبب خفیف مصراعی افتد بر ینگونہ شعر ای دلبر
دل شد خوش جان ہم شد زو خوشتر * و این وزن اول مثمن ہست کہ رکن آخر سالم است و اگر
یک یک سبب از وی افگنی وزنی دیگر شود و ہم از اوزان این بحر تا انگاہ کہ پنج سبب بماند
و مصراعی بود از مربع این بحر بر ینگونہ شعر ای دلبر دل شد و ہم بسبب تسکین متحرکات ہست
پس ہشت وزن حاصل آید برین ترتیب کہ فضل ہر یکی بر دیگری بیک سبب خفیف باشد
ست اور اوس بحر کی ایک خاصیت ہے کہ اسمین بارہ سبب خفیف سے ایک مصرع
آتا ہے جیسا کہ مرقوم ہوا مثمن ہے وزن اوسکا یہہ ہے مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن اور یہہ وہی
وزن اول اخرب مثمن ہے کہ رکن آخر اوسکا سالم ہے یعنی مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیلن جسکی
مثال یہہ ہے مصرع ای دلبر جادو وش وای فتنۂ اہرمن * پس جب ارکان مخنق ہونگی بر وزن
مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن چار بار ہو جاوے گی پس اگر ایک ایک سبب ان سببون سے
گرا دے تو ایک وزن اور پیدا ہوتا جاوے اس بحر کے اوزان سے بہی اور تسکین متحرکات سے
بھی یہان تک کہ پانچ سبب رہجاوین وہ ایک مصرع ہو مربع اس بحر کا جیسا کہ مصرع مذکور مرقوم ہوچکا
مثمن ہے اور وزن اوسکا مفعولن فعلن ہے پس آٹھہ وزن حاصل ہوتے ہین اس ترتیب سے
کہ فضیلت ایک کی دوسرے پر ساتھہ ایک سبب خفیف کے ہے مثلاً اخرب مثمن یہہ وزن ہے
مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیلن جب ایک سبب کم ہو یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
مصرع اوسکا ؎ صد سال بامید سلامی و پیامی * اور جب دو سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول
مفاعیل مفاعیل فعل مصرع اوسکا ؎ با این ہمہ در راہ تو گر خاک شوم * اور جب تین سبب
کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل مفاعیلن مصرع اوسکا ؎ تا کی بود ای کودک سنگین دل
اور جب چار سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل فعولن مصرع اوسکا ؎ کس نیست جگر
خوار تر از من * اور جب پانچ سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل فعل مصرع اوسکا ؎
با تو نتوان گفت سخن * اور جب چھہ سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل مصرع اوسکا ؎
اکنون کہ چنین زارم * اور جب سات سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفعولن مصرع اوسکا ؎ اے
یار گرامی * اور علی ہذا القیاس اوزان مخنق کہ مساوی وزن مفعول فعولن کا یہہ مصرع ہے ؎

امی دلبر دل شدہ کہ مرکب پانچ سبب سے ہے یعنی مفعولن فعلن م رجز و این بحر ہم در ہر دو لغت مستعمل ست و اصلش تازیان را در دائرہ مستفعلن شش بار بود و در بنا وافی و مجزو و مشطور و منہوک بکار دارند و او را یک عروض و دو ضرب باشد و بر پنج وزن آید دو وافی و یکی مجزو و یکے مشطور و یکے منہوک و بیتهالیش اینست ت یہہ بحر بھی دونون لغت یعنی عربی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرۂ تازی مین مستفعلن چھہ بار ہے اور استعمال مین اوسکو وافی اور مجزو اور مشطور اور منہوک لاتے ہین اور اوسکا ایک عروض یعنی سالم اور دو ضرب ہین یعنی سالم اور مقطوع مفعولن لاتے ہین اور پانچ وزنون پر آتی ہے دو وافی یعنی مسدس اور ایک مجزو یعنی مربع اور ایک مشطور یعنی تین رکن دونون مصرعون مین اور ایک منہوک یعنے دو رکن دونون مصرعون مین اور بیتین اوسکی یہہ ہین م اشعر دارٌ لسلمیٰ اذ سلیمیٰ جارۃٌ قفرٌ تریٰ آیاتہا مثل الزبر * عروض و ضرب ہر دو سالم است ت پہلا شعر عروض اور ضرب دونون سالم یعنی مستفعلن جیساکہ مرقومۂ متن ہین معنی اوسکے یہہ ہین کہ یہہ گھر معشوقہ سلمی کا ہے جسوقت سلمے ہمسایہ اوسکی تہی خالی دیکھتا ہے تو نشان اوسکے مثل کتاب کے کہ دال ہو نویسندہ ہے تقطیع یہہ ہے دارن لسل مستفعلن ما اذ سلی مستفعلن ما جارتن مستفعلن قفرن ترا مستفعلن آیاتہا مستفعلن مثلز بر مستفعلن م ب شعر القلبُ منہا مستریحٌ سالمٌ القلبُ منی جاہدٌ مجہودُ * عروض سالم و ضرب مقطوع است و این ہر دو وافی است ت دوسرا شعر کہ مرقومۂ متن ہے عروض اوسکا سالم اور ضرب مقطوع ہے یعنی مفعولن معنی یہہ ہین دل اوس معشوقہ کا خرم اور سالم ہے اور دل میرا لغب اور ملامیڑا لاگیا ہے مستریح بالضم طلب راحت کنندہ منتخب سے جہد بالفتح والضم توانائی و کوشش و رنج منتخب سے تقطیع القلب من مستفعلن ہا مستری مستفعلن حن سالمن مستفعلن القلب من مستفعلن نی جاہدن مستفعلن مجہود مفعولن یہہ دونون وزن وافی ہین م ج شعر قد ہاج قلبی منزلٌ * من امّ عمرٍ و مقفرٌ * و این مجزو است و عروض و ضرب سالم است تیسرا شعر کہ مرقومۂ متن ہے عروض اور ضرب اوس مین دونون سالم ہین یعنی مستفعلن معنی یہہ ہین جوش مین لایا دل میرا گھر کہ ام عمر سے خالی ہے تقطیع یہہ ہے قد ہاج قل مستفعلن بی منزل مستفعلن من ام عم مستفعلن رن مقفر

مستفعلن

مستفعلن اور یہہ مجزو ہے م شعر ہاج أحزأنا * وتحجو أقد شجا * واین مسطور است
و عروضش ضربش باشد و صدرش ابتدایش ت چوتھا شعر مرقومۂ متن ہے اور یہہ مشطور ہے
یعنی تین رکن دونون مصرعون مین ہین اور عروض اوسکا ضرب اوسکی ہے اور صدر اوسکا
ابتدا اوسکی یعنی عروض اور ضرب اور صدر اور ابتدا مین مستفعلن واقع ہوا ہے اور چونکہ دونون
مصرع اسکے بجاے ایک مصرع مسدس الاصل کے ہین عروض اور ضرب ایک ہے اور صدر
اور ابتدا بھی ایک معنی شعر کے یہہ ہین کون چیز ہیجان مین لائی خبر تونکو اور رنج کو یا حاجت کو
کہ اوسنے محزون کیا شجو بالفتح حاجت اور اندوہ اور اندوہگین کرنا منتخب سے تقطیع یہہ ہے
ماہاج اح مستفعلن زانن وشج مستفعلن ون قد شجا مستفعلن م ہ شعر یا لیتنی فیہا جذع
واین منہوک ست مانند مشطور حشو ندارد ت پانچوان شعر مرقومۂ متن ہے اور یہہ منہوک ہے
یعنی نصف مجزو مربع مانند مشطور کے یعنی اسمین بھی عروض اور ضرب اور صدر اور ابتدا ایک ہے
فرق اتنا ہے کہ حشو نہین رکھتی ہے بخلاف مشطور کے معنی یہہ ہین کاشکے ہوتا مین اوس
زمانے مین جوان یہہ قول ورقہ بن نوفل ابن عم حضرت خدیجہ کا ہے کہ اوسنے جب حال
جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سنا کہا کہ کاش ہوتا مین جوان اور اعانت تمہاری کرتا
تقطیع یہہ ہے یا لیتنی مستفعلن فیہا جذع مستفعلن جذع بفتحتین جوان از منتخب م وعبد الصمد
بن معذل رجزی گفتہ است و ہر بیتی از ان رکنی بر ینگونہ شعر قالت حبل آذا التخبل
ہذا الرجل حین احتفل اہدی بصل * وحکم این حکم شعرہا ست کہ بزیادت از ارکان مستعمل
گفتہ اند بتکلف ت اور عبد الصمد پسر معذل نے ایک رجز کہی ہے کہ ہر بیت اوس مین
ایک رکن کی ہے اور وہ مرقومۂ متن ہے معنی یہہ ہین کہ کہا مسماۃ حبل نے یہہ کیا تخبالت ہے
کہ اس مرد نے محفل کی اور ہدیہ کیا پیاز کو تقطیع قالت حبل مستفعلن ذا التخبل مستفعلن ہاذر رجل
مستفعلن حین حتفل مستفعلن اہد البصل مستفعلن پس حکم ان شعرونکا حکم اون شعرونکا ہے کہ زیادہ
ارکان مستعمل سے کہے ہین بتکلف خلاف قاعدہ منضبطہ رجز بفتحتین ایک نوع ہے شعر کو تاہ
سے خلیل کہتا ہے کہ رجز داخل شعر نہین ہے بلکہ وہ نصف بیت یا ثلث بیت ہے کذا فی
المنتخب م دبطریق زحاف درہمہ رکنہا خبن وطی وخبل روا بود و در ضرب مقطوع خبن مشترروا نبود

ورکن آخر مشطور مقطوع ومخبون مقطوع بسیار آمدہ است وخلیل آنرا در عدد نیاوردہ ست اور
بطریق زحاف کے سب رکنون مین خبن یعنی مفاعلن اور طی یعنی مفتعلن اور خبل یعنی فعلتن روا ہے
اور ضرب مقطوع بین یعنی جب ضرب مفعولن ہو خبن سے زیادہ روا نہین ہے یعنی ضرب بجا ے
مفعولن فعولن بھی جائز ہے اور رکن آخر مشطور یعنی تین رکن کی بیت مین مقطوع یعنی مفعولن اور
مخبون مقطوع یعنی فعولن بہت آیا ہے اور خلیل نے اوسکو شمار نہین کیا ہے اسواسطے کہ خلیل
قائل مشطور مثلث کا نہین ہے اور شعر نزدیک اوسکے وہ ہے کہ دو مصرع اور عروض اور ضرب
رکھتا ہو یہہ بات مثلث پر صادق نہین ہے ان مثنے پر البتہ صادق ہے لہذا خلیل قائل اسکا
ہوا ہے کذا فی المفتاح هم واما بپارسی اصل این بحر در دائرہ مستفعلن ہشت بار در دائرہ باشد
وسہ نوع بود سالم ومخبون ومطوی وازہر یک وافی ومجزو ومشطور ومنہوک یعنی مثمن ومسدس
ومربع ومثنے آوردہ اند وبر مشطور عرب کہ مثلث باشد ہم گفتہ اند ومخبون را کمتر آوردہ اند
وسالم ومطوی را چہار عروض وده ضرب آوردہ اند وبر سی وزن نہادہ وبا مخبون بہم پنج
عروض ودوازدہ ضرب باشد وبر چہل وچہار وزن باشد ت در فارسی مین اصل اس
بحر کے دائرے مین مستفعلن آٹھہ بار ہے اور تین طرح پر ہے سالم اور مخبون اور مطوی
اور ہر ایک کو انہین سے وافی اور مجزو اور مشطور اور منہوک یعنی مثمن اور مسدس اور مربع
اور مثنے لائے ہین اور وجہ تفسیر کی یہہ ہے تا مجزو اور مشطور اور منہوک عرب کا گمان نہو
اور مشطور عرب کہ مثلث ہے یعنی تین رکنون کی بیت ہے اوس وزن مین بھی شعر کہے
ہین اور مخبون کو کہ قسم دوم ہے کمتر استعمال کرتے ہین اور سالم اور مطوی کے چار عروض
اور دس ضربین لائے ہین اور تیس وزنون پر مقرر کیا ہے اور مخبون سے ملا کر پانچ عروض
اور بارہ ضربین ہین اور چوالیس وزنون پر آتی ہے هم رجز سالم عروضیان گفتہ اند این
نوع را دو عروض وپنج ضرب ست وبر پانزدہ وزن آمدہ چہار مثمن وچہار مسدس وپنج مربع وسہ
مثلث ودو مثنے باین تفصیل مثمنات ست رجز سالم عروضیون نے کہا ہے کہ اس نوع کے
دو عروض ہین یعنی سالم مستفعلن یا مذال مستفعلان اور مقطوع مفعولن یا احرح مفعولان اور
پانچ ضربین ہین یعنی سالم اور مذال اور احرح اور مقطوع اور مرفل مستفعلاتن اور پندرہ وزنون پہ

بحر رجز سالم

آتی ہے چار مثمن اور چار مسدس اور پانچ مربع اور ایک مثلث اور ایک مثنے اگرچہ قیاس
چاہتا ہے کہ پچاس ہوں اسواسطے کہ جب دو کو پانچ مین ضرب دیجیے دس ہوں اور
جب دس کو پانچ بار لیجیے پچاس ہوں تفصیل اون پندرہ کی یہہ ہے مثمنات هم اعروض
سالم یا مذال اور ضرب مذال ب عروض ہمچنان وضرب سالم و ہر دو بحقیقت یک وزن است
وحکم مذال درین وزن ہمان است کہ حکم مسبغ در ہزج مثمن چہ این وزن در درازی و تمامی مساوی
آن است و مثال این وزن چنین باشد بیت ای دولت تو سود ماوی خشم تو مارزیان ؎
سودت ہمہ شہ بابہا لیکن زیانت رایگان ؎ ومسمط چہار خانہ برین وزن خوش آیدت وزن
پہلا وزن عروض سالم یعنی مستفعلن یا مذال یعنی مستفعلان اور ضرب مذال یعنی مستفعلان دوسرا
عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور ضرب سالم اور دونون وزن حقیقت مین ایک ہین اسلیے
کہ زیادت حرف ساکن سے عروض اور ضرب مین وزن مختلف نہین ہوتا اور حکم مذال کا اس
وزن مین وہی ہے جو حکم مسبغ کا تھا ہزج مثمن مین اسواسطے کہ یہہ وزن درازی اور تمامی
مین برابر ہو سکے ہے اگر مذال لائین گے بیت دائرے سے نکل جاوے گی مگر ایسا متاخرین نے
بہت کیا ہے اور محقق اسکو جو عیب لکھتے ہین بجا لکھتے ہین اور مثال اس وزن کی جو ترجمے
جو مرقوم متن ہوئے اور یہا بیت مذکور ہین یعنی قیمتی تقطیع بیت مذکور اسطرح ای دولتی مستفعلن
توسودما مستفعلن وی خشم تو مستفعلن مارزیان مستفعلن سودت ہمی مستفعلن شا بابہا مستفعلن
لیکن زیا مستفعلن نت رایگان مستفعلن اس مثال مین اگر الف و نون کو بجاے ایک حرف کے
لیجیے مثال سالم کی ہے ورنہ مثال مذال کی اور چونکہ دونون وزن واحد ہین ایک مثال کافی ہے
بلکہ مذال سے بچنا چاہیے کہ بیت دائرے سے نکلجاتی ہے لہذا محقق نے مثال بھی اوسکی نہ لکھی
اور مسمط چہار خانہ اس وزن مین خوشنما ہے مثال مسمط کی بیت حسن و غریب است و گدا افتادہ
در شہر شما ؎ باشد کہ ازبہر خدا سوی غریبان بنگری هزج عروض سالم اور ضرب اعرج
بدینگونہ بیت آگہ شوم ازبوی خوش بی آنکہ کس گوید مرا ؎ گر بگذرد دلخواہ من پیش درم
سنگیران ؎ بیت تیسرا وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب اعرج یعنی مفعولان بتسکین
لام مستفعلن جیسی بیت مرقومہ متن مین معنی بیت کے یہہ ہین کہ بے اطلاع آگاہ ہو جاؤنین

بوسے خوش سے اگر معشوق میرا میرے دروازے کی طرف سے گذرے وقت صبح یا آخر شب
تقطیع یہہ ہے اگہ شوم مستفعلن از بوی خوش مستفعلن نے آنکہ کس مستفعلن گوید مرا مستفعلن گر بگذرد
مستفعلن دلخواہ من مستفعلن ہیئی درم مستفعلن شبگیران مفعولان معلوم ہو کہ یہہ مفعولان بجای
مستفعلن مسکن اللام ہے اور شبگیر بمعنی نصف شب و بمعنی سحرگاہ و آخر شب اور سفر کرنا اور راہی ہونا
رات کو قبل صبح اور بعد آدھی رات سے کے برہان اور مصطلحات اور رشیدی اور بہار عجم سے کذافی الغیاث
ش شبگیران الف و نون صفت ست و آن حال واقع گشتہ از دلخواہ و معنیش شبینہ راہرو و صاحب
میزان معنی شبگیران کہ صبحگاہ نوشتہ محض غلط باشد تم کلامہ ہرگاہ شبگیران بمعنی سحرگاہ
لغت مین آیا ہے جیسا کہ مذکور ہوا کیونکر محض غلط ٹھہرا ہم ۶ عروض مقطوع یا اعرج و ضرب ہمچنان
برینگونہ بیت تا کی کنی ما ہا ستم بر عاشق بیچارہ ٭ روزی بود کز جور تو گردد شہر آوارہ ٭
و متاخران برین دو وزن شعر کم گویند ت چوتھا وزن عروض مقطوع یعنی مفعولن یا اعرج یعنی
مفعولان اور ضرب اوسیطرح یعنی مقطوع یا اعرج جیسا کہ بیت مثال مرقومۂ متن ہے لفظ ما ہا
بمعنی ای ماہ اور ما ہا سے مراد معشوق ہے تقطیع یہہ ہے تا کی کنی مستفعلن ما ہا ستم مستفعلن بر
عاشقی مستفعلن بیچارہ مفعولن روزی بود مستفعلن کز جور تو مستفعلن گردد ز شہ مستفعلن آوارہ
مفعولن اور متاخرون نے اس وزن سوم اور چہارم مین شعر کمتر کہے ہیں ۵ مسدس ت ۵
عروض سالم یا مذال و ضرب مذال مثالش بیت تا کی مرا گوی کہ از من باش دور ٭ گر دور باشم
از تو چون باشم صبور ٭ و عروض ہمان و ضرب سالم و بحقیقت ہمان است ت پانچوان وزن
عروض سالم یعنی مستفعلن یا مذال یعنی مستفعلان اور ضرب مذال یعنی مستفعلان شعر مثال کا
مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تا کی مرا مستفعلن گوی کہ از مستفعلن من باش دور مستفعلان
گر دور باشم مستفعلن شم از تو چو مستفعلن با شم صبور مستفعلان وزن چھٹا عروض وہی یعنی سالم
یا مذال اور ضرب سالم اور یہہ حقیقت مین وہی ہے اسواسطے کہ افزونی ایک ساکن کی
مغیر وزن نہین ہے لہذا مثال بھی اسکی علاحدہ نہ لکھی ہم ۶ عروض سالم و ضرب اعرج ح عروض
سالم و ضرب مقطوع و ہر دو یکی است مثالش بیت ہرگز نکردم با تو جانا من بدی ٭
پس چونکہ از نیکی نیم بر خوردار ت ساتوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب اعرج

یعنی مفعولان وزن آٹھوان عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور یہہ دونون
وزن ایک ہین کہ افزونی حرف ساکن سے وزن نہین بدلتا مثال متن مین مرقوم ہے اور لفظ
چون مثال مین یعنی چراہی تقطیع اوسکی یہہ ہے ہرگز نگر مستفعلن دم با تیجا مستفعلن با من بدی مستفعلن از
پس چو کہ از مستفعلن نیکی نیم مستفعلن بہ خرور مفعولان اور چونکہ دونون وزن ایک ہین ایک
مثال کافی ہے م مربعات ط عروض سالم یا مذال و ضرب مرفل مثالش رودکی گوید شعر
ای دل بہ تیز آتش بپری ٭ یا زیر چنگال عقابی ٭ ت مربعات نوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن
یا مذال یعنی مستفعلان اور ضرب مرفل یعنی مستفعلاتن مثال مین رودکی کا شعر مرقومۂ متن ہے معنی
شعر کے یہہ ہین کہ ای دل آتش تیز عشق مین پرواز کرتا ہے تو یا چنگل عقاب مین ہے کہ وہ تجھکو
اوڑائے لیے جاتا ہے تقطیع یہہ ہے ای دل بتی مستفعلن ز آتش بپری مستفعلن یا زیر چن مستفعلن
گالی عقابی مستفعلاتن اس جگہہ صاحب حاشیہ لکھتا ہے ح لیکن مخفی نماند کہ مرفل از فروع
مستفعلن در عربی و فارسی در ما سبق مذکور نیست تم کلامہ معلوم ہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے بیان مرفل
مین پہلے ہی لکھا ہے کہ در آخر متفاعلن افتد و خاص بود بوزن مجزو اور فروع متفاعلن مین بھی
متفاعلاتن اور مستفعلاتن اور مفاعلاتن اور مفتعلاتن کو لکھہ کر لکھا ہے کہ این جملہ خاص بود
بکامل پس جب ترفیل اہل عرب کے نزدیک کامل مین مخصوص ہوا فروع مستفعلن مین مرفل بطور عربی
کیون لکھتے مگر فارسی ہین کہ بتقلید اہل عرب مستفعلن ہین خلاف قیاس ترفیل لائے ہین اوسکا شعر
محقق نے لکھدیا مراد یہہ کہ یہہ امر تقلیدی ہے نہ اصلی چنانچہ آیندہ اسی بحر مین لکھتے ہین کہ سوای
وافی آنچہ گفتہ اند از جہت تتبع عرب گفتہ اند م می عروض ہمچنان است و ضرب مذال یا عروض
ہمچنان و ضرب سالم و ہر دو یک حکم دارد مثالش شعر ای دلبر آزادہ خو ٭ تا کی عتاب و جنگ تو ٭
ت دسوان وزن عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور ضرب مذال یعنی مستفعلان گیارہوان وزن
عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور ضرب سالم یعنی مستفعلن اوزان دونون کا ایک حکم ہے یعنی وزن
واحد ہین لہذا ایک شعر مثال کا بھی لکھا تقطیع اوسکی یہہ ہے ای دلبری مستفعلن آزاد خو مستفعلن
تا کی عتا مستفعلن بو جنگ تو مستفعلن م یب عروض سالم یا اعرج و ضرب اعرج برینگونہ شعر
ناخوردہ بادہ چشم تو ٭ گوئی چرا شد مخمور ٭ ت بارہوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن

یا اعرج یعنی مفعولان اور ضرب اعرج یعنی مفعولان شعر مثال کا مرقومہ متن ہے تقطیع
یہہ ہے نا خردہ با مستفعلن وا چشم تو مستفعلن گوئی چرا مستفعلن بشد مخمور مفعولان م تج
عروض سالم یا مقطوع وضرب مقطوع برینگونہ بیت گر یار دیگر داری * زان آیدم شوری
ت تیرہوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن یا مقطوع یعنی مفعولن وضرب مقطوع
یعنی مفعولن شعر مثال کا جیسا کہ متن مین لکھا ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے گر یار دی مستفعلن
گر داری مفعولن زان ایدم مستفعلن شو اری مفعولن م مثاث یہ بدیع بلخی برین وزن قصیدہ
گفتہ است کہ اولش این ست بیت نو شد جہان زین نو بہار و سال نو * وبعرب تتبع کردہ
وکسے دیگر برین وزن نگفتہ است ت مثات چودہوان وزن بدیع بلخی نے اس وزن مین
قصیدہ کہا ہے جیسا کہ شعر اول اوسکا متن مین لکھا ہے اور عرب سے تتبع کیا ہے
اور کسی اور نے اس وزن مثلث مین نہین کہا ہے تقطیع نو شد جہا مستفعلن ن زی نو ب
مستفعلن ر و سال نو مستفعلن م ثمن یہہ بیت بدخو بتی بر کیمیا ت ثنے یعنی مصرع ایک
رکن کا اور بیت دو رکن کی پندرہوان وزن بیت اوسکی جیسا کہ متن مین لکھی ہے معنی
بیت کے یہہ ہین کہ معشوق بدخو اور مغرور ہے اپنی کیمیا دانی پر یا مراد کیمیا ہے حسن خواہ
تدبیر صائب ہو تقطیع یہہ ہے بدخو بتے مستفعلن بر کیمیا مستفعلن م و مستعمل نزدیک
متاخران ازین جملہ وزن اول بیش نیست وباقی از جہت تتبع شعر عرب گفتہ اند و مسدس سالم
یا مربع از دیگران بہتر باشد ت اور مستعمل نزدیک متاخرین کے ان سب وزنون سے اول
بہت ہے یعنی مثمن وافی اور باقی جو کچھ کہا ہو بجہت تتبع عرب کی کہا ہو اور مسدس سالم ویا مربع
اور وزنون سے بہتر ہے م دہم بدیع بلخی گفتہ است قصیدۂ مجابات عبدالصمد بن المعذل ہر بیت
از یک رکن کہ اولش اینست بیت شو بر گذر اندر نگر یاد سفر * یاد حضر دیدی پسر زد خوبتر *
ت اور بدیع بلخی نے ایک قصیدہ کہا ہے جواب عبدالصمد بن المعذل مین کہ ہر بیت اوسکی
ایک رکن کی ہے اور آغاز قصیدہ یہہ ہے جیسا کہ متن مین لکھا ہے تقطیع شو بر گذر مستفعلن
وقس علی ہذا م رجز مخبون ہمہ ارکان مخبون بود و عروضیان باز ای ہر بیتی از سالم بیتی از مخبون
بیارند مگر آنکہ ضرب مرفل باشد و اعرج و مقطوع بے خبن آورند وہمہ تکلف بود و از ہمہ بہتر مثمن

یا مسدس باشد ہمہ ارکان مخبون بیت دو دیدہ دارم از سرشک غرقہ گشتہ ای صنم ٭
ولیک زآتش دلم بماندہ خشک ہر دو لب ٭ وباقی برین قیاس ت رجز مخبون اس مین
سب ارکان مخبون ہوتے ہین اور عروضی مقابلے ہر بیت کے اوزان سالم سے ایک بیت
مخبون لاتے ہین مگر وہ وزن کہ ضرب اوسکی مرفل یعنی مستفعلاتن اور اعرج یعنی مفعولان اور
مقطوع یعنی مفعولن ہو انکو بی خبن لاتے ہین اور یہہ سب تکلف سے خالی نہین اور سب
اوزان سے بہتر مثمن یا مسدس ہے مثال ہمہ ارکان مخبون کی جیسی محقق علیہ الرحمہ نے
لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دو دیدہ دا مفاعلن رم از سرش مفاعلن کغرقہ گش مفاعلن تہ ای
صنم مفاعلن ولیک زا مفاعلن تشی دلم مفاعلن بماندخش مفاعلن کہردلب مفاعلن اور باقی
اسی قیاس پر ظاہر عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ پندرہ وزن جو رجز سالم کے لکھے
ہین اونمین ہی وزن رجز مخبون کے بھی آسکتے ہین مگر جہان ضرب مرفل اور اعرج اور مقطوع
پڑتی ہے اوسکو بے خبن استعمال کرتے ہین باقی ارکان مخبون مگر شرح مین یہہ عبارت
لکھی ہے متن باید دانست کہ مرفل و اعرج و مقطوع کہ در مخبون نیاید پس دوازدہ ماند دو وزن
مثلث و مثنی ہم در نیاید پس باقی ماندہ دہ وزن برای مخبون چہار از مثمنات و دو از مسدسات
و چہار از مربعات تم کلامہ فتامل ھم رجز مطوی ہمہ ارکان مطوی بود عروضیان بازای
ہر بیتی از سالم بیتی ہمہ ارکان مطوی گویند و مرفل را ہم مثالی بیاورند و این وزن از مخبون
خوشتر بود مثالش از مثمن بیت تا سفری شد بت من جان و دلم شد سفری ٭ روز و شب
از فرقت او پیشہ من نوحہ گری ت رجز مطوی اس مین سب ارکان مطوی یعنی مفتعلن
ہوتے ہین اور عروضی مقابلے ہر بیت کے ابیات سالم سے ایک بیت مطوی لاتے ہین
کہ اوسمین سب رکن مطوی ہوتے ہین اور مرفل کی مثال لاتے ہین اور یہہ وزن مخبون سے
خوشتر ہے مثال مثمن کی جیسی متن مین لکھی ہے سفری یعنی مسافر تقطیع یہہ ہے تا سفری
مفتعلن شد بت من مفتعلن جان دلم مفتعلن شد سفری مفتعلن روز و شب مفتعلن فرقت او مفتعلن
پیشہ من مفتعلن نوحہ گری مفتعلن ھم مثالش از مسدس بیت ای صنم از عشق تو بیمار شدم ٭
تو نکنی ہیچ بکارم نظری ت مثال مسدس کی جیساکہ متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ای صنم

مفتعلن عشق بتی مفتعلن مار شدم مفتعلن تو نکنی مفتعلن هیچ بکا مفتعلن رسم نظری مفتعلن هم دستگیر
اوسط همه جار و او ارند و انگاه میان ضرب اعرج و ضرب مطوی مذال مسکن و میان ضرب مقطوع
و ضرب مطوی مسکن فرق نماند و در عدد و ضرب خبط لازم آید و اینجا هم ابیات از اسباب متوالی
برخیزد امانه بران ترتیب که در هزج است اور تسکین اوسط سب جگهه جائز رکھتے هین یعنی تین
متحرک متوالی مفتعلن مین اوسط کو ساکن کر کے بروزن مفعولن کہتے هین پس اوس وقت یعنی
وقت تسکین اوسط سه متحرک متوالی مفتعلن کے درمیان ضرب اعرج یعنی مفعولان اور ضرب مطوی
مذال مسکن یعنی مفعولان اور درمیان ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور ضرب مطوی مسکن یعنی مفعولن کے
فرق نهین رهتا اور عدد و ضرب مین خبط لازم آتا هے یعنی کچهه امتیاز بیکدیگر نهین رهتا اس جهت سے
مطوی کو ساتهه مقطوع اور اعرج کے نهین لاتے اور یهان بهی بیتین اسباب متوالی سے
پیدا هوتے هین یعنی جب مفتعلن سب جگهه مسکن هو کر مفعولن مفعولن هوا تمام بیت مین اسباب
جمع هو گئے لیکن نه اوس ترتیب سے که هزج مین یعنی هزج مین ایک ایک سبب کم کرنے سے
آٹهه اوزان هوئے تهے اوسی وزن سے یهان وه صورت نهین هے هم و متاخران بر مثمن
این بحر شعر گفته اند و باشد که درمیان ارکان بیتی مخبون افتد و عیبی زیادت نباشد اما تناسب نگاه
باید داشت مثالش از شعر سنائی بیت دست کسی برنرسد بشاخ هویت تو ٭ تا رگ بیخت
او نه بیخ و بن برکنی ٭ چون رکن سیم مصراع اول مخبون آورده نظیرش از مصراع دوم هم بجهت
تناسب مخبون آورده و در باقی قصیده هیچ رکن مخبون نیست و همچنین بسیار نشاید که استعمال کنند
ت اور متاخرون نے اس بحر کی مثمن مین شعر کهے هین اور کبهی درمیان ارکان کسی بیت کے
رکن مخبون آجاتا هے اور یهه عیب البته هے مگر وزن مین فرق نهین لیکن تناسب کو نگاه رکهنا چاهیے
یعنی مرتوع اوسکا اگر هو تو دونون مصرعون مین هو مثال اوسکی شعر سنائی شاعر کا هے سنائی بفتح
نام ایک شخص کا که حکمت اور شاعری مین مرتبه اعلی رکهتا تها اور سنا بمعنی روشنی کذا فی الغیاث
والکشف تقطیع شعر کی یهه هے دست کسی مفتعلن برنرسد مفتعلن بشاخ هو مفاعلن ویت تو مفتعلن
تا رگ بیخ مفتعلن بیت او مفتعلن نه بیخ و بن مفاعلن برکنی مفتعلن چونکه شاعر رکن سوم مصرع اول کا
مخبون لایا مثل اوسکے رکن سوم مصرع دوم کا بهی بجهت تناسب کے مخبون لایا اور باقی قصیدے

ہین کوئی رکن مخبون نہین ہے اور ایسا بہت استعمال نکرنا چاہیے ہُوِیّت بہ تشدید واو و یا
بمعنی حقیقت و ماہیت کذا فی الشعر و ہُوِیّت بضم اول و کسر واو و تشدید تحتانی مفتوحہ و بعدہ
فوقانی مرتبہ وحدت و ذات باری تعالی و لاہوت کشف سے کذا فی الغیاث بخیت بالحاق
یا و تای مصدری نجب سے کہ بالفتح بمعنی سخی و کریم ہے کذا فی القاموس معنی بیت کے یہہ ہین
کہ ہاتھہ کسی کا تیری شاخ حقیقت و ماہیت پر نہین پہونچتا ہے اس خوف سے کہ مبادا رگ
نجابت اوسکی بیخ و بن سے اوکھاڑ کر پھینک دے توہم و بعضے از متاخران مخبون و مطوی
بایکدیگر تالیف کنند و بیتے از مفاعلن مفتعلن چہار بار یا برعکس بکار دارند و خوش باشد مثال
اول شعر زنیکوان لطف و کرم سزا تراز جور و ستم ✤ مدار ازین بیش بغم دل مرا ماہ رخا ✤ و اگر جای
وزن ترتیب بگردد عذر خواہند چنانکہ خاقانی گوید در قصیدہ کہ بترتیب دوم گفتہ است بیت کیسہ
ہنوز فربہ است باتو ازین قوی دلم ✤ چارہ چہ خاقانی اگر کیسہ رسد بلاغری ✤ گرچہ بموضع لقب مفتعلن
دو بارہ شد عجز قاعدہ نشد تا توبہانہ آوری ت اور بعضے متاخرین نے مخبون اور مطوی کو
بایکدیگر تالیف دی ہے اور ایک بیت مفاعلن مفتعلن سے چار بار یا بالعکس یعنی مفتعلن مفاعلن سے
چار بار کہی ہے اور وزن خوب ہے مثال اول کی جیسا کہ متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
زنیکوا مفاعلن ن لطف کرم مفتعلن سزا تراز مفاعلن جور ستم مفتعلن مدار زی مفاعلن بیش بغم
مفتعلن دلی مرا مفاعلن ماہ رخا مفتعلن اور اگر کسی جگہہ پر یہہ ترتیب جاتی رہتی ہے عذر پیش کرتے
ہین جیسا کہ خاقانی کہتا ہے اوس قصیدے مین کہ بترتیب دوم کہا ہے یعنی بروزن مفتعلن
مفاعلن چار بار دونون شعر خاقانی کے جو متن مین لکھے ہین تقطیع اونکی یہہ ہے کیسہ ہنو مفتعلن
ز فربہست مفاعلن باتو ازی مفتعلن قوی دلم مفاعلن چارہ چہ خا مفتعلن قانیگر مفتعلن کیسہ رسد مفتعلن
بلاغری مفاعلن گرچہ بمو مفتعلن ضع لقب مفاعلن مفتعلن مفتعلن دو بارشد مفاعلن عجز قا
مفتعلن عدہ نشد مفاعلن تا بہما مفتعلن نہ آوری مفاعلن معنی یہہ ہین کہ اگرچہ لفظ خاقانی کی جگہہ
رکن مفتعلن دو بارہ آگیا مگر یہہ بات قاعدے سے خارج نہین ہے اور کیسے کا فربہ ہونا یعنی
لبریز ہونا اوسکا زر سے اور لاغر ہونا یعنی خالی ہونا اوسکا زر سے اور معلوم ہو کہ اگر لفظ خاقانی
بجای مفتعلن مسکن آتا اس سے بہتر ہوتا ھ رمل و این بحر ہم بتازی و ہم بفارسی مستعمل ست و اصلش

رمل

تازی در دائرہ فاعلاتن شش بار باشد در بنیا وافی و مجزو بکار دارند و آنرا دو عروض و چہار ضرب بود و بر شش نوع آن ہمہ وافی و سہ مجزو و بیتہا یش اینست ت یہہ بحر بھی تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل اوسکی تازی کے دائرے مین فاعلاتن چہہ بار ہے اور استعمال مین وافی اور مجزو لاتے ہین اور اوسکے دو عروض ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسرا محذوف یعنی فاعلن اور چار ضربین ہین ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسری مسبغ یعنی فاعلیان تیسری مقصور یعنی فاعلان چوتھی محذوف یعنی فاعلن اور چہہ وزنون پر آتی ہے تین وافی اور تین مجزو اور شعرین اوسکی یہہ ہین م شعر اَبلِغِ النُّعمانَ عَنِّی مَالِکًا ✤ اَنَّہٗ قَد طَالَ حَبسِی وَانتِظَارِی ✤ عروض محذوف و ضرب سالم است ت پہلا شعر جو متن مین ہے عروض اوسکا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب سالم یعنی فاعلاتن ہے معنی یہہ ہین کہ پہنچا تو نعمان کو میری طرف سے خبر اس بات کی جیسا کہ پہنچانا خبر کا چاہیے کہ تحقیق طول ہوا حبس میرا اور انتظار میرا تقطیع یہہ ہے ابلغن لنع فاعلاتن مان عنی فاعلاتن مالکن فاعلن انہو قد فاعلاتن طال حبسی فاعلاتن وانتظاری فاعلاتن اور مالکا بروزن مفعل مصدر بمعنی ابلاغ ہے م و اگر عروض سالم کنند خلیل آنرا متمم خوانده اما مستعمل نیست ت اور اگر عروض سالم لائین خلیل نے اوسکا نام متمم رکھا ہے لیکن مستعمل نہین ہے م ب شعر مِثلُ سَحقِ البُردِ عَفَّی بَعدَکَ القَطرُ مَغنَاہُ وَتَأوِیبُ الشِّمَالِ ✤ عروض محذوف و ضرب مقصور ست ت دوسرا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنے فاعلان ہے بُرد بالضم جامہ مخطط منتخب سے اور مغنی بالفتح منزل اور مقام اور جای معیشت منتخب سے تأویب دنکو چلنا منتخب سے معنی یہہ ہین مثل چادر کہنہ کے نابود کیا بعد تیری باران نے مکان اوسکا اور وزیدن باد شمال نے اور لام القطر کا شمال مصراع اول ہے تقطیع یہہ ہے مثل سحق فاعلاتن بر دعفا فاعلاتن بعدکل فاعلن قطر معنا فاعلاتن ہو و تاوی فاعلاتن بشّشمال فاعلان م ج شعر قالت الخنساء لَمَّا جِئتُہَا ✤ شَابَ رَأسِی بَعدَ ہٰذَا وَاشتَہَب ✤ ہر دو محذوف ست و این ہر دو وافی ست ت تیسرا وزن شعر جیسا کہ متن مین لکہا ہے عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنی فاعلن خنسا نام ہے زن معنی ہین کہ کہا خنسا نے کہ جسوقت سے گئی مین اوسکے یہان سپید ہوا سر میرا بعد اس جانے کے اور سپیدی سیاہی پر غالب ہوئی تقطیع یہہ ہے قالتلخن فاعلاتن سا لما

فاعلاتن جیتیہا فاعلن شاب راسی فاعلاتن بعدہا ذا فاعلاتن وشتہب فاعلن یہہ تینون وزن جو بیان کیے وافی ہین م ۴ شعر یا خلیلیّ اربعا واستخبرا رسماً بعسفانٌ ٭ عروض سالم وضرب مسبغ است ت ۴ چوتھا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ ہے یعنی فاعلیان خلیل بمعنی رفیق ربع بفتحتین مقیم ہونا کسی جگہہ منتخب سے عسفان بالضم نام ایک موضع کا کہ دو منزل مکہ معظمہ سے ہے اور بعضے نسخون مین بجاے رسماً ربعاً بھی ہے بمعنی مکان اور سین واستخبرا کا متعلق مصرع اول سے ہے معنی یہہ ہین ای دو رفیقو میری ٹھہر و اور خبر لو آثار مکان معشوقہ کے کہ موضع عسفان مین ہے تقطیع یہہ ہے یا خلیلی فاعلاتن اربعا وس فاعلاتن تخبرا رس فاعلاتن من بعسفان فاعلیان م ۵ شعر مقفراتٌ دارساتٌ ٭ مثل آیاتِ الزّبورِ ٭ ہر دو سالم ہست ت پانچوان شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنی فاعلاتن اور حرف را لفظ زبور مین باشباع کسرہ ہے معنی یہہ ہین کہ مکانہا سے خالی کہنہ مثل نقوش کتابت ہین کہ دلالت کرتے ہین کاتب پر یعنی ساکنون پر تقطیع یہہ ہے مقفراتن فاعلاتن دارساتن فاعلاتن مثل آیا فاعلاتن تزبوری فاعلاتن م ۶ شعر ما لما قرّت بہ العینانُ من ہذا الثمنْ ٭ عروض سالم وضرب محذوف ست و این ہر سہ مجزوست ت چھٹا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن عین اوری عینان مین متعلق مصرع اول سے ہے معنی یہہ ہین مدت ہوئی کہ ٹھنڈی ہوئین خنک ہوئین واسطے اوسکے دونون آنکھین میری اس معشوقہ سے کہ نام اوسکا ثمن ہے اور بعضے نسخون مین بجای طالما مالما ہے اس صورت مین معنی یہہ ہوسئے کہ کیا ہے ثمن کہ بسبب اوسکے آنکھین میری خنک ہوئین تقطیع یہہ ہے طالما قرفاعلاتن رت بہلعی فاعلاتن نان من ہا فاعلاتن ذث ثمن فاعلن یہہ تینون وزن مجزو کے ہین م وا ماز حافش در ارکان خبن وکف وشکل روا بود مگر آنچہ در ضرب افتد و میان نون والف کہ بفاے رکن دوم وسوم محیط باشد معاقبہ باشد در ارکان باین سبب صدر یا عجز یا طرفین یا بری شوند چنانکہ گفتہ آمدہ ہست ت و اما زحاف اوسکی ارکان مین خبن یعنی فعلاتن اور کف یعنی فاعلات اور شکل یعنی فعلات روا ہے مگر وہ رکن کہ ضرب مین پڑے اوس مین کف اور شکل روا نہین ہے اور درمیان الف اور نون کے جو فاسے رکن دوم سے فاسے

رکن سوم تک محیط ہین معاقبہ ہے مثلاً فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن پس نون فاعلاتن اول اور نون اول فاعلاتن ثالث نے احاطہ کیا ہے فا سے رکن دوم سے فا سے رکن سوم تک اور درمیان اسکے دو جگہہ معاقبہ واقع ہوا ہے یعنی دو سببون کے ساکن آخر یا سلامت رہین گے یا ایک انہین گر یگا دونون معاً نگرینگے اور ارکان معاقبہ کے سبب سے صدر یا عجز یا طرفین یا بری ہونگی جیسا کہ قبل ازین کہا گیا ہے مثلاً فاعلاتن فاعلاتن مین اگر فاعلات فاعلاتن ہوگا رکن صدر کہلاے گا اور اگر فاعلاتن فعلاتن ہوگا رکن عجز کہلاے گا اور اگر فاعلاتن فعلات فاعلاتن ہوگا رکن طرفین ہوگا اور اگر رکن سب سلامت رہین گے بری کہلائین گے ہم وآما بفارسی این بحر دو نوع آید سالم و مخبون و بعضے عروضیان ہر یک را بحرے دیگر شمرند و ہر یکے وافی و مجزو و مشطور و منہوک یعنی مثمن و مسدس و مربع و ثنئے آوردہ اند و جملہ راہشت عروض و چہار دہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند برسی و چہار وزن است ت لیکن فارسی مین یہہ بحر دو نوع پر آتی ہے سالم اور مخبون اور بعضے عروضی ان دونون کو دو بحرین جداگانہ شمار کرتے ہین اور ہر ایک کو وافی اور مجزو اور مشطور اور منہوک یعنی مثمن اور مسدس اور مربع اور ثنئے لائے ہین اور ان سب کی آٹھ عروض اور چودہ ضربین لائے ہین اور کہا ہے کہ چونتیس وزنون پر ہے ہم رمل سالم عروضیان این نوع را پنج عروض و نہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند ہفدہ وزن است ہفت مثمن و پنج مسدس و چہار مربع و یکے ثنئے ت رمل سالم عروضی اس قسم کے پانچ عروض لائے ہین ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسرا محذوف یعنے فاعلن یا مقصور یعنی فاعلان تیسرا محذوف اعرج مخبون یعنی فعول یا محذوف مقطوع مخبون یعنی فعل چوتھا محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف احذ یعنے فع پانچوان مشعث یعنی مفعولن اور نو ضربین لائے ہین ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسری مقصور یعنی فاعلان تیسری محذوف یعنی فاعلن چوتھی محذوف اعرج مخبون یعنی فعول پانچوین محذوف مقطوع مخبون یعنی فعل چھٹی محذوف مطموس یعنی فاع ساتوین محذوف احذ یعنی فع آٹھوین مسبغ یعنی فاعلیان نوین مشعث یعنی مفعولن اور کہا ہے کہ سترہ وزن ہین سات مثمن اور پانچ مسدس اور چار مربع اور ایک ثنئے ہم مثمنات عروض و ضرب ہر دو سالم مثالش شعر چند گریم چند نالم چند باشم جفت اندوہ چند نیست کو ئی ماہ روئی مرمرا زین غم رہائی ت مثمنات پہلا وزن عروض اور

ضرب دونون سالم ہین یعنی فاعلاتن مثال اوسکی شعر جو محقق علیہ الرحمہ نے لکہا ہے تقطیع یہہ ہی چند گریم فاعلاتن چند نالم فاعلاتن چند باشم فاعلاتن جفت اندہ فاعلاتن نیست گوئی فاعلاتن تا ہر و سئے فاعلاتن مرمرا زین فاعلاتن غم رہائی فاعلاتن ماہ روی ای ماہ روی من و بجاسے ماہ روی ماہ رویان بھی بعضے نسخون مین ہے اور جفت اندہ یعنی صاحب اندوہ ضرب عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور مثالش بیت مرمرا ازجان و دل چیزی گرامی تر نبود * دل بدادم روز وصلت جان دہم روز فراق ست دوسرا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنے فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان مثال اوسکی شعر جو متن مین لکہا ہے تقطیع یہہ ہے مرمراز فاعلاتن جان چیزی فاعلاتن زی گرامی فاعلاتن تر نبود فاعلان دل بدادم فاعلاتن روز وصلت فاعلاتن جاں دہم و فاعلاتن ز لفراق فاعلان ہمج عروض ہمان ضرب محذوف ست وبحقیقت ہمان وزن ہست ست تیسرا وزن عروض وہی یعنی مقصور فاعلان یا محذوف فاعلن اور ضرب محذوف فاعلن ہے اور حقیقت مین وہی وزن ہے یعنے دوسرا اور تیسرا ایک وزن ہے مگر مثال عروض مقصور اور ضرب محذوف کی یہہ ہے بیت نی مرا آرام در شہر و نہ در وادی قرار * ہمچو من در عشق مجنون دگر پیدا نشد * مثال دونون محذوف کی بیت بر امید نقش روی دست نقاش ازل * نقشہا بر بست لیکن چون تو کمتر یافتہ ہمج عروض محذوف اعرج مجنون یا محذوف مقطوع مجنون و ضرب محذوف اعرج مخبون بر ینگونہ بیت تاکی از ہجران نگارا چند باشم بددر * سنگ و آہن نیستم من چند باشم صبور ست چوتھا وزن عروض محذوف اعرج مجنون یعنی فعول یا محذوف مقطوع مجنون یعنی فعل اور ضرب ہا محذوف اعرج مخبون یعنی فعول بیت مثال کی مرقومہ متن ہے معنی یہہ کہ کب تک ہو نہین اور صبر کرون مین کہ مثل سنگ و آہن کے سخت نہین ہون تقطیع یہہ ہے تاکی ز ہج فاعلاتن رانگارا فاعلاتن چند باشم فاعلاتن بدر فعول سنگ آہن فاعلاتن نیستم من فاعلاتن چند باشم فاعلاتن صبور فعول ہمج عروض ہمان و ضرب محذوف مقطوع مجنون بدینگونہ بیت با تو خوبی کرد خواہم گر تو خوبی کنی * ور تو زشتی کرد خواہی با تو زشتی کنم ست پانچوان وزن عروض وہی یعنی فعول یا فعل اور ضرب محذوف مقطوع مجنون یعنی فعل شعر مثال کا جیساکہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے با تو خوبی فاعلاتن کرد خاہم فاعلاتن گر تو خوبی فاعلاتن

کنی فعل ور تر نشتی فاعلاتن کرد خاہی فاعلاتن با تر شتی فاعلاتن کنم فعل کرد خواہم یعنی خواہم کرد اور کرد خواہی یعنی خواہی کرد ہم و عروض محذوف مطموس یا محذوف اخذ و ضرب محذوف مطموس مثالش شعر کار خویش از چا کر خود از چہ داری راز ٭ کار خویش از راز داری از سخن چین دار ت چھٹا وزن عروض محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف اخذ یعنی فع اور ضرب محذوف مطموس یعنی فاع مثال اوسکی جیسا کہ متن مین ہے راز داشتن محاورہ ہے بمعنی کتمان اور عدم افشا اور رازداری بمعنی مخفی داشتن معنی بیت کے یہہ ہین کہ کام اپنا اپنے چاکر سے کیون چھپاتا ہے اگر چھپا تو سخن چین سے چھپا تقطیع یہہ ہے کار خیشز فاعلاتن چاکر ینحد فاعلاتن از چہ داری فاعلاتن راز فاع کار خیشز فاعلاتن راز داری فاعلاتن از سخن چی فاعلاتن دار فاع ہم عروض ہمان و ضرب محذوف اخذ مثالش شعر مرد دانا راز دانا یار باید خوب ٭ گر تو دانائی ترا ہم یار دانا بہ ٭ و این چہار وزن اخیر بنزدیک متاخران مہجور ست ت ساتوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب محذوف اخذ یعنی فع مثال اوسکی جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے مرد دانا فاعلاتن راز دانا فاعلاتن یار باید فاعلاتن خوب فاع گر تو دانا فاعلاتن یی ترا ہم فاعلاتن یار دانا فاعلاتن بہ فع اور یہہ چارون وزن اخیر یعنی چہارم پنجم ششم ہفتم متاخرون کے نزدیک مہجور یعنے متروک ہین ہم مسدسات ح عروض سالم و ضرب مسبغ مثالش شعر ای نگارا گر تو نیکو تر نہ بینم ٭ عاجز اندر صورتت صورت نگاران ت مسدسات آٹھوان وزن عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فاعلیان مثال جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ای نگارا فاعلاتن گر تو نیکو فاعلاتن تر نہ بینم فاعلاتن عاجز اندر فاعلاتن صورتت صو فاعلاتن رت نگاران فاعلیان اور الف نگارا یا بمعنی متکلم جیسے ملاذا اور معاذا بمعنی ملاذ من اور معاذ من غیاث سے یا الف تسمیہ واسطے تعظیم کے جیسے طالبا اور صابا اور نصیرا اور جلالا یہہ بھی غیاث سے ہم ط عروض و ضرب ہر دو سالم و ہمان است کہ وزن اول ست نوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاعلاتن اور یہہ وزن وہی ہے یعنے وزن اول کسواسطے کہ زیادت یکحرف ساکن متغیر وزن نہین ہے م ی عروض سالم یا مشعث و ضرب مشعث مثالش شعر چند باشد نیک خواہت جفت اندہ ٭

چند باشد دو ستدارت بازاری ٭ وازذو شعث چنین باشد مثالش شعر چند باشیم ہم
بدنیسان بیچارہ ٭ گشتہ شادی زین دل من آوارہ ست دسوان وزن عروض سالم یعنے
فاعلاتن یا شعث یعنی مفعولن اور ضرب شعث یعنی مفعولن مثال اوسکی جیسا کہ متن مین ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے چند باشد فاعلاتن نیک خواہت فاعلاتن جفت اندہ فاعلاتن چند باشد
فاعلاتن دوستدارت فاعلاتن بازاری مفعولن اور بازاری یعنی ذلیل اور خوار ہے اور عروض
اور ضرب شعث کی بھی مثال متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چند باشم فاعلاتن ہم بدنیسا
فاعلاتن بیچارہ مفعولن گشت شادی فاعلاتن زین دلی من فاعلاتن لا وارہ مفعولن یعنے
شادی میرے دل سے دور ہوئی ہم یا عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور یعنے عروض
ہمان وضرب محذوف وہر دو یکے ست شعر صابری تا کے کنم در عشق تو ٭ راز پنہانی نگون
پیدا کنم ست وزن گیارہوان عروض مقصور یعنے فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور
یعنی فاعلان وزن بارہوان عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن
اور دونون وزن ایک ہین مثال جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے صابری تا
فاعلاتن کے کنم در فاعلاتن عشق تو فاعلن راز پنہا فاعلاتن نے نگونپی فاعلاتن دا کنم
فاعلن اور بعضے نسخون مین بجاے در عشق تو باد ر و عشق ہے اس صورت مین عروض
مقصور ہوگا ہم واگر عروض وضرب فعول وفعل وفاع و فع کنند از مدید تقطیع توان کردو از جملہ
مستعمل نزدیک متاخران چہارم و پنجم ست ست اور اگر عروض اور ضرب فعول مخبون محذوف
اعرج اور فعل مخبون محذوف مقطوع اور فاع محذوف مطموس اور فع محذوف اخذ کرین
مدید سے تقطیع ان وزنون کی ہوگی اور ان سب وزنون سے مستعمل نزدیک متاخرون کے
چہارم اور پنجم ہے معلوم کیا چاہیے فاعلاتن فاعلاتن فعول بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلان کے
اور فاعلاتن فاعلاتن فعل بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلن اور فاعلاتن فاعلاتن فاع
بروزن فاعلاتن فاعلن فعلان ہے اور فاعلاتن فاعلاتن فع بروزن فاعلاتن فاعلن
فعلن ہے پس یہہ چارون وزن مدید کے ہین ح اینست مراد مصنف علام اما مخفی نماند کہ
فعلان اگرچہ از فروع فاعلاتن ست لیکن در مدید واقع نمی شود تم کلامہ کیون نہین آتا کہ

محقق علیہ الرحمہ بحر مدید مین لکھتے ہین کہ در مجزو عروض محذوف یا مجنون محذوف وضرب مجنون محذوف یا ابتر بکار برداشتہ اند پس فعلن اور فعلان ایک ہے اور الف اور نون آخر مین بجای یکحرف ہے اور زیادت یک ساکن کبھی مغیر وزن نہین ہے اور خود محشی لکھتا ہے کہ فعلان از فروع فاعلاتن ست اور بحر مدید مین خود حاشیہ لکھا ہے کہ بعضے خبن در فاعلان مقصور جائز نمیدارند مگر صواب جواز آنست اور تسکین اوسط سب جگہہ جائز ہے اور رسالہ عبد الواسع مین فعلان مقطوع مسبغ بحر مدید مین لکھا ہے فقال م مربعات تیج عروض سالم وضرب مسبغ یدہر دو سالم وہر دو یک وزن ست مثالش بیت خوبرو یا دلربایا ؛ چونکہ باجا کرنسازی مت وزن تیرہوان عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فاعلیان اور وزن چودہوان عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاعلاتن یہہ دونون ایک وزن ہین شعر مثال کا مرقومہ متن ہے اور اوس مین لفظ جا کر اشارہ طرف اپنے ہے تقطیع یہہ ہے کہ خوبرو یا فاعلاتن دلربایا فاعلاتن جو کہ باجا فاعلاتن کرنسازی فاعلاتن ح زیر لفظ ہر دو سالم مثالش بیت جشم آندارم کہ گاہے انگلی سویم نگاہے ؛ تم کلامہ معلوم ہو کہ شعر مرقومہ متن مین کبھی عروض اور ضرب دونون سالم ہین معلوم نہین کہ دونون شعرون مین کیا فرق سمجھے اور احتیاج اس مثال کی لکھنی کی کیا تھی ہم یہہ عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور یو عروض ہمان وضرب محذوف وہر دو یک وزن ست مثالش شعر ہر کہ بدخواند ترا ؛ از بدی ہست او بری ت وزن پندرہوان عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان وزن سولھوان عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور یہہ دونون ایک وزن ہین شعر مثال کا مرقومہ متن ہے معنی شعر کے یہہ ہین کہ اے معشوق تیرے خمیر مین ظلم وستم ہے پس اگر کوئی تجھکو ظالم خواہ قاتل کہے حق بجانب اوسکے ہے اور سچ کہتا ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ہر کہ بدخا فاعلاتن نداترا فاعلن از بدیہس فاعلاتن تو بری فاعلن اس جگہہ صاحب میزان نے حاشیہ لکھا ہے ح تقطیعش ہر کہ بدخا فاعلاتن ند ترا فاعلاتن از بدی ہس فاعلاتن بری تو فاعلن لیکن مخفی نماند کہ این مثال عروض سالم وضرب محذوف ست نہ مثال عروض مقصور یا محذوف وضرب محذوف چنانکہ مصنف گمان کردہ اگر عروضش خواہد ترا بروزن فاعلن محذوف ست

وکلمہ از در ابتدائے مصرع ثانی خرم ست کہ در وزن اعتبار ندارد گوئیم خرم در فارسی بر دو حرف زیادہ
معہذا مصنف علام در فصل ہشتم می آرد در ہیچ موضع مثالش نیاوردیم تم کلامہ حق یہہ ہے
کہ اس جگہہ داد طالب علمی کی دی ہے قائل ہم و این اوزان ہمہ مثمن اند و حال ایشان ہمچنان ست
کہ در ہزج گفتہ شد و اگر رکن آخر فعول یا فعَل یا فاع یا فع کنند مصرع توان گفت و معقد شود دست
اور یہہ اوزان مربع کے نیمہ مثمن ہین اور حال انکا وہی ہے جو ہزج مین کہا گیا کہ اوس ہزج کی بھی
اوزان مربع کے نصف مثمن کہے تھے اور اگر رکن آخر فعول یا فعَل یا فاع یا فع لائین اوسکو
مصرع کہنا چاہیے یعنی اوسکو دو مصرع علاحدہ ہم قافیہ کہنا چاہیے اسواسطے کہ رکن دوم مثمن کا
ایسا واقع نہین ہوتا اور یہہ نصف مثمن ہے پس وہ معقد ہو جائے گا یعنی کہین گے کہ عروض
اوسکا ناپدید ہے ہم ثنی یر مثالش شعر آفتابی مشکبوئی و بتحقیق این اوزان ہمہ دہ ست
و ستہ اول از انجملہ سہ وزن است ثنے وزن سترہوان کہ مثال اوسکی مرقومہ متن ہے
تقطیع یہہ ہے آفتابی فاعلاتن مشکبوئی فاعلاتن اور ان دونون مین یای خطاب ہے
اور حقیقت مین یہہ سب اوزان دس ہین یعنی سترہ مین سات وزن ملے ہوئے ہین علاحدہ
نہین وہ تیسرا اور پانچوان اور ساتوان اور نوان اور بارہوان اور چودہوان اور سولہوان اور
ستہ اول اون مین تین وزن ہین ایک مثمن مین دوم اور سوم کہ ایک وزن ہے دوسرا مسدس
مین گیارہوان اور بارہوان کہ ایک ہے تیسرا مربع مین پندرہوان اور سولہوان کہ ایک ہے
م رمل مخبون ہمہ ارکان او مخبون آید جز رکن اول کہ سالم شاید و این دلیل ست بران کہ
ارکان سداسی ارکان اصلی نیست در دائرہ و فروع سباعی اند و عروضیان گفتہ اند کہ این بحر را
پنج عروض و دہ ضرب ست و بر ہفتدہ وزن آمدہ است ہشت مثمن و شش مسدس و دو مربع
و یکے ثنے اما این تفصیل ست رمل مخبون ست رکن اوسکے مخبون آتے ہین سوای رکن اول کے
کہ سالم بھی آتا ہے اور یہہ دلیل ہے اس بات پر کہ ارکان شش حرفی ارکان اصلی نہین ہین یعنی
فعلاتن رکن اصلی نہین ہے دائرے مین بلکہ سداسی فروع سباعی ہین یعنی فعلاتن فرع فاعلاتن
سباعی ہے کسواسطے کہ جب اکثر ارکان سداسی پائے گئے اور ایک سباعی یعنی فاعلاتن
اور سباعی سے بزحاف خبن سداسی بنتی ہین پس معلوم ہوا کہ اصل سداسی دائرے مین سباعی ہے

رمل مخبون

اور عروضیون نے کہا ہے کہ اس بحر رمل مخبون کے پانچ عروض ہین ایک مخبون یا مشعث یعنے
فعلاتن یا مفعولن دوسرا مخبون مقصور یا مخبون محذوف یعنی فعلان یا فعلن تیسرا محذوف مقطوع
مخبون یا محذوف اعرج مخبون یعنی فعل یا فعول چوتھا محذوف مطموس یا محذوف اخذ یعنی فاع
یا فع پانچوان مخبون مسبغ یا معری یعنی فعلیان یا فعلاتن اور دس ضربین ہین ایک مخبون
یعنی فعلاتن دوسری مشعث یعنی مفعولن تیسری مخبون مقصور یعنی فعلان چوتھی مخبون محذوف
فعلن پانچوین مخبون محذوف مسکن یعنی فعلن چھٹی محذوف مقطوع مخبون یعنی فعل ساتوین محذوف
اعرج مخبون یعنی فعول آٹھوین محذوف مطموس یعنی فاع نوین محذوف اخذ یعنی فع دسوین
مخبون مسبغ فعلیان اور سترہ وزنون پر آئی ہے آٹھہ مثمن اور چھہ مسدس اور دو مربع اور
ایک ثنائی اس تفصیل سے م مثمنات ا عروض و ضرب ہر دو مخبون مثالش شعر حکیم ہم
کنم با تو نمید ارد چہ سود مم * بہجران حیلہ ندانم کہ ز عشقت بگریزم ت مثمنات پہلا وزن عروض
اور ضرب دونون مخبون یعنی فعلاتن مثال اوسکی جو متن مین ہی تقطیع یہہ ہی حکیم ہم فعلاتن کنم
با فعلاتن نمید ا فعلاتن رد چہ سود مم فعلاتن بہجرا حی فعلاتن لہ ندانم فعلاتن کہ ز عشقت فعلاتن بگریزم
فعلاتن اور مثال صدر سالم کی یہہ ہے سعدی کہتا ہے شعر گفتہ بودم چو بیائی غم دل با تو بگویم
* چہ بگویم کہ غم از دل برود چون تو بیائی * اور بعضے اس وزن کو مثنا نزدہ رکنی کہتے ہین جیسا کہ
خواجہ عصمت اللہ بخاری نے کہا ہے شعر رنگ رخسار و رگوش و خط و قد و خد و عارض و
خال لبت ای سرو پری روی سمنبر * شفق و کوکب و شام و سحر و طوبی و گلزار بہشت است و ہلال و
طرف چشمہ کوثر * کذا فی الحدائق م ب عروض مخبون یا مشعث و ضرب مشعث مثالش بیت
بدو رخ ماہ تمامی بہ دو زلفک چو عبیری * بدو لب شکر و قندی بدو چشمک بادامی * و این وزن را
استحقاق آن نیست کہ وزنی مفرد کنند چہ مسکن وزن اول ست ت وزن دوسرا عروض مخبون
یعنی فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن مثال مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہی بدو رخ ما فعلاتن ہ تمامی فعلاتن بہ دو زلفک فعلاتن چو عبیری فعلاتن بدو لب فعلاتن شکر و قندی فعلاتن بدو چشمک
فعلاتن بادامی مفعولن اور یہہ وزن استحقاق نہین رکھتا کہ اسکو وزن جداگانہ مقرر کرین اسواسطے کہ مسکن وزن
اول ہے کا اور مفعولن جو ضرب مین واقع ہی مسکون العین فعلاتن کا ہے م ج عروض مخبون مقصور

یا مخبون محذوف وضرب مخبون مقصور مثالش شعر منم از عشق تہی ماندہ بہ تیمار بدرد ٭
کہ برخ ماہ تمام ست و بدل سنگ خام ٭ و عروض ہمان وضرب مجنون محذوف و بحقیقت ہمان ست
ت وزن تیسرا عروض مجنون مقصور یعنی فعلان یا مجنون محذوف یعنی فعلن اور ضرب مخبون مقصور
یعنی فعلان مثال متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے منم عشق فعلاتن تہی من فعلاتن و بتیما
فعلاتن ربدرد فعلان کہ برخما فعلاتن ہتمامس فعلاتن تیدلش فعلاتن گرِ خام فعلان اور وزن
چوتھا عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن اور حقیقت مین وہی وزن ہے
لہذا دوسری مثال کی بھی حاجت نجانی اور نہ لکھی اور شعر مین تیمار بمعنی فکر و اندیشہ کردن ہے
اور خام بمعنی سخت ہے م ۵ عروض ہمان وضرب مجنون محذوف مسکن و عروضیان این را
ابتر میخوانند و خطا ست مثالش شعر نکشم جور کسے کو زوفا دور بود ٭ ندہم دل بکسے کو نکند دلداری
و اگر ضرب مجنون مقصور مسکن باشد حکمش ہمین تواند بود و این وزن ہم استحقاق انفراد ندارد
چہ تفاوت با وزن گذشتہ جز بسبب قافیہ و تسکین یا تحریک نیست ت پانچوان وزن عروض
وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مجنون محذوف مسکن یعنی فعلن بسکون العین اور عروضی
اسکو ابتر کہتے ہین یہہ خطا ہے کس واسطے کہ خبن یہان لازم ہے اور ابتر محذوف مقطوع ہوتا ہے
بدون خبن کے ہان تلفظ مین البتہ ایک سا ہے مثال اوسکی جو متن مین لکھی ہے تقطیع یہہ ہے
نکشم جو فعلاتن رکسیکو فعلاتن زوفا دو فعلاتن بود فعلن ندہم دل فعلاتن بکسیکو فعلاتن
نکند دل فعلاتن داری فعلن و اگر ضرب مجنون مقصور مسکن ہو یعنی فعلان بسکون عین حکم اوسکا
بھی وہی ہوگا جو فعلن مین کیا گیا اور یہہ وزن بھی استحقاق انفراد کا نہین رکھتا یعنی جداگانہ نہو
اسواسطے کہ تفاوت وزن گذشتہ سے نہیں رکھتا سوا قافیہ کے مراد قافیہ سے رکن اخیر ہے
کہ ایک جگہہ فعلن بتحرک العین اور ایک جگہہ فعلن بسکون العین واقع ہوا ہے اور سوا اسکے
کہ ایک جگہہ تحریک ہے اور ایک جگہہ تسکین ح وکلام درینجا در نفس وزن ست قطع نظر
از قافیہ و آن از سکون یا ساکن مختلف نمی شود کما مر سابقا تم کلامہ فتامل م ۶ عروض ہمان
وضرب محذوف مقطوع مجنون مثالش بیت اگر این شود می جان من از درد فراق ٭
بہمہ جور من از عشق تو خوشنود می ٭ وضرب محذوف اعرج مجنون ہمین حکم دارد ت چھٹا وزن

عروض وہی یعنی مجنون مقصور فعلان یا مجنون محذوف فعلن اور ضرب محذوف مقطوع مجنون
یعنی فعل بتحریک عین مثال جیساکہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے اگر مین فعلاتن شودی
جا فعلاتن نمنز در فعلاتن وفراق فعلان بہمہ جو فعلاتن رمنز عشق فعلاتن فتحشنو فعلاتن دمی
فعل اور ضرب اعرج مجنون یعنی فعول بہی حکم رکھتی ہے وزن مین کسواسطے کہ فقط ایک
ساکن زائد ہے اور لفظ خوشنود قلب خوشنود وخوشنون کہ وند اور دن دونون کلمی نسبت کے
ہین بہار عجم سے کذا فی الغیاث اور اگر بجاے خوشنود می خوش بود می کہیے معنی صاف
ہو جائین **ھمزہ** عروض محذوف مقطوع مجنون یا محذوف اعرج مجنون وضرب محذوف اعرج
مجنون برینگونہ **بیت** ندہد نیز بتو دل شمنی تا نزید ❊ چو یکی را بکشی بیگنہی ای نگار ❊
ہمان باشد با ضرب مجنون محذوف مقطوع ہمچنین بود **ت** ساتوان وزن عروض محذوف
مقطوع مجنون یعنی فعل یا محذوف اعرج مجنون یعنی فعول اور ضرب محذوف اعرج مجنون
یعنی فعول بیت مثال کی جیساکہ متن مین ہے اوس مین شمن بمعنی بت پرست مراد عاشق
معنی یہہ کہ کوئی عاشق تجھکو دل نہ دیگا جب تک جیے گا اگر تو کسی عاشق بیگناہ کو قتل کریگا
تقطیع یہہ ہے ندہد نے فعلاتن زبتو دل فعلاتن شمنی تا فعلاتن زید فعل چو یکی را فعلاتن بکشی
بی فعلاتن گنہی ای فعلاتن نگار فعول اور اگر عروض وہی ہو یعنی فعل یا فعول ساتھہ ضرب
مجنون محذوف مقطوع کی یعنی فعل کی وہی وزن ہوگا **مح** عروض محذوف مطموس یا محذوف
احذ وضرب محذوف مطموس برینگونہ **بیت** دہن کوچک چون تنگ دل عاشق ❊ نہ کہ چون
حقہ اگندہ بمروارید ❊ واگر عروض ہمان بود با ضرب محذوف احذ ہمچنین باشد **ت** آٹھوان وزن
عروض محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف احذ یعنی فع اور ضرب محذوف مطموس یعنی فاع
مثال مرقومۂ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دہنی کو فعلاتن چکچو چون فعلاتن گدلی عا فعلاتن شق فع
بکحو حق فعلاتن قہ اگن فعلاتن دبمروا فعلاتن رید فاع اور اگر عروض وہی ہو یعنی فع یا فاع
ساتھہ ضرب محذوف احذ کے یعنی کی وہی ہو یعنی وہی وزن ہو **م** **مسدسات** **ط** عروض
مجنون مسبغ یا معری وضرب مسبغ ہی عروض وضرب مجنون معری برینگونہ **بیت** طرب انگیز
ومی آور بصبوحی ❊ کہ حریف ست وبہار ست وجوانی ❊ واین ہر دو یک وزن ست **ت** مسدسات

مسدسات

نوان وزن عروض مجنون مسبغ یعنی فعلیان یا معری یعنی فعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فعلیان
دسوان وزن عروض اور ضرب دونون مجنون معری یعنی فعلاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے طربنگی فعلاتن زمیا ور فعلاتن بصبوحی فعلاتن کہ حریفیش فعلاتن تہار
فعلاتن بجوانی فعلاتن اور یہہ دونون ایک وزن ہین صبوحی بفتح اول شراب بامدا دکشف سے
اور مصطلحات مین شراب پینا وقت صبح کذا فی الغیاث اور حریف ہم پیشہ وہم کار منتخب اور صراح
اور کنز سے ہم یا عروض مجنون یا مشعث وضرب مشعث برینگونہ بیت اگر ایدون کہ ہمی دانش
ورزی ٭ زہمہ خلق نکونامی یابی ٭ واین وزن را استحقاق آن نیست کہ مفرد گیرند چہ مسکن وزن گذشتہ
است ت گیارھوان وزن عروض مجنون یعنی فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی
مفعولن مثال مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے اگر بد وفعلاتن کہ ہمیدا فعلاتن نشو رزی مفعولن
زہمہ خل فعلاتن نکونا فعلاتن می یابی مفعولن اور اس وزن کو استحقاق اسکا نہین ہے کہ مفرد مقرر
کرین یعنی جدا گانہ کہین کسواسطے کہ مسکن وزن گذشتہ کا ہے یعنی فعلاتن مسکن ہو کر مفعولن
ہوا ہے ہم یب عروض مجنون مقصور یا مجنون محذوف وضرب مجنون مقصور برینگونہ بیت
دلم از عشق تو شد خستہ وریش ٭ تو مکن جور برین عاشق خویش ٭ ہیچ عروض ہمان وضرب
مجنون محذوف وبحقیقت ہمان ست ات بارھوان وزن عروض مجنون مقصور یعنی فعلان
متحرک العین یا مجنون محذوف یعنی فعلن متحرک العین اور ضرب مجنون مقصور یعنی فعلان متحرک العین
مثال مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے دلم ازعش فعلاتن قتشدخس فعلاتن تہ وریش فعلان تومکن جو
فعلاتن ربری عا فعلاتن شقخیش فعلان تیرھوان وزن عروض وہی یعنی فعلن یا فعلان
اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن اور حقیقت مین یہہ وہی وزن دوازدہم ہے ہم یدعروض
ہمان وضرب مجنون محذوف مسکن وعروضیان ابتر گویند بسہو واین وزن راہم استحقاق انفراد نیست
ت چودھوان وزن عروض وہی یعنی فعلن یا فعلان اور ضرب مجنون محذوف مسکن یعنی فعلن
بسکون عین اور عروضی اوسکو ابتر کہتے ہین سہو سے کسواسطے کہ بحذف اور تقطیع ابتر ہوتا ہے
اور یہان خبن لازم اور اس وزن کو بھی استحقاق انفراد کا نہین ہے بلکہ وہی وزن دوازدہم
وسیزدہم ہے ہم مربعات یہہ عروض مجنون معری یا مسبغ وضرب مسبغ برینگونہ بیت

سخن من کہ رساند ✤ برآن ماہ دلارام ✤ و یوہر دو مصری و حکمش ہمان ست ت مربعات پندرھوان
وزن عروض مخبون معرے یعنی فعلاتن یا مسبغ ای مخبون مسبغ یعنی فعلیان اور ضرب مسبغ ای
مجنون مسبغ یعنی فعلیان مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع سخن من فعلاتن کہ رساند فعلاتن برآن ماہ فعلات
ہد لارام فعلیان اور لفظ بر شعر مین بمعنی نزدیک ہے وزن سولھوان عروض اور ضرب دونون
معرے یعنے فعلاتن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن پانزدہم ہے ہم مثنی یزیر بنگو نہ بیت
ہ شادیم ✤ بہ بستی ست ثمنے وزن سترہوان جیسا کہ شعر اوسکی مثال کا مرقومۂ متن ہے
تقطیع یہہ ہے رہ شادی فعلاتن مبستی فعلاتن میم مصرع ثانی مین معتبر ہے ہم و بحقیقت این
اوزان عائد با ہشت وزن ست و آنچہ عروض یا ضرب فعول یا فعل یا فاع یا فع ست متروک
و مقصور و محذوف مقبول تر از دیگر ہاست و تسکین اوسط ہمہ جا استعمال کنند و یا غیر مسکن
خلط کنند ت اور حقیقت مین یہہ اوزان ہفتگانہ عائد یعنی راجع طرف آٹھہ وزنون کے ہین
یعنی نو وزن دوم اور چہارم اور پنجم اور ہفتم اور دہم اور یازدہم اور سیزدہم اور چہاردہم اور شانزدہم
باقی رہے آٹھہ وزن اور اون مین جو وزن کہ عروض یا ضرب اوس مین فعول یا فعل یا فاع
یا فع ہے متروک ہے اور مقصور اور محذوف مقبول تر اور وزنون سے ہے اور تسکین اوسط از
متحرکون مجنون مین سب جگہہ استعمال کرتے ہین اور ساتھہ غیر مسکن کے خلط کرتے ہین یعنی
کسی جگہہ فعلاتن اور کسی جگہہ مفعولن ہو تو جائز ہے ہم و چون ہمہ مسکن بود بیت از اسباب بود
چنانکہ در ہزج گفتہ آمد و اینجا دہ وزن متوالی برخیزد بتفاصیل یک یک سبب خفیف و مصراع اطول
از دوازدہ سبب و مصراع اقصر از سہ اسباب و این غریب تر ست از آنچہ در ہزج گفتیم و فرق میان
اوزان مشترک کہ ازین سہ بحر توان خواند یعنی ہزج و رجز و رمل در مصراعہای دیگر در قصیدہ ظاہر
شود و ہمچنین قیاس در دیگر مواضع ت اور اگر سب رکن مسکن ہون یعنی مفعولن مفعولن مفعولن
مفعولن بیت اسباب سے ہوگی جیسا کہ ہزج مین کہا گیا اور اس جگہہ دس وزن متوالی پیدا ہونگے
مین بفاصلہ یک یک سبب خفیف اور مصرع اطول بارہ سببون کا ہوگا اور مصرع اقصر تین سببونکا
اور یہہ غریب تر اور نادر تر ہے اوس سے جو ہزج مین کہا ہمنے یعنی ہزج مین مربع تک وزن
نکلے تھے اور یہان رمل مین مثنی تک نکلتے ہین مثلاً مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن کہ مثمن ہے

اگر تین مفعولن سے ایک ایک سبب علاحدہ علاحدہ گر جاسے ایک مفعولن یعنی مثنی رہجائے
تو نو سبب کی کمی سے نو وزن اور ایک مثنی جملہ دس وزن پیدا ہوتے ہین کسواسطے کہ یہ
بحر مثنی ابھی مستعمل ہوئی ہے بخلاف ہزج کے کہ وہ مثنی نہین آئی ۱۲ ح قولہ ایجاد دہ وزن
متوالی برخیزد لیکن مخفی نماند کہ ہفت وزن ازانہا ازین بحر باشد و باقی از رجز و ہزج الی آخرہ
معلوم ہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے کہ سترہ اوزان مستعملہ اس بحر کے لکھے ہین ادن مین بھی بعضونکو
متروک لکھا ہے اور جو کوئی وزن بکمی پنج سبب اور بکمی ہفت سبب اور بکمی ہشت سبب بجہت
عدم استعمال کے نہین لکھا صاحب میزان کو شبہہ ہوا کہ سات ہی وزن اس بحر مین نکل سکتے
ہین پس یہہ گمان باطل ہے اور یہان غرض اخراج اوزان سے ہے نہ استعمال اوزان سے
اور فرق درمیان اوزان مشترک کے کہ ہزج اور رجز اور رمل تینون بحرون مین پائی جاتی ہین اور
مصاریع قصیدہ سے ظاہر ہوتا ہے یعنی جس بحر مین وہ قصیدہ ہوگا معلوم ہو جائے گا
کہ یہہ ارکان مزاحف اوس بحر کے ہین اور اسی طرح اور مواضع مین یعنی تمیز ارکان مزاحف
کی اوس بحر سے ہوتی ہے جسمین واقع ہون ورنہ ایک ایک زحاف کئی کئی بحرون مین آتا ہے
م و متاخران را وزنی خوش است کہ بر رمل تقطیع توان کرد چون یک رکن مشکول بگیرند و یکی
سالم تا بیتی از فعلات فاعلاتن بود چہار بار مثالش این است بیت بچمن برآئی رزی سپہ
بہار بشکن ٭ سر غمزہ بجنبان صف روزگار بشکن ٭ اینست بحور دائرہ مجتلبہ و اوزان آن
ت اور متاخرون کے نزدیک ایک وزن خوش آیندہ ہے کہ اوسکو رمل مین تقطیع کیا جاتا ہے
جب ایک رکن مشکول یعنی فعلات لین اور ایک رکن سالم یعنی فاعلاتن تو ایک بیت
فعلات فاعلاتن سے ہو چار بار مثال اوسکی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے بچمنب فعلات
رای روزی فاعلاتن سپہ بہ فعلات ہار بشکن فاعلاتن سر غمز فعلات امی بجنبا فاعلاتن
صف روز فعلات کار بشکن فاعلاتن یہہ ہین بحر متن دائرہ مجتلبہ کی اور اوزان اوسکے
م سریع این بحر ہم در ہر دو لغت مستعمل است و اصلش در دائرہ مستفعلن مستفعلن مفعولات
دو بار است و وافی و مشطور بکار دارند و آنرا در تازی دو عروض و شش ضرب است و
بر شش وزن آمدہ و ابیاتش اینست ت یہہ بحر بھی دونون زبانون مین یعنی تازی اور فارسی

مین مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرے مین مستفعلن مستفعلن مفعولات دو بار ہے اور
داعی اور شطور استعمال کرتے ہین اور اوسکی استعمال تازی مین دو عروض یعنی مطوی
مکشوف فاعلن یا مخبول مکشوف فعلن اور موقوف یعنے مفعولان یا مکشوف یعنی مفعولن ہین
اور چہہ ضرب مین مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم فعلن بسکون
عین اور مخبول مکشوف فعلن بتحریک عین اور موقوف مفعولان اور مکشوف مفعولن ہین
اور چہہ وزنون پر آئی ہے اور بیتین اوسکی یہہ ہین ہم **اشعر** اَزْمَانُ سَلْمیٰ لَایَرَیٰ مِثْلَهَا
الرَّاؤُوْنَ فِیْ شَامٍ وَلَافِیْ عِرَاقٍ * عروض مطوی مکشوف است و ضرب مطوی موقوف ست
پہلا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اوسکا مطوی مکشوف ہے یعنی فاعلن اور ضرب مطوی
موقوف یعنی فاعلان ہے ازمان بالفتح جمع زمان بمعنی وقت کنز اور منتخب اور غیاث سے
اور سلمی نام معشوقہ عرب اور شام اور عراق دونون ملک بحسن و خوبی مشہور ہین اور الراؤن
مین رای مشددہ اول متعلق مصرع اول ہے اور ثانی متعلق مصرع ثانی معنی یہہ ہین زمانی
سلمی کی نہین دیکھی مانند اونکے دیکھنے والون نے شام مین اور نہ عراق مین تقطیع یہہ ہے
ازمان سل مستفعلن ما لایری مستفعلن مثلہر فاعلن راؤن فی مستفعلن شامو دلا مستفعلن فی عراق
فاعلان **ضرب شعر** هَاجَ الْهَوَیٰ رَسْمٌ بِذَاتِ الْغَضَا * مُخْلَوْلِقٌ مُسْتَعْجِمٌ مُحْوِلُ * عروض
و ضرب مطوی مکشوف است دوسرا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب اوس مین
دونون مطوی مکشوف ہین یعنی فاعلن غضا نام ایک درخت صحرای کا مانند کنار کہ آگ اوسکی
دیر تک رہتی ہے غیاث سے اور مخلولق بمعنی کہنہ اور مستعجم بمعنی ساکت عجم سے کہ بالضم
بمعنی گنگ شدن ہے غیاث سے اور مُحْوِل ریگ تودہ گردیدہ یا منقلب الاحوال اور منتخب میں
لکھا ہے کہ محول اور ماحل زمین و شہر قحط رسیدہ معنی یہہ ہین کہ اوٹھایا یعنی پیدا کیا عشق کو
نشان مکانات نے اوس موضع مین کہ جسمین درخت غضا ہے کہنہ اور ساکت منقلب الاحوال
تقطیع یہہ ہے ہاجلہو استفعلن رسمن بذا مستفعلن تلغضا فاعلن مخلولقن مستفعلن مستعجمن مستفعلن
محولو فاعلن **ضرب ج شعر** قَالَتْ وَلَمْ تَقْصِدْ لِقِيْلِ الْخَنَا * مَهْلًا فَقَدْ أَبْلَغْتَ أَسْمَاعِیْ * عروض
ہمچنان ست و ضرب اصلم ست تیسرا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض وہی یعنی مطوی مکشوف

فاعلن اور ضرب اصلم یعنی فعلن بسکون عین خنا بالفتح والقصر سخن فحش و بیہودہ منتخب سے
اور مہل بمعنی زبان غیاث سے معنی یہہ ہین کہ کہا معشوقہ نے درحالیکہ قصد نہین کیا گیا تھا
بسخن فحش زبان سے کہ تحقیق پہونچا یا تونے اوس سخن فحش کو میرے کانون مین تقطیع یہ ہے
قالت ولم مستفعلن یقصد لقی مستفعلن للخنا فاعلن مہلن فقد مستفعلن ابلغت اس مستفعلن ماعی
فعلن م ر شعر اَلنَّشرُ مِسکٌ وَالوُجُوہُ دَنَانِیرُ ؛ وَاَطرَافُ الاَکُفِّ عَنَمْ ؛ عروض و ضرب ہر دو
مخبول مکشوف ست و این چہارم وافی ست م چوتھا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب دونون
مخبول مکشوف ہین یعنی فعلن بتحریک عین معنی یہہ ہین بو معشوقون کی مانند بوی مشک ہے
اور مونہہ اونکے مثل دینار اونکے سرخ اور روشن ہین اور سر انگشتان حنابستہ مثل عنم کے
سرخ ہین اور عنم بفتحتین ایک درخت ہے زمین حجاز مین کہ پھل اوسکے سرخ ہوتے ہین اونکو
تشبیہ دیتے ہین انگشتان حنابستہ سے کذا فی المنتخب تقطیع یہہ ہے النشر مس مستفعلن
کُن وَلو جو مستفعلن ہُ دَنا فعلن نیرو واط مستفعلن راف الاکف مستفعلن فعنم فعلن اور یہہ چارون وزن
وافی کے ہین م ہ شعر یَنضَحنَ فِی حَافَاتِہَا بِالاَبوَالِ ؛ عروض و ضرب یکی است و این پنجم موقوف
ت پانچوان شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب ایک ہین یعنی مشطور ہے اور یہہ موقوف ہے
یعنی مفعولان معنی یہہ ہین کہ گراتے ہین وہ ناقہ کنارہای فرج سے اپنی پیشاب تقطیع یہہ ہے
ینضحن فی مستفعلن حافاتہا مستفعلن بالابوال مفعولان م و شعر یَا صَاحِبَیْ رَحلِی اَقِلَّا عَذلِی
ہمچنان است وآن مکشوف ست وہر دو وزن از مشطور ست ت چھٹا شعر جو مرقومہ متن ہے
اوسی طرح پر ہے یعنی عروض اور ضرب ایک ہین بسبب مشطور ہونے کے اور وہ مکشوف ہے
یعنی مفعولن معنی یہہ ہین ای دو صاحبو ہم منزل میری کم کرو بار شتر میرا رحل بالفتح مسکن و
منزل و رخت واسباب و پالان شتر و کوچ صراح اور منتخب وغیرہ سے کذا فی الغیاث اور عدل
بکسر اول و سکون ثانی بار یکطرف کہ پشت ستور پر لیجاتے ہین غیاث سے ح ای دو یار
پالان یعنی سواری من کم کنید ملامت من تم کلامہ ظاہر ہے کہ عدل بمعنی ملامت خلاف مقام ہے
اور عدل بمعنی بار یکطرف شتر موافق مقام تقطیع یہہ ہے یاصاحبی مستفعلن رحلی اقل مستفعلن
لاعدلی مفعولن اور یہہ دونون وزن مشطور کے ہین م و بطریق زحاف و دیگر ارکان مخبون و

مطوی و مجبول روا دارند و ضربہای مشطور مخبون روا دارند ت اور بطریق زحاف کی یعنی
بطریق تغیرات جائزہ کے اور ارکان مخبون یعنی مفاعلن اور مطوی یعنی مفتعلن اور مخبول یعنی
فعلتن روا رکھتے ہین اور ضربہای مشطور مخبون روا رکھتے ہین یعنی مفعولان اور مفعولن کو
ضرب مشطور مین فعولان اور فعولن بھی کر لیتے ہین ہم و اما بپارسی ارکان ہمہ مطوی بکار دارند
و بر سالم و مخبون شعر نیامدہ است الا آنچہ عروضیان بہ تکلف گفتہ اند از جہت تشبہ بعرب و گفتہ اند
اوراسہ عروض است و ہشت ضرب و بردہ وزن آوردہ اند باین تفصیل ت و اما فارسی مین ب
ارکان مطوی استعمال کرتے ہین اور سالم اور مخبون مین شعر نہین آتا ہے الا جو کچھ کہ عروضیون نے
بہ تکلف کہا ہے بجہت تشبہ بعرب سمجھا چاہیے اور کہا ہے کہ اوسکے تین عروض یعنی مطوی
موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور مخبون مکشوف فعلن بتحریک عین اور اصلم
مقصور فاع یا اصلم محذوف فع اور آٹھہ ضربین ہین یعنی مطوی موقوف فاعلان اور مطوی
مکشوف فاعلن اور مخبون مکشوف فعولن اور مخبون مکشوف فعلن بتحریک عین اور اصلم مقصور
فاع اور اصلم محذوف فع اور موقوف مفعولان اور مکشوف مفعولن اور اصلم حقیقت مین مخبول
مکشوف مسکن ہے علاحدہ نہین ہے یعنی فعلن مسکون العین کہ وزن چہارم مین ضرب سا ہے
اور اوسکو عروضیون نے اصلم کہا ہے سہو کی ہے حقیقت مین وہ فعلن متحرک العین کو
مسکن کیا ہے پس ضربین آٹھہ ہوئین نہ نو اور اس بحر کو دس وزنون پر لائے ہین اس تفصیل سے
ہم ا عروض مطوی موقوف یا مکشوف و ضرب مطوی موقوف برینگونہ بیت چون نزنم دست
بفتراک تو ÷ جز تو کسی نیست مرا دستگیر ت پہلا وزن عروض مطوی موقوف یعنی فاعلان یا
مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مطوی موقوف یعنی فاعلان بیت مثال کی جیسا کہ متن
مین ہے تقطیع یہہ کہ چو نزنم مفتعلن دست بفت مفتعلن راک تو فاعلن جز تو کسی مفتعلن نیس مرا
مفتعلن دستگیر فاعلان اور فتراک بمعنی شکاربند ہے ہم ب عروض ہمان و ضرب مطوی مکشوف
و بحقیقت ہمان وزن اول است ت دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور
ضرب مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور یہہ حقیقت مین وہی وزن اول ہے ہم ج عروض مطوی
مکشوف و ضرب مخبون مکشوف برینگونہ بیت ماہ رخا بر ہمہ روی زمین ÷ جز تو مرا یار دگر نسترد ÷

تستہ یہ اوزان عروض مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مخبول مکشوف یعنی فعلن متحرک العین مثال
جیساکہ متن مین ہے تقطیع یہہ ہے ماہ رخا مفتعلن بر ہمہ مفتعلن ای زمی فاعلن خیرہ تمرا مفتعلن یاردگر
مفتعلن ننسزد فعلن اور ننسزد یعنی سزاوار نہین ہے ھ یہ عروض ہمان وضرب اصلم گفتہ اند واین
سہو است چہ اینجا طی لازم است وبتحقیق مخبول مکشوف مسکن است مثالش بیت لب تست کہ ہست
شفاے دلم ٭ زانکہ شد او خستہ بادامت ٭ واین وزن مسکن وزن سوم است ت چوتھا
وزن عروض وہی یعنی مخبون مکشوف فاعلن اور ضرب اصلم عروضیون نے لکھی ہے یعنی جب
مفعولات سے وتد گر جاے مفعو رہے مقام پر اوسکے فعلن مسکون العین لائین اور یہہ
سہو ہے اسواسطے کہ یہان سریع مطوی مین سے طے لازم ہے پس جب اصلم کہا طے کہان رہا
لہذا اسکو مخبول مکشوف مسکن کہنا چاہیے کہ خبل اجتماع خبن وطے ہے اور جب اسکو مسکن
کرین فعلن مسکون العین ہو معنی بیت مثال مرقومۂ متن کی یہہ ہین کہ لب تیرے میرے دل
کے واسطے شفا ہین اسلیے کہ یہہ تیری آنکھہ کا بیمار ہے اور دوا موافق اور مناسب بیماری کے
چاہیئے تقطیع یہہ ہے لب تا تو مفتعلن ہست شفا مفتعلن ای دلم فاعلن زانکہ شد مفتعلن خستہ با
مفتعلن دامت فعلن اور یہہ وزن مسکن وزن سوم ہے اس جگہہ صاحب حاشیہ نے تین جگہہ
غلطی لکھا ایک یہہ کہ مخبول مکشوف کو مخبون مکشوف لکھا اور ننسزد بروزن فعولن سہی نہین ہے
بلکہ بروزن فعلن ہے دوسرے یہہ کہ اینجا طے لازم است پر یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ اینجا طی لازم است
وازان مفتعلن شود پس اگر آنرا اصلم کنند بروزن فعل ماند نہ فعلن تم کلامہ معلوم ہو کہ ضرب مین
رکن اصلی مفعولات واقع ہوا ہی نہ مستفعلن کسواسطے کہ سریع مثمن نہین آتی پس مفعولات سے
اصلم فعلن ہوگا نہ مفتعلن جیسا صاحب حاشیہ نے گمان کیا تیسرا اغالطہ وزن آیندہ مین ھ ۵
عروض وضرب ہر دو مخبول مکشوف بر نیگونہ بیت قبلہ من روی چو ماہ تو شد ٭ قبلہ ازین بہ نبود
بجہان ٭ وعروض ہمان وضرب اصلم وسخن در وہمان است کہ گفتہ آمدست پانچوان وزن عروض
اور ضرب دونون مخبول مکشوف یعنی فعلن متحرک العین بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے
قبلہ من مفتعلن روی چما مفتعلن ہتشد فعلن قبل اری مفتعلن ہہنبو د مفتعلن بجہان فعلن چھٹا وزن
عروض وہی یعنی فعلن متحرک العین اور ضرب اصلم یعنی جسکو عروضی اصلم کہتے ہین اور کلام اسمین

وہی ہے جو کہا گیا یعنی سطے لازم ہے اسکو مخبول مکشوف مسکن کہنا چاہیے صاحب حاشیہ نے
اس جگہہ حاشیہ لکھا ہے ح تقطیعش قبلا من مفتعلن روا چما مفتعلن سے تشد فاعلن قبلا ازی مفتعلن
ہمنبو مفتعلن در جہان فاعلن تم کلامہ معلوم ہو کہ مخبول مکشوف فعلن ہے نہ فاعلن اور قطع النظر
اسکے اگر عروض وضرب فاعلن ہو وہ وزن اول سے ہے ھم ز عروض اصلم مقصور یا اصلم محذوف
وضرب اصلم مقصور برانیگونہ بیت سنگدل آن یار نے آرزم ❊ یکشبم از خود نکند شاد ❊ ح
عروض ہمان وضرب اصلم محذوف وبحقیقت ہمان است ت ساتوان وزن عروض اصلم
مقصور فاع یا اصلم محذوف فع اور ضرب اصلم مقصور فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے
سنگدلا مفتعلن یار با مفتعلن رزم فاع یکشبم مفتعلن خد نکند مفتعلن شاد فاع آرزم بفتح زا معجمہ و
سکون را رحملہ شرم اور حیا اور شفقت اور مہربانی اور صلح اور آشتی لطائف اور جہانگیری اور
برہان اور رشیدی کذا فی الغیاث آٹھوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب اصلم محذوف
یعنی فع اور یہہ حقیقت مین وہی وزن ہے یعنی ہفتم اور ہشتم ایک وزن ہے ھم ط مشطور و
ضرب موقوف برینگونہ ع در سر من جز ہوس جانان نیست ❊ ی ہم مشطور وضرب مکشوف
برینگونہ بیت یار دگر آن بت من باز آمد ت نوان وزن مشطور اور ضرب موقوف یعنی مفعولان
ذکر عروض کا نکیا اسواسطے کہ مشطور مین عروض اور ضرب ایک ہے مثال جیسی متن مین ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے در سر من مفتعلن جز ہوسی مفتعلن جانانیس مفعولان دسوان وزن بھی
مشطور اور ضرب مکشوف یعنی مفعولن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے یار دگر مفتعلن
آن بت من مفتعلن باز آمد مفعولن معلوم ہو کہ مثال اول مشطور مین عین لکھا اور مثال دوم مشطور مین
بیت اشارہ یہہ ہے کہ مشطور کو مصرع اور بیت دونون کہہ سکتے ہین ھم د بنزدیک متاخران مستعمل
وزن اول است و دوم از سالم مثال برینگونہ گویند بیت دلخواہ من بر من ستمگار شد ❊ بی ہیچ
جرمی مرمرا کرد خوار ❊ واز مجنون برینگونہ بیت چرا نمردمی کنی یار ہی ❊ چرا ہمی کنی دلش را بدرد ❊
و دیگر یارا ہمہ مثال آوردہ اند ولیکن ناخوش و متکلف باشد ت اور نزدیک متاخرون کے
وزن اول مطوی کا مستعمل ہے اور دوسرا وزن سالم کا جسکی مثال مرقومہ متن ہے تقطیع دلخواہ
من مستفعلن بر من ستم مستفعلن کار شد فاعلن بی ہیچ جر مستفعلن می مرمرا مستفعلن کرد خار فاعلان

اور مخبون اوسی سالم کا جو مثال مسطورۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چرا ئمر مفاعلن دمی کنی مفاعلن
بار ہے فاعلن چرا ہمی مفاعلن کنی دلش مفاعلن را ببرد فاعلان او مثالین اور وزنون کی بہی
بہ تشبہ غرب لائے ہین مگر ناخوش و تکلیف دہندہ ہین اور رہی ہمنی بندہ یعنی عاشق م **قریب**
این بحر بپارسی گویان خاص است و اصلش در دائرہ مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دو بار ست و
در بنا مکفوف بکار دارند موقور یا اخرب و ہر دو را دو عروض و چہار ضرب آوردہ اند و گفتہ اند بر شش
وزن آمدہ ہست و مکفوف را دو وزن آوردہ اند یک عروض مقصور یا محذوف و دو ضرب اول
مقصور دوم محذوف و بتحقیقت ہر دو یکی است مثالش اینست **بیت** فغان ز ان کسر زلفین تابدار
فروہشتہ ز یاقوت آبدار **ت** یہہ بحر فارسی گویون کی خاص ہے اور اصل اوسکی دائرے
مین مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے دو بار اور استعمال مین مکفوف ہے موقور یا اخرب
موقور دہ کہ جسمین خرب نہو یعنی مفاعیل اور اخرب مفعول اور دونونکی دو عروض ہین یعنی
سالم اور مقصور یا محذوف اور چار ضربین ہین یعنی مقصور اور محذوف اور سالم اور مسبغ
اور کہا ہے کہ چہہ وزنون پر آئی ہے اور مکفوف کے دو وزن لائے ہین ایک کا عروض
مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور دو ضربین اول مقصور یعنی فاعلان اور دوم
محذوف یعنی فاعلن اور حقیقت مین یہہ دو وزن ایک ہین مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے
فغاز اس مفاعیل ز زلفین مفاعیل تابدار فاعلان فروہشت مفاعیل ز یاقوت مفاعیل آبدار
فاعلان اور یاقوت آبدار سے مراد رخسارہ ہے **م** و اخرب را چہار وزن آوردہ اند دو عروض
و چہار ضرب اعروض سالم و ضرب مسبغ و این پسندیدہ نیست چہ از دائرہ زیادت ست مثالش
بیت شمشیر بدہ کف دہندہ خود ہر چہ جز این بود محال است **ت** اور اخرب کے
چار وزن لائے ہین اور دو عروض لائے ہین سالم اور مقصور یا محذوف اور چار ضربین ہین فا
سالم مسبغ مقصور محذوف پہلا وزن عروض سالم فاع لاتن اور ضرب مسبغ فاع لیان اور یہہ
پسندیدہ نہین ہے کس واسطے کہ دائرے سے زیادہ ہے معلوم ہو کہ قریب دائرے مین مسدس
اور مثمن نہین آئی ہے کس واسطے کہ سریع اور قریب اور مہمل اول یعنی جدید انکی اوایل مین
رکن مکرر آیا ہے اور ان تینون کو مثمن نہین لاتے ہین **بیت** مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی

یہہ ہے شمشیر مفعول بر رند مفعول کف دہندہ فاع لاتن خذ ہم مفعول خراب مفعول بد مستست فاع لیان کف دہندہ یعنی قبضہ دہندہ اور خود بمعنی تحقیق اور محال بمعنی باطل ہم ب ہر دو سالم مثالش بیت باران کہ زمین پاک وشستہ دارد ٭ چون کز دل من غم ہمی نشوید ت دوسرا وزن عروض اور ضرب دونون سالم بیت مثال کی جیسا کہ متن مین ہے معنی یہہ ہین کہ باران زمین کو پاک اور شستہ رکھتا ہے سبب کیا کہ میرے دلسے غبار غم نہین کھوتا تقطیع باراکہ مفعول زمیاک مفاعیل شست دارد فاع لاتن چوکز مفعول دلمن غمہ مفاعیل می نشوید فاع لاتن ہم ج عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور بر نیگونہ بیت با مردم ناساز گار طبع ٭ بیچارہ شود مرد ساز گار ٭ ت تیسرا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت مثال کی جیسی متن مین لکھی ہی تقطیع اوسکی یہہ ہے بامرد مفعول منا ساز مفاعیل کار طبع فاعلان بیچار مفعول شود مرد مفاعیل ساز گار فاعلان ہم د عروض ہمان است وضرب محذوف وبتحقیق ہمہ سہ وزن بیش نیست وحکم تسکین اواسط ہمان است کہ گفتہ آمد واین بحر نزدیک متاخران ہم متروک است ت چوتھا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف فاعلن وحقیقت مین سب تین وزنون سے زیادہ نہین ہین کسواسطے کہ دونون مکفوف موقوف ایک ہین اور چارون اخرب دو اور حکم تسکین اوسط کا وہی ہے جیسا کہ سابق مین کہا گیا یعنی جائز ہے پس مفعول مفاعیل بعد تسکین اوسط کے مفعولن مفعول ہوگا اور یہہ بحر بھی نزدیک متاخرین کے متروک ہے ہم منسرح این بحر در ہر دو لغت مستعمل است وبتازی اصلش در دائرہ مستفعلن مفعولات مستفعلن دو بار باشد ودر بنا وافی ومنہوک آید واورا یک عروض بود وسہ ضرب وبر سہ وزن آید یکے وافی وبتیش اینست ت یہہ بحر دونون زبانون مین یعنی عربی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرہ تازی مین مستفعلن مفعولات مستفعلن ہے دو بار اور استعمال مین وافی اور منہوک آتی ہے اور اوسکا ایک عروض ہے یعنی سالم مستفعلن اور تین ضربین ہین یعنی مطوی مفتعلن اور موقوف یعنے مفعولان اور مکشوف یعنی مفعولن اور تین وزنون پر آتی ہے ایک وافی بیت اوسکی یہہ ہے ہم شعر اِنَّ ابْنَ زَيْدٍ لَا زَالَ مُسْتَعْمِلًا ٭ لِلْخَيْرِ يُفْشِي فِي مِصْرِهِ الْعُرْفَا ٭ عروض سالم وضرب مطوی است ت پہلا وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مطوی یعنے

مستفعلن

مفتعلن سے بیت مثال کی جیساکہ مسطورۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ان بن زی مستفعلن
ویلا فوال مفعولات مستفعلن مستفعلن الخزیف مستفعلن سی فی مصر مفعولات ہلعرفا مفتعلن عرف
بالضم نیکوئی اور احسان اور بضم بہی آیا ہے منتخب سے معنی یہہ ہین تحقیق کہ پسر زید ہمیشہ
استعمال کرتا ہے خیر کو فاش کرتا ہے لپنے شہر مین احسان کو ح العرف بالضم الاحسان بضمتین
مبالغۃ او ضرورۃ تمم کلامہ فقال ھم و دو منہوک یکے را ضرب موقوف وبیش انیست شعر
صَبْرًا بَنِیْ عَبْدِ الدَّارِ ۔ دیگر را ضرب مکشوف وتیش انیست ج شعر وَیْلُمِّ سَعْدٍ سَعْدَاتُ
اور دو منہوک یعنی مثنی ایک کی ضرب موقوف یعنی مفعولان مفعولات سے اور وہ وزن دوسرا ہے
بیت مثال کی جیساکہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے صبرن بنی مستفعلن عبدد ار مفعولان
معنی یہہ ہین کہ صبر کرو اے پسران عبد دار اور دوسری منہوک کی ضرب مکشوف یعنی مفعولن
مفعولات سے وہ وزن تیسرا ہے بیت مثال کی جیساکہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
ویلم مِسَعْ مستفعلن و سعد ا مفعولن معنی یہہ ہین کہ خرابی ہے واسطے اُم سعد کے کہ نام بہی اوسکا
سعد ہے اور وَیْلُمِّ سَعْدٍ اصل مین وَیْلٌ لِأُمِّ سَعْدٍ تھا اور سَعْدًا منصوب باعنی ہے ھم وبطریق زحاف
در ہمہ ارکان غیر ضربہا خبن وطی وخبل بکار دارند الا در رکن عروض کہ اگر خبل کنند بتا مے مفعولات
پنج متحرک متوالی شود و نشاید و در ضربہا ے منہوک خبن بکار دارند و وزنی دیگر یافتہ اند کہ خلیل
نیاوردہ است و آن وافی است عروض سالم وضرب مقطوع ت اور بطریق زحاف کے
سب ارکان مین سوا ضربون کے خبن یعنی مفاعلن اور فعولات اور طی یعنی مفتعلن و مفاعلات
اور خبل یعنی فعلتن اور فعلات استعمال کرتے ہین الا رکن عروض مین خبن اور طی لاتے ہین
خبل نہین لاتے کسواسطے کہ اگر خبل لائین تا مے مفعولات سے مل کر پانچ متحرک متوالی جمع
ہو جائین اور یہہ بیجا ہے مثلاً کہین مستفعلن مفعولات فعلتن پس تا اور فا اور عین اور لام اور
تا ر ثانی پانچ متحرک جمع ہون اور پانچ متحرک جمع نہین ہوتے اور اضراب منہوک مین
خبن یعنی فعولات استعمال کرتے ہین اور ایک وزن اور پایا ہی کہ خلیل اوسکو نہین لایا ہے
اسمہ وافی ہے عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور اسکی مثال کی حاجت نہین
کہ وزن اول وافی مین اگر عو کو بسکون رائمہ ہے مثال اسکی ہو جاے گی ح قولہ وزنی دیگر آہ

باید دانست کہ وزن مقطوع الضرب کہ در مفتاح وغیر آن از کتب فن مذکور ست ازین بیت
ذاک وقد اذعر الوحوش بصلت الخد رحب لبانہ مجفر یعنی آنکس حالی کہ ترسانید
وحشیان را بکشادہ رخسار فراخ است سینۂ او و واسع است تقطیعش ذاکو قد مفتعلن اذعرلو
فاعلات حوش بصل مفتعلن تلخدورح مستفعلن بلبان فاعلات ہو مجفر مفعولن اما مخفی نماند کہ
درین وزن عروض ہم مطوی آمدہ سالم چنانکہ محقق علام میفرماید وشاید کہ مصنف علام را شائی دیگر
سالم العروض ومقطوع الضرب بہم رسیدہ باشد اما دیگر عروضیان بر مقطوع الضرب اکتفا می نمایند
قال م واما پارسی اصلش در دائرہ مستفعلن مفعولات چہار بار باشد ووافی ومجزو ومشطور
یعنی مثمن ومسدس ومربع بکار دارند وہمہ ارکان مطوی مستعمل است وعروضیان گویند اورا
سہ عروض وہشت ضرب است وبر دوازدہ وزن آمدہ است چہار مثمن وشش مسدس ودو مربع
بدین تفصیل ست اما فارسی میں اصل اس بحر کی دائرے مین مستفعلن مفعولات چار بار ہے اور
وافی اور مجزو اور مشطور یعنی مثمن اور مسدس اور مربع استعمال کرتے ہین اور سب ارکان مطوی
یعنی مفتعلن فاعلات مستعمل ہین اور عروضی کہتے ہین کہ اوسکے تین عروض ہین یعنی مطوی
موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم مقصور وہم احذ مقصور فاع یا اصلم محذوف
وہم احذ محذوف فع اور مطوی معرے مفتعلن یا مقطوع مفعولن اور آٹھ ضربین ہین یعنے
مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم مقصور وہم احذ مقصور فاع اور اصلم محذوف
وہم احذ محذوف فع اور مطوی مذال مفتعلان اور مطوی معرے مفتعلن اور اعرج مفعولان
اور مقطوع مفعولن معلوم ہو کہ جب فاع اور فع مثمن مین مفعولات سے بنی اصلم مقصور
اور اصلم محذوف ہو اور جب مسدس مین مستفعلن سے سنبے احذ مقصور اور احذ محذوف ہو
پس لفظ مین ایک ہین اگرچہ اعتبار دو ہین لہذا محقق علیہ الرحمہ نے آٹھ ضربین لکھین کسواسطے
کہ غرض صورت لفظ سے ہے نہ اعتبارات سے چنانچہ سریع مین دو مقطوع تہے ایک فعلن
فاعلن سے دوسرا مفعولن مستفعلن سے وہان دونون شمار مین لیے کہ صورتین دو تہین
لفظ کی صاحب حاشیہ نے یہان بھی شبہ کیا اور یہہ لکھا ح مطوی موقوف ومطوی مکشوف
واصلم مقصور ومذال واعرج ومقطوع واحذ مقصور واحذ محذوف ومطوی معری اصلم محذوف

واین ہمہ دہ بود نہ ہشت چنانکہ مصنف فرمودہ تم کلامہ فتامل اور یہہ بحر بارہ وزنون پر آئی ہر
چار مثمن اور چہہ مسدس اور دو مربع اس تفصیل سے م مثمنات اعروض مطوی موقوف
یا مکشوف وضرب مطوی موقوف برینگونہ بیت ترک من آن خوبروی سیمبر ومہرجوی*
قامتش آزادہ سرو روی چو ماہ تمام* وچون این وزن چہارخانہ شود مسمط یا غیر مسمط
رکن دوم ہر دو مصراع ہم مطوی مکشوف یا موقوف بکار روارند بر قیاس عروض وضرب
ت مثمنات وزن پہلا عروض مطوی موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور
ضرب مطوی موقوف فاعلان بیت مثال کی مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے ترک منا
مفتعلن خوبروی فاعلات سیمبر و مفتعلن مہرجوی فاعلان قامتشا مفتعلن زادہ سرو فاعلات
روی چماہ مفتعلن سے ہے تمام فاعلان اور جو یہہ وزن چہارخانہ ہو یعنی با قافیہ اور غیر مسمط یعنی
بے قافیہ رکن دوسرا دونون مصرعونکا بھی مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور مطوی موقوف
یعنی فاعلان استعمال کرتے ہین مثل عروض اور ضرب کے یعنی مطلع مین رکن دوم ہم قافیہ
وضرب ہوگا اور اشعار مین رکن دوم ہم قافیہ عروض ہوگا بروزن فاعلن خواہ فاعلان
پس اگر چہار خانہ نہو مثلاً ایک لفظ نصف رکن دوم مین نصف رکن سوم مین
معتبر ہو وہان رکن دوم کو مطوی مکشوف اور مطوی محذوف مثل
عروض وضرب سکے نہ کہین گے بلکہ وہ ہمیشہ مطوی محذوف ہوگا ح قولہ چہارخانہ
آنکہ منقسم شود بچہار قسم کہ یک قسم را از انہا با دیگرے قافیہ بود پس اگر سہ از ان یک قافیہ
دارند و چہارم قافیہ دیگر دارد کہ با بیت دیگر مانند آن ہم قافیہ است آنرا مسمط گویند و تفصیل
و تمثیلش در اول کتاب گذشت و مثال غیر مسمط س ۵ ای شہ دلدل سوار شاہ سلام علیک*
حیدر با ذوالفقار شاہ سلام علیک* تم کلامہ فتامل م ب عروض ہمان وضرب مطوی
مکشوف وبحقیقت ہمان است ت دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور
ضرب مطوی مکشوف یعنی فاعلان اور حقیقت مین یہہ وہی ہے یعنی وزن اول اور دوم
ایک ہے م ج عروض اصلم مقصور یا اصلم محذوف وضرب اصلم مقصور برینگونہ بیت
من ز فراغ رخ چو ماہ تو ہر شب* باز نمایم نشان ز شعلۂ خورشید ۲ عروض ہمان وضرب

اصلم محذوف و بحقیقت ہمان ست کہ گذشت ت تیسرا وزن عروض اصلم مقصور یعنے فاع
یا اصلم محذوف یعنی فع اور ضرب اصلم مقصور یعنے فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے من ز فرد مفتعلن غی رخیح فاعلات ماہ تہر مفتعلن بشب فع بازنما مفتعلن
بم نغاز فاعلات شعلا خر مفتعلن شیہ فاع وزن چوتھا عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب اصلم
محذوف یعنے فع اور حقیقت مین یہہ وہی وزن ہے جو گذرا یعنے سوم اور چہارم ایک ہر
ھم مسدسات ہ عروض مطوی معرے یا مذال و ضرب مذال براینگونہ بیت یارمن آن
سرو قد موی میان ؛ سیم بر و مشک زلف بدر جمال ؛ و عروض و ضرب ہر دو مطوی معرے
و حکمش ہمان ست ت پانچوان وزن عروض مطوی معرے یعنے مفتعلن یا مطوی مذال
یعنی مفتعلان اور ضرب مطوی مذال یعنی مفتعلان اگرچہ عروض فقط مطوی معری کتابت
مین ہے مگر بقرینہ جملہ عروض کہ لکھے ہین معلوم ہوتا ہے کہ لفظ یا مذال کتابت سے
رہگیا ہو بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے یارمنا مفتعلن سرو قدو فاعلات
موی میا مفتعلن سیم برو مفتعلن مشک زلف فاعلات بدر جمال مفتعلان چھٹا وزن عروض
اور ضرب دونون مطوی معرے یعنے مفتعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی پنجم اور ششم ایک ہے
اور ایک ساکن کی زیادت متغیر وزن نہین ھم ز عروض مطوی یا مقطوع و ضرب اعرج
براینگونہ بیت چون ز تو باشد عنایت ای مہتر ؛ ہیچ نترسم ز حاسد و بدخواہ ح عروض
ہمان و ضرب مقطوع و حکمش ہمان است ت ساتوان عروض مطوی یعنی مفتعلن یا مقطوع
یعنی مفعولن اور ضرب اعرج یعنی مفعولان بیت مثال کی متن مین لکھی ہے تقطیع یہہ ہی چون ز تبا
مفتعلن شد عنا ی فاعلات تیمہتر مفعولن ہیچ نتر مفتعلن سم ز حاس فاعلات د و بدخواہ
مفعولان آٹھوان وزن عروض وہی یعنی مفتعلن یا مفعولن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن
اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن ہفتم اور ہشتم ایک ہے ھم و بعضے از قدما این عروض را
ضرب مجنون مطموس کہ بر وزن فعول باشد استعمال کردہ اند ت اور بعضے اس عروض کے
مقابلے مین ضرب مجنون مطموس یعنی فعول لائے ہین مثلاً مصرع ثانی بیت مذکور کا یون ہو
سے ہیچ نترسم ز حاسد و غیر ؛ پس و غیر بر وزن فعول ہو ھم ط عروض احذ مقصور یا احذ

مقصور

محذوف وضرب اخذ مقصور برانیگونہ **بیت** ای بدورخ چون گل بہار ✤ چون تو ندیدم سیکے نگارے ✤ عروض وضرب اخذ محذوف وحکمش ہمان ست **ت** نوان وزن عروض اخذ مقصور یعنے فاع یا اخذ محذوف یعنے فع اور ضرب اخذ مقصور یعنی فاع بیت مثال کی مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے ای بدرخ مفتعلن چوکلیب فاعلات ہار فاع چوتندی مفتعلن دم یکین فاعلات گار فاع دسوان وزن عروض وہی یعنے فاع یا فع اور ضرب اخذ محذوف یعنی فع اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن نہم اور دہم ایک ہے **مربعات** یا عروض مطوی موقوف یا مکشوف وضرب مطوی موقوف برانیگونہ **بیت** چون زتو رنجم فزود ✤ صابری ازمن مخواہ ✤ یب عروض ہمان وضرب مکشوف وحکمش ہمان است **ت** مربعات گیارہوان وزن عروض مطوی موقوف یعنے فاعلان یا مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مطوی موقوف یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے چون ترزن مفتعلن جم فزود فاعلان صابریز مفتعلن من مخاہ فاعلان بارہوان وزن عروض وہی یعنی فاعلن یا فاعلان اور ضرب مطوی مکشوف یعنے فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن یازدہم اور دوازدہم ایک ہے ✤ واین جملہ بحقیقت پنج وزن است وتسکین اوسط ہمہ جا روا بود **ت** اور یہہ سب یعنے دوازدہ حقیقت مین پانچ وزن ہین اور تسکین اوسط سب جگہہ روا ہے ظاہر ہے کہ مثمنات مین وزن پہلا اور دوسرا ایک ہے یہہ ایک ہوا اور تیسرا اور چوتھا ایک ہے یہہ دوسرے اور مسدسات مین وزن پانچوان اور چھٹا اور ساتوان اور آٹھوان بسبب جواز تسکین اوسط کے ایک ہے یہہ تین ہوئے اور نوان اور دسوان ایک ہے یہہ چار ہوئے اور مربعات مین گیارہوان اور بارہوان ایک ہے یہہ پانچ ہوئے صاحب حاشیہ نے یہان یہہ حاشیہ لکھا ہے **ح** قولہ بحقیقت پنج وزن است مخفی نماند کہ باسقاط وزن دوم وچہارم وششم وہشتم ودہم ودوازدہم کہ ہر یک بماقبلش متحد است شش باقی می ماند واسقاط اوزان سبعہ ازین دوازدہ بخیال ناقص نمی آید تم کلامہ افسوس کہ اس عبارت کو بھی نسمجھے کہ تسکین اوسط ہمہ جا روا بود وچون در ضرب سوم وچہارم یا دہم ہمہ مسکن کنند بہزج نیز بر نوان خوانند مثلاً فعولن فاعلات مفعولن فع راچنین تقطیع توان کرد مفعولن فاعلن مفاعیلن فع واین وزن

ترانہ است و باقی برین قیاس و ہرجا کہ چنین افتد فرق بدیگر مصراعہاے قصیدہ ظاہر گردد

ت اور جو وزن سوم اور چہارم یا دہم مین سب مسکن کرین ہزج مین بھی پڑھ سکتے ہین

مثلاً مفعولن فاعلات مفعولن فع کہ مسکن مفتعلن فاعلات مفتعلن فع وزن سوم اور چہارم

کا ہے اوسکی یون تقطیع ہوسکتی ہے مفعولن فاعلن مفاعیلن فع اس صورت مین فاعلن

بجاے فاعلا اور مفاعیلن بجاے مفعولن ہوگا اور یہہ وزن ترانے کا ہے ہزج سے

اور باقی ارکان اسی قیاس پر اور جس جگہہ ایسا واقع ہو فرق اور مصاریع قصیدہ سے

ظاہر ہوگا یعنے اور مصرعون سے تمیز وزن ہزج اور وزن منسرح مین ہوجاے گی ہم و بعضے

عروضیان برین اوزان از سالم مستفعلن و مجنون امثلہ آوردہ اند مثال وزن اول از سالم

بیت بر یار من بیگناہ بجرم بگرفت راہ ٭ آن حاسد عیب خواہ و آن دشمن زشت

گوہی ٭ واز مجنون شعر مرا از آن روی لعل وزان دو زلف سیاہ ٭ زروز گہ شب کنی

و زشب گہی باز روز ٭ ت اور بعضے عروضی ان وزنون مین سالم سے مستفعلن اور مجنون

مثالین لاے ہین یعنی اوزان سالم مین اول رکن مفتعلن تھا اوسکی جگہہ مستفعلن سالم

اور مجنون مستفعلن یعنے مفاعلن مثالون مین لائے ہین مثال وزن اول کی سالم سے

یعنے وزن اول سالم مفتعلن فاعلات تھا یہان مستفعلن فاعلات ہے بیت مثال کی

مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے بر یار من مستفعلن بیگناہ فاعلات بجرم بگ مستفعلن رفت راہ

فاعلان ا احاسدی مستفعلن عیب خواہ فاعلات وادشمنی مستفعلن زشت گوہی فاعلان

اور مثال مجنون سے یعنے وزن اول سالم مین جہان بجاے مفتعلن مفاعلن آیا ہے

اوسکی مثال یہہ ہے جو مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے مرا ازا مفاعلن روی لعل

فاعلات وزاد زل مفاعلن فی سیاہ فاعلان زروز گہ مفاعلن شب کنی ی فاعلات زشب گہی

مفاعلن باز روز فاعلان ہم و از مجنون اگر ہر دو مستفعلن مجنون باشد بغایت ناخوش بود

اما اگر دوم مطوی بود بہتر باشد بر ینگونہ بیت مرا ز لعل و در تو نیست نصیبے ٭ مرا ز چنج

سیاہ تست گزندے ٭ ت اور مجنون سے یعنے جہان اول رکن مجنون آیا ہے اگر دونون

مستفعلن مجنون ہون یعنی مفاعلن بنہایت ناخوش ہے لیکن اگر دوسرا مستفعلن مطوی ہو

یعنی مفتعلن بہتر ہے مثال اوسکی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے مرازلع مفاعلن لودریت
فاعلات نبس نصی مفتعلن بی فع مرازچر مفاعلن غمی سیاہ فاعلات تست کزن مفتعلن دمی فع
معنی بیت کے یہہ ہین کہ مجھکو ترے لعل ودر سے یعنی لب و دندان سے نہین ہے
حصہ اور تری چشم سیاہ سے ہے گزند چرغ بالفتح وغین معجمہ ایک طائر شکاری ہے
بطور شکرہ مؤید اور برہان اور سراج سے کذا فی الغیاث ہم مثال وزن پنجم از سالم بیت
بر من چرا کردہ دراز این زبان * بگذار تا دارم این زبان در دہان ت مثال وزن پنجم کی
سالم سے یعنی وزن پنجم سالم مفتعلن فاعلات مفتعلن تھا یہان بجاے مطوی سالم ہے
بیت مثال کی مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے بر من چرا مستفعلن کردا یدفا علات راز یزبان
مستفعلان بگذار تا مستفعلن دار منیر فاعلات بادر دہان مستفعلان ح بر من چرا مستفعلن
کرد ا یدفا علات راز یزبان مستفعلان بگذار تا مستفعلن دارمنیر فاعلات بادرہان مستفعلان
و برراے مصنف وزن عروض مستفعلن باید و بہر کیف این شعر مثال وزن پنجم کہ دران
عروض معری و ضرب مذال باید نمیتواند شد تم کلامہ معلوم ہو کہ صاحب حاشیہ نے پہلی
عبارت بھی غلط پڑہی کہ جہان عروض معری ہے وہان یا مذال بھی ہے اور جملہ عروض
مصنف علیہ الرحمہ نے اسی سیاق سے لکھے ہین اور قطع نظر اس سے مصنف علیہ الرحمہ
مثالین بطور عروضیون کے لکھتے ہین اور خود کہتے ہین کہ الف اور نون بجاے ایک حرف
کے ہے اور صاحب حاشیہ خود بھی جا بجا لکھتا ہے کہ زیادت یک ساکن مغیر وزن نہین
باوجود اسکے ایسے اعتراض پر اصرار بھی ہے ہم وازرکن اول مخبون شعر زبہر خوبی نہ از
براے وفا * ترا گزیدم بتا ز خلق جہان * و باقی برین قیاس ست اور مثال رکن اول
مخبون سے یہہ ہے جو مرقومۂ متن ہے تقطیع زبہر خو مفاعلن بی نار ب فاعلات رای وفا
مفتعلن ترا گزی مفاعلن دم بتاز فاعلات خلق جہا مفتعلن اور باقی مثالین اسی قیاس پر
ہین ہم خفیف این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و بتازی اصلش در دائرہ فاعلاتن
مس تفع لن فاعلاتن ہم و بار است و او را سہ عروض و چہار ضرب است و بر پنج وزن آمدہ است
سہ از وافی و دو از مجزو باین تفصیل ت یہہ بحر تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل

خفیف

اوسکی دائرہ تازی مین فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن ہے دوبار اور اوسکے تین
عروض ہین یعنی فاعلاتن سالم اور مس تفع لن سالم اور فاعلن محذوف اور چار ضربین ہین
یعنی فاعلاتن سالم اور مس تفع لن سالم اور فاعلن محذوف اور فعولن مجبون مقصور
اور پانچ وزنون پر آتی ہے تین وافی اور دو مجزو اس تفصیل سے م اشعر حَلَّ اَہْلِیْ
مَا بَیْنَ دُرْنَیْ فَبَادُوْلِیْ ✤ وَحَلَّتْ عُلْوِیَّةً بِالسِّخَالِ ✤ عروض و ضرب ہر دو سالم است
ت پہلا وزن شعر جو متن مین ہے عروض اور ضرب اوسکے دونون سالم یعنی فاعلاتن
درنی اور بادولی اور سخال تینون نام قریون کے ہین اور فی فبادولی مین یعنی داو ہے
معنی یہہ ہین کہ اوتری اہل میری قریہ کی درنی اور بادولی مین اور اوتری ساکن اوس قریہ
عالیہ کی قریہ سخال مین تقطیع یہہ ہے حلل اہلی فاعلاتن مابین درس تفع لن تافبادو
فاعلاتن لا وحللت فاعلاتن علویتن مس تفع لن بسخالی فاعلاتن م ب شعر
لَیْتَ شِعْرِیْ ہَلْ ثُمَّ ہَلْ اٰتِیَنْہُمْ ✤ اَوْ یَحُوْلَنْ مِنْ دُوْنِ ذَاکَ الرَّدٰی ✤ عروض سالم و ضرب
محذوف است ت دوسرا وزن عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن
شعر شال کا مرثیہ ہے آتین صیغہ مضارع متکلم بنون خفیفہ اور یحولن صیغہ مضارع غائب
بنون خفیفہ معنی یہہ ہین کہ کاش جانتا مین آیا پہر آؤنگا مین ان تک یا حایل ہوگی بدون
اسکے موت بیچ آیا یارونکو پہر دیکہونگا مین یا بغیر دیکہے مرجاؤنگا تقطیع یہہ ہے لیت
شعری فاعلاتن ہل ثم ہل مس تفع لن اتینہم فاعلاتن او یحولن فاعلاتن من دون
ذا مس تفع لن کررد فاعلن م ج شعر اِنْ قَدَرْنَا یَوْمًا عَلٰی عَامِرٍ ✤ نَنْتَصِفْ مِنْہُ
اَوْ نَدَعْہُ لَکُمْ ✤ ہر دو محذوف و این لہرسہ وافی است ت تیسرا وزن عروض اور ضرب
دونون محذوف ہین یعنی فاعلن معنی یہہ ہین اگر قدرت پاتا مین کسی دن عامر پر انتقام
لیتا ہین اوس سے یا چہوڑ دیتا ہین اوسکو واسطے تمہارے تقطیع یہہ ہے ان قدرنا
فاعلاتن یومن علی مس تفع عامرن فاعلن ننتصف من فاعلاتن ہو او ندع مس تفع لن
ہو لکم فاعلن یہہ تینون وزن وافی کے ہین م شعر لَیْتَ شِعْرِیْ مَاذَا تَرٰی ✤ اُمُّ عَمْرٍو
فِیْ اَمْرِنَا ✤ ہر دو سالم اند ت چوتہا وزن شعر جو متن مین مسطور ہے عروض اور ضرب

دونون سالم ہین یعنے مس تفع لن معنی یہہ ہین کہ کاش جانتا ہین کہ کیا رائی مادر عمر کی سے
سیر سے مقدمے مین تقطیع یہہ ہے بیت شعری فاعلاتن ذاتری مس تفع لن ام مغرن
فاعلاتن فی امرنا مس تفع لن ھم ہ شعر کل خطب ان لم تکونوا غضبتم یسیر
عروض سالم وضرب مجنون مقصور ست و این ہر دو مجزو ست پانچوان وزن شعر
مرقومۂ متن ہے عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مجنون مقصور یعنے فعولن معنی یہہ ہین
کہ ہر کار عظیم اگر غضب نکرو تم آسان ہی تقطیع یہہ ہے کل خلبن فاعلاتن ان لم تکو
مس تفع لن توغضبتم فاعلاتن یسیر و فعولن یہہ دونون وزن مجزو کے ہین ھم وبطریق
زحاف و ہمہ ارکان خبن روا بود و در رکن اول کف و شکل روا بود و میان حرف آخر رکن
اول و حرف دوم رکن دوم معاقبہ باشد و در ضرب بیت اول تشعیث روا بود و در عروض اگر
بیت مصرع بود ہم لازم آید ست اور بطریق زحاف کے سب ارکان مین خبن روا ہے
پس فاعلاتن فعلاتن اور مس تفع لن مفاعلن ہوگا اور رکن اول مین کہ فاعلاتن ہے
کف یعنی فاعلات اور شکل یعنی فعلات روا ہے اور درمیان حرف آخر رکن اول کے
کہ نون فاعلاتن کا ہے اور حرف دوم رکن دوم کے یعنی مس تفع لن کا ہے معاقبہ ہے
یعنی دونون سلامت رہین گے یا ایک گریگا نہ دونون اور ضرب بیت اول مین کہ سالم
تشعیث روا ہے یعنے ہوا ہے فاعلاتن مفعولن نادرست ہے اور عروض مین بھی
اگر بیت مصرع ہوگی یعنی مطلع تشعیث لازم ہوگی واسطے مطابقت ضرب کے ھم و ا ما
بہار سی اصلش در دائرہ فاعلاتن مس تفع لن چہار بار بود و مخبونات بکار دارند و
عروضیان گویند آنرا چہار عروض و ہفت ضرب ہست و ہشت وزن مستعمل ست یکے
مثمن و شش مسدس و یکی مربع باین تفصیل ست داما پارسی مین اصل اوسکی دائرے مین
فاعلاتن مس تفع لن چار بار ہے اور مجنون استعمال کرتے ہین اور عروضیون نے
کہا ہے کہ اوسکے چار عروض ہین یعنی مفاعلن مجنون اور فعلاتن مجنون اور مفعولن مشعث
اور فعلان مجنون مقصور یا فعلن مجنون محذوف اور سات ضربین ہین یعنی مفاعلن مجنون
اور فعلاتن مجنون اور مفعولن مشعث اور فعلان مجنون مقصور اور فعلن مجنون محذوف اور

فعلن مشعث محذوف اور فعلان مشعث مقصور اور اٹھہ وزنون پر مستعمل ہے ایک مثمن
اور چہہ مسدس اور ایک مربع اس تفصیل سے هم ا عروض اور ضرب ہر دو مخبون از مثمن
بر ینگونہ بیت منم آنکس کہ تا بفرق همی سوزم از قدم ٭ ز غم عشق آن صنم کہ نہ بینی چنو دگر ٭
ت پہلا وزن عروض اور ضرب دونون مخبون یعنی مفاعلن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے منم آنکس فعلاتن کتا بفر مفاعلن قہمیسو فعلاتن زمز قدم مفاعلن زغمی
عشق فعلاتن قآ صنم مفاعلن کہ نہ بینی فعلاتن چنو دگر مفاعلن اور چنو اختصار چون او
کا ہو بیان ہے هم مسدسات ب ہو مخبون بر ینگونہ بیت تن تو دردمند بود دل من ٭ صنا بیخ ہر کہ بیشتر آمدت
مسلسات ٭ دوسرا وزن عروض اور ضرب دونون مخبون ہین یعنی فعلاتن بیت مثال کی متن مین مسطور ہے تقطیع یہہ ہے
تن تو د فعلاتن دمند بو مفاعلن دلی من فعلاتن صنا ر فعلاتن جبر کہی مفاعلن شتر آمد فعلاتن هم ح عروض
مخبون یا مشعث و ضرب مشعث و درین تحقیقت ہمان است کہ ضرب دوم مثالش بیت
من اگر دل ہتن بپوشم بارے ٭ رخ چون زعفران بچہ پوشانم ت تیسرا وزن عروض
مخبون یعنے فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن اور یہہ وزن
فی الحقیقت وہی ہے کہ ضرب دوسری یعنی قسم دوسری ہی پس دوم اور سوم مسدس مین
ایک وزن ہے مثال مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے منگر دل فعلاتن ہتن ہو مفاعلن
شم بارے مفعولن رخ چو زع فعلاتن فرانچی مفاعلن پوشانم مفعولن هم ٤ عروض ہمان
و ضرب مخبون مقصور بر اینگونہ بیت چکنم چون مرا نخواہد یارم ٭ بکہ نالم ازین حکایت و
حال ٭ ت چوتھا وزن عروض وہی یعنی فعلاتن یا مفعولن اور ضرب مخبون مقصور
یعنی فعلان بیت مثال کی متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چکنم چو فعلاتن مرا نخا
مفاعلن ہد یارم مفعولن بکہ نالم فعلاتن ازی حکا مفاعلن یتحال فعلان هم ٥ عروض مقصور
یا محذوف و ضرب ہم مخبون مقصور بر اینگونہ بیت چکنم صابری چو صبر نماند ٭ تنم از رنج
صابری بگداخت ٭ و ضرب مشعث مقصور ہم مستعمل باشد و بایستے کہ بجہت آن وزنی دیگر
آورندی ت پانچوان وزن عروض مخبون مقصور یعنی فعلان یا مخبون محذوف یعنی فعلن
اور ضرب بھی مخبون مقصور یعنی فعلان بیت مثال کی جیسی متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے

چکنم صبا فعلاتن بری چسپ مفاعلن رنماند فعلان تمزان فعلاتن چصابری مفاعلن
بگداخت فعلان اور ضرب مشعث مقصور یعنی فعلان بسکون عین بھی مستعمل ہے اور جاہیے سمجھا
کہ بحمت اوسکے ایک وزن اور لاتے هم و عروض همان و ضرب محذوف و حکمش همان ست
ت چھٹا وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن اور حکم اوسکا
وہی ہے یعنی پنجم اور ششم ایک ہے هم ز عروض همان و ضرب ابتر گفته اند و آن سهو ست
بل مشعث محذوف ست برینگونه بیت چه گنه کردم ای نگار بگو * که ز من روز و شب
گریزانی * این جمله مجزو این بحر ست ت ساتوان وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن
اور ضرب ابتر کہی ہے عروضیون نے یعنی فعلن بسکون عین اور یہہ سہو ہے بلکہ مشعث محذوف ہے
اسواسطے کہ خبن یہان لازم ہے اور بعد خبن کے بتر سی فعلن بسکون عین نہین ہو سکتا
بیت مثال کی جیسی متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چه گنه کر فعلاتن دم ای نگا مفاعلن
ربگو فعلن کز من رو فعلاتن ز شب گری مفاعلن زانی فعلن بسکون عین اور یہہ سب اوزان
مجزو کے ہین هم مربع ح هر دو مجنون ست برینگونه بیت چه کنی با کسے جفا * که بود
از تو مبتلا ست مربع آٹھوان وزن عروض اور ضرب دونون مجنون یعنی مفاعلن جیسی یہ
بیت مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چکنی با فاعلاتن کسی جفا مفاعلن کہ بود ز فعلاتن
تو مبتلا مفاعلن هم و بحقیقت این جمله پنج وزن ست و صدر و ابتدا سالم روا بود و تسکین اوسط
متحرکات هم جائز بود ست اور یہہ سب حقیقت مین پانچ وزن ہین ایک مثمن اور تین
مسدس اول و سوم و چہارم اور ایک مربع باقی متحد صدر اور ابتدا ان اوزان مین سالم لانا
روا ہے اور اوسط متحرکات کی تسکین بھی روا ہے یعنی بجاے فعلاتن مفعولن لائین
جہان چاہین هم و عروضیان بر ارکان سالم نه بکلف امثله آورده اند مثال وزن اول
از مسدسات برینگونه بیت چند گویم با من مکن بد نگارا * تا ز عشقت پید انگردد نهانم
ست اور عروضی ارکان سالم کی مثالین بتکلف لائے ہین مثال وزن اول کی مسدسات سے
جیسی مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چند گویم فاعلاتن با من مکن مستفعلن بد نگارا
فاعلاتن تا ز عشقت فاعلاتن پید انگرد مس تفع لن د و نهانم فاعلاتن هم مثال وزن دوم

بیت دل ربا باشد پاک بیدار ازغم * نزد ہر کس زین دیدۂ غمازم ست مثال وزن دوم کی مسدسات سے جیسی مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دل ربا با فاعلاتن شد پاک بی مس تفع لن دار ازغم مفعولن نزد ہر کس فاعلاتن زین دیدا ای مس تفع لن غمازم مفعولن لفظ پاک شعر مذکور مین بمعنی صاف اور آشکار اسے اور غماز بالفتح و تشدید المیم سخن چین اور اشارہ کنندہ بچشم اور طعنہ زنندہ لطائف سے کذا فی الغیاث ھم مثال وزن سوم روی یارم لالہ را کی پسندد * لالہ چون اوکی بردمد در بہار * ست مثال وزن سوم کی مسدسات سے شعر متن مین مرقوم ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے روی یارم فاعلاتن مرلالہ را مستفعلن کی پسندد فاعلاتن لالہ چوا و فاعلاتن کے بر دمد مس تفع لن در بہار فاعلان ھم مثال وزن چہارم بیت بنشیم آمد دلخواہ من بامداد * ہر دو رخ را آراستہ چون بہشت ست مثال وزن چہارم کی مسدسات سے بیت مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بنشیم آمد فاعلاتن دلخواہ من مس تفع لن بامداد فاعلان ہر دو رخ را فاعلاتن آراستہ مس تفع لن چو بہشت فاعلان ھم مثال وزن پنجم بیت وقت رحمت نامد ترا ای نگار * چند داری ما را بدین زاری * ست مثال وزن پنجم کی مسدسات سے جیسی بیت مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے وقت رحمت فاعلاتن نامد ترا مس تفع لن ای نگار فاعلان چند داری فاعلاتن ما را بی مس تفع لن زاری فعلن ھم مثال سالم وزن مشطور بیت تا کے ایدل اندوخوری * تو بشادی اولی تری ست مثال سالم وزن مشطور یعنی مربع کی تقطیع بیت مذکور کی یہہ ہے تا کیہ ایدل فاعلاتن اندوخری مس تفع لن تو بشادی فاعلاتن اولاتری مس تفع لن ھم مضارع این بحر ہم در ہر دو لغت مستعمل ست و تازی اصلش در دائرہ مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دو بار باشد و در بنا مجزو آید و اور ایک عروض و یک ضرب بود ہر دو سالم و ہر یک وزن آید و ہیئش اینست ست یہہ بحر بھی تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل اسکی دائرہ تازی مین مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دو بار ہے اور استعمال مین مجزو آتی ہے اور اوسکا ایک عروض اور ایک ضرب ہے دونون سالم یعنی فاع لاتن اور ایک وزن پر آتی ہے اور بیت اوسکی یہہ ہے ھم شعر دعانی الی سعاد * دواعی ہوی سعادت

شعر مثال کا معنی اوسکے یہہ ہین کہ بلایا مجکو طرف معشوقہ سعاد کے اسباب محبت سعاد نے
اور تقطیع اوسکی یہہ ہے دعا نی امفاعیل لاسعا دن فاع لاتن دواعیہ مفاعیل و اسعادی
فاع لاتن ہم وصدر و ابتدا کہ مکفوف اند مقبوض ہم روا بود و میان یا و نون مفاعیلن مراقبہ باشد
و در عروض کف نیز روا بود و مفاعیلن شاید کہ بخرم اخرب یا اشتر شود ت اور صدر اور
ابتدا کہ مکفوف ہین یعنی مفاعیل مقبوض بھی روا ہین یعنی مفاعلن اور درمیان یا اور نون
مفاعیلن کے مراقبہ ہے یعنی ثبوت دونون کا بہم جائز نہین ہے اور لامحالہ سقوط ایک کا
لابعینہ واجب ہے اور عروض اور ضرب ہین کف بھی روا ہے یعنی فاعلات مگر جب آخر
شعر ہین کف آیگا آخر لامحالہ ساکن ہوگا اور مفاعیلن لائق ہے کہ خرم سے اخرب یعنے
مفعول یا اشتر یعنی فاعلن ہو یعنی مفعول اور فاعلن بھی صدر اور ابتدا ہین آجاتا ہے ہم
واما بفارسی اصاش در دائرہ مفاعیلن فاع لاتن چہار بار بود و ہمہ ارکان مکفوف بکار دارند
مکفوف یا موفور بود یا اخرب و ہر یکے را نوعے شمرند و ہر دو ہفت عروض و یازدہ ضرب آوردہ اند
و گفتہ اند بر بست و ہفت وزن مستعمل است ت واما دائرہ فارسی ہین اصل اوسکی مفاعیلن
فاع لاتن چار بار ہے اور سب ارکان مکفوف استعمال کرتے ہین یعنی مفاعیل فاع لات
اور مکفوف یا موفور یعنی مفاعیل بدون خرب یا اخرب یعنی مفعول آتا ہے اور ہر ایک کو
عروضی ایک نوع جانتے ہین اور دونون کے سات عروض اور گیارہ ضرب ہین لائے
ہین اور کہا ہے کہ ستائیس وزنون پر مستعمل ہے ہم **مضارع مکفوف** عروضیان
این نوع را چہار عروض و ہشت ضرب آوردہ اند و گفتہ اند بر دہ وزن آمدہ است سہ مثمن و
دو مسدس و سہ مربع و دو مثلث و تفصیل اینست ت مضارع مکفوف عروضی اس نوع کی
چار عروض لائے ہین یعنی مقصور یا محذوف فاع لاتن سے فاعلان یا فاعلن ایک
اور ابتر جسکو محقق علیہ الرحمہ نے محذوف مقصور کہا ہے یعنی فعلن دو اور مقصور مفاعیلن سے
یعنی فعولان یا محذوف اوسکا یعنے فعولن تین اور سالم یعنی فاع لاتن چار صاحب حاشیہ نے
اس جگہہ یہہ حاشیہ لکہا ہے ح مقصور و محذوف و ابتر و سالم تم کلامہ قائل اور آٹھہ
ضرب ہین لائے ہین مقصور فاع لاتن سے یعنی فاعلان ایک اور محذوف اوس سے

مضارع مکفوف

فاعلن دو اور ابتر یعنے فعلن جسکو محقق علیه الرحمه نے محذوف مقصور لکھا ہے تین
اور مقصور مفاعیلن سے یعنے فعولان چار اور محذوف اوس سے
یعنی فعولن پانچ اور سالم یعنے فاع لاتن چهه اور مجبوب یعنی فعل سات اور ازل یعنی فاع
آٹھه صاحب حاشیه نے اس جگهه یهه حاشیه لکھا ہے ح قوله هشت ضرب یعنی مقصور و محذوف
و ابتر و سالم و مجبوب و ازل و این همه شش می شود نه هشت و اگر مقصور و محذوف مثمن
و مسدس و مربع را جدا جدا اشمار کنند زائد از هشت گردد تم کلامه قائل اور عروضیون نے
کها ہے که یهه نوع دس وزنون پر آئی ہے تین مثمن اور دو مسدس اور تین مربع اور دو
مثلث اور تفصیل یهه ہے **م مثمنات ا** عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور
برینگونه **بیت** نگار آفتاب روی و شراب آفتاب بخت * دلت گسل از نگار و دهن
گسل از شراب * **ت** مثمنات پهلا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی
فاعلن اور ضرب مقصور یعنے فاعلان جیسی شعر مرقومه مین ہے تقطیع اوسکی یهه ہے
نگار آف مفاعیل تاب روی فاع لات شراب آف مفاعیل تاب بخت فاع لان دلت
گسل مفاعیل از نگار فاع لات دهن گسل مفاعیل از شراب فاعلان دلت گسل از نگار
ای دل اپنا نه دو سٹھا معشوق سے **م ب** عروض همان و ضرب محذوف و حکمش همان است
ت دوسرا وزن عروض وهی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور
حکم اوسکا وهی ہے یعنی دونون وزن ایک هین **م ج** هر دو ابتر گفته اند و سهو است چه
ابتر محذوف مقطوع باشد و این محذوف مقصور است ازان جهت که فاع لاتن مفروقی است
نه مجموعی مثالش **بیت** تو گوئی مرا که از چه چنین مستمندی * ازیرا که هیچ لهو زجانم بکندی *
ت تیسرا وزن عروض اور ضرب دونون ابتر کهے هین عروضیون نے اور یهه سهو ہے
اسواسطے که ابتر محذوف اور مقطوع کو کهتے هین اور یهه محذوف مقصور ہے اس جهت سے
که فاع لاتن مفروقی ہے نه مجموعی اور قطع فاعلاتن مجموعی مین آتا ہے نه مفروقی مین
مثال اوسکی مرقومه متن ہے تقطیع اوسکی یهه ہے نگوئیم مفاعیل راکه ازچ فاع لات
چنین مست مفاعیل مندی فعلن ازیرا ک مفاعیل هیچ لهو فاع لات زجانت مفاعیل

کندی فعلن ہم مسدسات ہر عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور بر اینگونہ ست
بماندم ز عاشقیت چنین زار ہ کنون بر من ای نگار بہ بخشای ت مسدسات چوتھا وزن
عروض مقصور یعنی فعولان یا محذوف یعنے فعولن اور ضرب مقصور یعنی فعولان بیت مثال کی
مرقومہ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بماندم ز مفاعیل عاشقیت فاع لات چنین زار فعولان
کنون بر م مفاعیل نی نگا فاع لات بہ بخشای فعولان ہم ہ عروض ہمان وضرب محذوف وحکمش
ہمان ہست ت پانچوان وزن عروض وہی یعنی فعولان یا فعولن اور ضرب محذوف یعنی
فعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی یہہ دونون وزن ایک ہین ہم مربعات وعروض و
ضرب ہر دو سالم برینگونہ بیت چہ کردم تا نگوئی ＊ کہ بر من چنین بکینی ت مربعات
چھٹا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاع لاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے چکردم مفاعیل تا نگوئی فاع لاتن کہ بر من مفاعیل نی بکینی
فاع لاتن او بکینی ای بکینہ ہستی ہم ز عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور برینگونہ
بیت نہ بینی کہ عشق یار ＊ بن دست برکشادت ساتوان وزن عروض مقصور یعنے
فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع یہہ ہے نہ بینی کہ مفاعیل عشق یار فاع لان بن دست مفاعیل برکشاد فاع لات
ہم ح عروض ہمان وضرب محذوف ت آٹھوان وزن عروض وہی یعنی فاع لان یا
فاع لن اور ضرب محذوف یعنی فاع لن یہہ دونون بھی ایک ہین ہم مثلثات ط
این وزن را عروض نباشد وضرب مجبوب آید وازین نوع شعر درانگفتہ اند یا چہار
گفتہ اند ازان سہ بریک قافیہ وچہارم را قافیۂ دیگر ومطربان بعضی آنرا بپارسی باربند خوانند
وبعضے چادوراہ مثالش شعر دل از یار سنگدل بگسل ＊ واگر مسکن کنند چنین شود شعر
بنامردی چرا کوشی ت مثلثات نوان وزن اس وزن کا عروض نہین ہے فقط ضرب
سے اسکی شناخت ہی اور ضرب مجبوب آتی ہے یعنی جب مفاعیلن سے دونون سبب
گر گئی مفا رہا فعل اوسکی مقام پر آیا اور اس نوع مین شعر درازتر نہین کہی ہین یعنی بہت کم
کہی ہین قصیدہ خواہ غزل نہین کہتی چار چار کہی ہین یعنی مثل مسمط چہار خانہ کے اونین سے

تین ایک قافیے پر اور چوتھے کا قافیہ دوسرا موافق ابیات کے اور بعضے مطرب اوسکو
فارسی باربد کہتے ہین باربد نام مطرب خسرو پرویز کا کشف اور برہان اور غیاث سے اور
بعضے مطرب اوسکو جادو راہ کہتے ہین جادو بمعنی سحر اور راہ بمعنی نغمہ لعد مقام اور پردہ اور
اصول اور خوانندگی ہے کذا فی البرہان مثال اوسکی ہے ع دل از یار سنگدل نگسل * تقطیع
یہہ ہے دلزیار مفاعیل سنگ ولب فاع لات گسل فعل اور اگر مسکن کرین یعنے اگر
مفاعیل فاع لات فعل مین تین متحرک سے ایک کو ساکن کرین بروزن مفاعیل فاع لاتن
فع ہو مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے بنامرد مفاعیل می چرا کو فاع لاتن شی فع ح
نامردی یہی متن مین بھی اور حاشیے مین بھی لکھا ہے فقال ھم ی ہین وزن و ضرب
ازل ہم مسکن شود برینگونہ شعر ازیرا چنین گزیدم یار * و بدانکہ مضارع موفور نزدیک
متاخران متروک است دسوان وزن یہی وزن ہے اور ضرب اوسکی ازل یعنے
مفاع اور ازل اجتماع حذف و قصر کو کہتے ہین جب مفاعیلن مین حذف و قصر کیا مفاع رہا
اور اگر مسکن ہو یعنی مفاعیل فاعلات مفاع مین تین متحرک سے ایک ساکن ہو بروزن
مفاعیل فاعلاتن فاع ہو جاسے مثال اوسکی جیساکہ مرقومۂ متن ہے اور لفظ ازیرا شعر
مذکور مین بمعنی ازینجہت ہے اور زیرا مخفف اوسکا ہے خواہ زیرا اصل ہو اور الف وصل
زائدہ اوسپر آیا ہو مگر ازیرا بالفتح اول و یا مجہول مزید علیہ زیرا بمعنی ازینجہت برہان سے
کذا فی الغیاث تقطیع یہہ ہے ازیرا چ مفاعیل نی گزیدم فاع لاتن یار فاع اور معلوم ہو
کہ مضارع موفور نزدیک متاخرون کے متروک ہے ھ مضارع اخرب عروضیان
این نوع را ہفت عروض و یازدہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند کہ بر ہفتدہ نوع آمدہ است
پنج مثمن و ہفت مسدس و پنج مربع باین تفصیل ت مضارع اخرب عروضی اس نوع کی
سات عروض لائے ہین وہ فاعلاتن سالم اور فاعلان مقصور یا فاعلن محذوف اور فعلن
جسکو ابتر کہتے ہین اور محذوف مقصور ہے اور فاع مجبوب موقوف یا فع مجبوب مکسوف
اور مفاعیلن سالم اور فعولان مقصور یا فعولن محذوف اور فعول ازل اور گیارہ ضربین
لائے ہین وہ فاعلاتن سالم اور فاعلان مقصور اور فاعلن محذوف اور فعلن جسکو ابتر

کہتے ہین اور وہ محذوف مقصور ہے اور قطع مجبوب مکشوف اور فاع مجبوب موقوف
اور مفاعیلن سالم اور فعولان مقصور اور فعولن محذوف اور فعول ازل اور فعل مجبوب اور کہا ہے
کہ سترہ نوع پر آئی ہے پانچ مثمن اور سات مسدس اور پانچ مربع اس تفصیل سے **م** مثمنات ا
عروض وضرب ہر دو سالم برانیگونہ **بیت** فریاد من زعشق پریچہرہ سمن بر * کز عشوہ عمر
برود ونیامدش بی ببر در * وچون مسکن شود مفعول فاعلاتن چہار بار شود و چہار خانہ برین وزن
خوش آید **ت** مثمنات پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاع لاتن بیت مثال کی
مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے فریاد مفعول من ز عشق فاع لات پریچہر مفاعیل ای سمنبر
فاع لاتن کز عشو مفعول عمر برد فاع لات نیامدش مفاعیل بی ببر در فاع لاتن لفظ در شعر
مین زائد ہے اور بعضے نسخون مین بردر با ضافت ہے یعنی نزدیک دروازہ اور اگر مسکن ہو
یعنی تا رفاع لات میم مفاعیل سے ملے بتسکین اوسط مفعول فاع لاتن چار بار ہوا اور چہار خانہ
اس وزن مین خوش آیندہ ہوتا ہے مثال یہہ ہے **بیت** از تو وفا نیاید دانی کہ نیک دانم
وز من جفا نخیزد دانم کہ نیک دانی **م ب** عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور برینگونہ
شعر یاران من جوان ورفیقان من جوان * اندوہ تو بکرد مرا ای نگار پیر * **ت** دوسرا وزن
عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت
مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے یاران مفعول من جوان فاعلات رفیقان
مفاعیل من جوان فاعلان اندوہ مفعول تو بکرد فاعلات مرا این مفاعیل نگار پیر فاعلان
م ج عروض ہمان وضرب محذوف وحکمش ہمان است **ت** تیسرا وزن عروض وہی
یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی یہہ دونون
وزن ایک ہین **م د** عروض وضرب ابتر گفتہ اند وسہوست چہ محذوف مقصورست مثالش
بیت دانی کہ از چہ عمر گذارم باندہ * زیرا کہ تو زاندہ من شادمانی * **ت** چوتھا وزن
عروض اور ضرب کو عروضیون نے ابتر کہا ہے اور یہہ سہو ہے اسواسطے کہ ابتر حذف
اور قطع سے ہے اور قطع وتد مجموعی مین آتا ہے اور فاع لاتن منفصل مین وتد مجموعی نہین ہے
مفروقی ہے پس یہہ محذوف مقصور ہے جب فاع لاتن کو حذف کیا فاع لارہا اور جب قصر کیا

فاع ل رہا اوسکی جگہہ پر فعلن لاسکے مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے دانیک مفعول
از جیم فاع لات گذار سب مفاعیل اندہ فعلن زیراکہ مفعول تو زانڈ فاع لات ہمن شاد
مفاعیل بانی فعلن هم ہ عروض مجبوب موقوف یا مجبوب مکشوف وضرب مجبوب مکشوف
دیگر
براینگونہ **بیت** گلنار زردہچو شہ چینیان ٭ دیبای سبز وار دوزین کمر ٭ و بایستی کہ ضرب مجبوب موقوف را ازلی
گردندی بر قیاس گذشتہ **ت** پانچوان وزن عروض مجبوب موقوف یعنی فاع جب دونون سبب جب سی گر گئے
اور عین ساکن ہوا وقف سی فاع ہوا یا مجبوب مکشوف یعنی جب دونون سبب جب سے گر گئے اور عین کشف سی فع ہوا اور
ضرب مجبوب مکشوف یعنی فع بیت مثال کی مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے گلنار مفعول زرد
ہیچ فاع لات شہی چینین مفاعیل یان فع دیبای مفعول سبز دار فاع لات درزر یک مفاعیل
مر فع اور عروضیون کو چاہیے تھا کہ ضرب مجبوب موقوف کو ایک وزن اور قرار دیتے
بر قیاس گذشتہ **ص** مسدسات و عروض وضرب ہر دو سالم مثالش **شعر** باد بہار و بادہ
شبگیری ٭ بوی بنفشہ وسمن و خیری **ت** مسدسات چھٹا وزن عروض اور ضرب دونون
سالم یعنی مفاعیلن مثال اوسکی مرقومۂ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بادیب مفعول ہار و باد
فاع لات شبگیری مفاعیلن بوئیت مفعول نفش اوس فاع لات منو خیری مفاعیلن شبگیر
یعنی صبح و سحرگاہ غیاث سے اور خیری بالکسر بیا معروف بروزن یری اور قسمین اوسکی
بہت ہین زرد اور سفید اور سرخ اور کبود اور اوسکو خطمی اور گل خطمی اور گل خیرو بھی کہتے
ہین برہان او بہار عجم سے اور صراح مین لکھا ہے کہ یہہ معرب خیرو کا ہے **م ز** عروض مقصور
یا محذوف وضرب مقصور براینگونہ **بیت** از کار رفتہ ہیچ میندیش ٭ ور ماندہ ہنوز مکن یاد
ت ساتوان وزن عروض مقصور یعنی فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور
یعنی فعولان مثال مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے از کار مفعول رفت ہیچ فاع لات میندیش
فعولان ورنا مم مفعول د اہنوز فاع لات مکن یاد فعولان **م ح** عروض ہمان وضرب
محذوف و حکمش ہمان است **ت** آٹھوان وزن عروض وہی یعنی فعولان یا فعولن اور
ضرب محذوف یعنی فعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی یہہ دونون وزن ایک ہین **م ط**
عروض وضرب ازل براینگونہ **شعر** مانند روی خوب نگار ہم ٭ تا بر شب چہاردہ ماہ ٭

ت نوان وزن عروض اور ضرب دونون ازل یعنی فعول باجتماع حذف وقصر شعر مثال کا
مرقومہ متن سے ہے معنی یہہ ہین کہ مثل روے محبوب کے ماہ شب چہاردہم چمکتا ہے تقطیع یہہ ہے
مانند مفعول روے خوب فاع لات نگار فعول تابدش مفعول سنلے چہار فاع لات وماہ فعول
ہم می عروض ہمان وضرب مجبوب وہمان وزن است ت دسوان وزن عروض وہی
یعنی فعول اور ضرب مجبوب یعنی فعل محذوف فرتین اور یہہ وہی وزن ہے یعنی یہہ دونون
ایک ہین ہم یار کنی کہ بجای عروض ست نہ از ان قبیل ست کہ رکنی کہ بجای ضرب است
پس معقد است وضربش مجبوب موقوف بر نگونہ شعر تاکی بوم بانده دیمار عشق آن بت
نامہربان ٭ واگر ہمہ اواسط متحرکات مسکن کنند پارہ بہتر شود بر نگونہ شعر سروسہی بہ بالا
رخ سیب وسیم دندان لب ناروان ٭ ت گیارہوان وزن جو رکن کہ بجاے
عروض ہے نہ اوس قبیل سے ہے جیسا کہ رکن بجاے ضرب ہے پس معقد ہے
یعنی رکن عروض اور ہے کہ مفاعیلن سے بنا ہے اور رکن ضرب اور ہے کہ فاع لاتن سے
بنا ہے وجہ اسکی یہہ ہے کہ مضارع مسدس کئی طرح پر ہے ایک بحذف فاع لاتن اخیر
یعنی مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن جیسا کہ ظاہر ہے دوسرے بحذف فاع لاتن دوم یعنی
مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن جیسا کہ انوری کہتا ہے بیت کو آصف جم کو بیا بہ بین ٭
بر تخت سلیمان راستین ٭ پیشش بدل دیو ودام ودد ٭ برہم زدہ صفہای حور عین ٭
بروزن مفعول مفاعیل فاعلن خواہ فاعلان اور تیسری صورت معقد کی کہ اس مین
مفاعیلن اول مصرع ثانی گر گیا ہے لہذا اسکو معقد کہا ہے یعنی گو یا کہ یہہ ایک ہی مصرع ہے
کسواسطے کہ مفاعیلن بحر مضارع مین جب مسدس بناتے ہین ساقط نہین ہوتا جیسا کہ
وقوع اسکا مصرع ثانی بیت مثال مین ہے اور بیت معقد ہے چنانچہ محقق علیہ الرحمہ
خود فرماتے ہین کہ ضرب اوسکی مجبوب موقوف یعنی فاع فاع لاتن ہے تقطیع بیت
مثال مرقومہ متن کی یہہ ہے تا کیب مفعول وم باند فاع لات ہتیمار مفاعیل عشق ازا ب
فاع لات تنامہر مفاعیل بان فاع اور اگر سب اواسط متحرکات کو مسکن کرین یعنی مفعول
فاع لات مفاعیل فاع لات مفاعیل فاع مین دو جگہہ تین متحرک جمع ہوئے ہین اور کی

اوسط کو ساکن کریں پس رکن یہہ ہونگے مفعول فاع لاتن مفعول فاعلاتن مفعول فاع
یہہ صورت پہلی اول سے بہتر ہے پس **بیت** سروسہی بابالا رخ سیب سیم دندان لب نار وان
جو مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے سروس مفعول ہی بالا فاع لاتن رخ سیب
مفعول سیم دندا فاع لاتن لب نار مفعول وان فاع اس جگہہ صاحب حاشیہ نے یہ لکھا ہے
ح قوله مجبوب موقوف درینجا مختل ازان باید زیرا که اصل رکن ضرب درینجا مفاعیلن وتد
مجموعی است ووقف در وتد مفروقی واقع شود پس وقف درینجا گنجایش ندارد تم کلامه
دوسرا حاشیہ یہہ ہے **ح** تقطیعش تا کیب مفعول دم باند فاع لات هیمار مفاعیل عشقاب
مفعول تنیمهر فاع لات بان فاع واین خلاف قرارداد مصنف علام است زیرا که او الف
ونون ساکن را که در آخر مصرع افتد بازاء یکحرف می شمارد پس مجبوب مکشوف بایستی فرد
تم کلامه اور تیسرا حاشیہ یہہ ہے **ح** تقطیعش سروس مفعول ہے بالا فاع لاتن رخ
سیب مفعول سیم دندان فاع لاتن لبنار مفعول وان فع تم کلامه چوتھا حاشیہ یہہ ہے
ح والف نامهربان در تقطیع ساقط افتد واین عیب است تم کلامه قال **هم یع** عروض
ہمیان وضرب مجبوب مکشوف ووزن ہمان است **ت** بارہوان وزن عروض اوسط ح
یعنی رکن عروض آور اور رکن ضرب آور اور شعر معقد اور ضرب مجبوب مکشوف یعنی فع
فاع لاتن سے اور وزن وہی ہے یعنی دونوں وزن ایک ہیں **هم مربعات یج** عروض
وضرب سالم برینگونه **بیت** آمد بهار خرم وقت گل اندر آمد **ت** تیرہوان وزن عروض
اور ضرب دونوں سالم یعنی فاع لاتن مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے آمد
مفعول بہار خرم فاع لاتن وقت گہ مفعول اندر آمد فاع لاتن **هم ید** عروض سالم وضرب مقصور
برانیگونه **بیت** ای دلبر نگارین با مایکی لب باز **ت** چودہوان وزن عروض سالم
فاع لاتن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
ایدلب مفعول ری نگاری فاع لاتن با مای مفعول کی لب باز فاعلان **هم** یہہ عروض سالم و
ضرب محذوف وحکمش ہمان است **ت** پندرہوان وزن عروض سالم یعنی فاع لاتن اور
ضرب محذوف یعنی فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی دونوں کا وزن ایک ہین **هم یو**

عروض

عروض مقصور و رکن موفور و ضرب مقصور بر اینگونہ **بیت** ای یار دلربای چرا یکی بار بہی
بسازنت سولہوان وزن عروض مقصور یعنی فاعلان اور رکن موفور یعنی رکن سوم
مفاعیل بدون خرب اور ضرب مقصور یعنی فاعلان مثال بیت کی مرقومہ متن ہے معنی
یہہ ہین کہ اے دلربا ایک بار بندے سے موافقت کر تقطیع یہہ ہے اے یار مفعول
دلربای فاعلان یکے بار مفاعیل ہی بساز فاعلان هم نیز عروض مانند شانزدہم و رکن
سوم موفور اما ضرب محذوف و این دو ضرب استحقاق انفراد ندارد چہ تفاوت با دو وزن
مذکور بتسکین و تحریک اوسط متحرکات بیش نیست **ت** سترہوان وزن عروض
مانند شانزدہم یعنی مقصور فاعلان اور رکن تیسرا موفور یعنی مفاعیل بدون خرب اما ضرب
محذوف یعنی فاعلن اور یہہ دونون قسمین یعنی شانزدہم و ہفتدہم استحقاق انفراد کا
نہین رکھتیں ہین یعنی اوزان جداگانہ نہین ہین اسواسطے کہ تفاوت ساتھہ دو وزنوں کے
کہ قبل اس سے مذکور ہوے فقط بتسکین اور بتحریک اوسط متحرکات ہے اور بس بس
حقیقت مین وہی ہین هم و این چہاردہ وزن کہ بعد از وزن سوم آوردہ اند نزدیک متاخران
متروک ہست و تسکین اوسط سہ متحرک متوالی ہمہ جا جائز باشد و قدما موفور و اخرب هم
آمیختہ اند چنانکہ رودکی گوید **بیت** جوانی کسست و چہرہ زبانی چہ طبعم گرفت نیز گرانی
ت اور یہہ چودہ وزن کہ بعد وزن سوم کے لائے ہین نزدیک متاخرون کے
متروک ہین اور تسکین اوسط سہ متحرک متوالی سب جگہہ جائز ہے اور قدما نے موفور
یعنی مفاعیل اور آخرب کو ملایا ہے جیسا کہ رودکی کہتا ہے **بیت** مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے جوانیک مفاعیل سست و چہر فاعلات زبانی فعولن طبعمک مفعول
رفت تیز فاعلات گرانی فعولن **ح** قولہ بعد از وزن سوم درینجا از وزن سوم مے باید
یا بجاے پانزدہ چہاردہ زیراکہ پانزدہ سہ ہجدہ می شود و ہمگی اوزان درینجا ہفدہ است
تم کلامہ پس چہاردہ کو پانزدہ پڑھ کر ایسا اعتراض لکھنا یعنی ہے اور اگر کتاب میں پانزدہ
تھا لفظ بعد کو بعد پڑھا تا کہ نہونا حرف دال کا سہو القلم کاتب ہے **هم مقتضب**
این بحر تا زبان خاص است داخلش در دائرہ مفعولات مستفعلن مستفعلن دو بار است

و مجزو بکار دارند و او را یک عروض و یک ضرب ست هر دو مطوی برین وزن اید پیش
این ست **ت** مقتضب یہہ بحر خاص تازیون کی ہی اور مقتضب اقتضاب سی یعنی قطع کردن ہے
اور اصل اوسکی دایرے مین مفعولات مستفعلن مستفعلن دو بار ہے اور مجزو استعمال
کرتے ہین اور اوسکا ایک عروض اور ایک ضرب ہے دونون مطوی یعنی مفتعلن بس وزن یہہ
آتی ہے اور بیت اوسکی یہہ ہے **م** **شعر** اَعرَضَت فَلاحَ لَہا * عارِضانِ کَالبَرَدِ
ت شعر جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین اعراض کیا معشوقہ نے پس ظاہر
ہوئے اوسکے دو رخسارے مثل ژالے کے شفاف اور سپید اور بعضے نسخون مین بجائے
اعرضت اقبلت ہے یعنی توجہ کیا معشوقہ نے تقطیع اوسکی یہہ ہے اعرضت فاعلات
لاح لہا مفتعلن عارضان فاعلات کلبردی مفتعلن اور بردِ مفتتحین یعنی ژالہ و تگرگ کذا
فی الغیاث **م** در صدر و ابتدا میان فا و مفعولات و واو و مثل مراقبہ باشد پس ہر دو مخبون
مطوی نشاید **ت** اور صدر اور ابتدا مین درمیان فا اور واو مفعولات کے مراقبہ ہے
پس دونون رکن صدر و ابتدا مین مخبون مطوی نہیں ہے یعنی اسقاط دونون کا اور اثبات
دونون کا معًا جائز نہین ہے بلکہ ثابت رکھنا ایک کا دونون سے لازم ہے پس فعلات
نہوگا یا فاعلات ہوگا یا فعولات **م** و بپارسی بہ تکلف امثلہ آوردہ اند برینگونہ **بیت**
ترک خوب روئی مرا * گو چرا نہ خوش منشی * و ضرب مذال معری و مسکن ہ وا باید داشت
بر قیاس دیگر اوزان **ت** اور فارسی بہ تکلیف مثالین لائے ہین جیسے بیت مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے ترک خوب فاعلات روئی مرا مفتعلن گو چرا نہ فاعلات خش منشی مفتعلن
معلوم ہو کہ اس سریع کو کبھی مثمن بھی لاتے ہین **بیت** سرد گلعذار منی * فصل نوبہار منی
من اگرچہ تنگ تو ام * عز و افتخار منی * بروزن فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن اور
اگر عین مفتعلن کا ساکن کرین فرق اس وزن مین اور ہزج اشتر مین ظاہر ہے جیسا کہ یہہ
شعر ہے **ع** وقت را غنیمت دان آنقدر کہ بتوانی * حاصل حیات ای جان یکدم ست تا دانی
* اور کبھی حشو مین مطوی مسکن مسبغ ہوتا ہے جیسا کہ یہہ شعر ہے **ع** در فراق او مہری
ترمش کنت کہ بہارا * بیت الہا بروزن آورد روز را کسے چہ کنہ کہ کس در مصراع ثانی مفعولان ہے

تنبیہ

اور ضرب مقتضب کی مذال یعنی مفتعلان اور معری مفتعلن اور مسکن یعنی مفعولن روا رکھتے ہین مثل اور اوزان کے م **مجتث** این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و بتازی اصلش در دائرہ مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن دوبار باشد و مجزو بکار دارند و یک عروض و یک ضرب ہر دو سالم و اور ایک وزن باشد و مثالش اینست ت مجتث لغت مین معنی از بیخ برکندہ ہے اور یہہ بحر تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اصل اوسکی دائرہ تازی مین مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن ہر دو بار اور مجزو استعمال کرتے ہین ایک عروض اور ایک ضرب دونون سالم یعنی فاعلاتن اور اوسکا ایک وزن ہی بیت اوسکی یہہ ہے م شعر اَلْبَطْنُ مِنْهَا خَمِيصٌ * وَالْوَجْهُ مِثْلُ الْهِلَالِ * و در ارکان خبن و کف و شکل روا دارند مگر ضرب کہ دروی جز خبن نشاید و میان آخر ہر رکن و دوم دیگر رکن معاقبہ باشد و در ضرب تشعیث روا بود ت شعر جیسا کہ مرقوم متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین شکم اوس سے خالی ہے یعنی لاغر میان ہے اور منہ مثل ہلال ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے البطن من ہا مس تفع لن خمیصو فاعلاتن ولوجہ مث مس تفع لن لہلالی فاعلاتن اور ارکان مین خبن یعنی مفاعلن فعلاتن اور کف یعنی مستفعل فاعلات اور شکل یعنی مفاعل فعلات روا رکھتے ہین مگر ضرب اوس مین سوا خبن کے یعنی سوا فعلاتن کے نچاہیے اور درمیان آخر ہر رکن کے اور دوم رکن ثانی کے معاقبہ ہے یعنی لن فا اور تن فا ہین کہ دونون کو سلامت رکھین یا ایک کو حذف کرین نہ دونو کو صاحب حاشیہ نے اس جگہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح پس حذف ہر دو یا احد ہما جائز بود تم کلامہ فتامل اور ضرب مین تشعیث یعنی مفعولن روا ہے بجاے فعلاتن کے ہم ابا بپارسی اصلش در دائرہ مس تفع لن فاعلاتن چہار بار بود و مثمن و مسدس و مربع استعمال کردہ اند و گفتہ اند کہ اورا پنج عروض و نہ ضرب است و بر سیزدہ وزن آمدہ است ہفت مثمن و دو مسدس و چہار مربع و ارکان ہمہ مخبون بکار دارند و تفصیل اینست ت لیکن دائرہ فارسی مین اصل اوسکی مس تفع لن فاعلاتن چار بار ہے اور مثمن اور مسدس اور مربع استعمال کی ہے اور کہا ہے کہ اوسکے پانچ عروض ہین فعلاتن مخبون اور فعلان مخبون مقصور

یا فعلن مخبون محذوف اور فعلن مخبون محذوف مسکن جسکو ابتر کہتے ہین اور فاع مخبون
محذوف مدروس یا فع مخبون محذوف مطموس اور مفاعلن مخبون آور نو ضربین ہین فعلاتن
مخبون اور فعلان مخبون مقصور اور فعلن مخبون محذوف اور فعلن مخبون محذوف مسکن جسکو
ابتر کہتے ہین اور فعل مخبون محذوف مقطوع اور فاع مخبون محذوف مدروس اور فع
مخبون محذوف مطموس اور مفاعلان مخبون مذال اور مفاعلن مخبون آور تیرہ وزن ان مین
سے سات مثمن اور دو مسدس اور چار مربع اور سب ارکان مخبون استعمال کرتے ہین اور تفصیل یہ ہے
وزن اول مثمناست عروض وضرب ہر دو مخبون برینگونہ **بیت** اگرچہ حیلہ فروشی دگرچہ
چرب زبانی ٭ سپاس دار خدا ایم کہ توبجملہ مرائی ٭ **بیت** مثمناست پہلا وزن عروض
اور ضرب دونون مخبون یعنی فعلاتن بیت مثال کی مترجمہ متن ہے معنی اوسکے یہ ہین
کہ ہر چند حیلہ گر اور چرب زبان ہے تو شکر خدا کا یا شکر گزار خدا ہون ہین کہ تو ہمہ جہت سے
واسطے میرے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے اگرچہ حی مفاعلن لہ فروشی فعلاتن دگرچہ چرب فعلات
ترزبانی فعلاتن سپاس دا مفاعلن رخدا ایم فعلاتن کہ توبجملہ مفاعلن مرائی فعلاتن **دوم**
عروض مخبون مقصور یا مخبون محذوف وضرب مخبون مقصور برینگونہ **بیت** زہی جلیست
ترا بامن ای گزیدہ نگار ٭ بجای نرم درشت وبجای وصل فراق ٭ **بیت** دوسرا وزن عروض
مخبون مقصور یعنی فعلان یا مخبون محذوف یعنی فعلن اور ضرب مخبون مقصور یعنی فعلات
بیت مثال کی مترجمہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے زہی جی مفاعلن ستر ایا فعلاتن
منی گزیدہ مفاعلن ونگار فعلان بجای نر مفاعلن مدرشت و فعلاتن بجای وص مفاعلن
لفراق فعلان **مصرع** عروض ہمچنان وضرب مخبون محذوف وبتحقیقت ہمان وزن است
بیت تیسرا وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مخبون محذوف یعنی فعلن
اور حقیقت مین وہی ہے یعنی دونون وزن ایک ہین کسواسطے کہ زیادت یکحرف غیر وزن
نہین ہے **مصرع** عروض ہمچنان وضرب ابتر گفتہ اند واین سہو است مخبون محذوف مسکن
تمامی چہ فعلن در ہمہ ارکان لازم است واین استحقاق انفراد نیست مثالش **بیت** تو مردان
کہ روزی نشود باللہ اگر ٭ کسے زپای درآید سری نخنبانی ٭ **بیت** چوتھا وزن عروض وہی

یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب ابتر عروضیون نے لکھی ہے اور یہہ سہو ہے مخبون محذوف
مسکن کہنا چاہیے اسواسطے کہ خبن یہان جملہ ارکان مین لازم ہے اور بعد خبن کے
تبر سے یعنی حذف و قطع سے فعلن نہین ہوسکتا اوس کو استحقاق الفرد سمیکن یعنی وزن الگا نہ
بلکہ وہی وزن ہے یعنی دوسرا اور تیسرا اور سر جنبانیدن یعنی حرکت کردن تقطیع یہہ ہے
تمرد ا مفاعلن نکروزی فعلاتن نعوذ بل مفاعلن لہکر فعلن کسیز یا مفاعلن ادراید فعلاتن
سری بجن مفاعلن بانی فعلن ہم وعروض مخبون محذوف مسکن و ضرب مخبون مقطوع
براینگونہ **بیت** مرا دلی ست کہ دائم ستم کند بر من * چہ بودی ار ستم از ستمگر آمدی *
ست پانچوان وزن عروض مخبون محذوف مسکن یعنی فعلن بسکون عین اور ضرب مخبون
محذوف یعنی فعل بیت مثال کی مرقومہ متن سے معنی بیت کے یہہ ہین کہ دل میرا
مجھپر ستم کرتا ہے ہمیشہ کاش ایسا ستم معشوق مجھپر کیا کرتا تقطیع یہہ ہے مرا دلی مفاعلن
ستکہ دایم فعلاتن ستم کند مفاعلن بر من فعلن چہ بودیر مفاعلن ستم از فعلاتن ستمگر امفاعلن
دی فعل ہم وعروض مخبون محذوف مدروس یا مطموس و ضرب مخبون محذوف مدروس
براینگونہ **بیت** دل بر آتش و چشمی پر آب دارم ہمہ از آن کہ با من بدخو شدہ است جانان
ست چھٹا وزن عروض مخبون محذوف مدروس یعنی فاع یا مخبون محذوف مطموس یعنی
فع اور ضرب مخبون محذوف مدروس یعنی فاع بیت مثال کی مرقومہ متن سے ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہے دلی پر ا مفاعلن تش چشمی فعلاتن پر ا مفاعلن رم فع از آنکیا مفاعلن من بدخو
مفعولن شد ستجا مفاعلن نان فاع ح تقطیعش دیپر ا مفاعلن تش چشمی فعلاتن بر ابد ا مفاعلن
رم فع از آنکیا مفاعلن بندخو فعلاتن شدستجا مفاعلن نان فاع و اینہم خلاف قرارداد
مصنف علام معلوم میشود زیراکہ او الف و نون ساکن را یکحرف می شمارد پس ضرب
مخبون محذوف و مطموس ست برطور مصنف تم کلامہ مخفی نرہے کہ مصنف مثالین بطور عروضیون کے
لکھتے ہین اور جہان جہان سہو پاتے ہین بیان کرتے جاتے ہین اور الف و نون کو
جو بحر دایرے سے نکلجاتی ہے وہان بجای یکحرف لینا چاہیے بوا تی ہین اختیار یہہ
لکھتے ہین صاحب حاشیہ واللہ اعلم کیا سمجھا ہے کہ ہر جگہہ اسی بات کو اعتراضا بار بار لکھتا ہے

با وصفی کہ خود معنی اس شعر کے بھی نہین سمجھا کہ من بر خوگیر وزن فعلاتن لکھتا ہے اور مقام اضافت اور غیر اضافت مین تمیز نہین رکھتا ھم زعروض ہمان وضرب مجنون محذوف مطموس وزن ہمان است وگفتہ اند کہ این ہر دو وزن مسکن خوشتر آید واین سہ وزن آخر بہ نزدیک متاخران مہجور ست **ت** ساتوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب مخبون محذوف مطموس یعنی فع اور وزن وہی ہے اور کہا ہے عروضیون نے کہ یہہ دونون وزن مسکن خوش آتے ہین یعنی بر وزن مفاعلن مفعولن مفاعلن فع خواہ فاع مثال **بیت** اگر کشائی تاری زسنبل تر * ہمیشہ آید بوی صبا معطر * بر وزن مفاعلن مفعولن مفاعلن فع اور خلط مسکن اور غیر مسکن بھی روا ہے اور یہہ تین وزن آخر نزدیک متاخرون کے متروک ہین ھم **مسدسات** ح عروض معری وضرب مذال برانیگونہ **شعر** دلم ببردہ ای یا ربی بہا * بہا بیار و لبیان رابمن سپار * **ت** آٹھوان وزن عروض معری یعنی مخبون معری مفاعلن اور ضرب مذال یعنی مخبون مذال مفاعلان شعر مثال کا مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے دلم ببر مفاعلن دہ ای یا فعلاتن ربی بہا مفاعلن بہا بیا مفاعلن ر لبارا فعلاتن بمن سپار مفاعلان معنی یہہ ہین کہ ای یار دل میرا لیا ہے تونے بوسہ لب قیمت مین دے ھم ط ہر دو معری و ہمان وزن است **ت** نوان وزن عروض وضرب دونون معری یعنی مخبون معری مفاعلن اور یہہ وہی وزن ہے یعنی ہشتم اور نہم ایک وزن ہے ھم **مربعات** ی عروض وضرب ہر دو مخبون برانیگونہ **بیت** بحق خوبی رویت * کم از غمان برہانی * **ت** مربعات دسوان وزن عروض وضرب دونون مخبون یعنی فعلاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے بحق خو مفاعلن بی رویت فعلاتن کم ز غما مفاعلن برہانی فعلاتن رویت یعنی روی خود اور کم اختصار کہ مرا کا اور غمان یعنی غمہا ھم یا عروض ہمان وضرب مخبون مقصور برانیگونہ **بیت** منم زیار بجسرت * منم زعشق بجورت **ت** گیارہوان وزن عروض وہی یعنی فعلاتن اور ضرب مقصور یعنی فعلان بیت مثال کی مرقومہ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے منم زیا مفاعلن ر بجسرت فعلاتن منم زعش مفاعلن ق بجورت فعلان ھم یب عروض ہمان وضرب مخبون محذوف و ہمان وزن است **ت** بارہوان

وزن عروض وہی یعنی فعلاتن اور ضرب مخبون محذوف یعنی فعلن اور وہی وزن ہے یعنی
یازدہم اور دوازدہم ایک وزن ہے هم تج عروض مخبون مقصور یا مخبون محذوف وضرب
مخبون محذوف وہر دو مسکن روا بود برا ینگونہ بیت تا آگہی صنما + کہ من چہ غم خوردم +
ت تیرہوان وزن عروض مخبون مقصور یعنی فعلان یا مخبون محذوف یعنی فعلن اور ضرب
مخبون محذوف یعنی فعلن اور دونون مسکن جائز ہین بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے تا آگہی مفاعلن صنما فعلن کہ من چہ غم مفاعلن خردم فعلن هم وجملہ مسدسات ومربعات
بنزدیک متاخران نامستعمل است وتسکین در ہمہ مواضع روا بود و در صدر وابتدای این بحر خرم
روا نہ بود چہ مبادی وتد مجموع نیست ہرچند بران وزن است ازان جہت کہ از دو سبب خفیف
بعد از خبن وزن وتدی باقیماندہ است واز قدما بعضے بنا دربیتی آوردہ اند کہ صدر او اخرم است
وبعضی از متاخران وزنی دیگر آوردہ اند از مفاعل فاعلاتن چہار بار وآن خلط مشکول
با سالم میتواند بود برا ینگونہ شعر بران مالک الملوکی کہ ہر دو جہان با مرش شدند زہیچ چیزی
بگفتن کاف ونونی این ست اوزان دائرہ مشتبہہ ت اور جملہ مسدسات اور مربعات
نزدیک متاخرون کے نامستعمل ہین اور تسکین اوسط سب جگہہ روا ہے اور صدر اور ابتدا
مین اس بحر کی خرم روا نہین ہے اسواسطے کہ مبدء وتد مجموع نہین ہے اور خرم وتد مجموع مین
آتا ہے ہرچند اوس وزن پر ہے جہت یہہ ہے کہ اصل مین دو سبب خفیف تہے یعنی مس تف ان رکن مین جب اونمین خبن ہوا وزن
وتد ہوگیا یعنی مفا مگر وتد اصلی نہین ہے اور قدما سے بعضے ایک بیت بنا درلائے ہین کہ
صدر اوسکا اخرم ہے اور بعضے متاخرون سے ایک وزن اور لائے ہین مفاعل فاعلاتن سے
چار بار اور وہ خلط مشکول یعنی مفاعل کا ساتہہ سالم کے یعنی فاعلاتن کے ہوسکتا ہی شعر
مثال کا مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بران مفاعل کلملوکی فاعلاتن کہ ہر دو ج مفاعل
ہا بامرش فاعلاتن شدند ز مفاعل ہیچ چیزی فاعلاتن بگفتن مفاعل کاف نونی فاعلاتن
یہہ ہین اوزان دائرہ مشتبہہ کے هم متقارب این بحر در ہر دو لغت مستعمل است واصلش
در دائرہ فعولن ہشت بار است و تازی وافی ومجزو بکار دارند و اورا دو عروض و چہار ضرب است
و برشش وزن آمدہ ست چہار وافی ودو مجزو و بیتہالیش این ست ت یہہ بحر عربی اور

فارسی مین مستعمل ہر او راصل اوسکی دائرے مین فعولن آٹھہ بار ہے اور تازی مین وافی اور
مجزو استعمال کرتے ہین اور اوسکے دو عروض ہین فعولن سالم اور فعل محذوف او رچار ضربین
ہین فعولن سالم فعول مقصور فعل محذوف فع ابتر اور یہہ دونون پر آئی سب ہے چار وافی اور
دو مجزو اور بیتین اوسکی یہہ ہین ہم اشعر فَاَمَّا تَمِیْمٌ تَمِیْمُ ابْنُ مُرٍّ * فَاَلْفَاهُمُ الْقَوْمُ رُوْبٰی
نِیَامًا * عروض وضرب ہردو سالم ست پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی
فعولن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے روبی راب سے معنی یہہ کہ مست خواب ہوا ور نیام جمع
نایم بمعنی خوابیدہ بمعنی یہہ کہ فاما تمیم ابن مرگو پایا قوم نے سرمست خواب تقطیع اوسکی یہہ ہے
فامما فعولن تمیمن فعولن تمیمب فعولن نومر فعولن فالفا فعولن ہملقو فعولن مرزبی فعولن
نیاما فعولن ہم ب شعر وَيَاْوِیْ اِلٰی نِسْوَةٍ بَائِسَاتٍ * وَشُعْثٍ مَرَاضِيْعَ مِثْلَ السَّعَالِ *
عروض سالم است وضرب مقصور ست دوسرا وزن عروض سالم یعنی فعولن اور ضرب مقصور
یعنی فعول بیت مثال کی مرقومہ متن ہے بائسات مقلوب الیسات زنان بسن ایاس
رسیدہ کہ انقطاع حیض سے اوس ہین ہوتا ہے اور نہایت الراعب مین بائسات
بیای موحدہ پڑہا ہے بمعنی محتاجات اور شعث جمع شعثا بمعنی پراگندہ مو غبار آلودہ ومراضیع
جمع مرضع بمعنی شیر دہندہ اور سعال اصل سعالی بحذف یا بمعنی غول بیابانی معنی یہہ ہین کہ
جگہہ لیتا ہے طرف زنان منقطع الحیض پریشان موگرد آلودہ شیر دہندہ کے مانند غول بیابانی
کے تقطیع یہہ ہر ویاوی فعولن الانس فعولن وتنیا فعولن اساتن فعولن وشعثن فعولن
مراضی فعولن عمثلس فعولن سعال فعول ہم ج شعر وَاَرْوِیْ مِنَ الشِّعْرِ شِعْرًا عَوِيْصًا *
يُنَسِّي الرُّوَاةَ الَّذِيْ قَدْ رَوَوْا * عروض سالم است وضرب محذوف ست تیسرا وزن عروض سالم
یعنی فعولن اور ضرب محذوف یعنی فعل شعر مثال کا مرقومہ متن ہے معنی یہہ ہین روایت
کرتا ہون مین شعر سے شعر مشکل کہ بھلادیتا ہے راویون کو کہ اوسکی روایت کی ہی تقطیع
یہہ ہے واروی فعولن منشش فعولن رشعرن فعولن عویصن فعولن ینسسر فعولن رواتل
فعولن لذی قد فعولن رَوَو فعل ہم د شعر خَلِیْلَیَّ عُوْجَا عَلٰی رَسْمِ دَارٍ * خَلَتْ مِنْ سُلَيْمٰى
وَمِنْ مَيَّةٍ * عروض سالم وضرب ابتر واین چہار وافی است ست چوتھا وزن عروض سالم

یعنی فعولن اور ضرب ابتر یعنی فع باجتماع حذف وقطع شعر مثال کا مرقومہ متن ہے معنی اوسکے
یہہ ہین ای دونون دوستو میرے گھر وخانہاے ویران پر کہ خالی ہین سلیمی سے
اور ہیہ سے اور یہ دونون نام معشوقہ کے ہین تقطیع یہ ہے خلیلی فعولن یبو جا فعولن
علی رس فعولن مدارن فعولن خلت من فعولن سلیمی فعولن ومیمی فعولن یہ فع اور یہ
چارون وزن وافی کے ہین م ۰ شعر اَمِنْ دِمْنَۃٍ اَقْفَرَتْ ۰ لِسَلْمیٰ بِذَاتِ الْغَضَا ۰
ہر دو محذوف ست ت پانچوان وزن عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنی فعل
شعر مثال کا مرقومہ متن ہے دمنہ آثار الدار کذا فی القاموس غضا جمع غضاۃ نام ایک
شجر کا ہے ذات غضا یعنی وہ زمین کہ جسپر یہ درخت ہون معنی یہہ ہین آیا یہہ ویرانہ
نشان گھرون کا ہے کہ واسطے معشوقہ سلمی کے بیچ زمین درختان غضا کے تھا تقطیع
یہ ہے امندم فعولن نتن اق فعولن فرت فعل لسلمی فعولن بذاتل فعولن غضا فعل
م و شعر تَعَفَّفْ وَلَا تَبْتَئِسْ ۰ فَمَا یُقْضَ یَاتِیْکَا ۰ عروض محذوف وضرب ابتر ست
واین ہر دو مجزو اند ت چھٹا وزن عروض محذوف یعنی فعل اور ضرب ابتر ہے یعنی
فع شعر مثال کا مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہ ہین کہ عفیف ہو اور حزین نہو جو کچھ کہ
مقدر اور حکم ہوا ہوگا پیش آئے گا عفیف مرد پارسا اور پرہیزگار از حرام غیاث سے
تقطیع یہ ہے تعفف فعولن ولا یبت فعولن تاس فعل فمایق فعولن ضیا تی فعولن کا فع اور
یہ دونون مجزو ہین م و بطریق زحاف در دیگر ارکان قبض روا بود و در عروض ہای سالم
قصر و حذف روا بود و در صدر ثلم وثرم روا باشد کہ در ابتدا ہم بنا در استعمال کنند ت
اور بطریق زحاف کے اور ارکان مین قبض روا ہے یعنی فعول بضم لام حشو مین لانا
درست ہے اور قبض گرانا حرف پنجم کا جب سبب مین پڑے اور عروض ہای سالم مین
قصر یعنی فعول اور حذف یعنی فعل روا ہے اور صدر مین اثلم یعنی فعلن اور ثرم یعنی فعل
بسکون عین روا ہے اور کبھی ابتدا مین بھی بنادر اثلم اور اثرم کو استعمال کرتے ہین م
واما در پارسی وافی ومجزو ومشطور آوردہ اند وگفتہ اند کہ او را دو عروض است وچہار ضرب
وبر دہ وزن آمدہ است چہار مثمن وسہ مسدس وسہ مربع ت واما پارسی مین وافی اور مجزو

اور مشطور لائے ہین اور کہا ہے کہ اوسکے دو عروض ہین سالم یعنی فعولن اور مقصور
یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور چار ضربین ہین مسبغ فعولان اور سالم فعولن اور فعول مقصور
اور فعل محذوف اور دس وزنون پر آئی ہے چار مثمن و تین مسدس اور تین مربع مثمنات
اعروض سالم و ضرب مسبغ برانگونہ بیت بالا نگارا چو آزادہ سروی * ولیکن برخسار
مانند گلنار * واین ناپسندیدہ است چہ حرف آخر از دائرہ بیرون است ت مثمنات
پہلا وزن عروض سالم یعنی فعولن اور ضرب مسبغ یعنی فعولان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
گلنار یعنی گل انار مرد سرخ تقطیع یہ ہے بالا فعولن نگارا فعولن چو آزا فعولن دسروی فعولن
ولیکن فعولن برخسا فعولن رمانن فعولن دگلنار فعولان اور یہہ ناپسندیدہ ہے اسواسطے کہ
حرف آخر دائرے سے باہر ہے ھم بر ہر دو سالم ت دوسرا وزن عروض اور ضرب
دونون سالم یعنی فعولن مثال اوسکی یہ ہے بیت اگر سرو من در چمن جا بگیرد * عجب
باشد از سرو بالا بگیرد ھم ج عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور ت تیسرا وزن
عروض مقصور یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فعول مثال سے تو لی
کا فریدی ز یکقطرہ آب * گہرہای روشن تر از آفتاب * ھم د عروض ہمان و ضرب
محذوف و بحقیقت ہر دو وزن یکی است و شاہنامہ برین وزن گفتہ اند ت چوتھا وزن
عروض وہی یعنی فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل مثال سے چو آیم بکوی تکن
عیب من * کہ بی اختیارم درین آمدن * اور حقیقت مین یہ دونون وزن ایک ہین
یعنی سوم اور چہارم اور شاہنامہ اسی وزن مین کہا ہے شعر شاہنامے سے یہہ ہین سے
بروز نبرد آن یل زورمند * بہ شمشیر و خنجر بگرز و کمند * درید و برید و شکست و بہست * یلان
را سر و سینہ و پا و دست ھم وا ینچ وزن را پارسی گویان راہ اعشی خوانند از جہت آنکہ ابیات
اعشی برین وزن است کہ این دو بیت از آن است شعر وکاس شربت علی لذۃ *
واخری تداویت منہا بہا * لکی یعلم الناس انی امرؤ * اتیت المعیشۃ من بابہا *
ت اور ان تین وزنون کو فارسی گو راہ اعشی کہتے ہین یعنی طریق خواندگی ہو اسلئے کہ
ابیات اعشی اس وزن پر ہین کہ دو بیتین اوس سے یہ ہین شعر دونون مرقومہ متن ہین

معنی اونکے یہ ہین بہت کاسے پیے مین نے واسطے لذت کے اور بہت پیالے
نوش کیے پینے واسطے دوا کے یعنی بہت گرم و سرد زمانے کا چکھا تاکہ جانین لوگ کہ
ایک مرد ہون مین کہ پہونچا ہون مین اور تلاش کی ہے پینے معیشت اوسکی دروازی سے
اور تقطیع یہ ہے وکاسن فعولن شربتو فعولن علاالذ فعولن ذتن فعل و اخری فعولن تداومی
فعولن تنہا فعولن بہا فعل لکی یع فعولن لمُنّا فعولن سانم فعولن رو و فعل اتیتل فعولن معیشتی
فعولن ہمن با فعولن بہا فعل اعشی نام شاعر کا اور راد بمعنی پردہ سرود م مسدسات عروض
و ضرب سالم برینگونہ بیت نگہ کن بدان سرخ دو سخ: کز و زر و گشت این رخانم
ت مسدسات پانچوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فعولن بیت مثال کی
مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے نگہ کن فعولن بدان سر فعولن خ دو سخ فعولن کز و زر فعولن
و گشتی فعولن رخانم فعولن م و عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور براینگونہ بیت
ازان خط مشکین یار: شد آن ماہش اندر محاق ت چھٹا وزن عروض مقصور یعنی
یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فعول بیت مثال کی مرقومہ متن سے ہے
تقطیع اوسکی یہ ہے ازا خط فعولن طِ مشکی فعولن نِ یار فعول شد آ ما فعولن ہش اندر فعولن
محاق فعول ماہ سے مراد رخسارہ اور محاق بضم اور بکسر اور بفتح تینون حرکتون سے آیا ہے
بمعنی کاستن ماہ ابتدا اوسکی شب پانزدہم سے ہے اور تین دن آخر مہینے کے کہ چاند
ان ایام مین چھپ جاتا ہے لطائف اور منتخب اور [illegible] اور کشف سے کذا فی الغیاث م
زہ عروض ہمان و ضرب محذوف و بخفیفت ہمان است ت ساتوان وزن عروض وہی یعنی
فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل اور یہ حقیقت مین وہی وزن ہے یعنی ششم
اور ہفتم ایک وزن ہے م مربعات ح عروض و ضرب سالم برینگونہ شعر
خیابان شدہ نہانم: ز زنگ رخانم ت مربعات آٹھوان وزن عروض اور ضرب دونون
سالم یعنی فعولن شعر مثال کا مرقومہ متن ہے نہانم یعنی زز نہان میرا اور زخان رخساری
تقطیع یہ ہے عیاشد فعولن نہانم فعولن ززنگی فعولن رخانم فعولن م ط عروض مقصور
یا محذوف و ضرب مقصور براینگونہ شعر توئی دل گذار: منم دل سپار ت نوان وزن

عروض مقصور یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فعول بیت مثال کی
مرقومۂ متن ہے تقطیع یہ ہے تا ای دل فعولن گذار فعول منم دل فعولن سپار فعول م
ی عروض ہمان وضرب محذوف وبحقیقت ہمان است ست دسوان وزن عروض ہی
یعنی فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل اور یہ وہی وزن ہے یعنی نہم اردہم ایک ہے
ح تقطیعش تا ای دل فعولن گذار فعولن منم دل فعولن سپار فعول تم کلامہ محقق علیہ الرحمہ
تو عروض کو مقصور یا محذوف لکھتے ہین یہ تقطیع عروض سالم کی کرتے ہین اور شعر
مین بہی دال لکھا ہے م وبنزدیک متاخران مسدسات ومربعات متروک است
وقدما اثلم در صدر. یا در ابتدا بنا در بکار داشتہ اند چنانکہ رودکی گوید بیت بہار است
ہر روزہ در روز نم *. منکر فراوان ومعروف کم * واستعمال قبض در فارسی روا نیست بیچ جہ
ست اور متاخرون کے نزدیک مسدسات اور مربعات متروک ہین اور قدما نے اثلم یعنی
فعلن صدر مین یا ابتدا مین بطریق ندرت استعمال کیا ہے جیسا کہ رودکی کہتا ہے
بیت رودکی کی مرقومۂ متن ہے روز نم یا روز نیم یعنی موسم برشکال وبہار منکر یعنی امر منکر
مثل شراب نوشی اور لہو ولعب معروف یعنی امر معروف ضد منکر تقطیع یہ ہے بہار ہس
فعولن تہر روفعولن ز در روفعولن ز نم فعل منکر فعلن فرا دا فعولن نمعر و فعولن فکم
فعل اور استعمال قبض کا فارسی مین روا نہین ہے کسی وجہ سے معنی اسکے یہ ہین
کہ وزن سالم مین اور وزن محذوف خواہ مقصور الضرب والعروض مین جیسے صدر اور
ابتدا مین رکن اثلم یعنی فعلن کبہی آگیا ہے اس جگہہ مقبوض یعنی فعول کو لانا نچاہیے
صاحب میزان اس مطلب کو نہ سمجہا اور اثلم پر یہ حاشیہ لکہا ح مثال اثلم در صدر
وابتدا ابل در مثنوی نیز سہ رفتیم وبردیم داغ تو بر دل * صحرا الصحرا منزل بمنزل * وزن
مصراع اول فعلن فعولن فعولن فعولن وزن مصراع ثانی فعلن فعولن فعلن فعولن تم کلامہ
ظاہر ہے کہ رفتیم وبردیم بروزن فعلن فعولان باسباغ ہے اور دوسرا حاشیہ استعمال
قبض کی جگہہ لکہا ہے ح لیکن متاخرین بر مقبوض وم اثلم شعر گفتہ اند باین طور کہ یک
رکنش مقبوض باشد ودیگر اثلم بتقدیم مقبوض چنانکہ درین شعر بروز ہجرت چہ چارہ سازم *

چو شمع دور از تو میگدازم * بر وزن فعول فعلن و بتقدیم اثلم نیز سے گرم بخوانی ورم برانی * دل حزین را بجای جانی * بل ازین قسم بر شانزدہ رکن ہم آمدہ مثالش جامی فرماید سے
زہی جمال تو قبلۂ جان حریم کوئی تو کعبۂ دل * فان سجدنا الیک نسجد وان سعینا الیک نسعیٰ
و دیگری گوید سے زہی دو چشمت بخون مردم کشادہ تیر و کشیدہ خنجر * رخ چو ماہت صباح دولت خط سیاہت شب معنبر * ہر دو وزن فعول فعلن و بعضی مقبوض اثلم کہ آنرا اخرم گویند با سالم نیز بترتیب جمع کردہ اند و بر شانزدہ رکن آوردہ مثالش سے زہی معنبر بہ مہ رو بیت تیرہ شب است دو دادی موسیٰ * جامہ صبرم در کف عشقت دامن یوسف دست زلیخا *
بر وزن فعل فعولن و بعضی مقبوض اثلم در ثمن آرند مثالش سے ای سر زلف غالیہ سای * وی مہ رویت غالیہ بیز * بر وزن فعل فعولن فعل فعول تم کلامہ ظاہر ہے کہ یہ سب اوزان متقارب مین ہین اور عبارت محقق علیہ الرحمہ مین مخالفت انکی کہین نہین جسکی مخالفت کی ہے وہ وہی مقام خاص ہے جسکا بیان ہوا **بحر غریب** این بحر مستعمل نیست و شعر برین بسیار نیافتہ اند و اصل اش فاعلن ہشت بار بود و مثال بیت سالم او بتازی چنین باشد **شعر** جَارُ بُوا قَوْمَهُم ثُمَّ لَمْ يَرْعَوُوْا * لِلصَّلَاحِ الَّذِيْ خَيْرُهُ رَاهِنٌ * **ت** غریب یہ بحر مستعمل نہین ہے اور شعرا اس مین بہت کم پائے ہین اور اصل اوسکی فاعلن آٹھ بار ہے اور مثال بیت سالم کی اوس سے عربی مین یون ہے شعر مرقومہ متن سے معنی یہ ہین لڑے وہ اپنی قوم سے پس نہ ٹھہرے بدی سے واسطے صلاح کے ایسی صلاح کہ خیر اوسکی مسدود ہے تقطیع یہ ہے جاربو فاعلن قومہم فاعلن ثم لم فاعلن یرعوو فاعلن لِصصلا فاعلن حلّلذی فاعلن خیرہو فاعلن راہنو فاعلن **مص** و ہم مخبون ایراد کنند بر اینگونہ **شعر** وَاَتَيْتُ جَمِيْعَ مَوَاطِنِهَا * فَاَسَفْتُ لِغَيْبَةِ سَاكِنِهَا * **ت** اور مخبون بھی لاتے ہین یعنی فعلن بتحریک عین آٹھ بار شعر مرقومہ متن سے معنی یہ ہین آیا مین اوسکے سب مواطن مین پس افسوس کیا مینے اوسکے ساکن کے غائب ہونے پر تقطیع یہ ہے واتی فعلن تجمی فعلن عموا فعلن طنہا فعلن فاسف فعلن تبغی فعلن تبسا فعلن کنہا فعلن **م** و ہمہ مسکن نیز ایراد کنند بر اینگونہ **شعر** یَا مَحْبُوْبِیْ اَدْرِكْ رُوْحِیْ * وَارْحَمْ قَلْبِیْ فَاجْلِسْ عِنْدِیْ **ت** اور سب مسکن

مسکن بھی لاتے ہین یعنی فعلن بسکون عین آٹھہ بار شعر مرقومۂ متن ہے معنی یہہ ہین اے
محبوب میرے دریافت کر میری سعی کو اور رحم کر میرے دل پر پس بیٹھہ نزدیک میرے
تقطیع یہہ ہے یا مح فعلن بوبی فعلن ادرک فعلن روحی فعلن ورحم فعلن قلبی فعلن فاجلسن
فعلن عندی فعلن ھ و عروضیان این رکنہا را مقطوع خوانند و این سہو ست چہ قطع
جز در عروض و ضرب نیفتد و ہر سہ نوع یعنی سالم و مخبون و مقطوع خلط کنند ت اور
عروضی ان رکنون کو یعنی فعلن فعلن کو مقطوع کہتے ہین اور یہہ سہو ہے اسواسطے کہ
قطع سوا ے عروض و ضرب کے نہین آتا پس مخبون مسکن ہین اور تینون قسمین یعنی
سالم فاعلن اور مخبون فعلن بتحریک عین اور مقطوع فعلن بسکون عین خلط کرتے ہین
ھ و اما بفارسی قدما بہ تکلف برین بحر ہم شعر آوردہ اند مذال و معری ہم عروض و ہم ضرب
و ضرب تنہا مذال و ہمہ مخبون یا ہمہ مسکن یا مختلط ہمہ مذال و معری و مختلط اما سالم با مخبون
و مسکن خلط نکنند کہ از قیاس خارج بودت و اما فارسی مین قدما بہ تکلف اس بحر مین
شعر لائے ہین مذال یعنی فاعلان اور معری یعنی فاعلن عروض بھی اور ضرب بھی اور
ضرب تنہا مذال بھی لائے ہین اور سب رکن مخبون بھی لاتے ہین اور سب رکن مسکن بھی
لاتے ہین اور سب رکن مختلط بھی لاتے ہین یعنی کوئی مخبون اور کوئی مسکن اور سب
مذال اور معرے اور مختلط بھی لاتے ہین لیکن رکن سالم کو ساتھہ رکن مخبون او مسکن کے
خلط نہین کرتے ہین فارسی مین کہ انکے قیاس سے خارج ہے بخلاف عربی کے کہ وہان لانا
درست ہے ھ مثال سالم مثمن شعر سخت سر گشتہ ام از غم ہجر تو * گر خطائی کنم دلبرا عفو
کن * ت مثال سالم مثمن کی شعر مرقومۂ متن ہے تقطیع سخت سر فاعلن گشتہ ام فاعلن
از غمی فاعلن ہجر تو فاعلن گر خطا فاعلن ئی کنم فاعلن دلبرا فاعلن عفو کن فاعلن ھ
مثال سالم مسدس شعر سرخ گل بر دو رخ کشتئہ * لاجرم فتنہ گشتئہ ت مثال سالم
مسدس کی شعر مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے سرخ گل فاعلن بر درخ فاعلن کشتئی فاعلن
لاجرم فاعلن فتنئی فاعلن کشتہ ای فاعلن کشتہ یعنی پیدا کردہ ھ مثال مربع سالم شعر
سجدہ کردت مہتاب * آفتاب از فلک * ت مثال مربع سالم کی شعر مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے

سجد کز فاعلن ورت بتا فاعلن ا افغا فاعلن بر فلک فاعلن هم مثال مثمن مخبون ومسکن در بیشتر
آورده اند ت مثال مثمن مخبون اور مسکن کی سابق مین لائے هین عربی مین اور فارسی مین
مثالین یہہ هین مثال مخبون سے چو رخت بنود گل باغ ارم * چو نبودت نبود قد سرو چمن *
فعلن آٹھہ بار تقطیع اسکی یہہ ہے مثال مسکن سے هردم بشیت وارم زاری * کز غم تا کے
زارم واری * فعلن آٹھہ بار تقطیع اسکی ہے هم وهمه مسکن را بهزج اخرب ورمل مخبون هم
تقطیع توان کرد ت اور اگر سب رکن مسکن هون یعنی فعلن فعلن فعلن فعلن بسکون عین اس
وزن کو هزج اخرب اور رمل مخبون مین تقطیع کر سکتے هین هزج اخرب مسدس محذوف العروض
والضرب بروزن مفعول مفاعیل فعولن ہے اور رمل مخبون مسدس محذوف العروض والضرب فعلاتن
فعلاتن فعلن ہے جب انکو مسکن کیجیے وہی وزن هو جائے هم و باقی وزنها اعنی مسدسات
و مربعات مخبون و مسکن از طبع دور تر بود این است بحرهای دائرہ متفقہ تفصیل بحور و اوزان
تمامی آن تمام شد ت اور باقی وزن مسدسات اور مربعات مخبون اور مسکن کی طبیعت سے
دور هین یہہ هین بحرین دائرہ متفقہ کی اور تفصیل بحور اور اوزان کی جملہ تمام هوئی هم و معلوم شد
کہ در پانزدہ بحر کہ مستعمل عرب ست جملہ عروضها بیست و شش است و جملہ ضربها پنجاہ است
و بر شصت و سہ وزن آمدہ ست و در دہ بحر کہ مستعمل عجم است بقول عروضیان چهل و چهار
عروض و هشتاد و پنج ضرب است و بر صد و نود و نہ وزن شعر گفتہ اند واللہ اعلم بالصواب
ت اور معلوم هوا کہ پندرہ بحرون مین کہ مستعمل عرب هین جملہ عروض چھبیس هین
اور جملہ اضراب پچاس اور تریسٹھہ وزنون پر آئی هین اور دس بحرون مین کہ مستعمل
عجم هین بقول عروضیون کے چوالیس عروض اور پچاسی ضربین هین اور ایک سے
ننانوے وزنون پر شعر کہے هین واللہ اعلم بالصواب هم و باید دانست کہ این بحرها
مؤلف از اصول مذکور ست و شاید کہ اصلهاے دیگر غیر آنچہ گفتہ اند تالیف کنند و ازان
اصلها بحرها مؤلف شود کہ در نغات دیگر مستعمل باشد یا بروزگاری دیگر مستعمل شود چنانکہ
بنا در لغت پارسی رکنی ثمانی یافتہ می شود مؤلف از دو وتد و سببی بروزن مفاعلاتن و
شعری دیدہ ام از تکرار این رکن چهار بار کہ عین آن شعر بر یاد ندارم اما بر این منوال بود

بیت اگر بدانی کہ نے تو چو نم * مرادرین غم روانداری * وازمستفعلن مخبون مرفل برین وزن باشد وازمتفاعلن موقوص مرفل ہمچنین ست اور جاننا چاہیے کہ یہہ بحرین مؤلف اصول مذکور سے ہین اور شاید کہ اصلین اور سوا ان اصلوں کے تالیف کرین اور ان اصلون سے بحرین مؤلف ہون کہ اور زبانون مین سوا تازی اور فارسی کے مستعمل ہون یا اور زمانے مین مستعمل ہون چنانچہ بندرت لغت پارسی مین ایک رکن ثمانی یعنے ہشت حرفی پایا جاتا ہے مؤلف دو وتد اور ایک سبب سے بروزن مفاعلاتن کہ اسمین مفا اور علا دو وتد ہین اور تن ایک سبب اور ایک شعر دیکھا ہے جینے اس رکن کی تکرار سے چار بار کہ بعینہ وہ شعر یاد نہین ہے مگر اسطرح پر تھا بیت اگر بدانی کہ بی تو چونم * مرادرین غم روانداری * تقطیع اگر بدانی مفاعلاتن کبیت چونم مفاعلاتن مرادری غم مفاعلاتن روانداری مفاعلاتن اور مستفعلن مخبون مرفل اس وزن پر ہے یعنی مفاعلاتن اور متفاعلن موقوص مرفل یعنی مفاعلاتن بھی اس وزن پر ہے موقوص یعنی مضمر مخبون ہم ونیز از بحری کہ او را این بزبان پہلوی بران بحر میگویند وشبیہ است بہزج مسدس سالم رکن اول ہم ثمانی است مؤلف از چہار سبب خفیف برین وزن کہ مفعولاتن وگاہ سالم بکار میدارند وگاہ مخبون بروزن مفاعیلن وگاہ مطوی بروزن فاعلاتن وہرسہ بایکدیگر خلط میکنند و دو رکن باقی مفاعیلن فعولان یا مفاعیلن فعولن است مثالش بیت ذود اگہ عرض بی لشکر وزن پی * بیان دسرا اہل انجمن پی * ہمہ گرد آورد بیر وجوان را * انچہ من کردہ پی زبہج بمن پی * صدر بیت اول سالم است و ابتدا وصدر بیت دوم مخبون و ابتدای بیت دوم مطوی و امثال این بسیار است اور ایک بحر اور بھی دیکھی ہے کہ رکن اول اوسکا ثمانی ہے مؤلف چار سبب خفیف سے اس وزن پر کہ مفعولاتن اور اور امن بزبان پہلوی اوس بحر پر کہتے ہین وہ مشابہ ہے ہزج مسدس سالم سے اور امن بضم اول اور سکون نون اور اورامین بھی ایک طرح کی خوانندگی اور گویندگی ہے کہ وہ خاصہ فارسیو نکا ہے اور شعر اوسکا زبان پہلوی مین ہوتا ہے کسی شاعر نے لکھا ہے بیت لحن اورامین وبیت پہلوی * زخمہ رود وسماع خسروی * اور ایک دیہ کا بھی نام ہے مضافات اور

تو ابع جوسقان سے مشہور بار امہ چونکہ خنیاگر وہان کے ساکن نے یہہ خوانندگی وضع کی باور اس مشہور ہوئے پس اوس مفعولاتن کو کبھی سالم استعمال کرتے ہین اور کبھی مخبون بروزن مفاعیلن اور کبھی مطوی بروزن فاعلاتن اور تینون کو بایکدیگر خلط کرتے ہین اور بعد اوسکے مفعولان خواہ مفاعیلن خواہ فاعلاتن کے دو رکن باقی مفاعیلن فعولان یا مفاعیلن فعولن ہین مثال اوسکی بیت جومر قومہ متن ہے اور شعر مذکور مین فرداگہ بمعنی فردا وقت صبح اور عرض یعنی ملاحظہ او پی لشکر یعنی پاہی لشکر اور وژن بمعنی کثافت اور نجاست مراد خرابی پی درپی ہے اور دوسرا اہل انجمن پی یعنی درپی رئیس اہل انجمن اور زبرج بمعنی زینت اور بمن پی ای درپی من خواہد بود صدر بیت اول سالم ہے یعنی مفعولاتن اور ابتدای بیت اول اور صدر بیت دوم مخبون یعنی مفاعیلن اور ابتدا اے بیت دوم مطوی یعنی فاعلاتن تقطیع یہہ ہے فرداگہہ مفعولاتن ضیپات کر مفاعیلن وژن پی فعولن میانی دو مفاعیلن سرہی اہلن مفاعیلن جمن پی فعولن ہمہ کرد امفاعیلن ورد پیرو مفاعیلن جوارا فعولن انجمنکر فاعلاتن بنر برج مفاعیلن مین پی فعولن اور مثل اسکے بہت ہین ہم و غرض از ایراد این سخن آن است تا دانند کہ اصول بحور در انچہ گفتیم محصور ہست نہ فروع و تغیرات بل انچہ ایراد کردیم موجود است بسبب اغلب واللہ اعلم بالصواب ت اور غرض اس سخن کی ایراد سے یہہ ہے تا معلوم کرین کہ اصول بحور جو کہے ہین ہمنے محصور ہین نہ فروع اور تغیرات بلکہ جو فروع اور تغیرات ایراد کیے ہمنے موجود ہین بسبب غالب یعنی اصول محصور ہین فروع اور تغیرات محصور نہین ہین واللہ اعلم بالصواب

فصل ہشتم

در تغیر زیادت کہ تعلق بارکان ندارد و از تغیرات کہ در بیشتر یاد کردیم تغیر زیادت را کہ آنرا اخرم خوانند در ہیچ موضع مثال نیاوردیم و آن بغایت گران و ناپسندیدہ باشد و برکنی و بحری خاص نبود و ایراد آن بان سبب باین موضع افگندیم کہ تا بحور و اوزان موقوف نباشد و ادراک آن چنانکہ باید دست ندہد و خزم بیشتر یک حرف بود کہ در اول بیت افزایند مثالش بتازی امرء القیس گوید

شعر وَكَاَنَّ ثَبِيْرًا فِي عَرَانِيْنِ وَبْلِهٖ • كَبِيْرُ اُنَاسٍ فِيْ بِجَادٍ مُّزَمَّلِ • بر بحر طویل است

از وزن دوم دو او خرم است فصل ہشتم بیان تغیر زیادت مین کہ ارکان سے
تعلق نہین رکھتا پس تغیرات جو پہلے بیان کیے ہمنے اون مین ایک تغیر بزیادت بھی ہے
اوسکو خرم کہتے ہین کسی جگہہ مثال اوسکی نہین لاسئے ہم وہ نہایت گران اور ناپسندیدہ ہے
اور کسی رکن اور کسی بحر کے ساتھہ خاص نہین اور بیان اوسکو اسلیئے بیان کیا ہے کہ
جب تک بحرین اور اوزان معلوم نہون ادراک اوسکا جیسا چاہیے حاصل نہین ہوتا
اور خرم اکثر بیک حرف ہوتا ہے کہ اول بیت مین لاتے ہین مثال اوسکی تازی مین بیت
امرالقیس کی جو مرقومۂ متن ہے اوس مین ثبیر نام ایک کوہ کا ہے اطراف مکہ مین اور
عرنین سر بمعنی مراد اول چیز وبل جمع وابل بمعنی باران بزرگ قطرہ بجاد گلیم مخطط مزمل
چادر پیچیدہ معنی یہہ ہین اور گویا کہ ثبیر اول باران مین مرد بزرگ بہ گلیم مخطط پیچیدہ ہے
تقطیع کان فعول ثبیرن فی مفاعیلن عرانی فعولن نوبلہی مفاعلن کبیر فعول اناسن
فی مفاعیلن بجادن فعولن مزملی مفاعلن بحر طویل ہے وزن دوم سے جسکے عروض
اور ضرب دونون مقبوض ہین اور واو اول بیت مین خرم کا ہے ح خرم در اصل
انداختن حلقہ در بینی شتر است وجہ مناسبت ظاہر و حکم کردن حرفی یا کلمہ را خرم بمعنی
بران است کہ بروزنش وزن شعری درست نشود و لا انشاید تم کلامہ فتامل اور کبھی یہہ زیادت
مصراع دوم مین ہوتی ہے بیت تا اللہ یا ظبیات القاع قلن لنا ۔ الیلای منکن
ام لیلی من البشر ۔ بحر بسیط سے بروزن مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن مستفعلن فاعلن
مستفعلن فعلن اور ہمزہ استفہام اول مصرع دوم مین خرم ہے و زیادہ ازین ہم آوردہ اند تا یک کلمہ
از چہار حرف وآن نادر است وبیتش این است شعر اشدد حیازیمک للموت
فان الموت لاقیکا ۔ ولا تجزع من الموت اذا حل بوادیکا ۔ بر بحر ہزج است اول
کلمہ اشدد خرم است اور زیادہ ایک حرف سے بھی لائے ہین چار حرف تک
یعنی چار حرف کا کلمہ اور یہہ بہت کم ہے اور مثال اوسکی جیسا کہ مرقومۂ متن ہے اوسمین
حیازیم جمع حزام بمعنی کمر بند ہے اور لاقیکا باشباع الف معنی یہہ ہین باندہ کمر بند
اپنے واسطے موت کے پس تحقیق کہ موت ملاقات کریگی تجھسے اور نڈر موت سے جسوقت

دار و ہوا تیری وادی مین تقطیع یہہ ہے حیا زیم مفاعیل کلکوت مفاعیل فانلو مفاعیلن
تلا فیکا مفاعیلن و لا تجزع مفاعیلن ہلکوت مفاعیل اذا خلل مفاعیل بوادیکا مفاعیلن یہہ بحر
ہزج سے ہے وزن اول اور کلمہ اشدد کا خزم ہے مثال زیادت ایک حرف اور چار حرف
محقق علیہ الرحمہ نے لکھی مثال زیادت دو حرف کی یہہ ہے **شعر** قد فاتنی الیوم من
حدیثک + ما لست مدرکہ + بروزن فاعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن خفیف مجزو سے
اور قدم خزم ہے مثال زیادت سہ حرف کی **بیت** اذا حذرت رجلی ذکرتک +
یا بارکیما یذہب الحذرا + بروزن فعلاتن فاعلن فعلن فاعلاتن فاعلن فعلن مدید مجزو
اور کلمہ اذا خزم ہے ہم در پارسی ہم بیک حرف قدما آوردہ اند بعضے در اول مصراع
اول براینگونہ رودکی گوید **بیت** جعد ہچون نورد آب بباد + گوئیا آنچنان شکستی +
میانکش نازکاک چو سایہ سوئی + گوئی از یکدگر گسستی + بحر خفیف است از وزن ہفتم
و میم خزم است در اول بیت دوم **ت** اور فارسی مین بھی بیک حرف قدما لائے ہین
بعضے اول مصرع مین جیسا کہ بیت رودکی کی مرقومہ متن ہے بحر خفیف مین وزن ہفتم
عروض مشکول اور ضرب ابتر اور میم خزم کا ہے اول بیت دوم مین اور نورد آب یعنی
موج آب تقطیع یہہ ہے جعد ہچو فاعلاتن نورد آ مفاعلن ببباد فعلان گوا یا ا فاعلاتن
خبا نکش مفاعلن نستی فعلن یا نکش نا فاعلاتن زکچسا مفاعلن یا سوی فعلان گو از
فاعلاتن دگرسس مفاعلن نستی فعلن ہم و بعضے در اول مصرع دوم ہم گفتہ اند چنانکہ
مرادی گوید **بیت** از خشم و گنج چہ فریاد و سود + کہ مرگ کند بر تن تو تاختن + بحر
سریع است از وزن دوم و حرف کہ در اول مصرع دوم خزم است و متاخران البتہ استعمال
خزم نمی کنند واللہ اعلم **ت** اور بعضے اول مصرع دوم بھی لاتے ہین جیسا کہ مرادی نے
کہا ہے بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے از خشمو مفتعلن گنجچہ مفتعلن فاد سو
فاعلان مرگ کند مفتعلن برتنتو مفتعلن تاختن فاعلن بحر سریع ہے وزن
دوم سے اور حرف کاف کا اول مصرع دوم مین خزم ہے اور متاخر البتہ استعمال
خزم کا نہین کرتے ہین واللہ اعلم بالصواب

فصل نہم

در ذکر معانی بعضے الفاظ و

القاب مذکور بپارسی سبب رسن باشد و وتد میخ و این دو اسم ازانجهت نهاده اند که
عرب بیت شعر را بخانه تشبیه کرده اند چه بیت خانه باشد و خانهٔ ایشان خیمه باشد و خیمه
برسن و میخ قائم شود و فاصله جدا کننده باشد بعضے متحرکات متوالی را بساکن از دیگر
متحرکات جدا کنند ت محصل نوین ذکر معانی بعض الفاظ اور القاب مذکور مین اور
فارسی مین سبب بمعنی رسن ہے اور وتد بمعنی میخ اور یہہ دو نام اس جہت سے رکھے
ہین کہ عرب بیت کو گھر سے تشبیہ دیتے ہین اسواسطے کہ بیت بمعنی خانہ ہے
اور گھر عرب کا خیمہ ہوتا ہے اور خیمہ رستی اور میخون سے قائم ہوتا ہے اور فاصلہ
بمعنی جدا کنندہ ہے یعنی متحرکات متوالی کو بسبب ساکن کے اور متحرکات سے
جدا کرتا ہے م و اما بحور طویل و مدید و بسیط باین سبب بمعنی درازی و کشیدگی و گستردگی
نام کرده اند که بتازی بزرگتر از ترکیب اصول این بحور که در دائره بست و چهار حرف ست
هیچ ترکیب نیست ت اور بحرون طویل اور مدید اور بسیط کا اس سبب سے بمعنی
درازی و کشیدگی و گستردگی نام رکھا ہے یعنی طول بمعنی درازی اور مد بمعنی کشیدگی
اور بسط بمعنی گستردگی ہے کہ تازی مین انکی ترکیب سے کوئی ترکیب بزرگتر نہین ہے
کہ دائرے مین چوبیس حرف ہین ایک مصرع مین م و بعد ازان سه بحر اصل بحر وافر
و کامل بیست و یک حرف است و هرچند مساوی دیگر مسبعات است اما بحرکت ازان
زیادت است پس ازین جهت این دو بحر را بوفور و کمال موسوم کردند ت اور بعد انکے
یعنی بعد طویل اور مدید اور بسیط کے وافر اور کامل ہے کہ اون مین اکیس حرف ہین
ایک مصرع مین اور ہرچند برابر اور سبعات کی ہین لیکن حرکتون مین اون سے بازدہ ہین
کہ اُن مین تیس ۳۰ حرکتین ہین اور سباعیات دیگر مین مثل رجز اور رمل کے چوبیس ۲۴
حرکتین ہین پس اسی جہت سے اِن دو بحرون کا نام بوفور اور بکمال رکھا م و هزج
آوازسے را گویند که تا برسنے باشد و این اسم ازجهت نکوئی بحر برو نهاده اند و رجز
رنجی را گویند که پای شتر را بلرزاند و گفته اند موضع نشستن باشد بر شتر از هودج
خرد تر و این اسم ازجهت اضطراب اجزا و بسبب تقارب حرکات یا بسبب کوتاهی بیت

برین بحر نہادہ اند کہ در عرب بیشتر مشطور استعمال کنند و رمل رفتن بشتاب باشد
و این اسم از جہت روانی وزن نہادہ اندت اور ہزج آواز باترنم کو کہتے ہین اور
ترنم بمعنی سرود اور خوش آوازی ہے اور یہہ نام اس بحر کا بسبب خوبی اور نیکوئی کے
رکھا ہے اور رجز ایک مرض کو کہتے ہین کہ پای شتر کو لغزش مین لاتا ہے اور یہہ بھی
کہا ہے کہ موضع نشستن ہے شتر پر ہودج سے چھوٹا اور یہہ نام اس بحر کا بسبب
اضطراب اجزا کے او بجہت تقارب حرکات کے یا بسبب کوتاہی بیت کے رکھا ہے
کہ عرب مین بیشتر اسکو مشطور مستعمل کرتے ہین اور رمل بمعنی شتاب رفتن ہے
یہہ نام بسبب روانی وزن کے رکھا ہے ھم و سریع را بسبب سرعت اطلاع بر تناسب
وزنش این نام نہادہ اند و قریب را بسبب قرب او بمضارع و ناقہ منسرحہ تیز رو باشد
و المنسرح الرجل آن باشد کہ بر پشت افتد و پایہا از ہم باز نہد و منسرح را این نام
بسبب روانی نہادہ اند یا بسبب آنکہ دو رکن او کہ بر وزن مستفعلن است از یکدیگر برکن
مفعولات جدا شدہ اندت اور سریع کا نام بسبب سرعت اطلاع کے اوسکے تناسب
وزن پر سریع رکھا ہے اور قریب کا نام قریب رکھا ہے کہ اسکو قرب مضارع سے ہے
اسواسطے کہ وزن مضارع کا مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن ہے اور وزن قریب کا
مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے اور ناقہ تیز رو کو منسرحہ کہتے ہین و المنسرح الرجل
یعنی پشت سے دراز ہوا اور دونون پاؤن یکدگر سے جدا کیے پس منسرح کا نام منسرح
بسبب روانی کے رکھا یا اس سبب سے کہ دو رکن اوسکے مستفعلن یکدگر سے برکن
مفعولات جدا ہوئے ہین ھم و خفیف را بسبب خفت وزن خفیف نام کردہ اند و مضارع
را از جہت مشابہت او بہ ہزج و اقتضاب بریدن است و اقتضاب سخن و شعر گفتن
آن باشد بر سبیل ارتجال و بعضی گویند بحر مقتضب از آن جہت خواندہ اند کہ گوئی بعضی
از منسرح است کہ تا بریدہ اند و بعضی گویند بآن سبب کہ وزنی مرتجل است ت
اور خفیف کا بسبب خفت وزن کے خفیف نام رکھا ہے اور مضارع کو مضارع کہا ہے
کہ اسکو مشابہت ہے ہزج سے اسواسطے کہ وزن مضارع مشتمل بہ مفاعیلن ہے اور

اور ہزج کے بھی رکن مفاعیلن ہین اور اقتضاب بمعنی بریدن ہے اور اقتضاب شعر
وسخن بر سبیل ارتجال یعنی فی البدیہہ کہنا اوسکا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مقتضب کو
مقتضب اس جہت سے کہا کہ منسرح سے بریدہ ہوئی ہے اسواسطے کہ رکن مقتضب کے
مفعولات مستفعلن مستفعلن ہین اور وزن منسرح کا مستفعلن مفعولات مستفعلن ہے اور
بعضے کہتے ہین اس سبب سے کہ وزن مرتجل ہے یعنی روان اور فی البدیہہ ہم و
مجتث از بن برکندہ باشد وگویند بآن سبب گفتہ اند کہ گوئی این بحر را از خفیف باز
برکندہ اند و مرا تصور چنان ہست کہ مقتضب و مجتث را باین نامہا ازان جہت خواندہ اند
کہ عرب جز مجزو مستعمل نداشتہ اند گوئی بعضے از اصل مجزو را باز بریدہ اند یا آنرا ازین
برکندہ اندت اور مجتث بمعنی از بن برکندہ ہے اور کہتے ہین یہہ بحر خفیف سے
برکندہ ہوئی ہے یعنی نکالی گئی ہے اسواسطے کہ خفیف مین مس تفع لن درمیان دو
فاعلاتن کے ہے اور مجتث مین مقدم دونون پر اور مجکو تصور ایسا ہے کہ مقتضب
اور مجتث کے اس جہت سے یہ نام رکھے ہین کہ عرب انکو سوا مجزو کے نہین کہتے
پس گویا اصل سے مجزو کو بریدہ کیا ہے ہم و متقارب را از جہت تقارب اجزا و کوتاہی
ارکان متقارب گفتہ اند و غریب را از جہت قلت استعمال و رکض الخیل راندن اسپ با شدہ
بپائی کہ بر پہلوی او بجنبانند و این بحر را باین سبب باین نام خواندہ اند کہ روانی او
بے تکلف است و بحر را از جہت اشتمال او بر اوزان بسیار بحر خواندہ اند چہ معنی بحر اقتضای
وسعت و تعمق کندت اور متقارب کو بجہت تقارب اجزا اور کوتاہی ارکان متقارب
کہا ہے اور غریب کو بجہت قلت استعمال غریب کہا ہے اور رکض الخیل راندن اسپ ہر
دوس قدم سے کہ اوسکے پہلو پر لاتین یعنی مضمار مارین اور اس بحر کا اسواسطے یہ نام رکھا ہے
کہ روانی اوسکی بے تکلف ہے اور بحر کو اس جہت سے بحر کہا ہے کہ مشتمل ہے اوزان
بسیار سے اور معنی بحر کے مقتضی وسعت و تعمق ہین ہم و بہرامی و غیر او از عروضیان
گفتہ اند عروض چوبی باشد کہ درمیان خیمہ باشد و ضرب دامنہای خیمہ باشد و من این
تفسیر در کتب لغت نیافتہ ام و چنان پندارم کہ عروض را باین سبب باین اسم گفتہ اند

کہ معارض ضرب ست یعنی مقابل او یا ازانجہت کہ عروض راہ و سمت راہ باشد و ضرب را
ازان جہت باین اسم خواندہ اند کہ اوزان سبب ضربہا مختلف شود چہ ضرب و صنف
یکی باشد ت اور بہرامی وغیرہ عروضیون نے کہا ہے کہ عروض چوب درمیان خیمہ
اور ضرب دامن خیمے کے ہین اور معنے یہہ تفسیر کتب لغت مین نہین پائی اور ایسا
جانتا ہون کہ عروض کو اس سبب سے عروض کہا ہے کہ معارض او مقابل ضرب
کے ہے کہ دونون آخر مصرع مین پڑتے ہین یا اس جہت سے کہ عروض بمعنی راہ اور
سمت راہ ہے اور ضرب کو اس جہت سے ضرب کہا ہے کہ اوزان اوسکی مختلف ہوتی ہین
کس واسطے کہ ضرب اور صنف ایک ہی دونون بمعنی قسم ھ و این علم را باین سبب
عروض خوانند کہ مشتمل است بر معارضہ کردن شعر با اصول و ارکان او ت اور اس
علم کا نام اس جہت سے عروض رکھا کہ مشتمل ہے معارضہ اور مقابلہ شعر پر ساتھ اصول
او ارکان کے اور اس جہت سے کہ معروض علیہ شعر ہے یا اس جہت سے کہ عروض
نام مکہ معظمہ کا ہے اور خلیل ابن احمد کو مکہ معظمہ مین باین علم ملہم ہوا لہذا وہی نام اس
علم کا رکھا یا اس جہت سے کہ عروض بمعنی راہ دشوارگذار ہے کوہ مین اور اس علم سے
بھی بدشواری راہ اوزان کی معلوم ہوتی ہے اور ایسے وجوہ کتب عروض مین بہت
لکھے ہین ھ و مجزو را یعنی جزوی بیفگندہ باشد و مشطور را شطری یعنی نصفی بیفگندہ و
منہوک از لاغری بگداختہ ت اور مجزو کا نام مجزو اسواسطے رکھا کہ مجزو اوسکو کہتے ہین
جسکا ایک جزو گر گیا ہو اور مشطور کا نام اسواسطے مشطور رکھا کہ مشطور اوسکو کہتے ہین
جسمین نصف گر گیا ہو اور نصف باقی رہا ہو اور منہوک کو منہوک اسواسطے کہتے ہین
کہ منہوک بمعنی از لاغری بگداختہ ہے یعنی ثلث بیت ھ و اما القاب تغیرات خبن
فراشکستن جامہ باشد و بدوختن موضع شکستہ تا کوتاہ شود و مخبون را ازینجا گرفتہ اند
و طی در نوردیدن بود و قبض فراہم گرفتن و کف باز داشتن ت و اما القاب تغیرات
خبن فراشکستن جامہ ہے اور سینا موضع شکستہ کا تا کوتاہ ہو جاوے و ہکذا فی المنتخب
اور مخبون کو یہین سے لیا ہے اور طے لپیٹنا اور قبض فراہم کر لینا اور گرفتگی اور کف

باز رکھنا اور باز رہنا کذا فی المنتخب ھم و اضمار باریک میان و سبک کردن چہار پایان
و عصب پی سخت باشد و تعصیب باریک میان کردن از گرسنگی و معصوب ازینجا
گرفتہ اندست اور اضمار باریک میان اور سبک کرنا چار پایون کا اور منتخب مین معنی
در دل داشتن بھی ہے اور عصب بمعنی پی سخت اور تعصیب باریک میان کرنا گرسنگی سے
اور معصوب یہین سے لیا ہے ح قولہ معصوب ازینجا گرفتہ اند بل معصوب بمعنے
بسیار گرسنہ است کما فی القاموس المعصوب الجائع جدا و ممکن است کہ از عصب بمعنی
پیچیدن باشد تم کلامہ معلوم ہو کہ تعصیب کو بمعنی باریکی میان گرسنگی سے اور لفظ معصوب
اوس سے محقق علیہ الرحمہ نے خود لکھا ہے اور عصب جیسا بمعنی پیچیدن ہو معنی داغ
کردن و استوار بستن و فراہم کردن شاخہاے درخت و ریختن برگہای درخت
بضرب چوب وغیرہ و سخت بستن رانہای شتر مادہ وقت دوشیدن شیر و خشک
شدن آب در دہان وغیرہ بھی ہین کذا فی المنتخب ھم و موقوف از وقف گرفتہ اند
و مکشوف را از کشف کہ چون حرفی از آخر بیفگنند مانند آنست کہ برہنہ شدہ باشدست
اور موقوف کو وقف سے لیا ہے اور وقف بمعنی ایستادن و واداشتن ہو منتخب سے
اور مکشوف کو کشف سے لیا ہے کہ جب ایک حرف آخر سے گرا مین مانند برہنہ ہونیکے ہے
ح قولہ برہنہ شدہ باشد ظاہرا این کلام دلالت برین معنی دارد کہ این لفظ بشین معجمہ است
لیکن علامہ زمخشری در کشاف و قسطاس وفیروزآبادی در قاموس و سکاکی در مفتاح آوردہ اند
کہ صحیح بسین مہملہ ست و بشین معجمہ تصحیف ست تم کلامہ ظاہر ہے کہ یہہ دو لغت ہین
ایک کشف بشین معجمہ بمعنی برہنہ کردن اور دوسرا کسف بسین مہملہ بمعنی بریدن و پارہ پارہ
کردن جامہ لہذا عروضیون مین کسی نے مکشوف بشین معجمہ اور کسی نے مکسوف بسین
مہملہ لکھا ہے کہ دونون مناسب مقام ہین اور دونون لغت منتخب سے ہے ھم و مقصور
کوتاہ کردہ شدہ و مقطوع بریدہ اندام و محذوف بعضے از وی بیفگندہ و احذ و ابتر
دنبال بریدہ ست مقصور کوتاہ کیا گیا مقطوع بریدہ اندام جسکا بدن ٹکرے ٹکرے
ہوا ہو محذوف یعنی گرا ہوا یعنی جس سے کوئی جزو گر گیا ہوا حذ و ابتر دنبال بریدہ جسکو

دم کٹا کہتے ہیں ح قولہ دنبال بریدہ ظاہر از کلام مصنف علام آنست کہ اجذ و ابتر ہر دو
معنی مذکور وارد حال آنکہ معنی اجذ فی الجملہ مخالف از معنی مذکور دارد چہ اجذ بمعنی خفیف اللحیت
جوہری گوید بعیر اجذ و ناقۃ جذاء ہی التی خفت ریش ذنبہا یعنی آنکہ موی دمش کمتر باشد
تم کلامہ معلوم ہو کہ جذ بالفتح والتشدید الذال بمعنی از ہم بریدن منتخب سے اور جذ بفتح و تخفیف
کوتاہی و سبکی و دم شتر و جز آن یہ سب منتخب سے اور نیز بفتحتین بریدہ دم شدن یہ ہے
منتخب سے فتامل ھم و اصلم ہر دو گوش برکندہ و شعث پراگندہ کردہ یا فرو گذاشتہ ت
اصلم جسکے دونوں کان اکھاڑ لیے ہوں اور شعث پریشان کیا ہوا اور لٹکایا ہوا ام
و اثلم رخنہ شدہ و اخرم دیوار یعنی بریدہ و سبغ تمام و دراز کردہ و مذال دامن دراز کردہ
یا فرو گذاشتہ و مرفل بزرگ کردہ و دامن کشادہ کردہ و مشکول چہار پا دست و پا بستہ
بشکال و مخبول عقل یا اعضا تباہ شدہ و معقول شتر زانو بستہ بعقال و منقوص ناقص کردہ
و مقطوف خراشیدہ یا میوہ از درخت چیدہ و موقوص گردن شکستہ و مخزول بریدہ
و اثرم دندان بیفتادہ و اشتر پلک چشم بازگردیدہ و اخرب گوش شگافتہ و اعضب گوسپندے
کہ سرون اندرونی او شکستہ باشد و نیز گوسفندی را گویند کہ یک سرون او شکستہ باشد
و اقصم گوسفندی را گویند کہ سرون بیرونی او کہ محکم باشد شکستہ باشد و مردی را نیز گویند
کہ دندان پیشین او از نیمہ شکستہ باشد و اجم آن گوسپندی کہ سرون ندارد و اعقص
سرون برہم یا برگوش پیچیدہ و اخرم رسن در بینی کردہ ت اور اثلم سوراخدار اور اخرم
نکٹا اور سبغ بڑہایا ہوا اور مذال دامن دراز یا لٹکا ہوا اور مرفل بزرگ کیا ہوا یا دامن
کشادہ کیا ہوا اور مشکول چارپایہ ہاتھ پاؤں بندہا ہوا رسن سے مخبول جسکی عقل یا
اعضا تباہ ہوئے ہوں اور معقول وہ شتر کہ جسکی زانو بندہے ہوئے ہوں رسن سے
اور منقوص ناقص کیا ہوا اور مقطوف خراش کیا ہوا یا میوہ درخت سے چنا ہوا اور
موقوص جسکی گردن ٹوٹی ہوئی ہو مخزول بریدہ اور اثرم دانت گرا ہوا یعنی جسکے دانت
گر گئے ہوں اور اشتر پلک چشم کھلا ہوا یعنی جسکی پلکیں کھلی ہوئی ہوں اور اخرب کن کٹا
اور اعضب وہ گوسفند جسکی شاخ اندر سے ٹوٹی ہوئی ہو اور وہ گوسفند جسکی ایک شاخ

شکستہ ہو اور اقصم وہ گوسفند کہ شاخ بیرون اوسکی جو محکم ہو اور ٹوٹ گئی ہو اور اوس مرد کو بھی کہتے ہین جسکے دندان پیشین ٹوٹ گئے ہون اور اجم وہ گوسفند جو شاخ نرکھتی ہو اور اعقص شاخ لپٹی ہوئی یا شاخ کان پر لپٹی ہوئی اور اخرم وہ جانور کہ جسکی ناک بین رسّی ڈالی ہو ہم و خلیل بیشتر ازین القاب بلاحظہ احوال تغیرات نہادہ است کہ لقب ہر علت کہ خاص باوایل مصراعہاست از علتہا سے مقدم چارپائی گرفتہ و آنچہ خاص باواخر است از علتہای موخر و آنچہ عام ست ازانچہ خاص بموضعی نباشد ت اور خلیل نے بیشتر یہہ القاب بلاحظہ احوال تغیرات رکھے ہین کہ لقب اوس علت کا جو خاص باوائل مصاریع ہے علت ہای مقدم بدن چارپایہ سے لیا ہے اور لقب اوس علت کا جو خاص باواخر مصاریع ہے موخر بدن چارپایہ سے لیا ہے اور لقب اوس علت کا جو عام ہے اوس سے لیا ہے جو کسی موضع مین خاص نہین ہے م وہمچنین اعرج لنگ و مدروس کہنہ و ناپیدا و مطموس ناپدید و سترده و ازل ناقص سرین یُقَالُ زَلَّتِ الدَّارِ ہِمُ تَزِلُّ زَلُولاً اَیْ نَقَصَتْ فِی الْوَزْنِ وَالْاَزَلُّ الْخَفِیفُ الْوَرِکَیْنِ ت اور اسیطرح اعرج بمعنی لنگ ہے اور مدروس بمعنی کہنہ اور ناپید اور مطموس بمعنی ناپدید اور سترده اور ازل ناقص سرین جسکے سرین ناقص ہون کہا جاتا ہے کہ ناقص ہوی درم وزن مین حق ناقص ہوے کا ای نقصان آیا وزن مین اور ازل خفیف الورکین کو کہتے ہین ورکین دونون سرین م و مجبوب بریده و خصی کرده باشد ت و مجبوب کٹا ہوا اور خصی کیا ہوا ہے م وہمچنین معاقبہ بر عقب یکدیگر آمدن باشد و مراقبہ یکدیگر را نگاہ داشتن و رقیب و ہر منزلی از منازل قمر منزلی باشد کہ چون از ہر دو یکی طلوع کند دیگری غروب کند واللہ اعلم ت اور اسیطرح معاقبہ پیچھے ایک دوسرے کے آنا اور مراقبہ ایک دوسرے کو نگاہ رکھنا اور رقیب ایک منزل ہے منازل قمر سے کہ وہ طلوع کرتا ہے ایک طرف مقابل مین اوسکے دوسرے منزل مین غروب کرتا ہے دوسری طرف یعنی مشرق اور مغرب واللہ اعلم م

فصل دہم در بیان فائدہ و منفعت علم عروض

بیان اینمعنی ہر چند بصدر کتاب لائق تر باشد اما چون فہمش بر مبتدی دشوار تواند بود

تاخیرش مصلحت بود و ازین جہت در تناسب خللے نیفتد چہ فائدہ ہر چیزے کہ بوجہی
غرض و غایت آن چیز است ہمچنانکہ اول فکر باشد آخر عمل نیز باشد **ت فصل سوین**
بیان فائدہ علم عروض مین بیان اسکا ہر چند صدر کتاب مین لائق تر تھا لیکن جو فہم
مبتدی پر دشوار ہوتا ہے تاخیر اوسکی مصلحت معلوم ہوئی اور تناسب مین کچھ خلل نہین ہے
اسواسطے کہ فائدہ ایک شے کا کہ غایت اوس شے کا ہے جیسا کہ اول فکر مین ہوتا ہے
باعتبار تصور کے آخر کار بھی ہوتا ہے باعتبار وجود خارجی کے پس اگر آخر کتاب مین بیان
خالی مناسبت سے نہین ہے **ھ** و منکرین فائدہ این علم گویند ادراک وزن بذوق تواند بود
و صاحب ذوق از عروض مستغنی باشد و عادمش را بوسیلہ عروض از شعر حظ تا حدی بود
پس عروض را فائدہ زیادت نباشد **ت** اور منکر فائدہ علم عروض کے کہتے ہین کہ ادراک
وزن کا متعلق بذوق ہے اور صاحب ذوق علم عروض سے مستغنی ہے اور اوسکی عادم
اور فاقد کو یعنی ناواقف ذوق کو بوسیلہ عروض شعر سے حظ یعنی مزہ ایک حد تک ہوتا ہے
یعنی [illegible] ہوتا ہے پس عروض سے زیادہ فائدہ نہین ہے **ھ** و بدانکہ اکثر این مقدمات
نامسلم است و وجہش انچہ درین فصل گفتہ شود روشن گردد گوئیم کہ فائدہ این علم از
چہار وجہ است **ت** اور معلوم کرو کہ اکثر یہہ مقدمے یعنی اقوال منکرین نامسلم ہین اور
وجہ اسکی جو اس فصل مین لکھی جاوے گی ظاہر ہوگی کہتے ہین ہم کہ فائدہ اس علم کا چار
وجہون سے ہے **ھ** اول آنکہ احاطہ ہمہ اوزان و احصای آن و وجوہ مناسبت و مخالفت
اوزان با یکدیگر و تصرفات پسندیدہ و ناپسندیدہ در آنکہ علم مشتمل بر آن است از ذوق
حاصل نتواند شد و از صناعت حاصل آید و مثال این چنان بود کہ بجاسۂ ذوق ادراک
شیرینی ممکن باشد اما معرفت آنکہ انواع شیرینی ہا چند باشد و ترکیب آن چگونہ کنند
و صلاح و فساد ہر یک از چہ باشد بجاسۂ ذوق ممکن نگردد **ت** اول وہ کہ احاطہ
سب وزنون کا اور حصر اور شمار اونکا اور وجہین مناسبت اور مخالفت اوزان کی با
یکدیگر اور تصرفات پسندیدہ اور ناپسندیدہ کہ یہہ علم مشتمل ہے اوسپر ذوق سے حاصل
نہین ہوسکتا اور صناعت یعنی فن عروض سے حاصل ہوسکتا ہے مثال اوسکی یہہ ہے

کہ حسّ ذوق سے دریافت کرنا شیرینی کا ممکن ہے مگر معرفت انواع شیرینی کی اور اوسکی
ترکیب کی ادراک اوسکی صلاح اور فساد کی حسّ ذوق سے ممکن نہین ھم دوم آنکہ شعرہای کہ
بوزن غیر متداول باشد و تناسب آن از بداہت نظر دور صاحب ذوق از ادراک وزن
آن عاجز شود تا بمعرفت ہنر و عیب آن چہ رسد و صاحب صناعت را در حال بران
وقوف افتد ت وجہ دوسری یہ ہے کہ وہ شعر کہ بروزن غیر متداول اور نامستعمل
ہین اور تناسب اونکا بداہت نظر سے دور ہے صاحب ذوق اوسکے وزن سکے
ادراک سے عاجز ہوتا ہے عیب و ہنر کے جاننے کا ذکر کیا اور صاحب صناعت فی الفور
اوس سے واقف ہوجاتا ہے ھم سوم آنکہ تمیز میان اوزان متقارب و اکثر احوال بر
اصحاب ذوق ملتبس باشد و اگر ادراک کنند از بیان آن عاجز باشد و بر عروضی چنین
بود مثال اوزان متقارب از فارسی این بیت ست بیت عاقل از عیش تلخ حازم
گردد * باشد ایمن ہر آنکہ غافل گردد * اگر لام عاقل را تحریک نکنند و ہمزہ اظہار کنند
وزن ترانہ باشد از ہزج و اگر تحریک کنند با اظہار ہمزہ منسرح باشد و اگر ہمزہ در تلفظ نیارند
خفیف باشد و ہمبرین قیاس در مصراع دوم ست وجہ تیسری یہ ہے کہ تمیز اوزان متقارب
کی یعنی جو بحرین کہ قریب اونکے وزن ہین اکثر صاحب ذوق پر ملتبس ہوتی ہے اور
اگر دریافت کرتا ہے اوسکے بیان سے عاجز ہوتا ہے اور عروضی کے نزدیک کچھ
مشکل نہین ہے مثال اوزان متقارب کی فارسی مین جو مرقوم متن ہے اوس مین حازم
بمعنی ہوشیار ہے حزم سے پس اگر لام عاقل کو تحریک نکرین اور ہمزہ کو اظہار کرین
وزن ترانے کا ہو ہزج سے یعنی بروزن مفعولن فاعلن مفاعیلن فع اور اگر لام عاقل کو
تحریک کرین ساتھ اظہار ہمزہ کی منسرح ہو یعنی بروزن مفتعلن فاعلات مفعولن فع اور اگر ہمزہ کو
تلفظ مین نلاوین خفیف ہو یعنی بروزن فاعلاتن مفاعلن مفعولن اور یہی صورت ہے
مصرع دوم کی ھم و مثال دیگر از تازی این ست شعر قد کاد قلبی ان یزل بہجرہ *
لو قادہ من کان القلوب بامرہ * مصرع اول محتمل ست کہ از طویل باشد و از تام بود و محتمل است
کہ از کامل باشد و چون بمصرع دوم آیند اگر وقاہ مخفف گویند معلوم شود کہ کامل است و اگر مشدد گویند

معلوم شود کہ طویل است ت اور مثال دوسری تازی مین یہہ ہے جیسا کہ شعر مرقومۂ متن
یعنی اوسکے یہہ ہین تحقیق کہ جسوقت لغزش کی میرے دل نے بسبب اوسکے جادو کے
پس نگاہ رکھا اوسکو اوسنے کہ قلوب سب کے اوسکے حکم مین ہین یعنی خدا یتعالے نے
مصراع اول محتمل ہے طویل سے ہو اور اثلم ہو یعنی بروزن فعلن مفاعیلن فعول مفاعلن اور
محتمل ہے کہ کامل سے ہو یعنی بروزن مستفعلن مستفعلن متفاعلن اور جب مصرع دوم پر آئین
اگر قاہ کو مخفف بدون تشدید کہین معلوم ہو کہ کامل سے ہے بروزن متفاعلن مستفعلن متفاعلن
اور اگر مشدد کہین معلوم ہو کہ طویل سے ہے بروزن فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن ھ و یکی از
افاضل عالم کہ در علوم متبحر بود در اثنای بیان مسئلہ چند از عروض خواستہ است کہ این بیت را
تقطیع کند شعر تذکرت یومنا و یوم بنی التیم ❊ اذا التفت صیفۃ یقدمہ ❊ گفتہ است
از منسرح ست و اصل منسرح مستفعلن فاعلات مستفعلن مسدس واو در فاعلن کہ از مستفعلن بخبن شدہ خرم کردہ
فاعلن شد و این نا جائز و رکن اول کہ مستفعلن بودہ بخبن مفاعلن شدہ و از ین غافل بودہ کہ اینجا
اسقاط میم روا نبود چہ خرم در وتد بود و این میم جزو از سبب ست و فاعلن بہیچ وجہ از فروع
مستفعلن نتواند بود اگر اول بیت فمن رای بودی چنان بودی کہ او گفتہ اما چون برین وجہ است
از بحر خفیف از وزن دوم است و آن فاضل بزرگتر از ان ست کہ امثال اینمعنی بر و پوشیدہ ماند
الا آنکہ اعتماد بر ذوق کردہ و در صناعت مہارتی تمام نداشتہ سہوی چنین کردہ ست اور ایک
شخص نے افاضل عالم سے کہ علوم مین متبحر تھا اثنای بیان مسائل عروض مین چاہا کہ اس بیت کی تقطیع کرے
جو مرقومۂ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کس نے دیکھا ہے روز جنگ میرا اور بنی تیم کا جسوقت کہ گرمی اوس کی
پیش آئی اوسکو اور کہا کہ منسرح سے ہے بروزن فاعلن فاعلات مستفعلن فاعلات
مستفعلن اور رکن اول کہ مستفعلن تھا بخبن مفاعلن ہوا اور بخرم فاعلن اور اس سے
غافل تھا کہ اس جگہہ اسقاط میم مفاعلن روا نہین ہے اسواسطے کہ خرم وتد مین آتا ہے
اور یہہ میم ایک جزو سبب ہے اور فاعلن کسی وجہ سے فروع مستفعلن سے نہین ہو سکتا
اگر اول بیت فمن رائی بروزن مفاعلن ہوتا اوسکا کہنا ٹھیک ہوتا اسواسطے کہ
خبن اس جگہہ البتہ جائز ہے لیکن جو اس وجہ پر ہے کہ اول بیت من رای بروزن فاعلن ہے

بحر خفیف سے وزن دوم سے یعنی بروزن فاعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن
فاعلن کسواسطے کہ وزن دوم خفیف مین عروض سالم اور ضرب محذوف ہے اور خبن
اس مین سب جگہہ جائز ہے ح یعنی فاعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن مفتعلن
تم کلامہ فتامل اور وہ فاضل بزرگتر اوس سے ہے کہ ایسے معنی اوسپر پوشیدہ رہین
مگر یہہ کہ اعتماد ذوق پر کیا اور صناعت یعنی فن عروض مین مہارت تمام نرکھتا تھا سہو ایسا کیا
ہم و من یکی از اُدبا راد یدم کہ قصیدہ دراز بر اول وزن طویل گفتہ بود و یک بیت درمیانہ
بروزن سوم افتادہ خواستم کہ اورا وقوف دہم چون در صناعت بصیرتے نداشت ادراک
نمیکرد تا بعد از مدتی کہ بذوق ادراک کرد اصلاح آن بیت بکرد و آن این ست **شعر**
تَحَمَّلَ جِيرَانِي فَمَالِي جِيرَانُ ✤ وَبَانَ رُقَادِي لَا يُعَرِّجُ اِذْ بَانُوْ ✤ مَتٰى تَلْتَقِي اَمَّا مَنَازِلُ
اَهْلِهَا ✤ فَبَصْرِي وَ اَمَّا مَنْزِلِي فَعُمَانُ ✤ وبعد ازان باضمان کردست اور مین نے ایک
شخص کو ادیبون سے دیکھا کہ قصیدہ دراز وزن اول طویل مین کہا تھا عروض مقبوض
یعنی مفاعلن اور ضرب سالم یعنی مفاعیلن اور ایک درمیان کی بیت وزن سوم طویل مین
واقع ہوئی تھی عروض مقبوض اور ضرب محذوف یعنی فعولن چاہا مینے کہ اوسکو آگاہ کردن
چونکہ صناعت مین بصیرت نرکھتا تھا ادراک نکرتا تھا یہانتک کہ بعد ایک مدت کے کہ
بسبب ذوق کے دریافت کیا اوس بیت کی اصلاح کی بیتین مرقومہ متن ہین معنی اونکے
یہہ ہین کہ محمل باندہا میری ہمسایون نے پس نہین ہین ہمسایے میرے اور دور ہوا
خواب میرا کہ رجوع نہین کرتا ہے جس وقت سے جدا ہوئے ہین ہمسا ہی کب ملاقات کرونگا
مین اونکی لیکن منازل اونکی اہل کے بصری مین ہین و اما منزل میری پس عمان ہے
مصرع اول بروزن فعول مفاعیلن فعول مفاعیلن ہے مصرع ثانی بروزن فعول
مفاعیلن فعول مفاعیلن ہے مصرع ثالث بروزن فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن ہے
مصرع رابع بروزن فعولن مفاعیلن فعول فعولن ہے بعد اوسکے بجاے فعمان فبا ضمان
بنایا تا ضرب مصراع اخیر کی مفاعیلن ہوی شبہہ نہو کہ عروض مین قبض لازم ہے اور
یہان عروض بیت اول مین سالم اسواسطے کہ لزوم قبض کا بیت غیر مصرع مین ہے

اور مصرع مین عروض تابع ضرب ہوتا ہے ھم چہارم آنکہ عادم ذوق را طریق تحصیل تمیز
میان نظم و نثر جز عروض نبود و این فائدہ تمام ست با آنکہ اعتقاد من آنست کہ اگر کسی را
در مبدء فطرت ذوق نباشد ممکن باشد کہ بملکہ عروض اورا اکتساب ذوقی حاصل شود و
این معنی در خویشتن مشاہدہ کردہ ام این ست تمامی سخن در عروض واللہ اعلم واللہ ولی
التوفیق **ت** وجہ چوتھی یہہ ہے کہ ناواقف ذوق کو راہ حاصل کرنے تمیز کی درمیان
نظم اور نثر کے سوا عروض کے نہین ہے اور یہہ فائدہ تمام ہے باوجودی کہ اعتقاد میرا
یہہ ہے کہ اگر کسیکو ابتداے فطرت مین ذوق نہو ممکن ہے کہ بسبب ملکہ عروض اوسکو
ذوق حاصل ہو جاے اور ملکہ بمعنی کیفیت راسخہ ہے اور یہہ بات مینے اپنی ذات مین
مشاہدہ کی ہے یہہ ہے تمامی سخن کی عروض مین واللہ اعلم واللہ ولی التوفیق

ھم فن دوم در علم قافیہ و آن دہ فصل ست فصل اول در حد قافیہ و اقسام
آن اسم قافیہ باشد کہ بر تتمہ قصیدہ یا بر تمامی یک بیت از قصیدہ اطلاق کنند
و آن بطریق توسع و مجاز باشد **ت** اسم قافیہ یعنی قافیہ جسکا نام ہے اوسکو کبھی اواخر
ابیات قصیدہ پر اطلاق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس قصیدہ کے اواخر ابیات یہہ
قافیہ ہے اور یہہ کہنا بطریق توسع اور مجاز ہے اور من قبیل اطلاق جزو ہے کل پر
جیسے اطلاق کلمے کا مجموع اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ علیا ولی اللہ پر
یا تمامی ایک بیت قصیدہ پر اطلاق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس بیت مین یہہ قافیہ ہے
اور یہہ کہنا بھی بطریق توسع اور مجاز ہے کسواسطے کہ حقیقت مین قافیہ بدون دو بیتو کے
ظاہر نہین ہوتا اور قافیے کو قفو سے لیا ہے بمعنی پیروی یعنی قافیہ پیرو آخر بیت ہے
یا شاعر پیروی اوسکی کرتا ہے اور بنا نظم کی اوسپر ہے اور تتمہ آخر ہر چیز غایت ست
ھم و باشد کہ کلمات متشابہ را کہ در اواخر ابیات باشد قوافی خوانند و آن از جہت اشتمال آن
کلمات باشد بر قافیہ **ت** اور کبھی کلمات متشابہ کو جو آخر بیت مین واقع ہوتے ہین
قافیہ کہتے ہین کسواسطے کہ اون کلمون مین حرف قافیہ شامل ہوتا ہے مثل گوہر اور اختر
کے اونمین را حرف روی شامل ہے پس لفظ گوہر اور اختر تمامہا اواخر ابیات مین

قافیہ مین یہی ہے مذہب اخفش کا ھم و باشد کہ یکحرف را کہ اصل قافیہ باشد و آن را
حرف روی خوانند چنانکہ بعد ازین گفتہ شود قافیہ خوانند ت اور کبھی ایک حرف کو
کہ اصل قافیہ ہے اور اوسکو روی کہتے ہین جیسا کہ بعد اسکے کہا جائے گا قافیہ کہتے ہین
یہہ مذہب ابو علی قطرب اور ابو العباس کا ہے کذا فی المفتاح معلوم ہو کہ یہانتک
باب قافیہ مین تین مذہب ہوئے ایک یہہ کہ مثلاً اختر اور گوہر مین حرف روے
قافیہ ہے دوسرا یہہ کہ مجموع لفظ اختر اور گوہر قافیہ بسبب شمول حرف روے کے
ہے تیسرا یہہ کہ مجموع یہہ دونون قافیہ مین اور اواخر قصیدہ یا قصیدہ یا آخر بیت مین
بطریق توسع اور مجاز اور قسم اول یہی ہے ھم و خلیل و قومی از علمای عرب کہ نظر
دقیق تر کردہ اند در تعریف قافیہ گفتہ اند قافیہ عبارت است از مجموع حرکات و حروف کہ
از حرف ساکن آخر بیت باشد تا حرفی ساکن کہ برو مقدم بود با حرکتی کہ پیش از ساکن
مقدم بود مثلاً در صاحبا و کاتبا مجموع دو الف و دو حرف کہ میان ایشان است و حرکت
آن دو حرف و حرکت صاد یا کاف ت اور خلیل نے اور ایک قوم علمای عرب نے
نظر دقیق کی ہے کہ قافیہ عبارت ہے مجموع حرکات اور حروف سے کہ حرف
ساکن آخر بیت سے حرف ساکن تک کہ اوس ساکن آخر پر مقدم ہو ساتھ اوس
حرکت کے کہ اوس ساکن اول پر مقدم ہو مثلاً صاحبا اور کاتبا مین دو الف ساکن
اول و آخر اور دو حرف متحرک جو درمیان ان دو الفونکے ہین اور حرکتین اونکی اور
حرکت صاد کی صاحبا مین یا حرکت کاف کی کاتبا مین مجموع قافیہ ہے ح با حرکتی کہ
پیش از ان ہست آہ و این کلام صریح است درینمعنی کہ حرف ماقبل ساکن اول خارج
از قافیہ نزد خلیل است اما از بیان سکاکی در مفتاح و صاحب خزرجیہ چنان معلوم میشود
کہ آنحرف نیز داخل قافیہ است چہ عبارت سکاکی این است ہی عند الخلیل من آخر حرف
فی البیت الی اول ساکن یلیہ مع المتحرک الذی قبل الساکن وقال الخزرجی من المتحرک قبل
الساکنین الی انتہا تم کلامہ ظاہر ہے کہ جب حرکت داخل ہوی وہ حرف کہ جسپر یہہ حرکت ہے
خارج نہین ہوسکتا اسلئے کہ دونون لازم و ملزوم ہین بلکہ کلام خلیل مین مراد متحرک سے حرکت

او سکی ہے کہ حرکت بیحرف نہین ہوتی ہم و اگر در آخر بیت مثل کارد دو ساکن بود قافیہ مجموع آن
دو ساکن و حرکت ماقبل ایشان باشد ت اور اگر آخر بیت دو ساکن ہون قافیہ مجموع وہ
دو ساکن اور حرکت ماقبل اون دونو ساکنون کی ہے ہم بنا بر این تعریف قوافی را قسمت
کردہ اند بر پنج قسم و ہر یک را لقبی نہادہ اند برین وجہ کہ میان دو ساکن آخر خالی نبود
ازانکہ یا چہار متحرک بود یا سہ متحرک یا دو متحرک یا یک متحرک یا ہیچ متحرک نبود و ہیچ قسم دیگر
غیر ازین اقسام ممکن نباشد اول را متکاوس خوانند دوم را متراکب سوم را متدارک
و چہارم را متواتر و پنجم را مترادف و لفظ سبکرفت مشتمل بر حروف اواخر این القاب است ت اور بموجب
اس تعریف اخیرہ کے قوافی کو تقسیم کیا ہے پانچ قسمون پر اور ہر ایک کا ایک لقب مقرر
کیا ہے اسطرح کہ درمیان دو ساکن آخر کے یا چار متحرک ہونگے جیسے الاَلہ فخر مین کہ بعد
الف ساکن کے جو بعد لام کے ہے ہا اور فا اور جیم اور را چارون متحرک ہین یا تین متحرک
ہونگے جیسے المَوتُ نَزَل مین کہ بعد واو ساکن کے تا اور نون اور زای معجمہ تینون متحرک ہین
یا دو متحرک ہونگے جیسے فیہا جُذَع مین کہ بعد الف ساکن کے جیم اور ذال معجمہ دونون متحرک
ہین یا ایک متحرک ہوگا جیسے سائل اور قاتل مین در صورت سکون آخر بعد الف ساکن کے
ایک متحرک ہے یا کوئی متحرک نہوگا جیسا کہ حال و قال مین بسکون آخر اول کو متکاوس
کہتے ہین اور تکاوس بمعنی انبوہ کردن سے ہے منتخب سے اہ اور دوسرے کو متراکب کہتے ہین
اور تراکب بمعنی در ہم نشستن ہے منتخب سے اور تیسرے کو متدارک کہتے ہین اور تدارک
بمعنی دریافتن ہے منتخب سے اور چوتھے کو متواتر کہتے ہین اور تواتر بمعنی پی در پی آمدن ہے
غیاث سے آور پانچوین کو مترادف کہتے ہین اور ترادف بمعنی در پس یکدیگر نشستن ہر
منتخب سے اور کوئی قسم سوا ان پانچ قسمون کے اور ممکن نہین ہے کسواسطے کہ تازی مین
چار متحرکون سے زیادہ جمع نہین ہوتے اور متحرک چہارم بطریق زحاف کے آتا ہے
جیسے فَعِلَتُن مین اصلی نہین ہوتا اور لفظ سبکرفت مین حروف آخر ان القاب کے
شامل ہین یعنے سین متکاوس کا اور با متراکب کی اور کاف متدارک کا اور رے متواتر کی
اور فے مترادف کی ہم و بدانکہ درین تعریف و قسمت نظری ست چہ باشد کہ متناول این

تعریف مشتمل شود بر آنچہ در قافیہ معتبر باشد مثلاً درین بیت گفتہ اند شعر قَدْ جَبَرَ الدِّیْنَ الْاِلٰہُ فَجَبَرْ * بموجب تعریف مذکور قافیہ مجموع شش حرف و پنج حرکت باشد از آخر بیت و نہ چنان است چہ درین موضع حرف را و حرکت ما قبل او بیش معتبر نیست و ہمچنین درین بیت کہ گفتہ اند شعر لَا عَارَ بِالْمَوْتِ نَزَلْ * قافیہ بموجب تعریف مذکور مجموع پنج حرف و چہار حرکت آخرین باشد و درین بیت شعر یَا لَیْتَنِیْ فِیْہَا جَذَعْ * مجموع چہار حرف و سہ حرکت آخرین باشد و ہمچنان است چہ در ہر یک یکحرف و یکحرکت بیش معتبر نیست ات اور معلوم ہو کہ اس تعریف اور تقسیم مین فکر اور تامل واجب ہے اسواسطے کہ جو چیز کہ قافیے مین معتبر نہین ہے وہ بھی اس تعریف مین داخل ہوئی جاتی ہے مثلاً بیت اول مین جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین تحقیق کہ کامل کیا دین کو خدا نے پس کامل ہوا اور جبر لازمی اور متعدی دونون طرح پر آیا ہے پس اس بیت مین قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع چھہ حرف یعنی الف ساکن کہ بعد لام الہ کے ہے اور ہا اور فا اور جیم اور با اور را ساکن جو آخرین ہو اور پانچ حرکتین یعنی حرکت لام کی جو قبل الف الہ کے ہے اور حرکت ہا اور حرکت فا اور حرکت جیم اور حرکت با ہین اور ایسا نہین ہے یعنی یہہ مجموع چھہ حرف اور پانچ حرکتین اس جگہہ قافیے مین معتبر نہین ہین بلکہ اس مقام مین فقط حرف را اور حرکت ما قبل قافیے مین معتبر ہے اور پس کسواسطے کہ قصیدے مین قافیہ فَجَبَرْ کا نظر ہوگا نہ لاہ فجبر و شاہ فنظر ح یعنی از حرکت ہمزۂ الہ تا حرکت بای فجبر تم کلامہ فتامل اور اسیطرح بیت ثانی جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ نہین ہے ننگ موت سے کہ موت آنے والی ہے پس اس بیت مین بھی قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع پانچ حرف یعنی واو اور تا اور نون اور زا اور لام اور چار حرکتین یعنی حرکت میم کی جو قبل واو کے ہے اور حرکت تا اور حرکت نون اور حرکت زا معجمہ ہے اور اسیطرح بیت ثالث مین جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کاشکے ہوتا مین اوس وقت مین جوان اور معنی تفصیلی اسکے رجز مین بیان ہوئی پس اس بیت مین بھی قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع چار حرف یعنی الف جو فیہا مین ہو اور جیم اور ذال معجمہ اور عین اور تین حرکتین یعنی حرکت ہا جو قبل الف فیہا کے ہے اور حرکت

جیم کی اور حرکت ذال معجمہ کی اور ایسا نہین ہے یعنی شعر ثانی مین پانچ حرف اور چار حرکتین
اور شعر ثالث مین چار حرف اور تین حرکتین معتبر نہین ہین بلکہ دونون شعرون مین ایک
حرف اور ایک حرکت فقط معتبر ہے اسواسطے کہ قافیہ نزل کا اجل ہوگا نہ موت نزل
اور فوت عجل اور قافیہ جذع کا ورع ہوگا نہ اجذع وبا ورع ہم واما قسمت مذکور اگر
بطریق منع خلو کنند یعنی قافیہ ازین اقسام خالی نباشد صحیح بود اما اگر بطریق منع جمع کنند
صحیح نبود چہ اگر شعر مثلاً بر بحر بسیط مجزو یا رجز باشد و رکن آخر در بیتی مخبول و در یک بیت
مطوی و در سوم سالم یا مخبون باشد قافیہ در یک قصیدہ ہم متکاوس و ہم متراکب و ہم
متدارک باشد و اگر بر بحر کامل باشد و رکن اخروی وقتی مخزول و وقتی سالم یا مضمر یا
موقوص قافیہ ہم متراکب و ہم متدارک باشد پس واما قسمت مذکورہ اگر بطریق منع
خلو کرین یعنی کوئی قافیہ ان پانچ قسمون سے خالی نہوگا یہہ تقسیم صحیح ہوگی لیکن اگر
قسمت بطریق منع جمع کرین یعنی یہ پانچون قسمین ایک قصیدے مین جمع نہونگی تو یہ تقسیم
صحیح نہوگی اسواسطے کہ اگر شعر مثلاً ایک قصیدے مین بروزن بسیط مجزو ہو اور وزن بسیط
مجزو یہہ ہے مستفعلن فاعلن مستفعلن یا بروزن رجز ہو اور وزن رجز یہہ ہے مستفعلن مستفعلن
مستفعلن اور رکن آخر یعنی رکن عروض وضرب ایک بیت مین مخبول باجتماع خبن وطی یعنی
فعلتن اور دوسری بیت مین مطوی یعنی مفتعلن اور تیسری بیت مین سالم یعنی مستفعلن
یا مخبون یعنی مفاعلن ہو قافیہ ایک قصیدے مین ہم متکاوس ہوگا بروزن فعلتن اسی
قبیل ساکن و ہم متراکب بروزن مفتعلن و ہم متدارک بروزن مستفعلن خواہ مفاعلن اور اگر
شعر مثلاً ایک قصیدے مین بروزن بحر کامل ہوگا اور وزن بحر کامل کا یہہ ہے متفاعلن
متفاعلن اور رکن آخر بیت کا کبھی مخزول یعنی مفتعلن اور کبھی سالم یعنی متفاعلن یا مضمر
یعنی مستفعلن یا موقوص یعنی مفاعلن قافیہ ہم متراکب ہوگا بروزن مفتعلن و ہم متدارک
ہوگا بروزن متفاعلن خواہ مستفعلن خواہ مفاعلن ہم بعد ازین تقریر کنیم وگوئیم اگر کسے
خواہد کہ تعریف قافیہ کند بوجہی کہ بتحقیق نزدیک تر بود بدین وجہ باید گفت کہ قافیہ عبارت است
از مجموعی کہ مؤلف باشد از حرفی یا حرو فی کہ واجب باشد کہ در کلمات متشابہ کہ در اواخر

ابیات یا مصراعہا بوہ مکرر یا در حکم مکرر باشد بحسب اصطلاح واز حرفی کہ بشابت حشو افتد میان آن حروف واز حرکاتی کہ تعلق بآن حرف یا بان حروف داشتہ باشد درست بعد اسکے تقریر کرین ہم اورکہین ہم کہ اگر کوئی چاہے کہ تعریف قافیے کی کرے اسطرح کہ تحقیق سے نزدیکتر ہو یون لکھنا چاہیے کہ قافیہ عبارت ہے اوس مجموع سے جو مؤلف ہو ایک حرف سے مثل روی کے جیسے لفظ قمر مین حرف رہے کہ اس مین حرف را مع حرکت ماقبل قافیہ ہے یا مؤلف ہو حروف سے اور مراد حروف سے تاسیس اور ردف اور روی اور اور وصل اور خروج ہے کہ واجب ہو یہہ بات کہ کلمات متشابہ مین جو اواخر ابیات واقع ہون یا اواخر مصاریع واقع ہون مکرر آئین یا حکماً مکرر آئین بحسب اصطلاح قید اواخر ابیات کی اسلیے ہے تا قصیدے اور غزلین اور قطعے سوا مطلعونکے شامل ہوجائین اور قید اواخر مصاریع کی اسلیے ہے تا مطلع اور مثنویان اور رباعیان شامل ہوجائین اور قید حکم تکرار کی اسلیے ہے تا قوافی مستزاد اور فردین شامل ہوجائین کہ مستزاد حکم مصرع مین ہے اور فرد جب اوس سے دوسری بیت ملجائے گی تکرار قافیہ ہوجاے گی اور مؤلف ہو اوس حرف سے جو بمنزلہ حشو واقع ہوتا ہے ان حرفون مین مثل دخیل کے جیسے سیم اور قاف ہے کامل اور عاقل مین اور مؤلف ہو حرکات سے جو تعلق اوس حرف روی سے ہے یا اون حرفون سے یعنی تاسیس اور ردف اور دخیل اور روی اور وصل اور خروج سے رکھتے ہون ہم وفہم معنی این تعریف بعد از معرفت حروف وحرکات قافیہ صورت می بندد چہ معرفت مرکب کل بی معرفت اجزای او میسر نشود وتحقیق فرق درمیان مذہب عرب ومذہب عجم در قافیہ ہم بعد ازان ممکن باشد وچون سبقت در علوم شعر عرب راست ابتدا بہ بیان مذہب عرب کنیم درین فن واللہ اعلم ت اور سمجھنا اس تعریف کا بعد سمجھنے حروف اور حرکات قافیہ کی ممکن ہے اسواسطے کہ فہم مرکب کا بدون فہم اجزا اسکے میسر نہین ہوتا اور فرق مذہب عرب وعجم بھی بعد اسکے معلوم ہوسکتا ہی اور جو سبقت شعر مین عرب کو ہے لہذا بیان مذہب عرب سے ابتدا کرتی ہین ہم واللہ اعلم م

فصل دوم در بیان حروف وحرکاتی کہ اجزای قافیہ باشد بر مذہب عرب حروف قافیہ نزدیک جمہور شش است

(۱۲۲)

روی و سہ حرف کہ بروی مقدم باشد و آن تاسیس و دخیل و ردف است و دو حرف کہ
از روی متاخر باشد و آن وصل و خروج باشد فصل دوسری بیان حروف و حرکات مین
کہ اجزای قافیہ ہین نزدیک عرب کے حروف قافیہ سکے نزدیک جمہور کے چھہ ہین اول روی
اور تین حرف کہ روی پر مقدم ہوتے ہین وہ تاسیس اور دخیل اور ردف اور دو حرف کہ
روی سے موخر ہوتے ہین وہ وصل اور خروج ہے ہم اما حرف روی حرفی است مکرر کہ
بنای قافیہ بروی است و ہر قصیدہ کہ بقافیہ منسوب باشد نسبتش بحرف روی کنند مثلاً
قصیدہ را کہ ضرب و سلب قافیہ باشد بائی خوانند و قصیدہ را کہ حمل و رحل قافیہ باشد
لامی خوانند پس با و لام درین دو قافیہ روی باشد اور روی ایک حرف ہے کہ
مکرر آتا ہے اور بنا قافیے کی اوس پر ہوتی ہے اور جو قصیدہ کہ منسوب ہوتا ہے ساتھہ
ایک قافیے کی نسبت اوس قصیدے کی ساتھہ حرف روی کی کرتے ہین مثلاً قصیدہ
جسمین ضرب اور سلب قافیہ ہو اوسکو بائی کہتے ہین اور جسمین حمل اور رحل قافیہ ہو اوسکو
لامی کہتے ہین پس ضرب و سلب مین بی روی ہے اور حمل اور رحل مین لام روی ہے
اور ضرب بمعنی زدن اور سلب بمعنی ربودن اور نیست کردن اور حمل بفتح اول و سکون ثانی
بمعنی برداشتن اور رحل بالفتح بمعنی کوچ کردن چارون لغت غیاث سے اور روی
بفتح اول اور کسرہ واو اور تشدید یا ہے اور فارسیون نے بہ تخفیف استعمال کیا ہے
بمعنی سیراب اور تازہ اور نام حرف اصلی قافیے کا ہے کہ مدار قافیے کا اوسپر ہے
لطائف اور منتخب سے اور رسالہ عطائی مین لکھا ہے کہ روی کو روا سے لیا ہے اور
روا لغت مین وہ رسن ہے جس سے بار شتر باندہتے ہین پس گویا اس حرف سے
ابیات برہم بستہ ہین اور کہہ سکتے ہین کہ روی لغت مین برہم تابندہ ہے پس جیسا کہ
بٹنے والا رسی کا رسی کو بٹتا ہے اور اوسکے اجزا کو جمع کرتا ہے یہہ حرف بھی اجزاے
ابیات کو جمع کرتا ہے کذا فی الغیاث اور روی کو بیان مین اور حرفون پر مقدم کیا
اسواسطی کہ یہہ حرف اصلی ہے قافیے مین اور قافیہ محض روی سے بدون اور حرفونکے
ہو سکتا ہے اور اور حرفون سے قافیہ بدون روی کے نہین ہو سکتا ہم و حروف متقدم

بر روی اما تاسیس الفی باشد کہ میان آن و روی حرفی متحرک بود چنانکہ الف در حائل و جاہل و اما دخیل آن حرف متحرک بود کہ میان تاسیس و روی باشد مانند سیم و ہا در حائل و جاہل و اما ردف حرفی از حروف مد باشد کہ میان او و روی ہیچ حرف نبود مانند الف در سارُو و نارُو و واو اول در سوُرُوا و لوُرُوا و یا در سیرُوا و نیرُوا و واو و یا چون ساکن باشند و ماقبل ایشان متحرک مخالف قومی آنرا ردف شمرند و قومی نشمرند ردف اور حروف جو مقدم روی پر ہوتے ہین اون مین ایک تاسیس ہے اور تاسیس وہ الف ہے کہ درمیان اوسکے اور روی کے ایک حرف متحرک ہوتا ہے جیسے الف حائل اور جاہل مین اور دوسرا دخیل اور دخیل ایک حرف متحرک ہے کہ درمیان تاسیس اور روی کے ہوتا ہے جیسے ہیم اور ہے حائل اور جاہل مین تیسرا ردف اور ردف ایک حرف ہے حروف مد سے کہ درمیان اوسکے اور روی کے کوئی حرف نہین ہوتا جیسے الف سارو اور نارو مین اور واو اول سورو اور لورو مین اور یا سیرو اور نیرو مین اور واو اور یا جب ساکن ہون اور ماقبل اونکے متحرک مخالف ایک قوم نے اوسکو ردف شمار کیا ہے اور ایک قوم نے اوسکو ردف نہین شمار کیا ہے جیسے قول اور قیل بالفتح پس تاسیس بمعنی استوار کردن و بنیاد نہادن منتخب و غیاث سے وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ الف تاسیس سے بنیاد قافیہ استوار ہے اور دخیل جو شخص کہ کسی کے کاروبار مین دخل رکھتا ہو غیاث سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہہ حرف درمیان تاسیس اور روی کے داخل ہے اور ردف بکسر اول اور سکون ثانی بمعنی سرین اور بمعنی درپی ہم آمدن اور پس سوار نشینندہ اور حرف علت ساکن ماقبل اوسکے حرکت موافق کہ بفاصلہ حرف ساکن قبل روی کے داخل ہوتا ہے غیاث سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہہ حرف ردیف روی ہے اور سارو یعنی سیر کردند اور نارو یعنی نفرت کردند اور سورو اور لورو صیغہ ہای مجہول موافق اوس لغت کے کہ قول اور بوع کو مجہول قال اور باع کا کہتے ہین اور سیرو اور نیرو دونون صیغے امر کے ہین اور حروف مد یعنی حرف علت ماقبل حرکت موافق واو ماقبل مضموم اور الف

اور

ماقبل مفتوح اور یے ماقبل مکسور اور اگر حرکت ماقبل مخالف ہو جیسے قول اور قیل بالفتح
اسمین اختلاف ہے اور قیل بالفتح بادشاہ اَقیال جمع غیاث سے ہم و حروف متاخر
از روی اما وصل یا یکی از حروف مد باشد کہ بعد از روی متحرک آید چنانکہ الف در حملاً و رحلاً
و واو در حملوا و رحلوا و یا در حملی و رحلی و یا حرف ہا و آن یا ساکن بود چنانکہ در حملہ و رحلہ
باشد و یا متحرک چنانکہ در حملہا و حملہوا و حملہی و اما خروج یکی از حروف مد بود کہ بعد
از ہاے وصل متحرک باشد مانند الف در حملہا و واو در حملہوا و یا در حملہی ست اور جو
حروف کہ موخر روی سے ہوتی ہین اون مین ایک وصل ہے اور وصل یا ایک
حرف حروف مد سے ہوتا ہے کہ بعد روی متحرک کے آتا ہے جیسا کہ الف حملا اور رحلا
مین اور واو حملوا اور رحلوا مین اور یا حملی اور رحلی مین و یا وصل حرف ہا ہوتا ہے اور
وہ حرف ہا یا ساکن ہوتا ہے جیسے حملہ اور رحلہ مین و یا متحرک ہوتا ہے جیسے حملہا اور حملہوا
اور حملہی مین آور دوسرا جو موخر روی سے ہوتا ہے خروج ہے اور خروج ایک حرف
حروف مد سے ہوتا ہے کہ بعد ہاے وصل متحرک کے آتا ہے جیسا الف حملہا مین اور
واو حملہو مین اور یے حملہی مین وصل پیوند و پیوستن ضد ہجر و پیوند کردن منتخب سے اور
وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہ حرف روی سے ملا ہوا ہے اور خروج بضمتین بمعنی بیرون
رفتن اور یعنی شدن غیاث سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ بعد روی کے وصل اور بعد وصل کے
یہ حرف آتا ہے اور حملا اور رحلا دونون صیغہ تثنیہ اور حملوا اور رحلوا دونون صیغہ جمع اور
حملی اور رحلی دونون مصدر مضاف بیای متکلم اور حملہ اور رحلہ دونون مصدر مضاف
بہای ضمیر ہم و حروف اواخر این شش لقب درین لفظ جمع ست کہ تسلفت لنج و وصل را
صلہ نیز خوانند و بعضے دخیل را از حروف قافیہ نشمرند ست اور حروف آخر ان القاب کے
اس لفظ مین جمع ہین تسلفت لنج یا سدی کی اور سین تاسیس کا اور لام دخیل کا اور
فا ردف کی اور پھر لام وصل کا اور جیم خروج کا اور معنی تسلفت لنج کے یہ ہین کہ گذرتا ہے
دریا یا شمشیر اور وصل کو صلہ بھی کہتے ہین اور بعضے دخیل کو حروف قافیہ سے نہین
شمار کرتے بسبب اسکے کہ حرف غیر معین ہے ہم و بعضی دو حرف دیگر اثبات کنند کہ

قافیہ را باعتبار این دو حرف غالی و متعدی خوانند و در مثال غالی این بیت آورند کہ شعر
وَ قَاتِمِ الْاَعْمَاقِ خَاوِی الْمُخْتَرَقْنْ * مُشْتَبِہِ الْاَعْلَامِ لَمَّاعِ الْخَفَقْنْ * بروایتی کہ نون ساکن
در لفظ آورند بعد از قاف کہ روی است و ساکن است و باشد کہ تحریکش کنند اگرچہ وزن
بآن سبب مختل شود و آن نون را حرف غلو خوانند ت اور بعضون نے دو حرف قافیے
کے اور ثابت کیے ہین کہ قافیے کو باعتبار اون دونون حرفون کے غالی اور متعدی
کہتے ہین اور غالی کی مثال مین یہہ بیت لاتے ہین شعر جو مرقوم متن ہے معنی اوسکے
یہہ ہین یعنی بہت سے بیابان تاریک خالی چلنے والے سے مشتبہ العلامات درخشندہ
سراب قطع کیے ہین یعنے قاتم سیاہ منتخب سے عمق بالفتح و بالضم و بضمتین تک چاہ اور
کنارہ بیابان کہ دیکھنے سے دور ہو منتخب سے مخترق چلنے والا اعلام جمع علم بمعنی نشان
اور علامت لمع روشن ہونا اور چمکنا منتخب سے خفق ہلنا سراب کا منتخب سی پس
المخترق اور الخفق جو قافیے واقع ہوئی ہین اس بیت مین آمین دو روایتین ہین ایک روایت
یہہ ہے کہ نون ساکن تلفظ مین لاتے ہین بعد قاف کے کہ روی ہے اور ساکن ہے
اور دو نون کو ساکن پڑھتے ہین مثل دو ساکن کے آخر بیت مین اس صورت مین وزن
مختل نہین ہوتا اور دوسری روایت یہہ ہے کہ فقط قاف کو آخر مین متحرک پڑھتے ہین
نون تلفظ مین نہین لاتے اس صورت مین وزن مختل ہوتا ہے کسواسطے کہ مصرع اول
بروزن مفاعلن مستفعلن مستفعلن ہے اور مصرع ثانی بروزن مفتعلن مستفعلن مستفعلن پس
جب نون کو تلفظ مین نلائے اور قاف کو مکسور پڑھا وزن مختل ہوا اگر یہہ صورت اعتناد سے
خارج ہے صورت اول جسمین نون پڑھا جاتا ہے غرض اوس سے ہے اور اوس نون کو
حرف غلو کہتے ہین غالی حد سے گذرنے والا منتخب سے پس غالی نون تنوینی ہے کہ
قوافی مقیدہ سے لاحق ہوتا ہے اور وہ عبارت ہے اون قافیون سے کہ حرف روی
اون مین ساکن غیر مدہ ہو پس غالی آخر مین مثل خرم کے ہے اول مین ہم و در مثال
متعدی این بیت آورند ست لَمَّا رَاَیْتُ الدَّہْرَ جَمًّا خَطْلُہُ * حرف صلہ ست و ساکن
می باید و چون بر عادت بعضے از عرب متحرک کنند و ادی تولد کند آنرا تعدی خوانند و ہر دو را

از حساب عیوب شعر شمرند کہ تعلق بقافیہ وارد و فرق باشد میان خروج و تعدی چہ آن
حرف را ایراد واجب بود و این حرف را خطا از جہت آنکہ وزن مختل میشود **ت** اور
تعدی کی مثال مین یہہ بیت لاتے ہین جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ جسوقت
دیکھا میں نے کہ زمانے نے گرم کیا فساد اپنا خلل نفتجتین سستی اور تباہ کہنا سخن کا اور گرن
پہچیدن منتخب سے پس حرف ہا صلہ بھی ساکن چاہیے مگر عادت بعض عرب کی یہہ ہے
کہ اوس ہی کو متحرک کرتے ہین کہ اوس سے واو پیدا ہوتا ہے اوسکو حرف تعدی کہتے ہین
اور دونون کو یعنی غلو اور تعدی کو عیوب شعر سے شمار کرتے ہین اور یہ تعلق قافیے سے
رکھتا ہے اور فرق ہے خروج اور تعدی مین کسواسطے کہ ایراد خروج کا واجب
ہوتا ہے کہ وہ داخل وزن ہوتا ہے اور ایراد تعدی کا خطا ہے اس جہت سے کہ
وزن مختل ہوتا ہے جیسے یہہ شعر رجز مشطور بروزن مستفعلن مستفعلن مفتعلن ہے جب حرف
موصولہ متحرک اور واو پیدا ہوا وزن مختل ہوگیا **م حرکات قافیہ** واما حرکات کہ
تعلق بقافیہ دارد ہم شش ست ارس وآن حرکت ماقبل الف تاسیس بود ب اشباع
وآن حرکت دخیل بود ج حذو وآن حرکت ماقبل ردف بود د توجیہ وآن حرکت
ماقبل روی بودہ مجری وآن حرکت روی متحرک بود و نفاذ وآن حرکت ہای وصل متحرک
بود و حرف اوایل ازین شش لقب درین لفظ جمع است کہ راحت من و قومی رس را
اعتبار نکردہ اند و قومی اشباع را و در آنکہ فتحت ماقبل واو و یا را کہ نہ از حرف مد باشند
چون بجای ردف افتد حذو خوانند یا نہ خلاف است **ت** حرکتین قافیے کی وا ما
حرکتین کہ تعلق قافیے سے رکھتی ہین وہ بھی چھہ ہین اول رس اور وہ حرکت ماقبل
الف تاسیس کی ہے جیسے حرکت حا اور جیم کی حَامِل اور جَاہِل ہین اور رس بالفتح
والتشدید السین یعنی ابتدا ایک چیز کی منتخب سے اور یہہ حرکت بھی ابتدای قافیہ مین
آتی ہے دوم اشباع اور وہ حرکت دخیل کی ہے جیسے حرکت میم اور ہا کی حامل و جاہل
ہین اور اشباع بالکسر بمعنی پر خواندن و باصطلاح قافیہ حرکت مابعد الف تاسیس
غیاث سے سوم حذو اور وہ حرکت ماقبل ردف کی ہے جیسے حرکت سین [illegible]

سار و او ر بوزو ا مین اور خدو بالفتح برابر کرنا دو چیزون کا آپسمین اور برابر کسی چیز کے
ہونا منتخب سے اور جو یہ حرکت قدم بقدم ردف کی ہے لہذا خدو نام رکھا چہارم توجیہ
اور وہ حرکت ماقبل روی ساکن کی ہے جیسے حرکت فا اور شین کی فق اور شق مین اور
توجیہ رو گردانی اور خوب بیان کرنا منتخب سے اور نام حرکت ماقبل روی ساکن کا
کذا فی الغیاث پنجم مجری اور وہ حرکت روی متحرک کی ہے جیسے حرکت لام کی حملی اور حملہ
مین ح مانند حرکت قاف در مخترقن و خفقن تم کلامہ قابل اور مجری جای روان شدن
اور راہ مجاری جمع غیاث سے ح سبب جریان تم کلامہ ششم نفاذ اور وہ حرکت ہائے
وصل متحرک کی ہے جیسے حرکت ہا کی حملہا اور حملہی مین اور نفاذ بالفتح جاری شدن
فرمان منتخب سے اور بعضون نے اسکو بدال مہملہ پڑھا ہے بمعنی تمام شدن اور حروف
اوایل ان چھہ القاب کے اس لفظ مین جمع ہین کہ راحت من پس را اشارہ رس کا
اور الف اشارہ اشباع کا اور حا اشارہ خدو کا اور تا اشارہ توجیہ کا اور میم اشارہ مجری کا
اور نون اشارہ نفاذ کا ہے اور ایک قوم نے رس کو اعتبار نہین کیا ہے کہ وہ ہمیشہ
فتحہ ہوتا ہے اور ایک قوم نے اشباع کو کہ اونکے نزدیک جیسے دخیل غیر معین ہے
ویسی اوسکی حرکت بھی غیر معین ہے اور اس بات مین خلاف ہے کہ فتحہ ماقبل واو
اور یا کا کہ حروف مد سے نہون جب بمقام ردف کے واقع ہوا وسکو خدو کہین یا نہین
پس جو لوگ اوس حرف کو حرف مد جانتے ہین اوس حرکت کو خدو کہتے ہین اور جو لوگ
حرف مد نہین جانتے اوس حرکت کو بھی خدو نہین کہتے م **فصل سوم** در احکام
این حروف و حرکات ہیچ شعر مقفی از روی خالی نتواند بود شاید کہ از پنج حرف باقی
خالی بود و روی اگر متحرک بود قافیہ را مطلق خوانند و اگر ساکن بود مقید خوانند و جمع تا سیر
و ردف بہم ممکن نباشد اما خلو از ہر دو ممکن بود آن قافیہ را کہ از ہر دو خالی بود مجرد
خوانند پس قافیہ یا مردف بود یا موسس یا مجرد ت فصل تیسری احکام مین ان حروف
اور حرکتون کی کوئی شعر مقفی روی سے خالی نہین ہو سکتا ہے کہ پانچ حروف باقی
یعنی تاسیس اور دخیل اور ردف اور وصل اور خروج سے خالی ہو اور روی اگر متحرک ہو

تاسیس و دخیل و ردف و وصل و خروج ۵

یعنی موصولہ ہو قافیے کو مطلق کہتے ہین بسبب اطلاق اور روانی کے اور اگر ساکن ہو یعنے
موصولہ نہو مقید کہتے ہین کہ آگے نہ چل سکے اور جمع ہونا تاسیس کا اور ردف کا باہم ممکن
نہین ہے کسواسطے کہ تاسیس کو فاصلہ ایک حرف کا روی سے لازم ہے اور ردف اور
روی مین کوئی حرف فاصل نہین ہوتا پس ماقبل روی یا دخیل ہوگا یا ردف جمعیت ممکن
نہین مگر خالی ہونا دونون سے یعنی تاسیس اور ردف سے ممکن ہے اور اوس قافیہ کو
جو تاسیس اور ردف سے خالی ہو مجرد کہتے ہین یعنی تنہا ہے ردف و تاسیس کے ساتھہ
نہین مثل قمر کے کہ رابع حرکت میم قافیہ ہے پس قافیہ یا مُردف ہوتا ہے یا موسس یا مجرد
ھم و بیشتر حروف کہ دریک قافیہ جمع شود پنج بود تاسیس و دخیل و روی و وصل و خروج چنانکہ
در حائلہا و امثال آن مجتمع اند و بیشتر حرکات کہ دریک قافیہ جمع شود چہار بود رس و اشباع
و مجری و نفاذ کہ در ہمین مثال جمع اندت اور زیادہ حرف کہ قافیے مین جمع ہوتے ہین
پانچ ہین تاسیس اور دخیل اور روی اور وصل اور خروج جیسا کہ حائلہا مین اور اوسکی
امثال مین یعنی حائلہوا و حائلہی مین فراہم ہین پس حائلہا مین الف تاسیس کا اور
میم دخیل کا اور لام روی کا اور ہا وصل کی اور الف خروج کا اور زیادہ حرکتین کہ ایک
قافیے مین فراہم ہوتی ہین چار ہین رس اور اشباع اور مجری اور نفاذ کہ اسی مثال مین
یعنی حائلہا مین جمع ہین پس رس حرکت ماقبل الف تاسیس ہے اور اشباع حرکت میم
دخیل ہے اور مجری حرکت لام روی متحرک ہے اور نفاذ حرکت ہای وصل متحرک ہے
ھم و کمتر حروف کہ دریک قافیہ افتد یکحرف بود و آن روی تنہا بود و کمتر حرکات یکحرکت بود
و آن توجیہ بود چنانکہ در قمر افتد مثلاً چون را روی ساکن بود یا مجری چنانکہ در قمر و افتد
ت اور کمتر حروف کہ قافیے مین ہوتے ہین ایک حرف ہوتا ہے اور وہ روی
تنہا ہے اور کمتر حرکتین کہ قافیے مین ہوتی ہین ایک حرکت ہے اور وہ توجیہ ہے
جیسا کہ لفظ قمر مین مثلاً جب رے روی ساکن ہو یا مجری جیسا کہ لفظ قمرٌ مین پس
توجیہ حرکت ماقبل روی ساکن اور مجری حرکت روی متحرک ہے اور حاشیے مین نیچے
لفظ مجری کے یہہ لکھا ہے ح حرکت ماقبل روی متحرک ھم و اعتبار ہر یکے از تاسیس

وارداف و تجرید و اطلاق و تقیید در ہر قصیدہ و در ہر شعر کہ ہر یک قافیہ بود واجب باشد
و تاسیس چنانکہ گفتیم جز الف نباشد و رس جز فتحت نتواند بود و دخیل ہر حرفی کہ
بود غیر حروف مد شاید و اشباع نیز اصناف حرکات تواند بود و اختلاف دخیل پسندیدہ
نبود و اختلاف اشباع ناپسندیدہ بود و ردف جز علت نبود و بنزدیک بیشتر اہل صنائع
جز حرف مد نشاید و اختلاف ردف ناپسندیدہ بود جز یک اختلاف و آن اختلاف
بوا و و یا باشد بشرط آنکہ از حروف مد باشند و در آن صورت لامحالہ حذو مختلف باشد
بضمت و کسرت و در غیر آن صورت اختلاف حذو ہم ناپسندیدہ بودت اور اعتبار کرنا
تاسیس اور ارداف اور تجرید اور اطلاق اور تقیید کا ہر قصیدے مین اور ہر شعر مین
کہ ایک قافیہ ہو یعنی مطلع ہو واجب ہے یعنی تمام قصیدے مین قافیہ ایک طرح کا چاہیے
اور تاسیس جیسا کہ کہا ہمنے سوا الف کے نہین ہوتا اور رس یعنی حرکت ماقبل الف
تاسیس سوا فتحے کے ممکن نہین کہ ماقبل الف کے ہمیشہ فتحہ ہوتا ہے اور دخیل جو حرف ہو
سوا حروف مد کے سزاوار ہے اور اشباع یعنی حرکت دخیل سب حرکتین ہوتی ہین اور
اختلاف دخیل کا ناپسندیدہ نہین ہے جیسے اختلاف میم اور ہا کا ہے حامل اور جاہل
اور اختلاف اشباع کا یعنی حرکت دخیل کا ناپسندیدہ ہے جیسے اختلاف حرکت ہا کا
تجاہُل اور جاہل مین آور ردف سوا حرف علت کے نہین ہوتا یعنی الف اور واو اور یا
اور نزدیک اکثر اہل فن کے ردف سوا حرف مد کے نچاہیے یعنی حرف مد مع حرکت
موافق مثل عماد اور عمید اور عمود کے اور بعضے قول اور قیل بالفتح کو بھی ردف جانتے ہین
اور اختلاف ردف کا ناپسندیدہ ہے سوا ایک اختلاف کے اور وہ اختلاف بوا و و یا ہے
بشرطے کہ حروف مد سے ہون جیسے عمود اور عمید کہ قافیہ انکا عربی مین درست ہے
اور اس صورت مین لامحالہ حذو یعنی حرکت ماقبل ردف مختلف ہوگی ایک جگہہ ضمہ اور
ایک جگہہ کسرہ اور سوا اس صورت کے اختلاف حذو کا بھی ناپسندیدہ ہے ع در روی
ہر حرف کہ باشد شاید الا چہار حرف کہ در یازدہ حالت نشاید و آن چہار حرف مد است
و ہا کہ حروف وصل اند و تفصیل حالتہا این ست اور روی جو حرف ہو سزاوار ہے

اگر چار حرف گیارہ حالتون مین روی نہین ہوتی اور وہ چار حرف تین مدہ ہین اور ایک ہا
کہ چارون حرف وصل ہین اور تفصیل گیارہ حالتون کی یہہ ہے ھم اما الف در پنج حالت
نشاید کہ روی بود الفی کہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ در لفظ الضربا و آنرا الف
اطلاق خوانند ب الفی کہ از جہت بیان حرکت در آخر کلمہ آید چنانکہ در لفظ انا و حیہلا ج الفی کہ
بدل تنوین بود در حال وقف چنانکہ رایت زیدًا د الفی کہ بدل نون تاکید خفیفہ باشد
چنانکہ در اضربا کہ بدل اضربن بود ہ الف تثنیہ چنانکہ در ضربا باشدت اما الف با پنج
حالتون مین نچاہیے کہ روی ہو اول وہ الف کہ اشباع حرکت سے پیدا ہوتا ہی جیسا کہ
لفظ الضربا مین ہے اور اوسکو الف اطلاق کہتے ہین دوم وہ الف کہ واسطے بیان
حرکت کے آخر کلمہ مین آوے جیسا کہ لفظ انا و حیہلا مین ہے انا ضمیر متکلم ہے و حیہلا اسم
فعل بمعنی بیا سوم وہ الف کہ بدل تنوین کے ہوتا ہے حالت وقف مین جیسا کہ رایت زیدا
یعنی دیکھا مینے زید کو چہارم وہ الف کہ بدل نون خفیفہ کے ہوتا ہے جیسا کہ اضربا بدل اضربن
کے آتا ہے بمعنی ہر آئینہ بزن پنجم الف تثنیہ جیسا کہ ضربا مین ہے ھم اما یا در دو حالت
نشاید کہ روی بود یائیکہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ درین لفظ فحوملی و آنرا را
یای اطلاق خوانند ب یای تانیث چنانکہ در قومی باشدت لیکن یا دو حالتون مین نچاہیے
کہ روی ہو اول وہ یا کہ اشباع حرکت سے پیدا ہو جیسا کہ اس لفظ مین فحوملی اور اوسکو
یای اطلاق کہتے ہین حومل بالفتح اول ہر چیز اور ابر سیاہ جو بہت برسے اور سیل کہ
پانی اوسکا صاف ہو اور نام ایک موضع کا ہے اور نام ایک عورت کا ہے کہ سگ مادہ کو
دن بھر گرسنہ رکھتی تھی اور وہ سگ دہ رات بھر اوسکی پاسبانی کرتی تھی یہان تک کہ
اوس سگ مادہ نے مارے بھوک کے اپنی دم کو چبا ڈالا اور کھا لیا اور یہہ بات مثل
ہوئی عرب کہتے ہین فلان اجوع من کلبۃ حومل منتخب سے دوم یای تانیث جیسا کہ قومی
مین ہے اور قومی صیغہ امر مونث کا ہے بمعنی برخیز ھم واما واو در دو حالت نشاید کہ روی
بود واو یکہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ درین لفظ انجومادو آنرا واو اطلاق خوانند
ب واو جمع چنانکہ در ضربوا باشدت واما واو دو حالتون مین نچاہیے کہ روی ہو اول و

واو کہ اشباع حرکت سے پیدا ہو جیسا کہ اس لفظ مین کہ مخو ملوا ور او سکو واو اطلاق کہتے ہین
جو ملو حالت رفع مین ہے اور فا کلمہ علاحدہ دوم واو جمع کا جیسا کہ ضربوا مین ہی اور ضربو
صیغہ جمع مذکر غائب کا ہے ﻫ و آما ہا در دو حالت نشاید اما ہی سکتہ چنانکہ در مالیہ و سلطانیہ
باشد ب ہا سے تانیث خاصہ کہ ساکن بود چنانکہ در حمزہ و ضاربہ باشد و اگر متحرک بود
بعضے بکار داشتہ اند اما بغایت ناپسندیدہ باشد و تای تانیث در امثال ضربت و خرجت
روا داشتہ اند کہ روی کنند اما ہم قبیح باشد و اگر متحرک کنند چنانکہ در ضربتے و خرجتے
قبحش کمتر بود ت دراما ہا دو حالتون مین سچا ہیے کہ روی ہو اول ہای سکنہ اور باقی
وہ ہا ہے کہ آخر کلمہ مین بحالت وقف واسطے بیان حرکت اور باقی رہنے حرکت کے
آتی ہے جیسا کہ مالیہ اور سلطانیہ مین دوم ہا تانیث کی علی الخصوص جسوقت کہ ساکن ہو
یعنی حالت سکون مین بالاتفاق روی نہوگی جیسے کہ حمزہ اور ضاربہ مین اور حالت تحریک
مین اختلاف ہے جیسا کہ کہتے ہین کہ اگر متحرک ہو جیسے حمزتی اور ضاربتی مین بعضون نے
استعمال کیا ہی لیکن نہایت ناپسندیدہ ہے اور تا تانیث امثال ضربت اور خرجت مین
روا رکھی ہے کہ اوسکو روی کرین لیکن یہہ بھی قبیح ہے اور اگر متحرک کرین جیسا کہ ضربتی
اور خرجتی مین قبح اوسکا کم ہو جاسے ﻫ و بدانکہ نون نیز در یک حالت نشاید کہ روی باشد
و آن نون تنوین باشد و اہل صناعت ذکر آن نکردہ اند بآن سبب کہ در مقاطع سخنہا
تنوین مستعمل نباشد ت اور معلوم کیا چاہیے کہ نون بھی ایک حالت مین سچا ہیے
کہ روی ہو اور وہ نون تنوین کا ہے اور اہل فن نے ذکر اوسکا نہین کیا ہے اس سبب سے
کہ مقاطع سخن مین تنوین مستعمل نہین ہے بلکہ تنوین آخر شعر مین بمقام وقف حرف علت سے
بدل جاتی ہے پس ذکر واو اور الف اور یا کا معنی اوس سے ہے ﻫ و ہرچہ غیر ازین حرفہای
مذکور باشد روا بود کہ روی باشد اما از الفات مانند الفی کہ بدل حرف اصلی بود چنانکہ
در عصا و رحی و الف تانیث چنانکہ در حبلی بود و الف زائد ملحق بآخر کلمہ چنانکہ در حباری
باشد و از یا ہا یای اصلی چنانکہ در یرمی و ندی باشد و یای اضافت چنانکہ در بیتی و یای
نسبت چنانکہ در مکی باشد و ہمچنین واو اصلی چنانکہ در یغزو باشد و ہای اصلی چنانکہ در بلہ

وہمہ باشد وہای ضمیر چنانکہ در بیتہ و بیتہا باشد واگرچہ ساکن بود ہر چند بعضے ازین از
تبع خالی نبود ست اور سوا ان حرفون کے سب حرف روا ہے کہ روی ہون لیکن
الفون سے مانند اوس الف کے بدل حرف اصلی کے ہوتا ہے جیسا کہ عصا اور رجی مین
کہ الف بدل سینے کے آیا ہے اور عصا بمعنی چوبدستی اور رجا بمعنی سنگ آسیا کے ہے
غیاث سے اور الف تانیث کا جیسا کہ حبلی مین ہی اور حبلی بمعنی زن باردار ہے غیاث اللغات
کنز سے اور الف زائدہ جو ملحق ہوتا ہے آخر کلمہ سے جیسا کہ حُباری مین اور زائدہ ہونا
اسکا باعتبار حروف اصلیہ کے ہے اگرچہ لفس کلمہ مین داخل ہے باعتبار وضع کے
حباری بضم اول وراء مہملہ والف مقصورہ بصورت یا نام ایک طائر کا ہے برابر مرغابی
اور رنگ اوسکا زرد و سیاہ ہوتا ہے فارسی مین اوسکو چرز کہتے ہین شرح نصاب و صحاح
اور صحاح سے کذا فی الغیاث آور یاؤن سے یاء اصلی جیسا کہ پری اور ندی مین ہے
پری رمی سے بمعنی تیر انداختن اور ندی بمعنی انجمن اور مجلس ہے دونون لغت منتخب سے
اور سیے اضافت کی جیسے لفظ بیتی مین ہے بمعنی خانۂ من اور یاء نسبت جیسے مکی مین ہے
یعنی منسوب بمکہ اور اسیطرح واو اصلی جیسا کہ یغزو مین ہے بمعنی جہاد میکند اور ہاء اصلی
بلہ اور نخمہ مین بلہ بفتحتین نادان شدن منتخب سے اور تخمہ بفتحتین بمعنی گرسنگی اور صبر
راہ مین اور سچا نباہنا ہت اور دلیل کا اور دونون منتخب سے اور ہاء ضمیر جیسے بیتہ اور
بیتہا مین بیتہ یعنی گھر اوس مرد کا اور بیتہا یعنی گھر اوس عورت کا اور اگرچہ ہاء
ضمیر ساکن ہو بیتہ مین تو بھی روی ہو سکتی ہے ہر چند بعض حرف ان حرفون سے
تبع سے خالی نہین یعنی اسکے روی کرنے مین قباحت ہے اور وہ یای نسبت ہے
اور یای اضافت ہے کہ بعد مثل معاد اور مثل نوان تثنیہ جمع کے ہین روی کرنا انکا
تبع سے خالی نہین اور ہاء ضمیر جو بیتہ اور بیتہا مین ہے کہ اسکا بھی روی کرنا مثل
ہاے تانیث کے سنجا ہیر سکا کی نے اسکو تصریح لکھا ہے اور واو اصلی جیسے یغزو مین ہے
صاحب مفتاح نے لکھا ہے کہ بت سے حروف اصلی مدات سے مثل سری یسرو
یسرنی کے اور ہای اصلی مثل اشبہ اور اغمہ کے مانند حروف اشباعیہ کے حرف وصل

ہوتے ہین نہ روی اسکی گنجایش قصاید مین البتہ ہے ھم و ضابطہ آنست کہ ہر حرف
کہ بیک معنی در آخر کلمات مکرر شود مانند ضمائر و نون تثنیہ و جمع و غیر آن اگر روی کنند
از قبحی خالی نبود چہ بوجہی تکرار قافیہ باشد و در امثال آن مقید از مطلق و مجرد از غیر مجرد
قبیح تر باشد و بہترین حرفی کہ روی کنند حرف اصلی باشد کہ از جنس حرف مد نبود ست
اور قاعدہ یہہ ہے کہ جو حرف بیک معنی آخر کلمات مین مکرر آتا ہے مثل ضمائر اور نون
تثنیہ اور جمع وغیرہ کے جیسے یاے نسبت ہے اگر اوسکو روے کرین قباحت سے خالی
نہین کسواسطے کہ ایک وجہ سے تکرار قافیہ ہے اور ایطا اسی کو کہتے ہین اور اسطرح کی
تکرار مین مقید مطلق سے اور مجرد غیر مجرد سے قبیح تر ہے یعنی اس ایطا کی مثالون مین ایطا
روی ساکن کا ایطای روی متحرک سے اور ایطا روی مجرد کا ایطای روی غیر مجرد سے
یعنی مردف اور موسس سے بد تر ہے اور بہتر روی کے واسطے حرف اصلی کلمے کا ہے کہ
کہ جنس حرف مد سے نہو کسواسطے کہ حروف مد اروی بیشتر حرف وصل ہوتے ہین اسکا
بیان ہو چکا ہے ھم و اختلاف حرف روی و اختلاف مجری روا نبود و اختلاف توجیہ روا اند
اند اما از قبحی خالی نبود و بعضی گفتہ اند اختلاف توجیہ بضم و کسر روا بود و قیاس بر ردف
و حذو و غیر آن روا نبود ست اور اختلاف حرف روی اور اختلاف مجرے یعنی حرکت
روی کا روا نہین ہے اور حال اسکا عیوب مین مفصل لکھا جائیگا اور اختلاف توجیہ کا
بحرکات ثلثہ روا رکھا ہے لیکن قبح سے خالی نہین اور بعضون نے کہا ہے کہ اختلاف
توجیہ کا بضم و کسر روا ہے مثلاً قافیہ محرم بضم را کا ساتھ حرم بکسر را کے کرین گے
اور قیاس اسکا ہے اوپر ردف اور حذو کے اور سوا اسکی جائز نہین یعنی جیسے قافیہ قولو اور
قیلو کا درست ہے اور قافیہ قولو اور قالو خواہ قیلو اور قالو کا درست نہین اسیطرح اختلاف
توجیہ بھی بضم و کسر درست ہے بضم و فتح اور بکسر اور فتح درست نہین ھم و حرف وصل جز یکی
از چہار حرف مذکور نتواند بود و جمع میان قافیہ موصول و غیر موصول و اختلاف حرف وصل
و اختلاف نفاذ روا نبود ست اور حرف وصل سوا ایک کے چار حرفون سے نہین
ہو سکتا وہ تین حرف مد اشباعیہ اور ہاے ساکن وقف کی خواہ سکتی کی خواہ ضمیر کی جسکا بیان

ہو چکا ہے اور قافیہ موصول اور غیر موصول جیسے اسابہ اور ابواب جمع نہوگا اور اختلاف
حروف وصل جیسی عالمُو وظالمۃ اور اختلاف نفاذ یعنے حرکت وصل جیسے عالمی اور
ظالمھُو روا نہین ہے ہم و حرف خروج جز یکی از حروف مد نتواند بود و اختلاف آن روا
نبود و وصل و خروج نزدیک جمہور جز روی مطلق را نباشد اور حرف خروج سوا
حرف مد کے نہین ہوتا اور اختلاف اوسکا مثل کلمہا اور کلمھُو کے روا نہین ہے
اور وصل اور خروج نزدیک سب کے روی متحرک کے واسطے ہوتا ہے کسو اسطے کہ جب
روی ساکن ہوگی کیونکر حرف وصل سے ملے گی اور جب وصل سے نملے گی خروج سے
بھی نملے گی کہ خروج بعد وصل کے ہوتا ہے ہم و اشتباہ میان این حروف ممکن نباشد
جز میان روی و ردف یا وصل اما میان روی و ردف چنانکہ درینصورت کہ صلوۃ و زکوۃ
در حرف الف چہ بوجہی اولی آن باشد کہ روی کنند ازان جہت کہ ہای تانیث
نشاید کہ روی باشد و بوجہی اولی آن باشد کہ ردف کنند چہ ہای وصل بعد از روی مقید
نیاید اور شبہہ درمیان حروف قافیہ کے ممکن نہین ہے مگر درمیان حرف روی
اور حرف ردف کے اور درمیان حرف روی اور حرف وصل کے پس درمیان روی
اور ردف کے جیساکہ قوافی صلوۃ اور زکوۃ مین حرف الف ہے کسو اسلئے کہ اس الف کو
ایک وجہ سے اولے یہ ہے کہ روی کرین اور ہے کو وصل کہین اس سبب سے کہ ہای
تانیث سچا ہئے کہ روی ہو بخیال ایطا کی اور ایک وجہ سے بہتر یہ ہے کہ اس الف کو ردف
کرین اور ہے کو روی کہین اس جہت سے کہ حرف وصل بعد روی ساکن کے نہین آتا
اور یہان اگر الف کو ردی کہین تو روی ساکن ہے ہم و درینصورت کہ علاۃ و حجاۃ
بوجہی الف اولی آن باشد کہ ردف کنند چہ درینصورت ہا ضمیرست اما بر روی می باید و ضمیر نشاید کہ روی
بود اما نشاید کہ ا وصل بود از جہت سکون روی و بوجہی اولی آنکہ روی کنند چہ حرف اصلی
و ہای ضمیر در حکم تکرارست از قبح خالی بود چہ باتفاق امثال این قافیہ قبیح نباشد واگر عقلہ
و علمہ قافیہ کنند قبیح باشد اور اس صورت مین جیسے علاہ اور حجاہ ہی اور دونون
مین ہای ضمیر ہے اور ہای ضمیر کا حال محقق علیہ الرحمہ نے پیشتر لکھا ہے کہ بعضون نے

قافیہ کیا ہے اور اوسکو حکم تکرار مین نہین جانا ہے اور پھر لکھا ہے کہ خالی از قبحے
نبود یعنی بعضون کے نزدیک یہ تکرار قافیہ ہے پس اس جگہہ موافق دونون مذہبون کے
لکھتے ہین کہ علاہ اور حجاہ مین ایک وجہ سے اولی یہ ہے کہ الف کو ردف کہین
اور ہے کو روی اسواسطے کہ ہے ضمیر کی ہے اور سزاوار ہے کہ روی ہو موافق مذہب
اون لوگون کے جو اس مین تکرار نہین جانتے اور سچا ہیے کہ ہا روصل ہو بسبب سکون
روی کے یہ دوسری جہت ہوئی روی قرار دینے حرف ہا کے اور ایک وجہ سے اولی
یہ ہے کہ اس الف کو روی کہین کسواسطے کہ یہ الف حرف اصلی ہے اور حرف اصلی کے
ہوتے ہوئے اور حرف کو روی قرار دینا نچاہیے اور ہای ضمیر حکم تکرار مین ہے موافق
مذہب اون لوگون کے جو ہای ضمیر کو حکم تکرار مین جانتے ہین یہ جہت دوسری ہوئی
روی قرار نہ دینے حرف ہا کے تاکہ قافیہ قبح سے خالی ہو اسواسطے کہ ایسے قافیے قبیح نہین
ہین یعنی جب الف حرف اصلی روی ہو اور ہا وصل باتفاق اس مین قباحت لازم
نہ آئی کسواسطے کہ ہرگاہ حرف اصلی روی اور ہای ضمیر وصل ہوتی ہے اس مین بھی
وہی صورت قرار دینا چاہیے اور اگر عقلہ اور علمہ کو قافیہ کرین قبیح ہے یعنی جن لوگون نے
ہای ضمیر کو حکم تکرار مین نہین جانا ہے وہ قافیہ کرتے ہین مگر قباحت سے خالی نہین
یعنی جنکے نزدیک تکرار ہے وہ اسکو ایطا سمجھتے ہین صاحب حاشیہ کے ذہن مین
یہ مطلب نہ آیا لہذا یہ حاشیہ لکھا ح مخفی نماند کہ عبارت مصنف علام مشتمل بر حشو و تطویل
می نماید چہ قولہ و شاید کہ روی بود و قولہ بوجہی اولی آنکہ روی کنند مفید معنی واحد است
پس عبارت مستحسن چنین بود کہ بوجہی الف را اولی آن باشد کہ ردف کنند چہ درینصورت
ہا ضمیر ست یعنی روی و بوجہی اولی آنکہ روی کنند چہ حرف اصلی است و ہای ضمیر در حکم تکرار
وصل اما نشاید کہ ہا وصل بود از جہت سکون روی تم کلامہ فتامل دوسرا حاشیہ یہ ہے
ح قولہ قبیح باشد چہ ہای ضمیر بعینہ تکرار است و احتمال دیگر گنجایش ندارد ہمچنانکہ
در علاہ و حجاہ محتمل بود تم کلامہ محقق علیہ الرحمہ قبیح فرماتے ہین یعنی کسیکے نزدیک درست
اور کسی کے نزدیک نادرست نہ نادرست مطلق فتامل علا بالفتح بلندی اور نام ایک مرد کا

اور دو

اور ایک موضع ہے مدینے مین منتخب سے حجی بالکسر عقل اور زیرکی اور بالفتح کنارہ ایک
چیز کا منتخب سے ھم واما اشباہ میان روی و وصل ہم درین صورت ہا در حرف افتد
چہ بران تقدیر کہ الف ردف کنند ہا روی باشد و بران تقدیر کہ الف روی کنند ہا وصل
باشد ت و اما شبہہ درمیان روی اور وصل کے بھی ان صورتون مین حرف ہای
صلوة و زکوة اور حرف ہای علاہ اور حجاہ مین پڑتا ہے اسواسطے کہ اگر الف کو ردف
کہین حرف ہا روی ہوا اور اگر الف کو روی کہین حرف ہا وصل ہو ھم و گفتہ اند ہای
وصل جز ہای ضمیر یا تانیث یا وقف نتواند و وصل متحرک ازین جملہ جز ہای ضمیر نباشد
وا این حکم ہا بیشتر بحکم اغلب تواند بود و آلا اگر کسی قافیہ اسبابہ و ابوابہ کند و بعد ازان
نابہ بیارد کہ از نباہت مشتق باشد ہای اصلی وصل افتادہ باشد و نشاید کہ گویند کہ
ہا روی ست و با دخیل و آلا روا باید داشت کہ اعلامہ مثلاً درین قافیہ افتد ت
اور عروضیون نے کہا ہے کہ ہاے وصل سوا ہاے ضمیر یا ہاے تانیث یا ہای وقف کی
نہین ہوتی اور وصل متحرک ان سب سے فقط ہای ضمیر ہوتی ہے اور یہ حکم اکثر بحکم اغلب ہین
و آلا اگر کوئی قافیہ اسبابہ اور ابوابہ کا کرے اور بعد اوسکے نابہ لاسکے کہ نباہت سی ہے
ہای اصلی بمقام وصل ہوا اور نچاہیے کہ کہین کہ ہے روی ہے اور بے دخیل ہے
نابہ مین و الا اگر لیتا ہو اعلامہ بھی اس قافیے مین آسکتا ہے کہ اختلاف دخیل کا
جائز ہے پس اس بات سے معلوم ہوا کہ وہ حکم عروضیون کے بحکم غالب ہین کلیتی
نہین ہین کسواسطے کہ نابہ مین یہان ہای اصلی بمقام وصل پڑی ہے نباہت نام آور
اور بزرگ ہونا صراح سے اور مشہور رہونا منتخب سے کذا فی الغیاث ھم و بدانکہ ہر حرف
یا حرکت کہ در ہمہ قصیدہ مکرر شود غیر حروف و حرکات مذکورہ آنرا بقافیہ تعلق نباشد و
از باب لزوم مالا یلزم بود کہ از قبیل صنعت ہا و ابداعہای سخن باشد و نسبت آن بنظم
و نثر یکسان بود ت اور معلوم ہو کہ جو حرف یا حرکت تمام قصیدے مین مکرر ہو سوا
حروف اور حرکات مذکورہ کی اوسکو قافیے سے تعلق نہین ہے بلکہ قسم لزوم مالا یلزم
سے ہے اوسکو صنعت اور ابداع سخن یعنی ندرت سخن سے کہا چاہیے اور نسبت اوسکے

نظم ونثر مین ایک ہے قافیے سے تعلق نہین جیسے لازم کرنا حرکت وخیل کا درصورت روی متحرک کاملی اور راحلی مین کسواسطے کہ جب روی متحرک ہو تبدیل حرکت وخیل مین اختیار ہے اور اگر کوئی لازم کرے صنعت ہے نثر ہو یا نظم **فصل**

چہارم در انواع قوافی نزدیک عرب قافیہ چنانکہ گفتیم باعتبار حال روی دو نوع بود مطلق یا مقید وباعتبار ماقبل روی سہ نوع موسّس یا مردف یا مجرد وباعتبار مابعد روی سہ نوع موصول مخرج یا موصول تنہا یا غیر موصول وغیر مخرج ایں ہمہ بتركيب ہیجدہ شود کہ از ضرب دو در سہ ودر سہ حادث شود اما بعضی ازین مرکبات ممکن الوقوع نبود وبعضے مختلف فیہ باشد وآنچہ متفق علیہ بود نہ نوع باشد **ترت**

فصل چوتھی اقسام قوافی مین جو نزدیک عرب کے ہین قافیہ جیسا کہ کہا ہمنے باعتبار حال روی کے دو طرح پر ہے مطلق جس مین روی متحرک ہو یا مقید جس مین روی ساکن ہو اور باعتبار ماقبل روی کے تین طرح پر ہے موسّس جس مین الف تاسیس ہو یا مُردَف بسکون را وتخفیف دال جسمین حرف ردف ہو یعنی حرف علت مع حرکت ماقبل موافق یا مجرد جسمین تاسیس ردف کچھ نہو اور باعتبار مابعد روی کے بھی تین طرح پر ہے موصول مخرج جس مین وصل اور خروج دونون ہون یا موصول تنہا جس مین فقط وصل ہو غیر موصول اور غیر مخرج جس مین وصل اور خروج کچھ نہو اور احتمال مخرج تنہا کا ساقط ہے کہ خروج بنے وصل نہین ہوتا پس بحسب ترکیب کے اٹھارہ قسمین ہوتی ہین کہ ضرب دو سے تین مین پھر تین مین ہوتی ہین یعنے مطلق اور مقید کو جب موسّس اور مردف اور مجرد مین ضرب دیجیے چھ ہون اور جب چھ کو موصول مخرج اور موصول تنہا اور غیر موصول اور غیر مخرج مین ضرب دیجیے چھ ترک اٹھارہ ہون لیکن بعض ان مرکبات سے ممکن الوقوع نہین ہین اور بعضے مختلف فیہ ہین کہ مصنف نے خود انکا بیان آگے کیا ہے اور جتنے کہ متفق علیہ ہین نو قسمین ہین

نقشه اقسام قوافی باعتبار اختلاف روی

مطلق ا ی متحرک	موسس مردف مجرد	موصول مخرج	موصول تنها	غیر موصول و غیر مخرج
مقید ا ی ساکن	موسس مردف مجرد	موصول مخرج	موصول تنها	غیر موصول و غیر مخرج

هم ا مطلق موسس موصول مخرج چنانچه درین قافیه که صاحبها و کاتبهات اول مطلق موسس موصول مخرج جیساکه صاحبها اور کاتبها مین الف تاسیس اور حا اور با دونو نمین دخیل اور با روی اور ہا وصل اور الف آخر خروج ہے هم ب مطلق موسس موصول غیر مخرج چنانکه صاحبا و کاتبات دوم مطلق موسس موصول غیر مخرج جیساکه صاحبا اور کاتبا مین الف تاسیس اور حا اور تا دونون مین دخیل اور با روی اور الف آخر وصل ہے هم ج مطلق مردف موصول مخرج چنانکه جمالها و خیالهات سوم مطلق مردف موصول مخرج جیساکه جمالها اور خیالها مین الف اول ردف اور لام روی مطلق اور ہا وصل اور الف ثانی خروج ہے هم د مطلق مردف موصول غیر مخرج چنانکه جمالا و خیالات چهارم مطلق مردف موصول غیر مخرج جیسے جمالا اور خیالا مین الف اول ردف اور لام روی مطلق اور الف دوسرا وصل ہے هم ہ مطلق مجرد موصول مخرج چنانکه ضربها و خطبهات پنجم مطلق مجرد موصول مخرج جیساکه ضربها اور خطبها مین با روی مطلق مجرد اور ہا وصل اور الف خروج ہے هم و مطلق مجرد موصول غیر مخرج چنانکه ضربا و خطبا و دین ششم نوع

مطلقات ست ت ششم مطلق مجرد موصول غیر مخرج جیساکہ ضربا اور خطبا مین بار روی مطلق مجرد اور الف وصل ہے اور یہ چہ قسمین روی مطلق کی ہین ھم ز مقید موسس چنانکہ قاضی و حامی ت ہفتم مقید موسس جیساکہ قاضی اور حامی مین کہ الف تاسیس اور ضاد اور میم دونون مین دخیل اور یار مثناہ تحتانی روی مقید ہے ھم ح مقید مردف چنانکہ جمال و خیال ت ہشتم مقید مردف جیساکہ جمال اور خیال مین الف ردف اور لام روی مقید ہے ھم ط مقید مجرد چنانکہ قمر و خطر و این سہ نوع مقیدات ست ت نہم مقید مجرد جیساکہ قمر اور خطر مین رار روی مقید ہے اور بس اور یہ تین قسمین روی مقید کی ہین ھم و سہ نوع مطلق ممکن الوقوع نبود و آن موسس و مردف و مجرد باشد ہر سہ غیر موصول و غیر مخرج از جہت امتناع تحرک حرف آخر از شعر ت اور تین قسمین روی متحرک کی غیر ممکن ہین اور وہ موسس اور مردف اور مجرد ہین یون غیر موصول اور غیر مخرج یعنی مطلق موسس غیر موصول و غیر مخرج اور مطلق مردف غیر موصول اور غیر مخرج اور مطلق مجرد غیر موصول اور غیر مخرج کسواسطے کہ آخر شعر ساکن ہوتا ہے اور یہان روی متحرک بدون وصل اور خروج کے واقع ہوئی ہے پس وقوع اسکا غیر ممکن ہے ھم و شش نوع مقید واقع نبود و آن موسس و مردف و مجرد بود ہر سہ یا موصول غیر مخرج یا موصول مخرج اما بنزدیک کسانی کہ وصل و خروج بعد از روی ساکن جائز ندارند از جہت این علت ت اور چہ قسمین روی ساکن واقع نہین ہوتین اور وہ موسس اور مردف اور مجرد تینون موصول غیر مخرج یا موصول مخرج لیکن نزدیک اون لوگونکے جو وصل اور خروج بعد روی ساکن کو جائز نہین رکھتے واسطے اسی علت کے یعنی بسبب عدم جواز وصل و خروج بعد روی ساکن کے ھم و اما نزدیک کسانیکہ جائز دارند ازین شش دو نوع ممکن الوقوع بود آن مقید مردف موصول غیر مخرج بود از جہت توالی سہ حرف ساکن در روی یعنی ردف و روی و وصل ت و اما نزدیک اون لوگونکے کہ وقوع وصل و خروج کا بعد روی ساکن کے جائز رکھتے ہین ان چھ قسمونمیں دو قسمین ناممکن ہین اور وہ اول مقید مردف موصول غیر مخرج بسبب برابر آنیکے

تین حرف ساکن کے اوس مین ہا اور وہ تین حرف ساکن یعنی ردف اور روی اور وصل
اسواسطے کہ جب روی مقید ہوئی ساکن ٹھہرے اور ردف خود عبارت حرف ساکن سے ہے
اور وصل کہ آخر شعر مین ہے لامحالہ ساکن ہوگا پس وقوع اس صورت کا ناممکن ہے ع
ب مقید مردف موصول مخرج از جہت توالی دو ساکن در غیر مقطع شعر و آن ردف و روی
بود کہ بر وصل متحرک سابق باشند ت اور دوسری صورت ناممکن مقید مردف موصول
مخرج ہے بسبب برابر آنے دو ساکن کے غیر آخر شعر مین اور وہ ردف ساکن اور روی
ساکن ہے کہ وصل متحرک سے پہلے واقع ہونگے اور دو ساکن سوا آخر شعر کے درمیان بیت
نہین آتے پس یہ صورت بھی ناممکن ٹھہری ع و چہار نوع باقی ممکن بود باین تفصیل
آ مقید موسس موصول مخرج چنانکہ لم تخاطبہا ولم تراقبہا و کسانیکہ انکار این نوع کنند
تکرار الف و با از باب لزوم ما لا یلزم شمرند و با روی نہند و قافیہ مطلق مجرد موصول
غیر مخرج و اگر بدل با حرفی از حروف مد بود چنانکہ در قاصیہا و دانیہا مطلق مردف شمرند
ت اور چار قسمین باقی ممکن ہین اس تفصیل سے اول مقید موسس موصول مخرج
جیسا کہ لم تخاطبہا اور لم تراقبہا مخاطبت سے بمعنی باہم خطاب کردن اور مراقبت سے
بمعنی نگاہداشتن یکدیگر پس ان مین الف تاسیس ہے اور طا اور قاف دونو مین
دخیل اور با روی ساکن اور ہا وصل اور الف آخر خروج اور جو لوگ انکار اس نوع سے
کرتے ہین اس مین یہ تاویل بیان کرتے ہین کہ بعد روی ساکن کے وصل اور خروج
نہین ہوتا اس قافیے مین تکرار الف اور با کی لزوم ما لا یلزم ہے اور ہے روی ہے
اور الف وصل اور قافیہ مطلق مجرد موصول غیر مخرج ہے اور اگر بدل ہو ساتھ
ایک حرف کے حروف مد سے جیسا کہ قاصیہا اور دانیہا مین ہے مطلق مردف
جانتے ہین یعنی یا ردف ہے اور ہا روی اور الف آخر وصل اور قاصی بمعنی اعلی
اور دانی بمعنی ادنے ہے ع ب مقید موسس موصول غیر مخرج و درینصورت چون
روی و وصل ساکن باشند و اصل در کلام عرب آنست کہ چون دو ساکن متوالی آئیں
کنند ساکن اول از حروف مد بود و دو حرف مد متوالی نتواند بود پس لامحالہ روی

از حرف مد بود و وصل ہای ساکن چنانکہ در قاضیہ و حامیہ وکسانیکہ انکار این نوع کنند
تکرار الف از باب لزوم مالایلزم شمرند و یا ردف نہند و ہا روی و قافیہ مقید مردف گویند
ت دوم مقید موسس موصول غیر مخرج اور اس صورت مین جو روی اور وصل
دونون ساکن ہونگے اور قاعدہ کلام عرب کا یہ ہے کہ جب دو ساکن برابر استعمال
کرتے ہین پہلا ساکن حرف مد سے ہوتا ہے اور دو حرف مد برابر نہین ہوسکتے پس
لامحالہ روی حرف مد ہوگی اور وصل ہا ساکن جیسا کہ قاضیہ اور حامیہ مین ہر سکون یا
و ہا قاضیہ یعنی حکم کنندۂ آن اور حامیہ حمایت کنندۂ آن الف تاسیس اور ضاد اور
میم دونون مین دخیل اور یا تحتانی روی ساکن اور ہا وصل ہے اور جو لوگ منکر
اس نوع کے ہین کہتے ہین کہ بعد روی ساکن کے وصل نہین آتا پس تکرار الف
قاضیہ اور حامیہ مین لزوم مالایلزم اور یا ردف اور ہا روی ہے اور قافیہ اونکے نزدیک
مقید مردف ہے ہم و بدانکہ تجویز این دو نوع اقتضای آن کند کہ تعریفے کہ خلیل قافیہ را
کردہ است بران جملہ کہ صدر این فن گفتیم تمامی حروف و حرکات قافیہ را متناول
نباشد چہ دخیل و تاسیس و رس درین دو صورت ازان تعریف خارج باشند اما ان تعریف
بنا بر آنست کہ قافیہ مقید را وصل و خروج نباشد ت اور معلوم ہو کہ تجویز اس
دو نوع کی یعنی مقید موسس موصول مخرج جیسے لم تخاطبہا اور مقید موسس موصول
غیر مخرج جیسے قاضیہ اس بات کو چاہتی ہے کہ وہ تعریف قافیے کی جو خلیل نے
کی ہے اور صدر کتاب مین بیان ہوئی ہے تمام حروف اور حرکات قافیہ اوس
تعریف مین شامل نہون کس واسطے کہ قول خلیل یہ ہے کہ ساکن آخر سا کر اول تک
مع حرکت ماقبل قافیہ ہے پس یہان دخیل اور تاسیس اور رس یعنی حرکت ماقبل
تاسیس ان دونون صورتون مین تعریف خلیل سے خارج ہوتی ہین مثلاً لم تخاطبہا
مین موافق تعریف خلیل کے با اور ہا اور الف اور حرکت ماقبل با قافیہ سے
اور طا سے دخیل اور الف تاسیس اور حرکت ماقبل اوسکی جسکو رس کہتے ہین
خارج ہوتی ہے اور اسیطرح قاضیہ مین یا اور اوسکی حرکت ماقبل اور ہا داخل قافیہ ہے

اور الف تاسیس اور اوسکی حرکت ماقبل اور رس اور دخیل خارج مگر وہ تعریف خلیل کی
اسواسطے ہو کہ قافیہ مقید مین وصل اور خروج نہین ہوتا یعنی لم تنجا طبہا مین لم تحاطب
تک قافیہ ہو پس با اور ساکن اول الف اور اوسکی حرکت ماقبل اور طای دخیل
قافیہ باقی ردیف ہو اور قاضیہ مین قاضی تک قافیہ ہے پس یا اور ساکن اول الف
اور اوسکی حرکت ماقبل اور ضاد دخیل قافیہ باقی ردیف ہو اس صورت مین تاسیس
اور دخیل اور رس داخل تعریف مذکور رہتی مین دوم مطلق مجرد موصول مخرج چنانکہ
لم یطلبها و لم یجبها و منکران این نوع تکرار با را از لزوم ما لا یلزم شمرند و ہا روی نہند و
قافیہ مطلق مجرد موصول غیر مخرج و اگر قبل با یکی از حروف مد بود چنانکہ در علاها و نداها
قافیہ مطلق مردف موصول شمرند ست سوم مقید مجرد موصول مخرج جیسا کہ لم یطلبها
و لم یجبها پس با روی مقید اور ہا وصل اور الف خروج ہے اور معنی یہ کہ بحث اسرا
و حاجت نشد آنرا اور منکر اس نوع کی تکرار با کو لزوم ما لا یلزم اور ہا کو روی مطلق اور الف کو
وصل جانتے ہین اور قافیہ کو مطلق مجرد موصول غیر مخرج کہتے ہین اور اگر قبل با کے
حروف مد ہو جیسا کہ علاها اور نداها یعنی بالای آن بر آمد و آواز داد اور قافیہ کو
مطلق مردف موصول جانتے ہین اور الف اول کو ردف اور ہا کو روی مطلق اور
الف کو وصل کہتے ہین چہارم مقید مجرد موصول غیر مخرج درین صورت ہم روی از
حروف مد نتواند بود و وصل ہای ساکن چنانکہ گفتہ آمد مثال شعر صلوة و زکوة و منکران این
قافیہ را مقید مردف شمرند این ست انواع قوافی واللہ اعلم ست چہارم مقید مجرد
موصول غیر مخرج اور اس صورت مین بھی روی حرف مد نہوگی اور وصل ہای ساکن جیسا کہ
قبل ازین کہا گیا مثال اوسکی صلوة اور زکوة ہے الف روی مقید اور ہای تانیث
وصل ہے اور منکر اس قافیہ کو مقید مردف جانتے ہین اور ہای تانیث کو روی مقید
اور الف کو ردف کہتے ہین یہ ہین قسمین قافیون کی نزدیک عرب کے واللہ اعلم

فصل پنجم در عیوب قوافی

بنزدیک عرب عیبہای کہ تعلق بقافیہ دارد یا راجع
باحوال حروف و حرکات قافیہ یا راجع نیست و منشاء اصل [illegible] یا اقسام عدد حروف

اما آنچہ تعلق بہ تاسیس دارد یکے بیش نتواند بود و آن جمع قافیہ موسس و قافیہ
یا موسس باشد در یک بیت و ہمین عیب بعینہ اقتضای وجود و عدم رس کند و در تاسیس
در بیتی غیر این اختلافی دیگر تصور نیفتد ت فصل پانچوین عیوب قوافی مین جو اہل
عرب کے نزدیک ہین وہ عیب کہ قافیے سے تعلق رکھتے ہین یا رجوع کرتے ہین
طرف حرفون اور حرکتون کے یا راجع بحروف و حرکات نہین ہین پس جو راجع بحروف
و حرکات ہین منقسم ہین باقسام عدد حروف یعنی چھ قسمین اون حرفون کی ہین اور چھ
قسمین ان عیبون کی ہین اما جو عیب تعلق تاسیس سے رکھتا ہے ایک سے زیادہ
نہین ہے اور وہ جمع ہونا قافیہ موسس اور ناموسس کا ہے ایک بیت مین جیسے قافیہ
سالم اور مسلم کا اور یہی عیب بعینہ اقتضای وجود و عدم رس یعنی حرکت ماقبل تاسیس
کرتا ہے اسواسطے کہ تاسیس منحصر بالف ہے اور ماقبل الف سوا فتحے کے نہین ہوتا
پس اگر الف اور حرف سے بدل جاوے گا حرکت اوسکی ماقبل کی بھی بدل جاوے گی
مثلاً سالم مین رس ہے اور مسلم مین رس نہین ہے اور تاسیس اور رس مین سوا اسکے
اور اختلاف خیال مین نہین آتا ہے واما آنچہ بدخیل وارد جز اختلاف اشباع نبود و آن
سہ گونہ تواند بود چہ اختلاف بضم و کسر بود یا بضم و فتح بود یا بکسر و فتح و از وجود و عدم
دخیل و وجود و عدم اشباع راجع بود یا جمع موسس و ناموسس ت واما جو عیب
تعلق دخیل سے رکھتا ہے سوا اختلاف اشباع یعنی حرکت دخیل کی نہین ہے اور وہ
تین طرح پر ہوتا ہے یا اختلاف ساتھ ضمے اور کسرے کے جیسے کابل اور کامل مین یا
اختلاف ساتھ ضمے اور فتحے کے جیسے بہادر اور دلاور مین یا اختلاف ساتھ کسرے
اور فتحے کے جیسے تاجر اور ساحر مین اما وجود و عدم دخیل کا اور وجود و عدم اشباع
حرکت دخیل کا راجع ہے طرف جمع موسس اور ناموسس کے اسواسطے کہ دخیل تابع
تاسیس ہے جہان تاسیس نہوگا دخیل بھی نہوگا جیسا قافیہ مل کا ساتھ حاصل کے
کہ ایک قافیہ موسس ہے اور اوس مین دخیل بھی ہے اور ایک ناموسس ہے اور اوس مین
دخیل بھی نہین ہے اور یہ قافیہ عرب مین جائز نہین اور فصحاے عجم جائز رکھتے ہین

جز ۱۰۲

هم واما آنچه تعلق بردف دارد ده نوع تواند بود اوّل جمع مردف بنامردف است دوم جمع
میان واو والف هر دو مدّ سوم جمع میان یا والف هر دو مدّ چهارم جمع میان واوی که ماقبلش
مفتوح بود و واو مدّه پنجم جمع میان واوی که ماقبلش مفتوح بود والف ششم جمع میان
واوی که ماقبلش مفتوح بود ویای مدّ هفتم جمع میان یای که ماقبلش مفتوح بود ویای
مد هشتم جمع میان یای که ماقبلش مفتوح بود و واو مدّ نهم جمع میان یای که ماقبلش
مفتوح بود والف دهم جمع میان واو ویا ماقبل هر دو مفتوح است اما جو عیب که
تعلق ردف سے رکھتا ہے دس طرح پر ہوتا ہے اوّل جمع ہونا مردف اور نامردف کا
جیسے قافیہ خال اور حل کا دوسرا جمع ہونا واو اور الف کا دونوں مدہ جیسے قافیہ
عما اور عمود کا تیسرا جمع ہونا یا اور الف کا دونوں مدہ جیسے قافیہ عمید اور عماد کا
چوتھا جمع ہونا واو ماقبل مفتوح اور واو مد کا جیسے قافیہ قول اور طول کا پانچواں
جمع ہونا واو ماقبل مفتوح اور الف کا جیسے قافیہ قول اور قال کا چھٹا جمع ہونا واو
ماقبل مفتوح اور یای مد کا جیسے قافیہ قول اور قیل کا ساتواں جمع ہونا یای ماقبل
مفتوح کا اور یای مد کا جیسے قافیہ ذیل اور قیل کا آٹھواں جمع ہونا یای ماقبل مفتوح کا
اور واو مد کا جیسے قافیہ ذیل اور طول کا نواں جمع ہونا یای ماقبل مفتوح کا اور الف کا
جیسے قافیہ ذیل اور زال کا دسواں جمع ہونا واو اور یا کا جن دونوں کا ماقبل مفتوح ہو
جیسے قافیہ قول اور قیل کا هم واختلافی دیگر ممکن بود و آن جمع باشد میان واو ویا
هر دو مدّ اما آنرا از عیوب نشمرده کسانیکه واو ویا را که ماقبل ایشان مفتوح بود ردف
نشمرند نزدیک ایشان ازین ده نوع مذکور نوع آخر لذا اعتبار ساقط بود و شش نوع
دیگر که بیش ازان باشد داخل بود در جمع مردف و نامردف است اور ایک اختلاف اور
ممکن ہے اور وہ جمع ہونا واو اور یا دونوں مدہ کا ہے جیسے عمود اور عمید میں اور
اوسکو عیب نہیں جانتے ہیں شاعر کہتا ہے شعر بانت سعاد فقلبی الیوم متبول
متیم اثرها لم یفد مکبول ۔ لکنها خلة قد سیط من دمها ۔ فجع وولع واخلاف وتبدیل
یہ بھی بہتر نہیں ہے خصوصاً غزل میں اور جو لوگ واو اور یا ماقبل مفتوح کو ردف نہیں جانتے

اونکے نزدیک قسم دہم جیسے قول اور قتل جو آخر مین بیان کی ہے اعتبار سے ساقط ہوگی
اور نو قسمین جو باقی رہین اونمین سے چہ قسمین جو قبل اس نوع آخر کی بیان کین داخل ہوگی
جمع مردف اور نامردف مین یعنی ایک جگہہ مردف اور ایک جگہہ غیر مردف ہو و اصناف عیوب
متعلق بحروف سہ نوع اول آنچہ متعلق بود و آنچہ راجع بود با حذو همین اقسام باشد بعینہ
چہ اختلاف این حروف اقتضای اختلاف حذو کند و بر عکس ست اور قسمین عیوب متعلق
بحروف کی تین ہین سے زیادہ نہین ہین کسواسطے کہ جو پہلے بیان کی یعنی دس مین ایک
اعتبار سے ساقط ہے اور چہ قسمین داخل جمع مردف و نامردف ہین باقی رہین تین
قسمین اور جو عیب کہ راجع ہے طرف حذو کے یعنی طرف حرکت ماقبل ردف کے یہی
اقسام ہین بعینہ کسواسطے کہ اختلاف ان حرفون کا مقتضی ہے اختلاف حذو کا اور
برعکس یعنی اختلاف حذو کا مقتضی اختلاف مذکورہ ہے ہم و اما آنچہ راجع بود بروی
سہ صنف باشد یکی آنچہ روی در مختلف باشد و آن دو نوع بود یکی آنکہ دو حرف باشد
قریب المخرج و دیگر آنکہ قریب المخرج نباشد صنف دوم آنچہ بسبب اختلاف توجیہ
بود و آن هم سہ گونہ بود چہ اختلاف بالضم و کسر بود یا بالضم و فتح یا بالفتح و کسر صنف سوم
آنچہ بسبب اختلاف مجری بود و آن سہ گونہ بود بر قیاس گذشتہ و اما اختلاف
بوجود توجیہ و عدمش یا بوجود مجری و عدمش از اعتبار خارج بود چہ اقتضای ازالت
تشابہ کند اصلا ست و اما جو عیب کہ متعلق بروی ہے تین طرح پر ہے اول اختلاف روی
اور اسکی دو قسمین ہین قسم پہلی وہ کہ دو حرف ہون قریب المخرج جیسے میم اور نون ایک جگہہ
میم روی ہو ایک جگہہ نون اسکو اکفا کہتے ہین قسم دوسری وہ کہ قریب المخرج نہون
جیسے با اور را یہ بڑا عیب ہے اور اسکو اجازہ کہتے ہین دوم عیب جو متعلق روی ہے
بسبب اختلاف توجیہ یعنی حرکت ماقبل روی کے وہ تین طرح پر ہے اسواسطے کہ
اختلاف بضم و کسر ہوگا مثل دُر و در اور خضر یا اختلاف بضم و فتح ہوگا مثل دُر و دَر و قمر یا اختلاف
بفتح و کسر ہوگا مثل قمر و خضر سوم عیب جو متعلق روی ہے وہ بسبب اختلاف مجری کے
یعنی حرکت روی متحرک کے ہوتا ہے بر قیاس گذشتہ یعنی بضم و کسر جیسا قالو اور قالہ مین

یا بضم اور فتح جیسا قائلہ اور قالہ میں یا بفتح وکسر جیسا قالہ اور قالہ میں وا ما اختلاف
ساتھ ہونے اور نہونے توجیہ کے جیسا قمر اور قمر میں یا اختلاف ساتھ
ہونے اور نہونے مجرے کے جیسا علمہ اور علیہ میں اعتبار سے خارج ہے یعنی قابل
اعتنا نہیں اسواسطے کہ اقتضاے ازالت تشابہ کرتا ہے مطلقاً یعنی اس میں کسیطرح کا
تشابہ نہیں ہے پس قافیہ عیب دار بھی نہوگا ھم واما آنچہ راجع با وصل بود ہم بر سہ گونہ باشد
وآن اختلاف بود بہ واو ویا یا بواو والف یا بالف ویا و بحقیقت راجع باشد با اختلاف مجری واما اختلاف
وصل بجمع یکی از حروف مد با ہا واختلاف بجمع ہای ساکن ومتحرک واختلاف بوجود وعدمش
از اعتبار خارج بود چہ مقتضی ازالت اصل تشابہ باشد ت واما جو عیب راجع او وصل
ہوتا ہے وہ بھی تین طرح پر ہوتا ہے اور وہ اختلاف بواو ویا ہے جیسا قالو اور قالی میں
یا اختلاف بواو والف سے ہے جیسا قالو اور قالا میں یا اختلاف بالف ویا ہے جیسے قالا اور
قالی میں اور حقیقت میں یہ عیب راجع ہوتا ہے طرف اختلاف مجرے یعنی حرکت روی
متحرک کی وآما اختلاف وصل کا ساتھ جمع ہونے ایک حرف مد کے ساتھ حرف ہا کے
جیسا قالو اور قالہ میں اور اختلاف وصل کا بجمعیت ہاے ساکن ومتحرک جیسا کہ حملہ و
حملہا میں اور اختلاف وصل کا بوجود وعدم جیسا کہ حمل اور حملہ اعتبار سے خارج ہے
کسواسطے کہ اصل تشابہ ان میں زائل ہے یعنی اختلاف کے ساتھ کچھ تشابہ چاہیے
یہاں کسی طرح کا تشابہ بھی نہیں ہے پس ما نحن فیہ سے خارج ہے ھم واما اختلاف بخروج ہم
سہ نوع بود چہ یا بجمع واو ویا بود یا بجمع واو والف یا بجمع یا والف وہر سہ راجع بود با اختلاف
نفاذ وحکم اختلاف خروج بجمع وجود وعدمش ہم از اعتبار خارج بود واین عیب ہا
متعلق بود بحروف وحرکات ت واما اختلاف متعلق خروج بھی تین طرح پر ہے اسواسطے کہ
یا بجمع واو ویا ہوگا جیسے فخطابہو وبکتابہی یا بجمع واو والف جیسے لم یطلبہو ولم یطلبہا
یا بجمع یا والف جیسے بعتابہی وکتابہا اور یہ تینوں راجع ہیں باختلاف نفاذ یعنی حرکت
وصل متحرک اور حکم اختلاف خروج کا بھی بجمع وجود وعدم اعتبار سے خارج ہے اور یہ عیب عیب متعلق ہیں
بحروف وحرکات ھم اما عیب ہای کہ بحروف وحرکات متعلق نبود ویا بسبب اعادہ قافیہ بود وآن چنان بود

که کلمه که بر قافیه مشتمل بود بلفظ و معنی مکرر شود و یا بسبب آن بود که قافیه را از صیغه مستعمل تحریف
کنند تا اشتراک حاصل آید مثلاً ابراهیم با ابرهیم کنند چون قافیه نعیم و کریم باشد یا لفظی را
قافیه کنند که معنی را بآن اختصاصی نبود مثلاً اگر قافیه سجود و شهود باشد و ذکر باری تعالی
در موضع قافیه افتد از اسمای او تعالی ودود ایراد کنند و ایراد این اسم را جز رعایت قافیه
وجهی نبود و یا لفظی را قافیه کنند که جزو سخنی باشد و جزو دیگر در اول دیگر بیت بود مثلاً
در شعری که قافیه کرم و علم باشد لم از لم یفعل قافیه کنند و یفعل در اول بیت دیگر بیاورند

ت یا وہ عیوب جو حروف اور حرکات سے تعلق نہین رکھتے ہین کسی طرح پر ہین
یا وہ عیب بسبب اعادۂ قافیہ ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ جو کلمہ کہ مشتمل قافیہ ہے
لفظ و معنی مین مکرر ہو یعنی لفظ بھی ایک اور معنی بھی ایک جیسے لسان اور لسان دونون
بمعنی زبان پس اگر لفظ بدل جاے جیسے لسان اور زبان قافیہ ہوگا یا معنی بدل جائین
جیسے لسان ایک جگہہ بمعنی زبان اور ایک جگہہ بمعنی زبانہ ترازو قافیہ ہوگا یا وہ عیب
بسبب اسکے ہوتا ہے کہ قافیہ کو صیغۂ مستعمل سے تحریف کرین اسواسطے کہ باہم مشابہت
ہو جاے یعنی عینیت دور ہو جاے فی الجملہ تغایر پیدا ہو مثلاً ابراہیم کو ساتھ ابرہیم کے
قافیہ کرین مطلع مین جب قافیہ نعیم و کریم ہو قصیدے مین پس قافیہ کرنا ایک کلمہ کا
بتحریف بیجا ہے یا وہ عیب یون ہوتا ہے کہ ایسی لفظ کو قافیہ کرین کہ معنی کو اوس
لفظ سے خصوصیت نہو جیسے ودود بمعنی دوست اور ایک اسم اسمای باری تعالی سے بھی ہے
پس جب قافیہ سجود اور شہود کا ہو اور ذکر باری تعالی موضع قافیہ مین پڑے اسمای باری تعالی سے
ودود ایراد کرین اور یہ وارد کرنا اس کلمہ اسم کا فقط برعایت قافیہ ہو اور کوئی وجہ نہو حاصل
یہ کہ ودود اور قادر اور متکلم صفت واقع ہوتے ہین پس رب ودود اور رب قادر کہنا چاہیے
کہ معنی کو خصوصیت ہو جاے یا عیب قافیے کا یہ ہے کہ ایسی لفظ کو قافیہ کرین کہ وہ جزو
ایک سخن کا ہو اور دوسرا جزو اوسکا اول بیت ثانی مین ہو مثلاً جس شعر مین قافیہ کرم
اور علم کا ہو لفظ لم کو قافیہ کرین لم یفعل سے اور یفعل کو اول بیت ثانی مین لائین هم و
عیوب قافیه علی الاجمال سه صنف باشد انچه البته نشاید که ایراد کنند و اگر کسی ایراد کنند

آن شاذ شمرند ب انچه ایرادش قبیح بود اما استعمال آن شعررا از روی ضرورت اتفاق
افتد ج انچه استعمال آن بسیار باشد اما مستحسن نبود و از عیوب مذکور بعضے را القاب مخصوص
باشد و بعضے را نباشد یت اور عیوب قافیہ کے جملاً تین قسم پر ہین اول وہ کہ یقیناً سنجا ہے کہ ایراد کرتے
اور اگر کوئی ایراد کرے اوسکو شاذ جانتے ہین دوم وہ کہ ایراد اوسکا قبیح ہو اما استعمال
اوسکا شعر مین از روی ضرورت کے اتفاق پڑے سوم وہ کہ استعمال اوسکا بہت ہو
مگر مستحسن نہو یعنی ایک قسم ایسی ہے کہ استعمال اوسکا عند الضرورۃ بھی جائز نہین ہے
اور دوسری قسم ایسی ہے کہ عند الضرورت جائز ہے مگر قبیح ہے اور تیسری قسم ایسی ہے
کہ بیضرورت بھی روا ہے مگر قبیح ہے اور عیوب مذکورہ مین بعض کے القاب مخصوص
ہین اور بعض کے القاب نہین ہین ھم و از القاب مشہور یکی اقوا است و آن اختلاف
مجری باشد و البتہ روا نبود ت اور القاب مشہورہ سے ایک اقوا ہے اور وہ اختلاف
مجرے یعنی حرکت روی کا ہے جیسے قائُو اور قائِلِہ بضم و کسر اور قائِلہ اور قائَلہ بضم و فتح اور
قائَلہ اور قائِلہ بفتح و کسر اور یہ مثالین سابق بھی لکھی گئی ہین پس یہ اختلاف البتہ روا نہین ہے
اور اقوا بالکسر تمام ہونا زاد کا پس اس قافیے کا لانا ایسا ہے گویا زاد شاعر کا تمام ہوا
غیاث سے اور منتخب مین بمعنی خالی شدن منزل اور محتاج اور درویش گردانیدن اور
مختلف گردانیدن قافیہا بحرکات و در منزل خالی فرود آمدن و مسافرت کردن و بے توشہ
شدن و خالی شدن شکم از طعام و بسیار مال شدن و بی مال شدن لکھا ہے ھم دوم اکفا
و آن اختلاف حروف روی باشد لے اعتبار قرب مخرج و ہم البتہ روا نبود سوم اجازت
و آن اختلاف حروف روی باشد بشرط آنکہ در مخرج متقارب باشند مانند تا و طا یا سین و صاد
و این نوعی است از اکفا ت اور دوسرا اکفا ہے اور وہ اختلاف حروف روی کا ہے
بدون اعتبار قرب مخرج یعنی اعتبار قرب مخرج کا اس مین ضرور نہین ہے قریب المخرج
ہون یا نہون اور یہ البتہ روا نہین ہے اور اکفا بالکسر کرنا طرف کا
تا جو کچھ کہ اوس مین ہو گر جائے اور خم دینا کمان کو اور ایک نوع عیب قافیہ ہے
کہ بعض ابیات مین حرف روی اور ہو اور بعض مین اور منتخب سے اور غیاث مین لکھا ہے

کہ اکفا عیب قافیہ ہے کہ روی یا قید مختلف ہو بشرطِ قرب مخرج جیسے صباح اور سیاہ
اور بحر اور شہر تتمہ اعیب اجازت ہے اور وہ اختلاف حروف روی کا ہے بشرطیکہ
مخرج مین متقارب ہون جیسے تا اور طوی اور سین اور صاد اور یہ ایک نوع ہے
اکفا کی یعنی اکفا عام ہے اور اجازہ خاص اور اجازہ بزا رمعجمہ روا رکھنا اور چوڑ دینا
اور دستوری دنیا اور ایک قافیے مین ایک جگہہ طوی اور ایک جگہہ دال روی لانا
منتخب سے اور صاحب غیاث نے معنی خرآد مین لکھا ہے کہ ماخذ اس لفظ کا کتب
معتبرہ لغات عرب مین پایا نگیا اور ملا نور الدین ظہوری نے خوان خلیل مین نہاد اور
خراد کا قافیہ کیا ہے ظاہرا طوی خرآط کی فارسیون نے اپنے تصرف سے تا و ترشیت
بدل کے بجہت قرب مخرج دال سے مبدل کی ہے اور صراح مین لکھا ہے کہ باصطلاح
شعرای عرب اس عمل کو اجازہ کہتے ہین کہ ایک مصرع مین حرف روی طا مہملہ کو لانا
او مصرع دیگر مین دال لانا تم کلامہ ح قولہ این نوعی ست از اکفا ظاہرا این قول صحیح نیست
چہ در اکفا حسب تصریح مصنف علام عدم اعتبار قرب مخرج است و در اجازہ اعتبار
قرب مخرج پس اندراج و نوعیت یکی از منافیین نسبت دیگری صورت نہ بندد
مگر آنکہ گویند معنی قولہ بے اعتبار قرب مخرج آنست کہ قرب مخرج دران ضروری نیست
باشد یا نہ وہذا ہو الموافق لما قالہ ابن الحاجب فی المقصد الجلیل لا الاکفا اختلاف الروی
فان یکن مشتبہ بمخرج او یحفظ فہو قد سہلا لیکن صاحب مفتاح و خزرجیہ میگویند اختلاف روی
متقارب المخرج را اکفا گویند و متباعد المخرج را اجازہ و بسیاری از عروضیان دیگر نیز
موافق ایشان آوردہ اند بل معنی اجازہ آنچہ مصنف علام آوردہ در کتابی دیدہ نشد
تم کلامہ ظاہر ہے کہ اعتراض اول کو خود کچھہ سمجھکر دفع کیا اور اعتراض ثانی اگر صراح
اور منتخب بھی دیکھتے نکرتے کسواسطے کہ منتخب اور صراح مین لکھا ہے کہ اجازہ اوسکو
کہتے ہین کہ ایک قافیے کے روی طوسے اور ایک قافیے کی روسے دال ہو اور دال اوس
طوسے قریب المخرج ہین چنانچہ رسالہ مطبوعہ سید حسن قاری مین یہ عبارت لکھی ہے
کہ مخرج طا اور دال بی نقطہ و تا می قرشت از سر زبان ست فافہم ہم چہارم سنادوآن.

چند نوع بود ا جمع موسس و ناموسس ب جمع مردف و نامردف ج اختلاف ردف بواو والف یا بیا والف در حرف مد د اختلاف ردف بیای غیر مد که ماقبلش مفتوح بود ہ اختلاف توجیہ و سہ قسم اول روا نبود چہارم قبیح بود اما استعمال کنند بنادر و پنجم بسیار استعمال کنند و فحش از قبیح چہارم کمتر بود و بعضے اختلاف توجیہ بضم و کسر روا دارند قیاس بر اختلاف ردف بواو و یا در ہمہ مواضع قبح این ہمہ نوع اختلاف از دیگر انواع کمتر شمرند ـ ت چوتھا عیب قافیے کا سناد ہے اور سناد بالکسر لغت مین معنی معاونت اور اصطلاح اہل عروض مین جو عیب کہ قبل روی کے ہو اور وہ کئی طرح پر ہے اول جمع ہونا موسس اور ناموسس کا یعنی ایک جگہہ الف تاسیس ہو اور ایک جگہہ نہو جیسا سالم اور مسلم مین دوم جمع ہونا مردف اور نامردف کا یعنی ایک جگہہ حرف ردف ہو ایک جگہہ نہو جیسا طورا ور طہر کہ عربی مین حرف ردف مد ہوتا ہے سیوم اختلاف ردف کا بواو والف جیسے طول اور قال یا بیا والف حرف مد مین جیسے قال اور قیل چہارم اختلاف ردف کا بیا سے غیر مدہ کہ ماقبل اوسکا مفتوح ہو ساتھ یا سے مدہ کے جیسے ذیل اور قیل پنجم اختلاف توجیہ کا جیسے قُل اور حَل اور حِل اور تین قسمین پہلی سناد کی روا نہین ہین مطلقاً اور چوتھی قسم قبیح ہے مگر استعمال کرتے ہین بندرت یعنی کبھی کبھی اور پانچوین یعنی اختلاف توجیہ بہت استعمال کرتے ہین اور قبح اوسکا چہارم سے کمتر ہے اور بعضے اختلاف توجیہ کا بضم و کسر روا رکھتے ہین اور قیاس کرتے ہین اختلاف ردف بواو و یا پر یعنی اختلاف توجیہ کا بضم و کسر جیسے قُل اور حِل ہے مثل اختلاف ردف بواو و یا ہے جیسے عمود اور حمید اور جیسے وہ جائز ہے ویسے یہ جائز ہے اور سب مواضع مین قبح اس نوع اختلاف کا اور انواع سے کمتر جانتے ہین ح مخفی نماند کہ نوع ششم از انواع سناد باقی ماندہ و آن اختلاف اشباع یعنی حرکت دخیل است چنانکہ در عالِم و عالَم بکسر لام یکی و بفتح لام دیگر تم کلامہ ظاہر ہے کہ سناد کہتے ہین اوس عیب کو جو ماقبل ردی کے ہو اس صورت مین صورت قُل اور حِل اور عالِم اور عالَم کی ایک ہے آور توجیہ عام ہے اور اشباع خاص پس اشباع داخل توجیہ ہر صاحب جائیکو

یہ بھی یاد نہین کہ خود قبل اسکے بیان توجیہ مین حاشیہ لکھا ہے کہ فرق در توجیہ و اشباع
آنست کہ توجیہ عبارت ست از حرکت ماقبل روی ساکن خواہ آن حرف ماقبل دخیل باشد
مثل ہیم کامل ورابل یا نباشد چنانکہ میم قمر و رمز و اشباع عبارت ست از حرکت دخیل کہ
مابعد تاسیس بود خواہ روی آن ساکن بود خواہ متحرک پس نسبت عموم من وجہ درمیان
این ہر دو متحقق ست تم کلامہ ھم پنجم ایطا و آن اعادت قافیہ بود و چندانکہ تکرار قافیہ بیکدیگر
نزدیکتر بود قبحش زیادت بود و ایراد لفظ مشترک مانند عین بمعنی مختلف ایطا نبود و ہمچنین
اگر لفظ در اصل یکے بود و بتصریف یا وجوہ استعمال مختلف شود اختلافی کہ اقتضاے
اختلاف لفظ یا معنی کند مثلاً رجل و الرجل یکی نکرہ و دیگر معرفہ و لم تضربی و لم تضرب یکے
مخاطبہ مونث و دیگر مغایبہ او و غلام و غلامی یکی بیای اطلاق و دیگر بیای اضافت
بانفس خود و امثال این ایطا نبود و اما برجل و لرجل و یضرب و تضرب و امثال این
ایطا بود ت پانچوان عیب قافیے کا ایطا ہے اور ایطا بمعنی پامال کردن و پامال کنانید
بمنتخب اور غیاث سے اور اصطلاح اہل عروض مین تکرار قافیہ لفظاً و معناً ہے اور جتنی کہ
تکرار قافیہ یکدگر سے نزدیکتر ہو قصیدے مین قبح اوسکا زیادہ ہوگا لکھا ہے کہ
کہ اقل قصیدہ سات بیتین ہین پس اگر اعادہ قافیہ کا بعد سات بیتون کے ہو گویا
اعادہ قصیدۂ ثانی مین ہے اور اسیطرح اگر اعادہ فن دیگر مین ہو مثلاً تمہید کے بعد
مدح شروع کرے اور اعادہ قافیے کا عمل مین لائے کچھ باک نہین ہے کذا قال السکاکی
اور وارد کرنا لفظ مشترک کا مانند عین کے بمعنی چشم و آفتاب و ذات و چشمہ وغیرہ بمعنی
مختلف ایطا نہین ہے یہی ہے مذہب جمہور کا مگر خلیل تکرار قافیہ باختلاف معنی بھی
داخل ایطا جانتا ہے الا باختلاف اسم و فعل مثل ذہب اسم بمعنی زر اور فعل بمعنی رفت
یہ ایطا سے اوسکے نزدیک خارج اور اسیطرح اگر لفظ اصل مین ایک ہو اور بسبب
تصریف کے یعنی گردان کے یا بوجوہ استعمال مختلف ہو پس وہ اختلاف کہ مقتضی اختلاف
لفظ ہو یعنی اوس سے اختلاف لفظ ہو جائے یا مقتضی اختلاف معنی ہو یعنی اوس سے اختلاف معنی ہو جائے مثلاً رجل
اور الرجل کہ ایک نکرہ ہے یعنی کوئی مرد اور دوسرا معرفہ ہے یعنی یہ مرد اور لم تضربی اور

لم تضرب باشباع ایک صیغہ مونث حاضر کا اور ایک صیغہ مونث غایب کا اور غلام
باشباع اور غلامی ایک بیای اطلاق اور ایک بیای اضافت طرف اپنی ذات کے
یعنی غلام میرا اور امثال اسکی ایطا نہین ہے کسواسطے کہ الرجل اور رجل مین تغایر معنی
ہوگیا اور لم تضربی اور لم تضرب مین اور غلام اور غلامی مین تغایر لفظی ہوگیا اما برجل ور
رجل اور یضرب اور تضرب اور امثال اسکی داخل ایطا ہین ح قولہ یضرب و تضرب
مخفی نماند کہ حکم شنوالف الرجل از رجل بسبب شدت اتصال افادہ آن میکند کہ در یضرب
و تضرب نیز ایطا نباشد چہ اتصال یای یضرب تای تضرب کمتر از اتصال الرجل نمی نماید
واللہ اعلم تم کلامہ فتامل کہ الرجل اور یضرب اور تضرب مین اتصال الف ولام اور یا اور
تا سے غرض نہین جیسا کہ صاحب حاشیہ نے گمان کیا ہے غرض یہ ہے کہ الرجل اور
رجل مین صورت معنی کے بدل گئی اور معنی متغایر ہوگئے بخلاف یضرب اور تضرب کے
کہ صورت معنی کی ایک رہی اور آخر لفظ بھی ایک ہی رہا فقط حضور اور غیبت باعث
تغایر نہین ہے م ششم تضمین و آن تعلق آخر بیت بود باول دیگر بیت چنانکہ در بیشتر
گفتہ آمد و این تضمین غیر آنست کہ در صنعت ہای شعر افتد و آن ایراد شاعر بود در اثنای
شعر خود بیتے مشہور کہ بر ہمان وزن و قافیہ بود از شعر دیگری بر سبیل استشہاد و یا تمثیل
انیست انچہ واجب نمود ایراد آن از علم قافیہ شعر تازی واللہ اعلم ت چھٹا عیب
قافیے کا تضمین ہے اور وہ تعلق آخر بیت کا ہے ساتھ اول بیت ثانی کے جیسا کہ
بیشتر کہا گیا مثل لم کے کہ آخر بیت اول مین قافیہ ہو اور یفعل شروع بیت ثانی ہی
اور یہ تضمین سوا اوس تضمین کے ہے کہ داخل صنائع شعر ہے اوسکی صورت یہ ہے
کہ شاعر اپنی شعر مین شعر مشہور شخص غیر کا ہم وزن اور ہم قافیہ بر سبیل استشہاد یا تمثیل
ضم کرے یہ سب ہے جو کچھ کہ واجب تھا ایراد اوسکا علم قافیہ سے شعر تازی مین واللہ اعلم
م **فصل ششم** در حروف و حرکات قوافی بنزدیک پارسی گویان و ذکر ردیف حرف
ہا سیس را در شعر پارسی اعتباری نیست و کسانیکہ اعتبار کردہ اند ملاحظہ شعر عرب کردہ اند
و حال ایشان ہمانست کہ حال کسانیکہ بر اوزان خاص بعرب شعر فارسی گفتہ اند و جولان

تاسیس ساقط شود دخیل ہم ساقط شود واز حرکات رس واشباع ساقط شود ۔ فصل
ہشتم حروف وحرکات قوافی مین نزدیک فارسی گویون کے اور ذکر ردیف مین حرف
تاسیس کو شعر فارسی مین کسیطرح کا اعتبار نہین ہے اور جن لوگون نے اعتبار کیا ہے
ملاحظہ شعر عرب کا کیا ہے یعنی بتقلید عرب کہا ہے اور باب لزوم مالا یلزم سے جانا ہے
اور حال اون لوگون کا وہی ہے جیسے اوزان عرب مین تقلیداً شعر فارسی لکھے ہین اور
جب تاسیس ساقط ہوا حرف دخیل بھی ساقط ہوا اور حرکتون سے رس اور اشباع
دونون حرکتین ساقط ہوئین کس واسطے کہ رس حرکت ماقبل تاسیس اور اشباع حرکت
دخیل کا نام ہے ۔ ردف در فارسی ہر حرف کہ اتفاق افتد شاید خواہ حرف مد خواہ
غیر آن وواجب بود کہ در ہمہ قصیدہ یکحرف بود بعینہ و ساکن بود و حرکت ماقبل او یعنی
حذو یکحرکت بعینہ بود مثال ردف حرف علت الف در کار و بار و واو در دور و سور و یا
در تیر و شیر و حرفی کہ بواو ماند در گور و شور و حرفی کہ بیا ماند در دیر و زیر و مثال حرفہائے
دیگر را در کرد و مرد و سین در دست و بست و کاف در بکر و فکر ۔ اور ردف فارسی
مین جو حرف کہ اتفاق پڑے سزاوار ہے خواہ حرف مد خواہ غیر مد اور واجب ہے
کہ تمام قصیدے مین ایک حرف پڑے بعینہ اور ساکن ہو اور حرکت ماقبل اوسکی
یعنی حذو ایک حرکت بعینہ ہوتی ہے مثال ردف حرف علت کی جیسے الف کار و بار
مین اور واو دور اور سور مین یعنی سرور اور یا تیر اور شیر مین اور وہ واو جو مدہ سے
مشابہ ہے جیسا گور اور شور مین بحرکت مجہولہ اور وہ حرف جو یائے مدہ سے مشابہ ہے
جیسا دیر و زیر مین بحرکت مجہولہ اور مثال اور حرفون کی جو غیر مدہ ہین جیسے را کرد و
مرد مین اور سین دست و بست مین اور کاف بکر اور فکر مین معلوم کیا چاہیے کہ
اہل عروضیون نے ردف فقط حروف مدہ کو قرار دیا ہے اور غیر مدہ کو اس جگہہ قید کہا ہے
اور قید کو حصر کیا ہے دس حرفون پر یعنی با و خا و را و زا و سین و شین و غین و فا
و نون و ہا اور مثالین یہ لکھی ہین ابر و صبر و تخت و بخت و خود و بد و بزم و رزم و دست
و مست و دشت و گشت و مغز و نغز و گفت و سفت و بند و پند و چہر و مہر اور حرف ردف کا

بعینہ ایک حرف ہونا تمام قصیدے مین اور اوسکی حرکت ماقبل یعنی حذو کا ایک حرکت
ہونا بعینہ لبس جو کچھ اسکے خلاف ہے اور جمع ہونا حرکت معروف اور مجہول کا مثلاً
دور اور شور مین ان سب کا حال عیوب مین لکھا جاوے گا یہان تصریح اوسکی ضرورت نہین
رکھتی هم وآما روی باشد که یکحرف بود و باشد که دو حرف بود اول را مفرد خوانند و دوم را
مضاعفت واما روی کبھی ایک حرف ہوتا ہے اور کبھی دو حرف اول کو روی
مفرد کہتے ہین اور دوم کو روے مضاعف اور عروضیون نے اس جگہہ ردف کو ذکر
کہا ہے ایک کو ردف اصلی اور ایک کو ردف زائد هم و روی مفرد باشد که حرف مد بود
مانند الف در جدا و در واو یا در بهی و صبی و واو در راسو و پهلو و شبیه بیا در دعوی و معنی
شبیه بواو در نیکو و مینو و باشد که غیر مد بود مانند ذال در کرد و مرد و را در گذر و سفرت
اور روی مفرد کبھی حرف مد ہوتا ہے جیسا الف جدا اور روا مین اور یا بھی اور صبی مین
اور واو راسو اور پہلو مین اور راسو یعنی نیولے کے ہے اور شبیہ بیا جیسا دعوی اور معنی مین
اور شبیہ بواو جیسا نیکو اور مینو مین اور کبھی روی مفرد غیر مد ہوتی ہے مانند حرف ذال کے
کرد و مرد مین اور مانند حرف را کے گذر اور سفر مین هم و روی مضاعف از حرفهای مدود
بود و بیشتر طهای مخصوص اما شرطها آن بود که قافیه مردف بود و ردف یکی از حروف مد بود
وآن دو حرف که روی باشد هر دو در کلمه اصلی باشند و حرف اول یا و واو هر دو
مجهول الحرکة باشندت اور روی مضاعف حروف ممدوده سے ہوتی ہے اور اوسمین
شرطین ہین اول یہ کہ قافیہ مردف ہو دوسرے یہ کہ ردف ایک حروف مد سے ہو
تیسرے یہ کہ وہ دو حرف روی کے کلمے مین اصلی ہون چوتھے یہ کہ حرف پہلا یا او
واو کا دونون مجہول الحرکۃ ہون جیسے بیخت اور سوخت کہ قافیہ مردف ہے اور واو
اور یا انمین حروف مد ہین اور دونون حرف روی یعنی خا اور تا کلمے مین حرف اصلی
ہین اور حرف اول واو اور یا کا یعنی با اور سین بیخت اور سوخت مین مجہول الحرکۃ ہین
صاحب حاشیہ نے لفظ واو کو دور کرکے یہ عبارت لکھی ہے کہ اول یا هر دو مجهول الحرکۃ
باشند اور نیچے اس عبارت کے لکھا ہے از دو حرف روی اور اوسپر یہ حاشیہ لکھا ہے

ح قولہ اول یا ہر دو مجہول الحرکتہ باشند ظاہر آنست کہ در بیشتر ازین کلمات ممثلہ ما بعد ہر دو حرف روی مضاعف ساکن واقع شدہ مثل رست وساخت و یافت و دشت و دست آری در بعضی از کلمات پارس و کار و حرکت حرف اول مختلسہ است اما حرکت مجہولہ در کدام ازین کلمات بر اول وثانی حروف روی یافتہ می شود معلوم نیست کہ مصنف علام از حرکت مجہولہ چہ ارادہ ساختہ است تم کلامہ قتائل ایک مرد قابل نے کہ ناآشنای علم طب تھے حاشیہ میزان الطب پر لکھا اور تپ نوبہ کی جگہ نوبت کے معنی لغت مین دیکھکر حاشیہ پر ثبت کیے کہ نوبت چیزی ست کہ بر در شاہان می نوازند الحق کہ بدون فہم معنی کے حال تحریر کا ایسا ہی ہوتا ہے اور معلوم ہو کہ بعضے نسخون مین وہ عبارت ہے جو لکھی گئی اور بعض نسخون مین یہ عبارت ہے کہ و حرف اول یا ہر دو مجہول الحرکتہ باشند پس محشی نے با کو جو بای موحدہ ہے یا بیای تحتانی پڑھ کر مطلب کو خراب کیا ہے ورنہ معنی یون ہی بنتے ہین کہ حرف اول ساتھ دونون حروف ردی کے مجہول الحرکتہ ہو مثلاً بخت مین حرف با کہ خا اور تا سے ملا ہوا ہے اور دوست مین واو کہ سین اور تا سے ملا ہوا ہے مجہول الحرکتہ ہو پس اس صورت مین بھی وہی معنی ہوتے ہین م اما حرف ہای کہ در روی مضاعف افتد باستقرا معلوم شدہ ست کہ حرف اول یکے ازین ہفت حرف باشد خا و را و سین و شین و فا و نون و زا کہ درین لفظہا مجتمع اند خفنش زرس و حرف دوم یکے ازین شش حرف باشد یا و تا و جیم و دال و سین و کاف کہ درین لفظہا مجتمع اند سکت بجد و وقوع آن در امثال این کلمات است رست نیست دوست بیست داشت گوشت یافت کوفت زلفت ساخت بخت دوخت کاشک کوشک کارد مورد راند بانگ پارس جاماسپ کوفج نیرنگ غیژد کرو ژدست ولیکن جو حرف کہ روی مضاعف مین واقع ہوتے ہین باستقرا و تلاش معلوم ہوا ہے کہ حرف اول ان سات حرفون سے ہوتا ہے جو مرقومہ متن ہین اور مجموعہ اونکا خفنش زرس ہی یعنی سخن اوسکا عمیق اور تہ دار ہے اور حرف دوسرا ان چھہ حرفون سے ہوتا ہی جو مرقومہ متن ہین اور مجموعہ اونکا سکت بجد ہی یعنی خاموش ہوا اوسکو شش یا جد مقابل ہزل ہے

عمیق اور تہ دار

کنز اور غیاث سے اور مثالین انکی جو مرقوم متن ہین اور حروف ثانی مین جو کاف ہے
اوس سے مراد کاف پارسی اور کاف تازی دونون ہین اور مثالون مین بیست بمعنی بایست
با ثانی مجہول امر ہے ایستادن سے یعنی توقف کن برہان سے اسواسطے کہ ما قبل ہدہ
حرکت مجہولہ شرط مین داخل ہے اور بیخت صیغہ ماضی ہے بیختن سے بابا رفارسی بروزن
ریختن بمعنی پیچیدن برہان سے اور کاشک مخفف کاشکے ہے کہ اصل مین کاشکہ تھا
ہای مختفی کہ کاف بیانی کے آخر مین تھی بسبب کسرے کے یای تحتانی سے بدل ہوئی
کاشکے ایک لفظ ٹھہرا جواہر الحروف اور غیاث سے اور کوشک بسکون ثالث بنای بلند
اور قصر کو کہتے ہین برہان سے اور کارد بمعنی کزلک ہے کہ عربی ہین اوسکو سکین کہتے ہین
اور مورد بضم اول و سکون ثانی مجہول و ثالث و دال ابجد نام ایک درخت کا ہے کہ اوسکو
آس کہتے ہین پتی اوسکی نہایت سبز اور تر و تازہ ہوتی ہین اور دواؤن مین استعمال
کرتے ہین اور بسبب نہایت سبزی کے زلف محبوب سے نسبت دیتے ہین اور نسخے
مہر و نگین آیا ہے برہان سے اور پارس بابای فارسی نام ایک ولایت کا ہے اور وہ
چار شہر ہین شیراز اور سپاہان اور کرمان اور سبزوار اور استعمال مین ایک حرف
پارس کا زیادہ وزن سے آتا ہے کشف اللغات سے اور بمعنی یوز اور نام پہلو بن سام
بن نوح علیہ السلام بھی ہے برہان سے اور جاماسپ بابا رفارسی نام حکیم کا کہ وزیر گشتاسپ
شاہ کا تھا اور جاماسپ نامہ اوسکی مصنفات سے ہے کذا فی الکشف اور کوفج کو برہان
اور جہانگیری مین بفتح فا لکھا ہے بمعنی نام جماعت کہ کوہستان کرمان مین رہتی ہین
اور کوفجان کو برہان مین بروزن بوستان اور کشف مین بافا موقوف بمعنی جماعت مذکور
اور قفس لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کوفج بفتح فا و سکون فا دونون طرح آیا ہے اور محتمل
کہ بسکون فا مخفف کوفجان ہو اور نیز بکسر ح نیز اول ثانی کشیدہ و برای فارسی زدہ گیاہیست
کہ بر درخت پیچد و بعربی عشقہ گویند کذا فی البرہان اما با کاف دیدہ نشد شاید مثل کاشک
افزودہ باشند تم کلامہ برہان مین لفظ نیز بدون کاف ہے اور یہان مع الکاف اور
دونون حرف روی کے اصلی درکار ہین ایسا قیاس مفید نہین اور غیر شروح غیر بکسر اول

و یا مجہول وزای فارسی نعرہ امر غیژیدن است کہ بمعنی بزانو و چہار دست و پا نشستہ رفتن است
مانند طفلان و بزیادت دال چنانکہ مصنف آوردہ دیدہ نشد شاید در بعض السنہ دال را
زائد کردہ باشند مثل کاف در سکاشک واللہ اعلم تم کلامہ ظاہر ہے کہ غیژ امر او غیژیدن
مصدر برہان مین لکھا ہے اور یہان غیژد مع الدال آیا ہے اور دونون حرف روی کے
اصلی درکار ہین کیا عجب کہ مثل غیژیدن سکے غیژدن بھی مصدر آیا ہو جیسے گزرانیدن اور
گذاردن وگستریدن اور گستردن وغیرہ اور غیژد ماضی اوس سے ہو اور کروژدم کروژ
بواو مجہول بمعنی نشاط و اندوہ از لغات اضداد است کذا فی الغیاث اما حال دال را برحال
دال غیژد قیاس باید فرمود تم کلامہ یہ قیاس صاحب حاشیہ کا بکار آمد نہین کہ برہان اور
کشف مین یہ لفظ بدون دال ہے اور یہان مع الدال اور دونون حرف روی کے اصلی درکار
ہین سوا اسکے برہان مین کروژ بروزن خروس لکھا ہے اور یہان حرکت ماقبل ردف
مجہولہ چاہیے شاید کہ کروژدن بھی کوئی مصدر آیا ہو م واین دو حرف چون در مقاطع
شعر افتند آنرا در وزن بجای یکحرف شمرند چنانکہ گفتہ ایم و روی مقید باسغد سنے توجیہ
و ابن جنس در قافیہ تازی واقع نباشد و اما اگر در مقاطع نباشد اتصال این دو حرف
یا بحرفے ساکن بود یا بحرفے متحرک و اگر بحرف ساکن بود چنانکہ در لفظ راستی روی مطلق
بود چہ ہر دو حرف روی را متحرک شمرند و اگر اتصال شان بحرفی متحرک بود چنانکہ گویم
راست شو اگر یکحرف در زدیدہ شود تا بروزن فاعلن شود روی را یکحرف بیش نباشد
و اگر ہر دو حرف مستوفی در نطق آرند تا بروزن مفتعلن شود ہر دو حرف روی متحرک باشد
و روی درینصورت سنے وصل باشد و بر حابہ چون روی دو حرف متحرک باشد و متصل باشد
بوصل اسم مجری بآن حرکت لائق تر باشد کہ بوصل پیوستہ بود و حرکت اول را آن اولی کہ
باسمی دیگر خوانند و ہمچنین چون ہر دو حرف متحرک باشند یا یکی و بوصل متصل نباشد اسم مجری
بران جسر کتہا لائق نباشد و این حکمہا کہ گفتہ آمد خاص ست باین لغت ت اور یہ
دو حرف یعنی روی مضاعف کہ دونون ساکن ہین جب آخر شعر مین واقع ہوتے ہین
اونکو وزن مین بجای یکحرف شمار کرتے ہین جیسا کہ کہا ہمنے اول کتاب مین اور روی

مفید ہوگی نہ توجیہ سے گے یعنی حقیقت مین مثلاً لفظ راست مین تا روی ساکن ہے اور
سین اوسکے ماقبل بقیاس تازی متحرک چاہیے تھا اور حرکت اوسکی توجیہ ہوتی اور یہان
سین دوسرا حرف روی کا واقع ہوا ہے اور ساکن ہے پس گویا روی ساکن ہے
بدون توجیہ کے اور اس قسم کا قافیہ تازی مین واقع نہین ہوتا بسبب اسکے کہ دو حرف
روی دونون ساکن اور ماقبل اونکے مدہ وہ بھی ساکن پس وقوع مین حرفون ساکن کا
آخر شعر تازی مین نہین ہوتا اور اگر یہ دو حرف آخر شعر مین نہون حشو مین ہون اتصال
ان دونون حرفون کا یا بحرف ساکن ہوگا یا بحرف متحرک اگر بحرف ساکن ہوگا جیساکہ
لفظ راستی مین کہ یا ساکن سے اتصال ہوا اس صورت مین روی مطلق ہوگی یعنی متحرک
اسواسطے کہ دونون حرف روی کو متحرک شمار کرتے ہین اور راستی کو بروزن فاعلن کہتے ہین
اور اگر اتصال اونکا بحرف متحرک ہو جیساکہ راست شو اگر اس مین ایک حرف وزدیدہ کیجیے
اور بروزن فاعلن کہیے روی پر ایک حرکت سے زیادہ نہوگی کسواسطے کہ ایک وزدیدہ
ہوگیا ایک حرف ہو باقی رہا اوس پر ایک ہی حرکت چاہیے اور اگر دونون حرف مستوفی
اور تمام کردہ شدہ یعنی پر پر مین تا بروزن مفتعلن ہو دونون حرف روی کے متحرک ہونگے
اور روی اس صورت مین بی وصل ہوگی اسواسطے کہ حرف وصل متحرک نہین ہوتا اور
منفصل نہین ہوتا اور بر جملہ یعنی حاصل کلام یہ ہے کہ جب روی دو حرف متحرک ہونگے
اور وصل سے ملین گے جیسے لفظ راستی مین کہ بروزن فاعلن ہے نام مجرے کا اس
حرکت روی کو زیبا ہے کہ مجرے حرکت روی متحرک کو کہتے ہین اور یہان روی متحرک
وصل ساکن سے ملی ہے اور حرکت حرف اول کا بہتر یہ ہے کہ اور نام رکھین کسواسطے کہ
حرف روی دو ہین اور دونون متحرک ایک کی حرکت کا نام مجرے ہوا دوسری کا نام اور
چاہیے اور اسیطرح جب دونون حرف روی متحرک ہون جیسے راست شو مین بروزن مفتعلن
یا ایک حرف متحرک ہو دوسرا ساکن جیسے راست شو مین بروزن فاعلن اور وصل سے
متصل نہو جیسے یہان شو کا شین متحرک اور منفصل ہے وصل نہین ہوسکتا ہے حرف وصل
ساکن اور منفصل چاہیے اس صورت مین اسم مجری ان حرکتون پر لائق ہے اسواسطے کہ

مجری نام حرکت روی متحرک کا ہے جو متصل ہوتا ہے وصل سے اور یہان وصل نہین
اور روی متحرک ہے پس یہ احکام کہ کہے گئے خاص ہین لغت فارسی مین تازی مین یہ
صورتین قافیون کی نہین ہوتی ہم وآما وصل حرفی زائد باشد کہ بعد از روی آید از کلمہ منفصل
نبود و بعضی گفتہ اند وصل ازین شش حرف باشد تا و میم و شین و یا و دال و ہا چنانکہ در سخنت
و سخنم و سخنش و سخنی و گوید و گفتہ می آیدت و اما وصل ایک حرف زائد ہوتا ہے کلمے سے
اور تکرار اوسکی واجب ہوتی ہے اور بعد روی کے آتا ہے اور کلمے سے جدا نہین ہوتا
اور بعضون نے کہا ہے کہ وصل ان چھہ حرفون سے ہوتا ہے تا میم شین یا دال ہا جیسا کہ
سخنت اور سخنم اور سخنش اور سخنی اور گوید اور گفتہ مین آتا ہے ہم واین حصر واجب نیست
چہ یا کہ در خطاب باشد مثلا گوئی تو درین سخنی یا در صفت چنانکہ در لفظ خوش سخنی یا
در نسبت چنانکہ در شہری دیگر باشد و شبیہ بیا کہ در نکرہ آید مثلا گوئی سخنی از سخنہا یا
در تقدیر فعل چنانکہ گوئی اگر گفتمی و کاشکی گفتمی و بخواب دیدم کہ گفتی واین دو حرف باشد
و یکی گرفتہ اندت اور یہ حصر چھہ حرفون پر واجب نہین ہے اسواسطے کہ یای خطاب
جیسا کہ کہے تو کہ تو درین سخنی یعنی تو ہیچ اس بات کی ہے اور یاے کلمہ توصیف جیسا لفظ
خوش سخنی مین یعنی سخن خوش اور یای نسبت جیسا کہ شہری مین یعنی شہر کا رہنے والا
پس یہ یا اور ہے یعنی یاے معروف ہے اور شبیہ بیا یعنی یاے مجہول کہ نکرے مین
آتی ہے مثلا کہے تو سخنی از سخنہا یعنی کوئی سخن سخنون سے یا تقدیر فعل مین ہوتی ہے یعنی
جس مین وقوع فعل ثابت نہو جیسا کہ کہے تو اگر گفتمی یعنی اگر کہتا مین و کاشکی گفتمی یعنی
کاشکے کہتا مین و بخواب دیدم کہ گفتی یعنی خواب مین دیکھا مینے کہ کہتا تھا اور ہی اور یہ
دو حرف ہین یعنی ایک یای معروف اور ایک شبیہ بیا یعنی یای مجہول اور بعضیون نے
ایک ہی یی ہی چھہ حرفون مین ح یعنی شبیہ بیا کہ عبارت ست از یای مجہول تحقیق
حرف مرکب است از الف و یا و تفصیلش در اول کتاب گذشت ہم و نیز الف ندا چنانکہ
گوئی پسرا ازین قبیل است و خارج است از حروف مذکورت اور الف ندا جیسا کہ کہے تو
پسرا یعنی ای پسر اسی قبیل سے ہے اور خارج ہے حروف شش گانہ مذکورہ سے

هم همچنین کاف تصغیر چنانکه گوئی پسرک و در بعضی لغات بدل کاف تصغیر واو بود ت اور
اسیطرح کاف تصغیر جیسا کہ کہے تو پسرک یعنی پسر خُرد اور بعضے لغت مین بدل کاف تصغیر کی
واو ہے یعنی پسرو مثال اوسکی شعر برہمن نظری نیکنی ای پسرو چشم خوش تو کہ آفرین
باد برو * هم و نون مصدر چنانکه در لفظ گفتن و کردن هم ازین قبیل است و خارج است
از حروف شش گانه ت اور نون مصدر جیسا کہ لفظ گفتن اور کردن مین ہے اسی قبیل سے ہے
اور خارج ہے حروف شش گانہ سے هم و بر جمله تحقیق درین موضع آنست که هر حرف
ساکن که جاری مجری این حروف باشد که بروی مطلق پیوند تا کلمه بآن تمام شود از قبیل
وصل بود ت اور فی الجملہ تحقیق اس جگہہ یہ ہے کہ جو حرف ساکن کہ قائم مقام ان حروف کا ہو
کہ روی مطلق سے ملے تو کلمہ بسبب اوسکے تمام ہو قبیل وصل سے ہے هم و بدانکه قدما
الف اطلاق بر رسم عرب بکار داشته اند چنانکه گویند شودا و گویدا و از قبیل وصل شمرده و
استعمال آن الف اصلا خطاست چه عرب را الف و واو و یا از اشباع حرکات اواخر
کلمات حادث شود و عجم را اواخر کلمات متحرک نباشد پس آنجا حرکتی در افزودن و آن را
اشباع کردن تا حرفی حادث شود خروج باشد از لغت ت اور معلوم ہو کہ قدمانے
الف اطلاق کو مثل عرب کے استعمال کیا ہے جیسا کہ کہتے ہین شودا اور گویدا اور اوس قبیل
وصل شمار کرتے ہین اور استعمال الف کا مطلقاً خطا ہے کسو اسطے کہ لغت عرب مین الف
اور واو اور یا اشباع حرکات اواخر کلمات سے پیدا ہوتی ہین اور زبان عجم مین اواخر
کلمات متحرک نہین ہوتے پس زبان عجم مین ایک حرکت کا زیادہ کرنا اور اوسکو اشباع کرنا
یہان تک کہ ایک حرف پیدا ہو خروج ہے لغت سے یعنی یہ بات زبان عجم سے خارج ہے
هم و اما خروج درست تر آنست که در پارسی خروج نیست از جهت آنکه وصل متحرک نیست
و بدین سبب یوسف عروضی که در تمهید قواعد عروض و قوافی پارسی مانند خلیل است در تازی
در ثنای حروف قوافی پارسی خروج نیاورده است ت و اما خروج ٹھیک یہ بات ہے
کہ پارسی مین خروج نہین ہے اس سبب سے کہ پارسی مین وصل متحرک نہین ہے
اور جب وصل متحرک ہو گا ملکر حرف مابعد یعنی ردیف ہو جاویگی اور اسی سبب سے یوسف عروضی

که تمهید قواعد عروض و قوافی پارسی مین مانند خلیل کے سبب تازی مین حروف قوافی فارسی
مین خروج نہین لایا ہے هم و بعضی گفته اند چون حرف وصل متحرک شود و بساکنی
دیگر متصل گردد آن ساکن خروج باشد و حرکت وصل نفاذ چنانکه گوئی زدمش و پسندمش
دال روی است و میم وصل و شین خروج ت اور بعضے کہتے ہین کہ جب حرف وصل
متحرک ہوتا ہے اور ایک ساکن سے ملتا ہے وہ ساکن خروج ہے اور حرکت وصل کا
نام نفاذ ہے جیسا کہ کہے تو زدمش و پسندمش یعنی مارا مینے اوسکو اور پسند کیا مینے
اوسکو دال روی ہے اور میم وصل اور شین خروج هم و باشد که خروج بحرکت وصل
باو پیوند چنانکه گوئی پسریش و خبریش ت اور کبھی خروج بحرکت وصل وصل سے ملتا ہے
جیسا کہ کہے تو پسریش اور خبریش یعنی ایک پسر اوسکا اور ایک خبر اوسکی هم و بعضے حرفی
دیگر را که بخروج پیوند د هم برین قیاس که در اتصال خروج بوصل گفته اند زائد نام نهاده اند
چنانکه درین قافیه که زده امت و بسته امت دال روی است و هائی که در حال حرکات
همزه در تلفظ بدل اوست وصل و میم خروج و تا زائد ت اور بعضے جب ایک حرف اوس
خروج سے ملتا ہے اوسکو برقیاس اتصال خروج بوصل زائد کہتے ہین اور بعضون نے
اوسکا نام مزید رکھا ہے جیسا کہ اس قافیہ مین زده امت و بسته امت یعنی مارا ہے مینے
تجھکو اور باندھا ہے مینے تجھکو اس مین دال روی ہے اور وہ ہا کہ حالت تحریک مین ہمزہ تلفظ
مین بدل اوس ہا کے ہے وصل ہے اور میم خروج ہے اور تا زائد یا مزید هم و ازینجا لازم آمد که
چون گویند اگر زده ایمت و بسته ایمت یا حرفی دیگر که بیا ماند زیادت شود بلقبی دیگر احتیاج
افتد یا زائد زیادت از یک حرف روا باید داشت و شاید که ازین هم زائد شود ت اور اس جگہہ سے
لازم آیا کہ جب کہین کہ اگر زده ایمت و بسته ایمت یعنی اگر مارتا مین تجھکو اور اگر لیتا مین تجھکو
یا کوئی حرف اور کہ مشابہ یا کے ہو اور زیادہ ہو کسی اور لقب کی حاجت پڑے اور وہ لقب
نایره ہے یعنی نافره اور نفرت کننده کہ سب حرفون سے کنارہ کش ہے پس زده ایمت
اور بسته ایمت مین دال روی اوسا که بدل اوسکے حالت تحریک مین ہمزہ تلفظ مین
آتا ہے وصل اور میم خروج اور یا مزید اور تا نایره ہے اور مشابہ اسکے یہ مثال ہے

بیت دل کہ بدست تو سپردستمش * بازدہ اکنون کہ نبردستمش * دال روی اور سین وصل اور تا خروج اور میم مزید اور شین نایرہ ہے یا زائد کو زیادہ ایک حرف سی روا رکھیے یعنی نایرہ نکیے زائد نہ کیے اور شاید کہ اس سے بھی زیادہ ہو مثال اوسکی یہ ہے
بیت آن دل کہ بدست تو سپردستیمش * ای جان بدہ اکنون کہ نبردستیمش * دال روی ہو اور سین وصل اور تا خروج اور یا مزید اور میم اور شین نایرہ ھم واولی آنکہ ہرچہ بعد از روی و وصل آید جملہ از حساب ردیف شمرند وہمچنین حرف وصل را چون متحرک شود از حساب ردیف شمرند **ت** اور بہتر یہ ہے کہ جو حروف بعد روی اور وصل کے آئین سب کو حساب ردیف سے شمار کرین اور اسیطرح حرف وصل کو بھی جب متحرک ہو حساب ردیف سے جانین **ح** وبنا برین قول لازم می آید کہ درین **بیت** آنکہ در مردمک دیدہ وطن ساختمش * قدر نشناخت چو اشک از نظر انداختمش * میم وشین را ردیف گویند وشاید کہ قایل این قول برخلاف جمہور شعرا التزام کند تم کلامہ خلاف جمہور کیا بلکہ ایک جماعت شعرا کا بھی مذہب ہے ھم وردیف در اصل خاص بود بزبان فارسی ومتاخران شعرای عرب از پارسی گویان فرا گرفتہ اند وبکار میدارند واین حرفی باشد یا کلماتی کہ بعد از روی موصول یا غیر موصول مکرر شود در ہمہ قوافی و اعتبار در وی تکرار الفاظ است ومعنی اعتبار نیست چہ اگر ردیف در ہمہ قصیدہ بیک معنی بود یا بمعانی مختلف یا بعضی را معنی باشد وبعضی را نباشد بسبب آنکہ بعضی بانفراد لفظی باشد وبعضی جزوی باشد از لفظی روا بود مثلاً اگر قافیہ یاد و باد وشاد باشد وردیف شاہ ووقتی بمعنی ملک آید ووقتی بمعنی شاہ شطرنج ودر میانہ یک قافیہ بادشاہ آید وشاہ درین لفظ جزوی از کلمہ است وبانفراد ہیچ معنی ندارد ووقوع این جملہ در موضع ردیف یکسان باشد بی تفاوتی **ت** اور ردیف اصل مین خاص بزبان فارسی ہے اور متاخران عرب نے فارسی گویونسی اخذکی ہے اور استعمال کرتے ہین اور یہ ردیف حروف ہوتی ہین یا کلمات کہ بعد روی موصولہ یا غیر موصولہ کے مکرر آتے ہین سب قوافی مین اور معتبر ردیف ہین تکرار الفاظ ہے معتبر نہین اسواسطے کہ اگر ردیف تمام قصیدے مین ایک معنی پر ہو یا بمعنی مختلف

یا بعض کی معنی ہون وبعض کے معنی نہون بسبب اسکے کہ مبادا کہ ایک لفظ ہو اور بعض جزو لفظ ہو روا ہے مثلاً اگر قافیہ یاد اور باد اور شاد ہو اور ردیف شاہ کبھی بمعنی ملک اور کبھی بمعنی شاہ شطرنج اور درمیان مین ایک قافیہ بادشاہ کا آئے اور شاہ اس لفظ مین جزو کلمہ ہے اور تنہا کچھہ معنی نہین رکھتا ہے وقوع ان سب کا موضع ردیف مین یکسان ہے کچھ تفاوت نہین اگر کہے تو کہ شاہ بھی بمعنی بادشاہ ہے اور بامعنی ہے کہین گے ہم کہ شاہ بالفراد بامعنی ہے نہ جزو بادشاہ ہم و در ردیف مقدار را اعتباری نیست چہ اگر تمامی مصراع مشتمل بر قافیہ و ردیف باشد روا بود چنانکہ در کثرت اعتباری نیست در قلت ہم اعتباری نیست و چون معنی ردیف روشن شد معلوم شد کہ انچہ بعد از روی و وصل آید اگر یکحرف باشد و اگر بزیادت جملہ از حساب ردیف باشد **ت** اور ردیف مین مقدار معتبر نہین ہے اسواسطے کہ اگر تمام مصرع شامل ردیف و قافیہ ہو روا ہے مثال یہ ہے **بیت** زر بہر تبان نثار کردم ❊ سر بہر تبان نثار کردم ❊ اور جیسا کہ کثرت کا اسمین اعتبار نہین ہے قلت کا بھی اسمین اعتبار نہین ہے اور جب معنی ردیف کے ظاہر ہوئے معلوم ہوا کہ جو کچھہ بعد روی اور وصل کے آئے ایک حرف ہو جیسے لفظ کردمش مین شین یا زیادہ جملہ حساب ردیف سے ہے ہم اگر گویند نہین بیان لازم آید کہ وصل را ہم اعتباری نبود و او را ہم از حساب ردیف شمرند گوئیم کہ اگرچہ حکم وصل در وجوب تکرار بعد از تمہید قافیہ حکم ردیف ست اما بسبب آنکہ بی حرف وصل استتمام کلمہ قافیہ و انقطاعش انجاکہ بوصل متصل بود صورت نمی بندد و ردیف خلاف اینست چہ کالشی المباین است و وصل را بقافیہ تعلق بزیادت لازم است بخلاف ردیف و بآن سبب او را حکم مفرد نہادن واجب پس میان او و ردیف فرقی ظاہر باشد اما در خروج بخلاف اینست چہ وقوع خروج بعد از وقوع وصل تواند بود و چون وصل بیان او در روی فاصل گردد کالمباین شود پس حکمش حکم ردیف شود **ت** اگر کہین کہ اس بیان سے لازم آتا ہے کہ وصل کو بھی اعتبار نہین ہے اور وصل کو بھی حساب ردیف سے گنا چاہیے کہین گے ہم کہ اگرچہ حکم وصل کا وجوب تکرار مین بعد قافیے کے حکم ردیف کا ہے لیکن اس سبب سے کہ تمام ہونا قافیے کا بے حرف وصل کے اور انقطاع اوس سے قافیے کا

نعمان

جہان کہ وصل سے متصل ہوتا ہے صورت پذیر نہین ہے اور ردیف بخلاف اسکے ہر
یعنی تمامی قافیہ بیردیف صورت پذیر ہے اسواسطے کہ ردیف مثل شئے غیر کے ہے
اور وصل کو قافیے سے ایسا تعلق ہے کہ زیادت اوسکی لازم ہے بخلاف ردیف کے
کہ زیادہ ہونا اوسکا لازم نہین ہے لہذا وصل کے واسطے حکم مفرد تجویز کرنا واجب ہے
یعنی وصل کے واسطے وہ بات ہے جو ردیف کے واسطے نہین ہے پس درمیان وصل کے
اور ردیف کے ایک فرق ظاہر ہے لیکن باب خروج مین بخلاف اسکے حکم ہے
اسواسطے کہ وقوع خروج کا بعد وقوع وصل کے ہوتا ہے اور جو وصل درمیان خروج
اور روی کے فاصل ہوتا ہے پس خروج مثل غیر کے ہے روی سے پس حکم خروج کا
حکم ردیف کا ہے مباینت مین حاصل یہ کہ وصل کو بسبب عدم مباینت کے روی سے
ردیف کہنا مناسب نہین اور خروج کو بسبب مباینت کے روی سے ردیف کہنا مناسب ہے
هم ودر لغت تازی چون ردیف معتبر نبودہ است باعتبار خروج در حال تحرک وصل
احتیاج افتادہ اما در لغت پارسی بسبب اعتبار ردیف از اعتبار وصل متحرک و خروج
استغنا حاصل است اور لغت تازی مین جو ردیف معتبر نہین ہے اعتبار خروج کی
بحالت تحرک وصل احتیاج ہوئی کہ بدون خروج تحریک وصل ممکن نتھی مگر لغت پارسی مین کہ اعتبار ردیف کا ہے
اعتبار وصل متحرک اور خروج سے استغنا حاصل ہے یعنی مناسب ہے کہ وصل متحرک
اور خروج کو پارسی مین داخل ردیف کرین کہ ردیف پارسی مین معتبر ہے هم
وبا سر سخن شویم وگوئیم ازین بحث روشن شد کہ حروف قافیہ در پارسی پنج است والحرکات
ا ردف ب روی مفرد ج حرف اول از روی مضاعف د حرف دوم از روی مضاعف ہ وصل
هم پنج است ا حذو ب توجیہ ج مجری د حرکت مجهول کہ حرف اول روی مضاعف
را بود ہ حرکتی کہ حرف دوم روی مضاعف را بود یا روی مفرد را بود در حال اتصال
بمتحرکی کہ بعد از روی آید ت اور اصل مطلب پر آئین هم اور کہین هم کہ اس بحث سے
ظاہر ہوا کہ حرف قافیے کے پانچ ہین اول ردف دوم روی مفرد سوم حرف اول
روی مضاعف سے چہارم حرف دوسرا روی مضاعف سے پنجم وصل اور حرکتین بھی

پانچ ہین اول حذو یعنی حرکت ما قبل ردف دوم توجیہ یعنی حرکت ما قبل روی ساکن
سوم مجری یعنی حرکت روی متحرک چہارم حرکت مجمول کہ روی مضاعف سے جو پہلے
حرف سے ہے اوسپر ہوتی ہے جیسے حرکت بای بخیت اور رای ریخت پنجم وہ حرکت جو
حرف دوم روی مضاعف پر ہوتی ہے یا روی مفرد پر ہوتی ہے درحالت اتصال
بمتحرک کہ بعد روی کے آتا ہے جیسے حرکت تا کی راست شو مین جو بروزن مفتعلن ہے
کہ تا متحرک ہے اور شین وصل کا بھی متحرک اسکو مجری کہنا چاہیے کہ مجری کہنا اوسکو
مناسب ہے جو روی حرف ساکن سے ملکر متحرک ہو اور اسی طرح روی مفرد جیسے درد
جب حرف وصل متحرک سے ملے جیسے دردل یہ حرکت بھی مجرے سے الگ ہے ہم
وہچنانکہ ہرچہ زیادت از وصل باشد بعد از روی و مکرر شود و آنرا ردیف خوانند ہرچہ
زیادت از ردف باشد پیش از روی و مکرر شود از قبیل صنعت ہا باشد و آنرا القافیہ
تعلق نباشد **ت** اور جسطرح جو کچھہ کہ زیادہ وصل سے ہوتا ہے بعد روی کے
یعنی بعد وصل کے کہ وصل اور روی جدا نہین ہو سکتی اور مکرر آتا ہے اوسکو
ردیف کہتے ہین اوسیطرح جو کچھہ کہ زیادہ ردف سے ہوتا ہے قبل روی کے
یعنی قبل ردف کے کہ ردف اور روی جدا نہین ہو سکتے اور مکرر آتا ہے وہ من قبیل
صنایع ہے اور اوسکو قافیے سے کچھہ تعلق نہین ہے ہم واگر آن مکرر لفظی باشد
چنانکہ گویند کرد یاد و کرد شاد چون قافیہ یاد و شاد باشد آن را حاجب خوانند الا آنکہ
تکرار حاجب واجب نبود بل از باب لزوم مالا یلزم باشد چہ اگر رعایت کنند نوعی از صنعت
باشد و اگر نکنند حرجی نباشد **ت** اور اگر وہ مکرر جو زیادہ ردف سے ہوتا ہے
ایک لفظ ہو جیساکہ کہے تو کرد یاد اور کرد شاد چونکہ قافیہ یاد اور شاد ہے اوسکو
حاجب کہتے ہین مگر تکرار حاجب کی واجب نہین ہے بلکہ لزوم مالا یلزم سے ہے اگر
رعایت اوسکی کرین ایک صنعت ہے اور اگر نکرین کچھہ حرج نہین ہے معلوم ہو کہ
کبھی ایک لفظ حاجب ہوتا ہے جیساکہ کرد یاد و کرد شاد مین اور کبھی زیادہ جیسے اس
بیت مین **بیت** ہر چند رسد ہر نفس از یار غمی * باید نشود رنجہ دل از یار غمی *

کہ اسمین از اور یا ردو لفظ حاجب ہین اور کبھی حاجب درمیان دو قافیون کے ہوتا ہے
جیسے اس رباعی مین **رباعی** ای شاہ زمین بر آسمان داری تخت * سست ست عدو
تا تو کمان داری سخت * حملہ سبک آری وگران داری لخت * پیری تو بتدبیر و جوان داری
بخت * اور جو شعر کہ مشتمل حاجب ہوتا ہے اوسکو محجوب کہتے ہین مولد حاجب لغت مین
بمعنی پردہ دار ہے پس یہ حاجب بھی گویا پردہ دار قافیہ ہے کہ قبل اوس سے ہے
و تکرار ردیف واجب بود مگر در ترجیعہا یا انجا کہ شاعر بطریق بدعت ردیف بگرداند یا
ترک کند و ذکر علت و عذر ایراد کند و ہر بدعت کہ لطیف و مقبول بود نوعی از صنعت
باشد مثال تغیر ردیف بطریق بدعت آن ست کہ کمال اصفہانی درین روزگار در قصیدہ کہ
بعضی را ردیف می آمد کردہ ست و بعضی را می آید آوردہ ست و مطلع قصیدہ اینست
بیت سپیدہ دم کہ نسیم بہار سے آمد * نگاہ کردم و دیدم کہ یار می آمد * و در موضع تغیر
باین نوع گفتہ ست **بیت** ز بہر فال ز ماضی شدم بہ مستقبل * کہ این ایام چنین
خوشگوار می آید * زہی رسیدہ بجای کہ پیش خاطر تو * ہمہ نہان سپہر آشکار سے آید *
و انواع بدعت محصور نبود چہ تعلق آن بتصرف طبع ہا منوط باشد **ت** اور تکرار ردیف کی
واجب ہے مگر ترجیع بند مین یا جہان کہ شاعر بطریق بدعت کے ردیف کو تبدیل کرے
یا ترک کرے اور ذکر علت کا اور عذر کا ایراد کرے اور جو بدعت کہ لطیف اور مقبول ہو
ایک نوع کی صنعت سے ہے مثال تغیر ردیف کی بطریق بدعت کے کمال اصفہانی نے
اندنون ایک قصیدہ کہا ہے کہ بعض جا ردیف می آمد ہے اور بعض جا می آید بیتین
مرقومہ متن مین اون مین لفظ فال معنی شگون سے ہے کہ شگون نیک لیا ہے یعنی موسم بہار کا
تا آیندہ بہار مجھکو نصیب ہو اور لفظ ایام بالفتح بمعنی آش ہے جیسا کہ رشیدی مین
لکھا ہے اور سند اوسکی یہی بیت لکھی ہے اور فرہنگ جہانگیری مین یہ لفظ بکسر ہے
اور اقسام بدعت محدود نہین ہین اسواسطے کہ تصرف طبایع سے متعلق ہین **م**

فصل ہفتم در انواع قوافی نزدیک فارسی گویان قافیہ در پارسی مجرد یا مردف بود
و مردف را زوی یا مفرد بود یا مضاعف و ہریکی از مجرد و مردف مفرد مطلق بود

یا مقید بود و ہر یکے یا موصول بود یا غیر موصول ت فصل ساتوین انواع قوافی پارسی مین ہے
پس قافیۂ پارسی یا مجرد ہوتا ہے یا مردف مجرد یعنی خالی ردف سے مدہ جیسے جدا اور
ردا اور جبی اور یجی اور پہلو اور راسو اور غیر مدہ جیسے خبر اور گذر مردف یعنی جسمین حرف
ردف ہو اوس مین مفرد ہو جیسے کار و بار اور حور اور نور اور شیر اور تیر یا غیر مدہ جیسے کرد اور
مرد اور بکر اور فکر اور مردف مضاعف یعنی جس مین دو حرف روی ہون جیسے ساخت
باخت سوخت دوخت بخت ریخت اور ہر ایک مجرد اور مردف مفرد سے یا مطلق ہوتا ہے
یعنی روی متحرک یا مقید یعنی روی ساکن اور ہر ایک انمین یا موصول ہوتا ہے یا غیر موصول
تفصیل واسطے فہم مبتدی کے مرقوم ذیل ہے
ملے اقسام

مجرد				مردف مفرد			
مطلق یعنی متحرک		مقید یعنی ساکن (ملعه عدد)		مطلق یعنی متحرک		مقید یعنی ساکن (ملعه عدد)	
موصول	غیر موصول	موصول	غیر موصول	موصول	غیر موصول	موصول	غیر موصول

م پس انواع مجرد و مردف مفرد ہشت بود چہار مطلق و چہار مقید ت پس قسمین مجرد کی
یعنی جو خالی ہے ردف سے اور مردف مفرد کی یعنی جسمین حرف ردف ہے اور
حرف روی ایک ہے آٹھ ہین چار مطلق اور چار مقید تفصیل مفصلہ ذیل ہے

مطلقات مجرد و مردف مفرد ۴				مقیدات مجرد و مردف مفرد ۴			
مطلق مجرد موصول	مطلق مجرد غیر موصول	مطلق مردف مفرد موصول	مطلق مردف مفرد غیر موصول	مقید مجرد موصول	مقید مجرد غیر موصول	مقید مردف مفرد موصول	مقید مردف مفرد غیر موصول
پسری و خبری یا وصل	پسرمن خبرمن من ردیف	مردی و وردی یا وصل	مردمن وردمن من ردیف	دعات و ثنات تا وصل ہے نہ ردیف	خبر و گذر ہر نوع کہ آیا لائق ردیف جیسے خبر مرا گذر مرا تقیید اور پسرمن خبرمن مطلق جیسا کہ کہا گیا مطلق مین	مرد و ورد متعذر بجہت اجتماع سہ ساکن ردف روی وصل	مرد و درد بجہت اجتماع ساکنین لائق ردیف نہین دو ساکن ہو یا بیت کہ مرد را بر وضع فاعلن ہو روی تقیید نہ ہوگی

م مثال مطلقات اما مطلق مجرد موصول چنانکہ گوئی پسری و خبری ت مثال مطلقات کی اول

مطلق مجرد

مطلق مجرد موصول جیساکہ کہے تو پسری اور خبری را روی مطلق اور یا وصل ہے ھ ب
غیر موصول چنانکہ گوئی پسر من و خبر من ت دوم مطلق مجرد غیر موصول جیساکہ کہے تو
پسر من اور خبر من را روی مطلق اور من ردیف ہے اور اس حرکت کو مجری کہنا زیبا
نہین کہ روی متحرک ہے بدون وصل کے پس یہ حرکت خاص ہے فارسی مین ھ واما
ج مطلق مردف مفرد موصول چنانکہ گوئی مردی و دردی ت سوم مطلق مردف مفرد
موصول جیساکہ کہے تو مردی اور دردی اس مین را ردف اور دال روی مطلق اور یا
وصل ہے ھ د غیر موصول چنانکہ مردمن و دردمن و غیر موصول در ہر دو نوع جز با ردیف
نتواند بود چہ مقطع شعر متحرک نشاید اما موصول از ہر دو نوع با ردیف تواند بود ت
چہارم مطلق مردف مفرد غیر موصول جیساکہ مردمن اور دردمن اس مین را ردف
اور دال روی مطلق اور من ردیف ہے اور غیر موصول دونون نوعون مین یعنے
مجرد اور مردف مین جیسے پسرمن اور مردمن بجز ردیف ممکن نہین یعنی ایسا قافیہ
حشو بیت مین واقع ہوتا ہے آخر بیت مین نہین ہوسکتا اسواسطے کہ مقطع بیت متحرک
نچاہیے پس جب وصل اور ردیف دونون نہون روی متحرک آخر شعر مین کیونکر آ سکے
اما قافیہ موصول دونون نوعون مین جیسے پسری اور مردی ساتھ ردیف کے ہوسکتا ہے
یعنی حشو بیت مین آسکتا ہے مثلاً پسری را بروزن فعلاتن اور مردی را بروزن مفعولن
ہوگا روی موصول مطلق رہے گی ھ مثال مقیدات اما مقید مجرد موصول چنانکہ گوئی دعات
و ثنات و این بردیف نشاید چہ وقوع دو ساکن در حشو بیت نیفتد ت مثال مقیدات
اما پنجم مقید مجرد موصول جیساکہ کہے تو دعات اور ثنات یعنی دعا تیری اور ثنا تیری آمین
الف روی مقید اور تا وصل ہے اور یہ ساتھ ردیف کے نچاہیے یعنی حشو بیت مین
وقوع انکا ممکن نہین ہے اسواسطے کہ وقوع دو ساکن کا حشو بیت مین نہین ہوتا
اور یہان الف روی اور تای وصل دونون ساکن ہین اور وصل حرف ساکن
ہوتا ہے پس دعات را اگر با ردیف کہین بروزن مفاعلن ہو دو ساکن باقی نرہین
اور آخر شعر مین دونون ساکن باقی رہتے ہین ھ و غیر موصول چنانکہ گوئی خبر و گذر

ہر دو نوع شاید ت ششم مقید مجرد غیر موصول جیسا کہ کہے تو خبر اور گذر یہ قافیہ دونون
طرح ہو سکتا ہے با ردیف اور بیردیف اگر آخر شعر ہوگا روی مقید رہے گی اور اگر حشو بیت
مین ہوگا تب بھی روی مقید رہے گی مثلاً خبر مرا بروزن مفاعلن ہوگا صاحب حاشیہ نے
نیز این ہر دو نوع شاید یہ حاشیہ لکھا ہے ح یعنی پنجم و ششم تم کلامہ قال م ز مقید
مردف مفرد غیر موصول چنانکہ مرد و درد و این ہم با ردیف نشاید ت ہفتم مقید مردف
مفرد غیر موصول جیسا کہ مرد اور درد اس مین را حرف ردف ہے جسکو قید کہتے ہین
اور دال روی مقید ہے یعنی ساکن اور ردیف اسمین نہین آسکتی ہے یعنی حشو مین
یہ قافیہ نہین آسکتا اسواسطے کہ ردف اور روی دونون ساکن ہین اور اجتماع ساکنین
درمیان بیت کے نہین ہوتا مثلاً مرد اجب ہوگا بروزن فاعلن ہوگا روی مقید نرہیگی
اور آخر بیت مین اجتماع ساکنین ہو سکتا ہے کہ رو بروزن فاع ہوگا م اما ح موصول
متعذر بود از جہت آنکہ اگر با ردیف باشد سہ ساکن در حشو بیت افتد و این محال است
و اگر بیردیف باشد سہ ساکن متوالی در آخر بیت افتد و این از اعتبار خارج بود
چہ اعتبار دو ساکن را بیش نیست و اگر واقع باشد برینگونہ بود کہ گوئی بارش و کارش
ت اما ہشتم مقید مردف مفرد موصول متعذر ہے اس سبب سے کہ اگر ساتھ
ردیف کے ہو یعنی حشو بیت مین ہو تین ساکن درمیان بیت کے پڑین ردف روی
وصل اور یہ محال ہے اور اگر بیردیف ہو یعنی آخر مین ہو تین ساکن متوالی آخر بیت
مین پڑین ردف روی وصل اور یہ اعتبار سے خارج ہے اسواسطے کہ آخر بیت مین دو ساکن سے
زیادہ معتبر نہین ہین اور اگر واقع ہو تو اسطرح واقع ہو کہ کہے تو بارش اور کارش
پس تقطیع مین ایک ساکن تین ساکنون سے گر جائے گا اور دو ساکن آخر بیت مین معتبر
ہونگے تینون ساکن معتبر نہین ہونگے م و اما مردف مضاعف یا ہر دو روی ملفوظ بہ باشد
و لا محالہ ہر دو مطلق باشند و الا وقوع زیادت از یک ساکن در حشو و از دو ساکن در آخر
لازم آید و یا یک مطوی باشد در لفظ و دیگر یا مطلق بود یا مقید و این سہ نوع باشد و ہر یکی
یا موصول یا غیر موصول پس جملہ شش نوع باشد ت و اما مردف مضاعف یا دونون

حرف روی اوس مین ملفوظ بہ ہون مثلاً راستی بروزن فاعلن اس صورت مین دونون
حرف روی لامحالہ مطلق یعنی متحرک ہونگے والا یعنی اگر ملفوظ بہ نہون وقوع ایک
ساکن سے زیادہ کا یعنی دو ساکن خواہ تین ساکن کا حشو بیت میں ہوگا اور وقوع
دو ساکن سے زیادہ کا یعنی تین ساکن کا آخر بیت مین لازم آئیگا ہرچند گنجایش ایک
ساکن کی حشو مین اور دو ساکن کی آخر مین ہے یا ایک حرف پیچیدہ ہوگا اور دوسرا
یا مطلق ہوگا یعنی متحرک یا مقید ہوگا یعنی ساکن اور یہ تین قسمین ہوئین اول دونون حرف
روی مطلق دوم ایک پیچیدہ لفظ مین اور دوسرا مطلق سوم ایک پیچیدہ لفظ مین دوسرا
مقید اور ہر ایک ان تینو مین یا موصول ہوگا یا غیر موصول پس جملہ چھہ قسمین ٹھہرین تفصیل اوسکی
خانونمین یہ ہے

مردف مضاعف ۳ نوع

ہر دو روی مطلق		اول مطوی دوم مطلق		اول مطوی دوم مقید	
موصول	غیر موصول	موصول نا مستعمل	غیر موصول	موصول نا مستعمل	غیر موصول قابل ردیف نیست

هم امّا مردف مضاعف ہر دو روی مطلق موصول چنانکہ گوئی راستی و خواستی ست لیکن
مردف مضاعف جسمین دونون روی حرف روی متحرک ہون اور موصول جیسا کہ کہی تو
راستی اور خواستی بروزن فاعلن الف ردف ہے اور سین اور تا روی مضاعف مطلق
اور یا وصل هم و غیر موصول چنانکہ گوی راست ست و خواست ست یا راست بود و خواست بود
بروزن مفتعلان و این بغایت گران باشد در لفظ و این نوع جز بردیف نتواند بود ت
اور مردف مضاعف جسمین دونون حرف روی متحرک ہون غیر موصول جیسا کہ کہے تو
راست ہست اور خواست ہست یا راست بود اور خواست بود بروزن مفتعلان اور یہ نہایت
گران ہے اور ثقیل ہے لفظ مین اور یہ نوع بجز ردیف نہین ہو سکتی پس مثالون مین
لفظ است اور لفظ بود ردیف ہے هم امّا مردف مضاعف یک روی مطوی و دیگر مطلق
موصول در لفظ قبیح بود و نا مستعمل ست امّا مردف مضاعف جسمین ایک حرف روی پیچیدہ

اور دوسرا حرف روی مطلق یعنی متحرک اور موصول سے ہے لفظ مین نہایت قبیح ہے
اور نامستعمل ہے مثلاً راستی بروزن فعلن کہ تلفظ مین بھی اچھی طرح نہین آسکتا ام
دغیر موصول در لفظ از گرانی خالی نبود اما بسیار استعمال کنند و بیردلیف نتواند بود مثالش
چنانکہ گوئی راست بود و خواست بود بروزن فاعلات اور مردف مضاعف جسمین
ایک حرف روی پیچیدہ اور دوسرا مطلق غیر موصول سے ہے لفظ مین گرانی اور ثقالت سے
خالی نہین ہے مگر بہت استعمال کرتے ہین اور بیردلیف نہین ہو سکتا مثال اوسکی جیساکہ
کہے تو راست بود و خواست بود بروزن فاعلان پس الف ردف ہے اور سین حرف
اول روی مضاعف پیچیدہ اور تا حرف ثانی روی مضاعف متحرک اور بود ردیف ہے
ھم اما مردف مضاعف یکروی مطلق مطوی و دیگر مقید موصول نامستعمل بود از جہت تعذر
لفظ چہ ساکنہای متوالی باآنکہ از اعتبار ساقط است باطی بعضی و اظہار بعضی دشوار
در لفظ آید ت اور مردف مضاعف ایک روی مطلق پیچیدہ اور دوسری مقید موصول
نامستعمل ہے اس جہت سے کہ تلفظ اوسکا متعذر ہے اسواسطے کہ سواکن متوالی کا یعنی
دو حرف روی ساکن سوم وصل ساکن باوصفی کہ اعتبار سے ساقط ہین ساتھہ حذف
بعضے اور اظہار بعض کے تلفظ مین آنا دشوار ہے اور اگرچہ حرف روی اول مطلق مطوی ہے
مگر ساتھہ حرف دوم مقید کے یہ بھی حکم ساکن مین ہے ھم وغیر موصول بدینگونہ بود کہ
رست وخواست وبا ردلیف نتواندت اور مردف مضاعف ایک روی مطلق مطوی دوسری
مقید یعنی ساکن اسطرح ہے کہ رست اور خواست اور یہ ساتھہ ردلیف کے نہین آسکتی یعنی
اگر ردلیف آئے گی روی حشو مین متحرک ہو جائے گی مقید نرہے گی ھم پس ازین بحث
معلوم شد کہ ہمہ انواع چہاردہ است ت پس اس بحث سے معلوم ہوا کہ سب انواع
چودہ ہین یعنی آٹھہ قسمین روی مفرد کی اور چہ قسمین روی مضاعف کی ھم سہ نامستعمل
و یازدہ مستعمل ت تین نامستعمل ہین ایک نوع ہشتم روی مفرد کی یعنی مردف مفرد
مقید موصول اور دو روی مضاعف سے ایک مردف مضاعف ایک روی پیچیدہ دوسری
مطلق موصول دوسری مردف مضاعف ایک روی مطلق مطوی دوسری مقید موصول

اور باقی گیارہ مستعمل ہین ھم وازین یازدہ ہفت مفرد وچہار مضاعف ست اوران
گیارہ سے سات مفرد ہین کسواسطے کہ جب آٹھہ سے ایک نوع نامستعمل نکل گئی سات
رہین اور چار مضاعف ہین کسواسطے کہ جب چہہ سے دونون ہین نکل گئین چار رہین
ھم واز ہفت مفرد چہار مطلق وسہ مقید واز چہار مضاعف دو ہر دو روی مطلق ویکی
ہر دو روی در حکم یک روی مطلق ویکی ہر دو روی در حکم یک روی مقید ست اور ساتون
مفرد سے چار مطلق ہین اور تین مقید کسواسطے کہ ایک قسم مقید کی نامستعمل تھی نکل گئی
آٹھہ مین سات رہین آور چارون مضاعف سے دو قسمین وہ ہین جنمین دونون حرف
روی مطلق ہین موصول اور غیر موصول اور ایک وہ ہے جسمین دونون حرف روی حکم
یک روی مطلق مین ہین اور حقیقت مین اول مطوی ہے اور ایک نوع اسکی بسبب عدم
استعمال کے نکل گئی اور ایک وہ ہے جس مین دونون حرف روی حکم یک روی مقید مین
ہین اور ایک نوع اسکی بسبب عدم استعمال کے نکل گئی ھم واز جملہ این یازدہ نوع سہ
نوع بے ردیف نتواند بود وچہار نوع بیردیف نتواند بود وچہار نوع شاید کہ با ردیف
بود وشاید کہ بیردیف بود ست اور ان سب گیارہ نوعون سے تین نوعین ساتھہ
ردیف کے نہین ہوسکتین ایک مقید مجرد موصول دوسری مقید مردف مفرد غیر موصول
تیسری مردف مضاعف ایک روی مطوی دوم مقید غیر موصول اور چار نوعین بغیر ردیف کے
نہین ہوسکتین ایک مطلق مجرد غیر موصول دوسری مطلق مردف مفرد غیر موصول
تیسری مردف مضاعف ہر دو روی مطلق غیر موصول چوتھی مردف مضاعف ایک روی
مطوی دوسری غیر موصول آور چار نوعین با ردیف بھی ہوتی ہین اور بیردیف بھی
ایک مطلق مجرد موصول دوسری مطلق مردف موصول تیسری مقید مجرد غیر موصول چوتھی
مردف مضاعف ہر دو روی مطلق ھم **فصل ہشتم** در قافیۂ اصلی ومعمول وذکر
شایگان لفظی کہ در موضع قافیہ افتد اصلی بود یا معمول واصلی چنان بود کہ بر ہمان صفت کہ
واضع وضع داشتہ باشد استعمال کنند ومعمول چنان بود کہ آنرا بہ ترکیبی یا تصریفی شایستہ
استعمال گردانند مثلاً رست وبیدست اول اصلی ودوم معمول بہ ترکیب لفظا است با لفظ

پیدا شایستہ در موازات قافیہ اول شدہ است فصل آٹھوین قافیہ اصلی اور معمول کے بیان مین اور ذکر شایگان مین جو لفظ کہ مقام قافیہ مین واقع ہوتا ہے اصلی ہوتا ہے یا معمول اور اصلی وہ ہے کہ اوسکو اصل وضع پر استعمال کرین اور معمول اوسکو کہتے ہین کہ جسکو کسی ترکیب یا تصریف سے شایستہ استعمال کیا ہو مثلاً۔ است اور پیدا است اول اصلی ہے اور دوسرا معمول اسواسطے کہ لفظ است کو پیدا سے ملاکر ہنر اور مقابلہ قافیہ اول کیا ہے یہ مثال ترکیب لفظ کی ساتھہ لفظ کے ہے مثال ثانی یہ بیت ہے ع ز الطاف خفی شاہ عادل ✽ بہر دم میر ود از دست ما دل ✽ اور مثال ترکیب لفظ کی ساتھہ حرف کے یہ ہے بیت بافسون و عشوہ و ناز آن بت ملنا زمن ✽ دل زدست عالمی بر دست ی تنہا زمن ✽ اور ایک قسم اسکی تصرف تحلیلی ہے کہ ایک لفظ کو دو ٹکڑے کر کے نصف کو قافیہ اور نصف کو ردیف کرین جیسے یہ بیتین خواجہ حافظ کی ہے ع شب از مطرب کہ دل خوش باد وی را ✽ شنیدم نالۂ جانسوز نی را ✽ عفاک اللہ من شر النوایب ✽ جزاک اللہ فی الدارین خیرا ✽ لفظ نے قافیہ اور لفظ را ردیف واقع ہوا ہے ہم وہمچنین یاردم و افشاردم اول اصلی و دوم معمول چہ بسبب آنکہ از لفظ افشاردن حکایت نفس در ماضی آوردہ است و شایستہ استعمال درین قافیہ شدہ ست ت اور اسیطرح یاردم بمعنی و بچی اسپ اور افشاردم بمعنی افشردم اول اصلی اور دوم معمول ہے اسواسطے کہ قایل لفظ افشاردن سے حکایت نفس صیغۂ ماضی مین لایا ہے اور شائستہ استعمال اس قافیہ مین ہوا ہے ح قولہ یاردم ظاہر از کلام مصنف علام آنست کہ این لفظ بفتح دال باشد بقرینہ قافیہ افشاردم لیکن در کتب لغت بنظر راقم الحروف نیامدہ آری یاردم بضم دال بمعنی چرمی کہ بر پس زین اسپ اندازند در برہان موجود غالب آنست کہ درینمعنی مرکب از یار کہ بمعنی چرم دباغت دادہ ست و دُم باشد تم کلامہ غالب کہ یہ لفظ بفتح دال بھی استعمال شعرا مین آگیا ہو اور کشف مین جہرہ اسکا فقط با بار فارسی لکھا ہے دال سے کچھہ تعرض نہین کیا اور درصورتی کہ بضم دال ہو قافیہ عیب دار ہوگا اور اگر موصولہ ہوگا

عیب بھی برطرف ہو جائیگا ھم و در تازی در نابہ کہ اسم فاعل از نباہت باشد و نابہ کہ ناب باشد با ہای ضمیر کی اصلی باشد و دیگری معمول ہے اور تازی مین نابہ اسم فاعل نباہت سے بمعنی بزرگی اور نابہ ناب سے بمعنی دندان پیشین ساتھہ ہای ضمیر کی ایک اصلی ہے دوسرا معمول ھم و ہرگاہ کہ از قافیہ مرکب یک جزو مکرر باشد و در ہمہ جا منع تکرار بیک معنی آید آن قافیہ را شایگان خوانند و مراد از شایگان کثرت نامحدود است چہ گنج شایگان گنجی را گویند کہ در وی مال بسیار و بیحد باشد مثال قافیہ شایگان الف و نون بمعنی جمع کہ در اسپان و مردان باشد یا بمعنی فاعل چنانکہ در روان و نگران و جویان باشد و ہا و الف جمع کہ در سرہا و دستہا باشد و یای نکرہ کہ در اسپی و مردی باشد و دال استقبال کہ در گوید و کند و دہد باشد و استعمال شایگان در قافیہ جائز نباشد و تحقیق چنان اقتضا میکند کہ استعمال یک قافیہ از شایگان روا بود مثلا در قصیدہ کہ قافیہ او نہان و گران و جہان باشد روا بود کہ اسپان ایراد کنند و نشاید کہ الف و نون جمع در قافیہ دیگر بیارند مثلا گویند خران چہ الف و نون در اسپان و خران بیک معنی است پس قافیہ مکرر شدہ باشد و علت قبح شایگان تکرار قافیہ است بیک معنی ہے اور جسوقت کہ قافیہ مرکب سے ایک جزو مکرر واقع ہوتا ہے دور سب جگہہ تکرار ایک معنی پر آتی ہے اوس قافیے کو شایگان کہتے ہین یعنی ایطای جلی اور مراد شایگان سے کثرت نامحدود ہے اسواسطے کہ گنج شایگان اوس گنج کو کہتے ہین جسمین مال بہت اور بیحد ہو اور قافیہ شایگان مین بھی تکرار ایک معنی کی بکثرت ہے مثال اسکی جیسے الف اور نون معنی جمع اسپان اور مردان بین ہے یا بمعنی فاعل جیسے روان اور نگران اور جویان مین ہے اور ہا اور الف جمع کا جیسا سرہا اور دستہا مین ہے اور یای نکرہ جیسے اسپی اور مردی مین ہے اور دال استقبال جیسے گوید اور کند اور دہد مین ہے اور استعمال شایگان کا قافیے مین جائز نہین ہے اور تحقیق یہ چاہتی ہے کہ استعمال ایک قافیہ شایگان کا روا ہو مثلا جس قصیدے مین کہ قافیہ نہان اور گران اور جہان ہو روا ہے کہ اسپان لائین اسواسطے کہ ایک جگہہ سے فقط تکرار ایک معنی کی لازم نہین آتی ہے دور سچا ہیے کہ الف اور نون جمع کا اور قافیہ مین نہ بھی

لائین مثلاً کہین خسران کہ جمع خر ہے اسواسطے کہ الف اور نون اسپان اور خران مین بیک معنی ہے پس قافیہ مکرر ہوا اور بسبب قبح شایگان کا تکرار قافیہ ہے ایک معنی پر اور غیاث مین برہان اور سراج سے لکھا ہے کہ شایگان بمعنی فراخ و لائق و سزاوار ہے اور ہر چیز کہ بہتر اور خوب لائق بادشاہ کے ہو اسواسطے کہ اصل اسکی شاہگان تھی حرف ہا کو ہمزہ ملینہ سے بدل کیا اور نام ایک گنج کا ہے گنجہاے خسرو پرویز سے اور بمعنی بیکار یعنے نکارہ بیمزد اسواسطے کہ یہ امر بھی تحکم کا ہے اور تعلق شاہ اور حاکم سے رکھتا ہے اور ایک نوع ہے قافیہ معیوب سے جیسے صیغے اسم فاعل کے گریان اور خندان انکو ساتھ زبان اور فغان کے قافیہ کرین یا ان لفظونکو جنمین یا اور نون نسبت ہو جیسے سیمین اور آہنین ساتھ جبین اور کمین کے یا الف اور نون جمع ہو ساتھ ان لفظون کے جنمین یا اور نون ذات کلمہ سے ہو قافیہ کرین جیسے دوستان اور یاران کو ساتھ زبان اور کمان کے اور اسیطرح صفات اور حادثات اور کائنات اور ایسے قافیے کو فقط ایک جگہ لانا مضائقہ نہین درست ہے تمام ہوا ترجمہ عبارت کتاب لغت مذکور کا ہم اما شعرا از شایگان احتراز کردہ اند تا بحدی کہ آن یک قافیہ کہ جائز است ہم نیاوردہ اند از سبب شہرت قبحش مگر آنجا کہ شعر مُرَدَّف بود چہ ردیف عیب قافیہ بپوشاند و در شعر مُرَدَّف ہم زیادہ از یکے نیاورند البتہ ت اما شاعرون نے شایگان سے احتراز کیا ہے یہان تک کہ ایک جگہہ ایک قافیہ لانا جو جائز ہے اوسکو بھی نہین لائے ہین بسبب شہرت قبح شایگان کے مگر جہان کہین کہ شعر مُرَدَّف یعنی باردیف ہو وہان شایگان کا لانا مضائقہ نہین کہ ردیف عیب قافیے کا چھپاتی ہے اور شعر مردف مین بھی زیادہ ایک جگہ سے نہین لاتے ہین البتہ ھم و در لغت عربی بایستی کہ شایگان اعتبار کردندی چنانکہ در مومنات و مسلمات و نصرت و ضربت و در ضمائر و امثال آن الا آنکہ قدما ازان غافل بودہ اند و محدثان کہ شعر آراستہ گویند اعتبار کنند ت اور لغت عربی مین یعنی قافیہ ہای لغت عربی مین چاہیے تھا کہ شایگان کو اعتبار کرتے جیسا مسلمات اور مومنات اور نصرت اور ضربت مین اور ضمائر مین مثل جمالہ اور خسابہ کے اور جو مثل اسکی ہو

مگر قدما اس سے آگاہ نتھے اور متاخرین کو شعر آراستہ کہتے ہین اعتبار کرتے ہین
اور اپنے کلام مین ایطا سمجھکر نہین لاتے ہین تم **فصل نہم** در بعضی احکام قوافی برمذہب پارسی
گویان گاه بود که از ایراد یک قافیه ودو قافیه در شعر معلوم نشود که قافیه از کدام نوع است
چه شاعر را مجال تصرف باقی بود که از نوعی بنوعی دیگر نقل کند مثلاً اگر در قصیده در موضع
قافیه آزار و بازار ایراد کند شاید که بعد ازان گفتار و کردار آرد تا قافیه مردف باشد وروی
حرف را بود ومقید بود وبیردیف باشد تمت **فصل نوین** بعضی احکام قوافی ہین موافق مذہب
فارسی گویون کے کبھی ایک قافیہ اور دو قافیے کے ایراد سے شعر مین معلوم نہین ہوتا کہ
قافیہ کس قسم کا ہے اسواسطے کہ شاعر کو قدرت تصرف کی باقی رہتی ہے کہ ایک نوع سے
طرف دوسرے نوع کے نقل کرے مثلاً اگر قصیدے مین قافیہ آزار اور بازار کا ایراد کرے
سزاوار ہے کہ بعد اوسکے گفتار اور کردار لائے کہ قافیہ مردف ہو یعنی الف ردف ہو اور را
روی مقید اور بیردیف ہو ہم وشاید که بعد ازان رازار وسازار گوید تا قافیه از و باز و راز
وساز بوده باشد و آر در آخر همه ردیف باشد ونشاید که قافیه بود والا شایگان بوده باشد
واین قافیه هم مردف بود وروی حرف زا بود ومطلق بود و بار ردیف باشد تمت
اور سزاوار ہے کہ بعد اوسکے رازار اور سازار کہے یعنی راز اور ساز کو لائے تا قافیہ
آز اور باز اور راز اور ساز ہو اور کلمہ آر سب جگہہ ردیف اور سچا ہے کہ یہی آر قافیہ ہو ورنہ
شایگان ہوگا اسواسطے کہ آر سب جگہہ ایک معنی پر ہے اور یہ قافیہ بھی مثل قافیہ
اول کے مردف ہے یعنی الف ساز اور باز مین ردف ہے اور حرف زا روی ہے
اور مطلق یعنی روی متحرک ہے اور ساتھہ ردیف کے ہے یعنی کلمہ آر سب جگہہ ردیف ہے
هم وبار دیگر بعد ازان هم شاید که چرازار و گیازار آرد تا قافیه او با ورا وسا و چرا و گیا
بوده باشد و زار در آخر همه ردیف بود ونشاید که قافیه بود والا در بعضی شایگان افتد
واین قافیه مجرد بود وروی که حرف الف ست مقید بود و بار ردیف برین قیاس باید کرد
در دیگر مواضع تمت اور پھر بعد اوسکے بھی شاید ہے کہ چرازار اور گیازار قافیہ
لائے چرازار یعنی جای چریدن اور گیازار مخفف گیاه زار یعنی جای روئیدن گیاہ

تا قافیہ آ اور با اور را اور سا اور چرا اور گیا ہو اور زار سب جگہہ ردیف پڑے اور بچا ہیے
کہ یہی زار قافیہ ہو ورنہ بعض جا شایگان واقع ہوگا یعنی جیسے چرانا را اور گیا زار ہے کہ زار
ان مین بیک معنی پڑے گا اور سا زار و چرا زار مین نہ پڑے گا کہ سا زار مین از نکلتا ہے
اور چرا نار مین زار اور یہ قافیہ آ اور با اور سا وغیرہ کا مجرد ہوگا یعنی بیرونی و تاسیس اور
روی کہ حرف الف ہے مقید ہوگا یعنی ساکن اور یہ قافیہ ردیف کے ساتھ ہوگا کہ زار
ردیف ہے اور یہی قیاس کیا چاہیے اور مواضع مین هم و بدانکہ ہر چند از بحثہای گذشتہ
معلوم شد کہ چون الفاظ قافیہ متحد باشد اختلاف معانی واجب بود تا قافیہ مکرر نباشد
اما باید کہ معلوم شد کہ آن اختلاف لازم نباشد کہ از جہت تعدد معانی تنہا بود بل شاید کہ
از جہت وجود معانی و عدمش باشد و در طرف وجود ہمچنانکہ بتعدد معانی مغایرت
حاصل آید در طرف عدم باختلاف تعلق بمعانی ہم مغایرت حاصل آید و اما اختلاف
کہ بسبب وجود معنی و عدمش باشد چنان بود کہ در لفظ یکبار بالانفراد دال بود بر معنی و یکبار
بالانفراد دال نبود بل جزوی باشد از کلمہ کہ آن دال بود مانند لفظ باز کہ بالانفراد دال است
بر مرغی و چون جزوی باشد از لفظ بازار بمعنی سوق بالانفراد دال نبود ت اور معلوم ہے
کہ ہر چند بحثہای گذشتہ سے دریافت ہوا کہ جب الفاظ قافیہ متحد اور ایک ہون
اختلاف معانی کا واجب ہے جیسے عین ایک جگہہ بمعنی چشم اور ایک جگہہ بمعنی آفتاب
لیکن یہ بھی معلوم رہے کہ وہ اختلاف لازم نہین ہے کہ جہت تعدد معانی سے تنہا ہو
یعنی فقط یہی اختلاف نہین ہے کہ ایک لفظ کے دو معنی ہون بلکہ لائق ہے کہ وہ اختلاف
جہت وجود و عدم معانی سے ہو یعنی ایک جگہہ لفظ بامعنی ہو اور ایک جگہہ بےمعنی ہو اور
جیسے بامعنی ہونے مین درمیان تعدد معانی کے مغایرت حاصل ہو جاتی ہے ویسے ہی
بےمعنی ہونے مین بھی بسبب اختلاف تعلق بمعانی کے مغایرت حاصل ہو جاتی ہے
یعنی جزو لفظ کہ قافیہ ہوتا ہے بسبب تعلق کل لفظ بامعنی کے ہمدگر تعلق مین اختلاف
رکھتا ہے مثال اسکی محقق علیہ الرحمہ نے خود لکھی ہے اما جو اختلاف کہ بسبب وجود معنی اور عدم معنی کے
ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ لفظ مین ایکبار تنہا دلالت کرے معنی پر اور ایکبار

تنہا دلالت نکرسے معنی پر خود بمعنی ہو بلکہ ایک جزو ہو کلمے سے کہ وہ کلمہ دال ہو معنی پر مانند
لفظ باز کے کہ یہ باز تنہا دال ہے ایک مرغ شکاری پر اور جب یہی باز جزو ہو لفظ بازار کا معنی
سوق تنہا دال نہو گا معنی پر پس اس صورت مین باز ایک جگہہ بامعنی ہے اور ایک جگہہ بےمعنی
ھم و امّا اختلاف کہ بسبب تعدد معانی بود چنانکہ لفظ باز کہ بانفراد دال است بر مرغی دیگبار
دال بود بر معنی معاودت چنانکہ گویند باز چنین کرد یعنی دیگر بار چنین کرد ت و امّا اختلاف
کہ بسبب تعدد معانی کے ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ جیسے لفظ باز بانفراد دال ہے
معانی متعددہ پر ایکبار دال ہے مرغ شکاری پر اور ایکبار دال ہے معنی معاودت پر جیساکہ
کہتے ہین کہ باز چنین کرد یعنی دوسری بار ایسا کیا یہان باز دونون جگہہ بامعنی ہے بانفراد
ھم و امّا اختلاف کہ بسبب اختلاف تعلق بود بمعانی مختلف در حال عدم دلالت بانفراد
چنین بود کہ بازار باشتراک مثلاً بر سوق افتد و بر معنی دیگر لفظ باز آرد بہر دو حالت یک حکم
نتواند بود ت و امّا اختلاف کہ بسبب اختلاف تعلق بمعانی مختلف کے حالت عدم
دلالت مین بانفراد ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ جیسے باز کہ بازار مین ملا ہوا معنی سوق
پر ہے اور اسیطرح بمعنی دیگر لفظ بازار یعنی جو اور معنی لفظ بازار کے ہین اسمین بھی یہی صورت ہے
چنانچہ غیاث اور بہار عجم مین لکھا ہے کہ بازار بمعنی سود در معاملہ اور رونق اور تازگی کی بھی
آگیا ہے پس ہر دونون حالتون مین ایک حکم نہین ہوسکتا یعنی ایک باز بازار مین بمعنی سوق ہے
اور ایک باز بازار مین بمعنی رونق ہے اگرچہ دونون باز بانفراد معنی نہین رکھتے مگر بجہت تعلق
بمعانی کے اختلاف انمین حاصل ہے ح زیر عبارت معنی دیگر لفظ بازار یہ ہے کہ زہی بازیار
قنابل پس صورتین تین ٹھہرین ایک اختلاف بوجود معنی دوسری اختلاف بعدم معنی
بانفراد تیسرے اختلاف بوجود معنی بعدم معنی بانفراد ھم و مثال جامع ہر سہ اختلاف
اگر لفظ گردون چہار بار ایراد کنند و قافیہ گرباشد و دون ردیف و گرد دو موضع بانفراد
دال بود یکی بمعنی حرف شرط و یکی بمعنی چرخ باشد و دو موضع بانفراد دال نبود بلکہ جزو باشد از مجموع کلمہ مجموع یکبار دال
بر عجلہ بود و یکبار دال بود بر فلک این اختلافات مذکور حاصل شود و اما دو جہار در قافیہ منتفی تکرار شود و اسماء اعلام
ت اور مثال جامع ان تینون اختلافون کی اگر لفظ گردون کا چار بار ایراد کیا جائے

قافیہ گر ہوا اور دان ردیف اور گر دو جگہہ تنہا دال ہو معنی پر ایک جگہہ بمعنی حرف شرط کہ
مخفف اگر ہے اور ایک جگہہ معنی جَرَب یعنی خارش اور دو جگہہ تنہا دال نہو معنی پر بلکہ ایک جزو ہو
مجموع کلمہ سے ایک مرتبہ دال مجلہ پر بمعنی ارابہ اور ایک مرتبہ دال فلک پر یہ اختلافات مذکورہ
حاصل ہون یعنی یہ تینون اختلاف حاصل ہون ایک یہ کہ گر بمعنی شرط اور گر بمعنی خارش
یہ اختلاف بوجود معنی ہوا دوم گر جو گردون مین ہی بمعنی ارابہ اور گر جو گردون مین ہے
بمعنی فلک یہ اختلاف بعدم معنی ہوا کہ گر اِن مین بانفراد معنی نہین رکھتا مگر تعلق ہے
اسکو الفاظ معنی دار سے سوم اختلاف بوجود و عدم معنی کہ ان دونون سے انضمام سے
حاصل ہوتا ہے اور وارد کرنا چارون کا قافیے مین مقتضی تکرار نہین ہے واللہ اعلم
جرب بفتحتین و بارمو حدہ مرض خارش کشف اور منتخب اور بحر الجواہر اور صراح سے
کذا فی الغیاث گردون فلک و ارابہ کہ بہندی گاڑی گویند غیاث سے عجلہ بفتحتین آلتی
کہ انرا گاو میکشد منتخب سے مم **فصل** دہم در عیوب قوافی فارسی ازانچہ درباب عیوب
قوافی شعر تازی گفتہ آمد عیوب قوافی شعر فارسی معلوم توان کرد و برقیاس گذشتہ اینجا
عیوب چہار قسم باشد **ست** فصل دسوین عیوب قوافی فارسی مین جو کچھہ کہ مقدمہ
عیوب قوافی شعر تازی مین کہا گیا عیوب قوافی شعر فارسی بھی اونہین سے معلوم
کیا جاتا ہے یعنی وہی عیوب یہان بھی ہین اور موافق گذشتہ کے یہان عیوب کی
چار قسمین ہین مم قسم اول انچہ تعلق بردف داشتہ باشد و آن دو نوع بود اول اختلاف
حذو مثلاً مَرد و دُرد و وَرد و اگر قافیہ مطلق بود چنانکہ دَستہ و رُستہ و بِستہ عیب پوشیدہ
تر باشد **ست** قسم اول جو تعلق ردف سے رکھتی ہے اور وہ دو طرح پر ہے اول
اختلاف حذو کا یعنی حرکت ماقبل ردف کا اور ردف مین قید بھی شامل ہے جیسے کہ
مَرد اور دُرد اور وِرد اور وِرد بمعنی وظیفہ ہے اور اگر قافیہ مطلق ہو یعنی متحرک جیسے کہ دَستہ
اور رُستہ اور بِستہ ہے ان مین عیب یعنی اختلاف حذو پوشیدہ تر ہے کمال اسمعیل
کہتا ہے **سے** گر سوز دلم یکنفس آہستہ شود * از درد دلم راہ نفس بستہ شود * در دیدہ
اثر ان آب ہمی گردانم * تا ہر چہ بنقش تست آن شستہ شود * مم دوم اختلاف ردف

و اختلاف بحروف متباعد مخرج ظاهر و قبیح بود و بآن سبب استعمالش کمتر اتفاق افتد
اما بحروف متقارب چنانکه در دور و شور و شیر و شیر که بکار دارند و هم قبیح باشد مگر در لغت کسانیکه
هر دو کلمه بیک حرف گویند و جمع مردف و غیر مردف بحقیقت راجع بهمین قسم باشد ت
دوسرا اختلاف حرف ردف کا عیب ہے اس مین اختلاف بحروف متباعد المخرج
عیب ظاہر اور قبیح تر ہے اور اسی سبب سے استعمال اوسکا کمتر اتفاق پڑتا ہے لیکن
اختلاف بحروف متقارب جیسے کہ دور اور شور اور شیر بمعنی اسد اور شیر بمعنی لبن ہین جو
استعمال کرتے ہین مگر یہ بھی قبیح ہے اور دور مین واو معروف اور شور مین واو مجہول
اور شیر بمعنی اسد مین یای مجہول اور شیر بمعنی لبن مین یای معروف حقیقت مین
دو حرف ہین اور قریب المخرج ہین مگر جن لوگون کی زبان مین دونون سکے بیک
حرف ہین یعنی واو و یای معروفہ اور مجہولہ کو ایک حرف جانتے ہین اونکے نزدیک
کچھ عیب نہین اور جمع ہونا مردف اور غیر مردف کا بحقیقت راجع بہمین قسم ہے یعنی
اختلاف ردف ہے اور عیب ظاہر ہے هم قسم دوم آنچه تعلق بروی داشته باشد
و آن چہار نوع است ت قسم دوسری عیوب قوافی فارسی کی وہ ہین جو تعلق حرف
روی سے رکھتی ہے اوسکی چار نوعین ہین هم اختلاف توجیه چنانکه در اختر و عنصر و شاعر
و اگر را متحرک شود این عیب مرتفع گردد چه آنجا حرکت ماقبل را توجیه نبود بلکه از حساب
قافیه نبود بدانکه در پارسی میان اختلاف بفتح و ضم و یا بفتح و کسر میان اختلاف بضم
و کسر آن مباینت نباشد که در تازی اعتبار میکنند و همه را یک حکم باشد ت نوع
اول اختلاف توجیہ ہے جیساکہ اختر اور عنصر اور شاعر مین کہ اختر مین حرکت ماقبل
روی ساکن فتحہ اور عنصر مین ضمہ اور شاعر مین کسرہ ہے اور اگر حرف را ان تینون مین
متحرک ہو یہ عیب دور ہو جاے اسواسطے کہ حرکت ماقبل حرف را توجیہ نرہیگی بلکہ حساب
قافیہ سے نہوگی اس صورت مین قافیہ فقط رای متحرک ٹھہری حرکت ماقبل اوسکی
داخل قافیہ نہوئی اور معلوم کر تو کہ فارسی مین درمیان اختلاف بفتح و ضم یا بفتح
و کسر کی اور درمیان اختلاف بضم و کسر کے کچھ فرق نہین ہے جیساکہ تازی مین اعتبار

کرتے ہین اور عمود اور حمید کا قافیہ لاتے ہین یہان پارسی مین سب کا ایک حکم ہے
هم ب اختلاف حرف روی وچنانکہ در ردف گفتیم بحروف تباعد ظاہر تر و شنیع تر
باشد و بحروف متقارب پوشیدہ تر چنانچہ سُتو و چہار سو و مری و علی و گرگ و ترک
ت نوع دوسری اختلاف حرف روی کا عیب ہے اور جیساکہ بیان ردف مین
کہاہے کہ بحروف متباعد المخرج اختلاف عیب ظاہر تر اور شنیع تر ہے اور اختلاف
بحروف متقارب پوشیدہ تر یہان بہی وہی صورت ہے جیسا سُتو بواو مجہولہ اور
چارسو بواو معروفہ اور مری بیار مجہولہ اور علی بیار معروفہ اور گرگ بکاف فارسی اور ترک
بکاف تازی ہین کہ انکا عیب بسبب قریب المخرج ہونے کے ہیکدیگر کمتر ہے اختلاف
تباعد المخرج سے سُتو بکسر اول و ثانی بواو مجہول رسیدہ طنبور کو کہتے ہین کہ
تین تار رکھتا ہو اور زر قلب روکش کو بھی کہتے ہین کہ اندر مس یا آہن ہو اور باہر نقرہ
یا طلا برہان سے اور مری بکسر اول و یار تحتانی مجہول بروزن ہری بمعنی کوشیدن اور
برابری کردن ہے کسی سے قدر اور مرتبہ اور بزرگی مین بمعنی خصومت اور یکدل بودن
بدکرداری بہی ہے یہ ہے برہان سے ح چہ در سُتو و چارسو حرف روی مختلف است
کہ اول با و ثانی سین است و در مری را و در علی لام و در گرگ کاف فارسی و در ترک کاف
تازی تم کلامہ قتال هم ج اختلاف مجری و قبح آن پوشیدہ نماند مگر کہ اختلاف وصل
باشد بدو حرف متقارب چنانکہ پسری در خطاب و خیری در نکرہ پس کثرت مختلف است
و شاید کہ بر بعضی مردم ملتبس گردد خاصہ کہ با ردیف بود ت نوع تیسری اختلاف مجری
یعنی حرکت روی کا اور قبح اوسکا پوشیدہ نہین رہتا مگر جسوقت کہ اختلاف وصل ہو
ساتھہ دو حرف متقارب المخرج کے جیساکہ پسری حالت خطاب مین یعنی پسر ہے تو
اور خیری حالت نکرہ مین پس کسرہ حرف را کا مختلف ہے ایک جگہہ معروف
اور ایک جگہہ مجہول اور دونون یار معروف اور یار مجہول قریب المخرج ہین شاید کہ
اس صورت مین یہ دونون حرف بعض مردم پر ملتبس ہون علی الخصوص جسوقت ردیف
بہی ساتھہ ان قافیون کے ہو هم ء اختلاف حرکت روی مفرد یا روی مضاعف چنانکہ

بہی ساتھہ ان قافیون کے ہو نوع دوم و خیر دود دو

گوی یاد شاه و پادشاه چه در اول بکسر است و در دوم مجهوله است و همچنین چیر است
گز و راست و کژ چه اول مجهول است و دوم بضم و اما در حرف اول از روی مضاعف اختلافی
تصور نیفتد چه آن حرکت مجهوله باشد همیشه ت نوع چوتھی اختلاف حرکت روی مفرد کا
یا روی مضاعف کا مثال اختلاف حرکت روی مفرد کی یہ ہے جیسا کہ گوی یاد شاہ و پادشاہ اسمین که
اول یعنی یاد شاہ مین دال یاد کی بکسر ہے اور دوم یعنی پادشاہ مین دال پاد کی بحرکت مجہولہ ہے
یعنی حرکت ناتمام اور مثال اختلاف حرکت روی مضاعف کی یہ ہے چیر است گژ اور
رہست و کژ کسواسطے کہ اول مین یعنی تار راست اول مین حرکت ناتمام ہے اور دوسری
مین یعنی تار راست ثانی پر ضمہ و آما حرف اول از روی مضاعف مین جیسی حرکت حرف
بای بخت اور رای ریخت اس مین تصور اختلاف کا نہین ہے اسواسطے کہ یہ حرکت
ہمیشہ مجہول ہوتی ہے م قسم سوم اختلاف وصل و حالش ہم بدانسان که گفته آمدت قسم تیسری عیب قوافی فارسی کے اختلاف وصل کا ہے
حال اوسکا بھی اسی طرح ہے جیسا کہ کہا گیا یعنی حال اختلاف وصل کا سابق بیان کیا
کہ اختلاف اوسکا مقتضی ازالت اصل تشا یہ تجنیا ہیے م قسم چہارم اختلاف ردیف و
آن و حرکات و حروفی تواند بود کہ پوشیده ماند و الا بس قبیح باشد مثالش بستہ چون
در حالت خطاب گویند و بستۂ چون نکره گویند تا حرف یا و شبیه بیا مختلف باشند و حرکات
ماقبل همچنین و باقی عیوب هم برین قیاس باید کرد که در عیوب قوافی تازی گفته آمدت
قسم چوتھی عیوب قوافی فارسی کے اختلاف ردیف کا ہے اور وہ اون حرکتون مین
اور اون حرفون مین ہو سکتا ہے کہ پوشیده رہے والا نہایت قبیح ہے مثال اوسکی
جیسے بستۂ حالت خطاب مین اور بستۂ حالت نکره مین مین کہ حرف یا اور شبیہ بیا
مختلف ہین ایسی ردیف عیب وار ہے اور حال حرکات ماقبل کا اسیطرح ہے اور باقی
عیوب قوافی پارسی کو عیوب قوافی تازی پر قیاس کیا چاہیے م و بدانکه در قوافی سجعها
و مثنویها و خانهای مربع و مسمط استقصای بسیار نکنند و استعمال بعضی عیوب روا دارند
و در قصاید قافیه مصرع اول شاید که در دیگر ابیات قصیده مکرر شود و اما در مصرع دوم
نشاید ت اور معلوم ہو کہ سجع اور مثنوی اور خانہای مربع اور مسمط کے قافیون مین استقصا

یعنی تمام در گرفتن زیادہ ضرور نہین اور استعمال بعضے عیبون کا روا ہے اور قصائد مین قافیہ مصرع اول کا چاہیے کہ اور ابیات مین مکرر لائین کہ اوسکو مطلع کہتے ہین اور وہ خارج ہے عیب ایطا سے لیکن مصرع دوم مین نچاہیے ورنہ ایطا ہوگا استقصا تمام در کردن وبنہایت چیزی رسیدن منتخب سے ہم وقدما گفتہ اند کہ تکرار قافیہ در قطعہا وغزلہا بعد از ہفت بیت ودر قصائد بعد از چہاردہ بیت روا باشد اما بنزدیک محدثان مستعمل نیست وبعضی گفتہ اند کہ اختلاف تصریف بنفی واثبات مانند کن مکن مقتضی تکرار قافیہ نباشد واین ہم مستعمل نیست اور قدما نے کہا ہے کہ تکرار قافیے کی قطعون مین اور غزلون مین بعد سات بیت کے اور قصیدون مین بعد چودہ بیتون کے روا ہے لیکن نزدیک متاخرین کے مستعمل نہین ہے مگر بعض نے بعد بیس بیت کے لکھا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اختلاف تصریف کا بنفی واثبات مانند کن مکن کے مقتضی تکرار قافیہ نہین ہے اور یہ بھی مستعمل نہین ہے ہم این است انچہ خواستیم کہ درین مختصر ایراد کنیم از علم عروض وقوافی این دو لغت بر سبیل ایجاز وباللہ التوفیق یہ ہے جو کچھ کہ چاہا ہمنے کہ اس مختصر مین ایراد کرین علم عروض وقوافی تازی اور فارسی سے بر سبیل ایجاز واختصار وباللہ التوفیق تمام شد

رباعی محقق علیہ الرحمہ

موجود بحق وجود اول باشد	باقی ہمہ موہوم ومخیل باشد
ہر چیز جزا وکہ آید اندر نظرت	نقش دو مین چشم احول باشد



تقریظ ہذا از نتیجۂ افکار جناب فخر شعرای زمان رشک اہل جہان نثار سنے نظیر جناب مرحمت الدولہ بہار الملک سید محمد غضنفر علیخانصاحب بہادر صولت جنگ متخلص بحکیم ابن جناب تدبیر الدولہ مدبر الملک جناب منشی سید مظفر علیخانصاحب بہادر بہادر جنگ متخلص بہ اسیر مصنف کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرخروئی قلم اوس شاہنشاہ کی نگارش حمد ہی کہ جسنی تاجداران گلشن کو چتر سحاب سی سرفراز کیا اور رنگینی رقم اوس جہان پناہ کی آرائش ثنا سی ہو کہ جسنی تخت نشینان چمن کو کشور خرمی و شگفتگی مین دست تصرف دیا **مثنوی طغرا** فضائی لامکانی بارگاہش * ہجوم بی نیازیہا سپاہش * زدہ بربام وحدت کوس شاہی * مطیع اوست از مہ تا بماہی * بہارستان لطفش بیخزان ست * خس آن سبزئی نہ آسمان ست * اور درود نا محدود خاتم انبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ جب تک مقربان درگاہ صمدیت سے اونکی ادنے ترین دربان درکی اجازت نپائی اوسکی بارگاہ تقدس مین جانیکی جرأت نپائی **مخمس** کہ حضرت اسیر نے ایک شعر اوستاد پر مصرعونسی زینت دی ہے شاید طبع آزمائی کی ہو **مخمس** حق ہے یہ حق معرفت نور حق مین بات * افضل ہو ہر نبی سی تو ای فخر کائنات آتش حیات شمع ہو پروانے کو ممات * موسیٰ زہوش رفت بیک پرتو صفات تو عین ذات مینگری در تبسمی اور صفات انجم لمعات اوس منبر نشین محفل غدیر خم پر کہ جسنی اپنے گوش حق نیوش سے کلمہ بخ بخ لک یا علی زبان اغیار سے سنا اور بزم عام مین فقرہ سلونی قبل ان تفقدونی خود زبان معجز بیان سے کہا ہمنام خدا علی مرتضیٰ ملا محمد باقر مجلسی نے خوب کہا کہ علی بندہ ایست متصف بصفات خدا **رباعی ظہوری** سلطان رسل کہ جملہ را تاج سرست * قانون بقا طفیل او نغمہ درست * درچار حد از شعبگی او زدہ دم * ہر کس ز دوازدہ مقامش خبرست * اما بعد ارباب نظر اور اصحاب ہنر صرافان رستۂ بازار معانی کامل عیاران معیار سخندانی کہ جن لوگون نے ماہ و سال جسم کو مثل ہلال گھٹایا ہے تب فلک کمال پر مثل بدر جلوہ فرمایا ہی شام کو ساتھ آفتاب کے ہرای مطالعہ شمسیہ اٹھے ہین تو صبح کو زیر آسمان تفکر سے نکلی ہین مژدہ ہو کہ کتاب **معیار الاشعار** فن اوزان و قوافی مین

مستند شعرای روزگار تصنیف جناب تقدس مآب عمدة المحققین زبدة المدققین حاوی العلوم العقلیه والنقلیه هادی السبل الشرعیه اسوة فضلاء فخام قدوه علماء اعلام صاحب القوة القدسیه مالک الملکات الملکیه مستند الحکماء والمتکلمین سلطان العلماء والمجتهدین مجمع العلوم المعقول والمنقول مستنبط الفروع من الاصول مقتدی الفقهاء من الآفاق المتمکن علی وسادة الاجتهاد بالاستحقاق عالم کامل فخر اماجد و اماثل ماه فلک علوم کا شمس بین النجوم علامۂ عصر وحید دہر جناب شیخ نصیر الدین محقق طوسی طاب ثراه وجعل الجنة مثواه کی که ہر حرف اوسکا گوہر شاہوار ہے اور ہر لفظ اوسکا دُر معانی درکنار ہے شہی سرو سطور سنگینی نزاکت سے سر بزمین نہاده ہین اور گلہای سیراب معانی شاخسار لطافت پر دامن الوان بوقلمون کشاده ہین ہر نقطہ اوسکا ایک قفل ناپیدا کلید ہے اور ہر حرف اوسکا نہ دید ہوشمند ہی عجب دریا ہی که ہزارون انہار سطور اوس مین روان ہین اور صد ہا صدف لفظ دُر دُرة التاج معانی درکنار اوس مین نہان ہین حجب سی که بانی علم نے اس علم کو ایجاد کیا ہی ایسا رسالہ نہ کوئی لکہیگا نہ کسینے لکہا ہے بسبب اس کتاب کے یہ علم صاحب جان ہی شاید که آب مداد مین شرکت آب حیوان ہے اور ایک گوہر یکتی اسکا دست فہم مین بعد از جد وجہد آجای رشتہ علوم مین کوئی عقده لاحل ایسا که جسکا انکشاف محال ہو پہر نہ رہا ہے میزان عقل مین اتنی تاب توان نہین که وزن مراتب کرسکے اور زبان ناطقۂ مردم مین اتنی قدرت نہین که ذرا بھی دم ثنا بھر سکے اکثر صاحب جمنستان تحقیق ہین اگر گل صحت مضامین بطور خود تا ہین لائی ہین رنگہای طبع نو بنو دکھائے ہین مگر اصل یہی ہے و تو پائی تحقیق سے ایسے ہوئے ہین کج راه راست سے پھرے ہوئے ہین بسط قابض جان تحقیق ہے اور حل محلل رح تدقیق ہی کہو لنا بند کرنا ہے اور ظاہر کرنا اور چھپانا ہی کسینے اعتراض بیجا کیے ہین اور کسینے جواب نازیبا دیے ہین اور کیونکر نہو بسبب نایابی نسخ خدا جانے کیا کا کیا پڑھا گیا یہ اور باعث خرابی ہوا جو لوگ اونسے بھی کم پایہ تھے اسیکو غنیمت جانکر پڑہانے لگے شاگرد ونپر اوستادی جتانے لگے کج طبع ان کہو راست طبع کجی اونکی پہچان گئے گوہر مضمون صحیح کسیطرح نہ ہاتہہ آتا تہا غواص فکر ہر مرتبہ صدف کی جگہہ خذف پاتا تہا مختصر جودت طبع کو اسجا مین عیان کرتا ہون چشکل ہر حرف جو غم سے تہے بیان کرتا ہون بسبب عدم نظر صاحب فہم کامل کے حال حروف تباه تہا کثرت ماتم سے زیب بدن جامۂ سیاه تہا جو شنجرف سے لکہا ہوا تہا اپنے خون مین آپ ڈوبا ہوا تہا

الف تیرۂ آہ کیصورت بلند تھا حیرت سے دیکہ شکل پر کہتر ارہنا پسند تہا نہ سر پر کلاہ مدنہ نعلین نقطہ زیر پا تھی کیا بیان ہو کہ حالت کیا تھی بسبب اسکے کہ نہایت بار غم اوٹھایا تھا پشت پا بطاقت تھی قوت نامیہ معدوم تختہ لحد کیصورت تھی صورت راستی کب نظر آتی تھی جتنا نقطہ سنبھالتا تہا وہ اور جہکی جاتی تھی پیدگی کا تمرۂ غم نقطہ ہر اتھا اشتیاق عالم مین مانند دل تڑپ رہا تھا پشت دال بھی بار غم سے خم ہو کر بے تاب و توان تھی سب سے وحدہ بڑہکر ناتوانی مین مشہور جہان تھی رے سے ریش تھی نشترفروش سینۂ خویش تھی چونکہ فوج غم سے لڑائی ہوئی تھی سر زار پر گوی نقطے کی لگی تھی اسقدر ہجوم الم سے جنون مین مبتلا تہا کہ سین سے دامن اپنا دانتون سے پکڑ لیا تہا کہ نشتر ستم اسقدر تیز ہوا تہا کہ دامن شین کے اوس پار ہو گیا تہا اللہ اکبر کیسا گرم شیون تھا کہ آب چشم سے صاد تر دامن تھا چونکہ جہکو تند باد غم کا چلا تھا الف کا تنکا چشم طا مین پڑ گیا تھا عین کو اسقدر زندگی سے نفرت تھی جو کوئی لفظ عمر کو اولٹ کر لکھتا تھا عین ہر عین عنایت تھی حرف غم سر غم تہا مثل الف انسان اہل غم ذالم تہا کاف وفا ملکہ شکل کف ہوئی تہی کف کشادہ سائل اہل بصیرت ہو کر کوچہ ہای اوراق کتاب مین پہر رہی تھی چونکہ دستور جہان ہے کہ ہرجا بی قدر و منزلت ظاہری پسند اہل زمان ہے سب قاف چاہتی تھے کہ اگر قدرت پائین اور کتابون مین نکلکر چلی جائین حرف لام و میم الم مین آگئی تھی نیزہ غم سینے پر کہا گئی تہی نون گویا بند جنون کہون یا ماہی دریای خون کہون اورہا جہان ملجاتی تھی صورت وہ کہ کلمۂ تاسف و تحسر ہی دکہلاتی تھی جس کیسینے آنکہ لڑائی تھی چشم بارد یدۂ نقطہ سے خالی پائی تھی یا بڑی خبر سستی و مایوسی دیتی تھی برابر انگڑائیان لیتی تہی سب حرف صرف ماتم تہے بسبب اسکے کہ کوئی عالی فہم نہ ملتا تہا بتلای غم و الم تہی الغرض دوستان باصفا اور آشنایان صادق الولا خدمت بابرکت جناب استاد الکل صاحب رای صائب ننگ انوری و صائب گوش مردم جب ہی خلق ہوئے ہین ایسے اشعار و مضامین آبدار نہین سنیے ہین زبان فی جود دونون لبونکو اسطے نکلنے کلمات کے ملایا ہے گویا صحت الفاظ و مضامین کے واسطے معجون مرکب کو بنا یا ہی سفیدی سحر جو مشہور ہے بیاض بین السطور دیوان بلاغت بنیان سے فیضیاب ہی اور سیاہی شب جو زبان زد نزدیک و دور ہے سیاہی سطور پر نور کلام فصاحت توامان سے باآب و تاب ہی بیشی انوار و وائر پکی روشنی مہر دلیل ساطع ہی کثرت فروغ نقطہ ہر

قلت تجلی انجم برہان قاطع ہی شعر بہاریہ انکا اگر برگ خشک خزان دیدہ پر لکھا جاوی برنگ برگہاے اشجار فصل بہار بلکہ بڑہکر سبزی آئی دور ہر جگہہ باطل ہی مگر انکی غزل مین اور تسلسل سب جگہہ لاطائل مگر انکے قصیدہ ہی سلسل مین زود گوی اسدرجہ کہ جبتک تنگ سے شعر نکلکر حکم ایک دفتر ہوجاوے اور دم اندر جاکر جبتک باہر آئی ایک کتاب در الوجود زیب تصنیف پاوی اجمال اونکا اگر چاہی سو سمندر دونکو ایک قطرہ مین لاوی اور تفصیل ہونکی اگر اجازت پاوی ایک ذرہ سے سو آفتاب عالمتاب چمکاوی زبان شیرین انکی اگر چاہتی فرہاد و شیرین مین تلخی درمیان نہ آتی رنگینی اشعار بڑہکر شفق آسمان ہوئی ہے اور روشنی فکر چمک کر صیقل تجلی ماہتاباں ہوئی ہے زمین شعر آسمان ہی یہ تعلی اور کسمین کہان ہے اشعار صاف اور عام فہم ایسے کہ اگر منظور ہو کہ سنا مین انکے ہوئے زبانسے فقط جنبش لب سے سامعین سمجھہ جاوین عربی فارسی اردو سب مین تصنیف ہی ہر علم مین ایک نئی صورت کی تالیف ہے تعداد کتب مصنفہ و مولفہ تقریظ دیوان مطبوعہ مطبع ہذا سے عیان ہی کیا حاجت بیان ہے صدہا امیر غریب فیضیاب کلام ہین شاگرد ایسے نیکنام ہین **اشعار** یہی ہین مہ آسمان سخن ۔ انہین سے ہی روشن جہان سخن ۔ سخن اسقدر ہے سلاست کے ساتہہ ۔ مبدل ہو لکنت طلاقت کے ساتہہ ۔ بلند اسقدر ہیگمان ہوگئی ۔ زمین شعر کی آسمان ہوگئی ۔ دکھاتی ہی روشن بیانی اثر ۔ کہین شام ہو نہ سے تو نکلی سحر ۔ سنا مین اگر کند عقلونکو آج ۔ بجز تیز فہمی نہو کچھہ علاج ۔ یہ کہتی ہین سب آشنائی سخن ۔ خدائی سخن ہین خدائی سخن ۔ مقابل ہو انکا نہ کیونکر ذلیل ۔ کہ ہی یہ کتاب اوسپہ قاطع دلیل ۔ اوستاد امثال ظہوری و ظہیر جناب ملک الشعرا تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید **مظفر علیخان** صاحب بہادر بہادر جنگ المتخلص بہ **امیر** مدظلہ العالی مین آئی اور حرف التجا زبان پر لائے جناب موصوف نے رای بجا اونکی منظور کی یہ کتاب شرح معیار ہے بحر **کامل عیار** تصنیف فرماکر کشش نزدیک و دور کی اکثر عروضیونکا امتحان تام کیا ہر سخن پختہ کو خام کیا کیا عقل آرائیان فرمائی ہین خطائین جو قائم کی گئین بخقیق اوٹھائی ہین سبحان اللہ ثم سبحان اللہ کتاب کیا ہے قدرت خدا جلوہ نما ہے بہت سے شخص پڑہکر فیضیاب ہوئے زمرۂ اہل علم عروض مین انتخاب ہوئے شہرہ اس شرح کا مثل متن جابجا ہوا جسکو ذرا بہی ذوق تہا دل و جان مشتاق اسکا ہوا چنانچہ جناب عالی ہمم والاکرم منشی والاشان مشہور جہان و جہانیان صاحب جود و سخاوت تربیع نشین چار بالش ہمت و مروت جناب منشی **نول کشور** صاحب لازالت بمار دولتہ

تا آخر الازمنه والدہور ظله ظلیل بر عدو و ذلیل که یگانهٔ آفاق ہین ہر علم کی کتاب کے مشتاق ہین یکروز جناب منشی صاحب کے دولتخانے پر تشریف لائے اور یہ کتاب اون سے لیکر اپنے مکان پر پر آئے اہل مطبع کو حکم چھاپنے کا دیا اشتیاق ان علم پر نہایت احسان کیا تعریف خط و کاغذ و قلم و سیاہی بیرون از طاقت بشر ہے صحت اسکی اگرچہ جیسے کتاب پیش نظر ہے **رباعی ظہوری**

خطش نگذاشت جبنبها چینی ٭ ہر نقطهٔ آن نافهٔ مشک آگینی ٭ برقع برخش زتار و پود نگه ست میگشت وگرنه خط پرستی دینی ٭ امید علمار اعلام اور فضلا رکرام متبصران عجائب جہان سامعان کلام نادر اہل زمان سے یہ ہے که اس کتاب کو بنظر انصاف دیکھکر فیضیاب ہون و دعای خیر مصنف مین متوجه درگاه رب الارباب ہون اغلاط کتابت کاتب پر نظر نہین اوس مین اعتراض کسکا گنجایش نہین الله بس باقی ہوس **شعر** پہنچا ہو زمین سے آسمان تک ٭ بس کلک حکیم اب کہان تک تمام شد

قطعات تاریخ

از نتیجهٔ افکار جناب شاعر عدیم النظیر حشمت الدوله بہار الملک سید محمد غضنفر علیخان صاحب بہادر صولت جنگ المتخلص بحکیم خلف اکبر و شاگرد جناب منشی مظفر علیخان صاحب اسیر مصنف کتاب

طلائی است بی شبه کامل عیار — که شد بعد میزان افکار طبع
اگر سال تاریخ خواهی حکیم — بگو شد عجب شرح معیار طبع

از نتیجهٔ افکار جناب افضل الدوله مظفر الملک جناب سید افضل علیخان صاحب بہادر شوکت جنگ متخلص به افضل خلف اصغر و شاگرد جناب منشی صاحب مصنف کتاب

عجب یہ شرح ہی معیار کی صحیح صحیح — ورق یہ منتخب روزگار خوب چھپی
خرد نی طبع کی تاریخ یون کہی افضل — مطالب زر کامل عیار خوب چھپی

از نتیجهٔ افکار شاعر بی بدل صاحب فکر عالیه بادشاه علی صاحب متخلص به غالی شاگرد حضرت اسیر

اولین شرح شرح میزان بود — بعد ازان این کتاب شد تیار

عقل تاریخ او بہ من عنالی — گفت شرح مکرر معیار

از نتیجہ افکار جناب منشی سید فضل رسول خانصاحب بہادر متخلص بہ واسطی شاگرد حضرت اسیر مصنف کتاب تعلقہ دار جلالپور وغیرہ رئیس قصبہ سندیلہ خیرخواہ سرکار

واہ کیا لکھی گئی اچھے کتاب — حل ہوئی مشکل مسائل سربسر

واسطے تاریخ اوسکی کلک نے — یون رقم کی شرح ہندی مختصر

۱۲۸۹ھ

از جناب میرزا آغا حیدر صاحب افسون متخلص شاگرد جناب منشی مظفر علیصاحب اسیر رئیس شہر لکھنو

اوستاد نے کیا کتاب لکھے — جو سطر ہے میل چشم بد ہے

تاریخ لکھی یہ اوسکی مینے — افسون یہ شرح مستند ہے

۱۲۸۹ھ

از نتیجہ افکار شاعر یکتا جناب شیخ رضا حسین صاحب متخلص برضا شاگرد جناب تدبیر الدولہ منشی مظفر علیخانصاحب اسیر مصنف کتاب

زرکامل عیار شد مطبوع — آنکہ میزان برای اشعارست

فکر تاریخ چون رضا کردم — گفت ہاتف کہ شرح معیارست

۱۲۸۹ھ

قطعہ تاریخ از فکر شاعر ذی شعور جناب شیخ ظہور حسین صاحب متخلص بہ ظہور خلف منشی علیم اللہ صاحب شاگرد جناب منشی صاحب مصنف کتاب

ہمسر تیر فلک کلک جناب اسیر — ہست زہیکان او سینہ حاسد فگار

کرد چو فکر بلیغ از سر فضل و کمال — کرد بہر فقرہ اش سلک ثریا نثار

از پئی تاریخ طبع خوب رقم زد ظہور — سکۂ نو شد روان از زر کامل عیار

سنہ ۱۲۸۹ھ

خاتمة الطبع

الحمد للہ و المنة کہ ترجمہ معیار الاشعار مسمی بہ زرکامل عیار مطبع نامی منشی نولکشور مین بمقام لکھنؤ بماہ اگست سنہ ۱۸۷۲ع مطابق ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۸۹ ہجری طبع ہوکر شائع ہوا فقط

غلط نامہ کتاب کامل عیار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح		سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۴	بوزرون	بوزن	۵۵	[illegible]	ان مفاعی	ان مفاعلن	۱۱۶	۱۵	گنذانی	گذرانی
ایضاً	۱۵	ں	ان	۶۰		بیچ چابکا	او چابکا	۱۱۷	۳	بخالی	خالی
۷	۱۵	زعم	رغم	۶۱	۲۱	مرا	مرا	۱۱۸	۷	ہمرا	ہمران
۷	۱۹	ست	دست	ایضاً	۲۳	گس	گستن	ایضاً	۱۶	رہبر	پرتو
۹	۳	برمطلب	بر سر مطلب	۶۲	۱۸	اگر	اگرچہ	ایضاً	۱۸	رہبر	رہبری
۱۴	۱۳	رو	روی	۶۹	۱۱	تبا	تباہم	ایضاً	۱۹	دب	رب
۱۷	۸	تبکلف	بتکلفت	۷۰	۵	مثمن	مثمن ہین	۱۱۹	۱	اغارا	غارا
۲۰	۲۳	فقرات	نقرات	۷۴	۱	ہی ہیہ	ہیہ ہی	ایضاً	۱۶	فارسی	فارسی ہین
۲۱	۶	ناخن زدن	کہ ناخن زدن	ایضاً	۷	بازیادہ	یازدہ	ایضاً	۱۷	بجو	بجور
ایضاً	۱۱	موسیقی	موسیقی	۸۲	۲۲	لو	کو	۱۲۰	۳	زن	زدن
۲۴	۳	دوبہر	دو	۸۴	۵	نہین	تین	۱۲۱	۱	مفاعلات	مفاعیلان
ایضاً	۸	مقصود حرکت	مصوت مقصود	۸۹	۱۴	مفاعیلان	مفاعلان	۱۲۲	۱۱	شوار	شعوا
۲۶	۲۰	گویا	کویا	۹۳	۱۲	اٹھائیس	اڑتیس	۱۲۹	۱۳	جن ہین	جس مین
۲۷	۳	[illegible]	مین	۹۵	۱۵	تازی	تازی ہین	۱۳۱	۲	کسکی	کسکی ہین
[illegible]		ہین	ہین	۱۰۳	۹	ہین	او ہین	۱۳۲	۱۶	احمد مضمر	یا احمد مضمر
۳۱	[illegible]		ہو	۱۰۸	۴	گیا	کہا	ایضاً	۱۸	عروض سالم	وعروض سالم
ایضاً	ایضاً	اصلی	اصل	۱۰۹	۱	مفاعیلات	مفاعیلات	۱۳۳	۳	متفاعلن	متفاعلاتن
۳۴	۲۲	موافقت	بموافقت	۱۱۰	۹	را	راکہ	ایضاً	۷	یعنی	یعنی فعلن
۳۵	۷	ہی	ہین	۱۱۳	۷	ثانی	ثانی ہین	۱۳۶	۲۲	مثمن مطلق	مثمن
۴۳	۲	حرف	صرف	ایضاً	۹	تجرید	تجرید	۱۳۸	۵	ساکن کر	ساکن
ایضاً	۲۳	سکن	مسکن	ایضاً	۱۱	غروڑا	غوورگا	ایضاً	ایضاً	چاہین	چاہین و
۴۶	۲	مدراک	مدارک	۱۴۴	۱۲	فاقت	فارقت	ایضاً	۱۳	ساکن	ساکن شش
ایضاً	۸	من	متن	۱۴۶	۱	ثا	ثانی	ایضاً	۱۴	الا	اور
ایضاً	۱۸	ور	اور	ایضاً	۴	ایراد	درایراد	ایضاً	۲۱	فعلان	فعولان
۴۷	۵	خوشگا	خوشنما	ایضاً	۹	اوسعید مفاعیلن	[illegible]	۱۳۹	۱۵	باسیتی	بستی
۵۴	۱	جز	جزو	ایضاً	۱۵	گذرانم		۱۴۰	۴	اند	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۰	۶	و اگر	والا	۱۹۴	۷	ببر	بہر	۲۴۸	۲۱	جایز	ناجایز
ایضاً	ایضاً	تجری	نہ تجھری	۱۹۵	۱۴	فاعلاتن	فعلاتن	۲۵۰ حاشیہ	۱۹	بدل	کہ بدل
ایضاً	۱۸	حقیقت	[illegible]	ایضاً	۲۱	تبکلف	تبکلف	ایضاً	۱۷	ران	ان
۱۴۱	۲۰	نسیمیں	نسیمس	۲۰۲	۴	ازین	زرین	۲۵۲	۱۱	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	عروض	[illegible]	۲۰۸	۱۳	زہر	زہر	۲۵۳	۱۹	[illegible]	[illegible]
ایضاً	۱۷	ہمیں	ہمی	۲۰۹	۶	مخمیول	مخمیون محذوف	۲۵۵	۲	اشبماہ	اشتباہ
۱۵۳	۶	اوس	اس	ایضاً	۵	مخدوف	محذوف و منقطع	۲۶۱	۱۱	حاجت	حاجب
ایضاً	۱۲	مرقومہ	مرقومہ	۲۱۲	۷	مبعنی	معنی	۲۶۲	۲	باکمیس	ناکموس
ایضاً	۲۱	مفاعیل	مفاعیلن	ایضاً	۹	فواما	فاما	ایضاً	۱۳	بتخیل	[illegible]
ایضاً	۲۲	مفعولن	فعولن	ایضاً	ایضاً	مبوزن	بوزن	۲۶۵	۱۹	وانیا	دادویا
۱۵۸	۱۳	وآوارہ	آوارہ	۲۱۹	۴	[illegible]	تہی	۲۶۶	۵	[illegible]	[illegible]
ایضاً	۱۴	مفعولن	مفعولن	۲۲۱	۲۱	[illegible]	تابہ	۲۷۰	۲۰	خارج	خارج ہے
۱۵۹	۱۸	گفتہ اند	[illegible]	۲۲۲	۱۹	اول	[illegible]	۲۷۱	۲۱	اوان	ان
۱۷۰	۲۰	ندارا	ندارا	۲۲۳	۱	ہوا	ہو	۲۷۲	[illegible]	لائق	لائق نہیں ہے
۱۷۱	۱۹	سب	ست	ایضاً	۶	[illegible]	[illegible]	۲۷۹	[illegible]	لیعنی	سے
ایضاً	۲۰	سالم ہی	سالم ہی	۲۲۴	۳	جھنی	یعنی	۲۸۱	۲۲	ہمیں	ہیں
۱۷۲	۱۲	تمید ا	تمنید ا	ایضاً	۵	بیدا	بیضا	ایضاً	۲۲	[illegible]	[illegible]
ایضاً	۲۱	بدولب	بدولت	ایضاً	۱۸	[illegible]	زیادہ	۲۸۲	۱	[illegible]	[illegible]
۱۷۴	۲۱	یعنی کے	یعنی فعرکی	ایضاً	۲۱	[illegible]	باتیلی	۲۸۵	۹	[illegible]	[illegible]
۱۷۵	۲۱	تقطیع	تقطع	۲۲۵	۲۱	[illegible]	[illegible]	۲۸۶	۴	مفرودہو	مفرودہ
۱۸۷	۲۲	فاعلان	فاعلن	۲۲۶	۱۳	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۱۶	مقیدات	مقید
ایضاً	۲۳	فراغ	فروغ	۲۲۹	۱۴	بلکہ	بلکہ	ایضاً	ایضاً	[illegible]	[illegible]
۱۸۹	۲۳	فعولن	مفعولن	۲۲۸	۱۲	کہ وہ	[illegible]	۲۹۸	۱۰	دو	مرد
۱۹۰	۵	مفعولن	تفعولن	۲۳۱	۵	کا	کی	۲۸۹	۲۲	جورد	بود
۱۹۲	۱۰	بسنجالی	بسنجالی	۲۴۶	۲۲	[illegible]	[illegible]	۲۹۲	۱۱	ظاہرا	ظاہر
ایضاً	۲۱	سن تقع	مس تفعلن	۲۴۸	۱	[illegible]	[illegible]	۲۹۳	۷	شد	باشد
۱۹۳	۲	معرن	معرن	ایضاً	۳	پسندیدہ	ناپسندیدہ	۲۹۸	۲۳	بہ	نہ
ایضاً	۵	مستفعلن	مستفعلن	ایضاً	۱۳	جاہل	جاہل ہیں	۳۰۰	۱۴	بمعنی	اور بمعنی